مشفق نامے

(مکتوبات مشفق خواجہ بنام محمد عالم مختار حق)

[redacted]

مشفق نامے

(مکتوبات مشفق خواجہ بنام محمد عالم مختار حق)

اردو اکیڈمی پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۵۰

۲۱ فروری ۲۰۰۶ء

(مشفق خواجہ کی پہلی برسی پر)

نام کتاب	:	مشفق نامے (مکتوبات بنام محمد عالم مختار حق)
مصنف	:	مشفق خواجہ
مرتب	:	محمد عالم مختار حق
ناشر	:	اردو اکیڈمی پاکستان رمغربی پاکستان اردو اکیڈمی
کمپوزر	:	محمد عدنان حیدر
طابع	:	اظہر سنز پرنٹرز
	:	۱۰۸ لٹن روڈ۔ لاہور
تعداد اشاعت	:	۳۰۰
صفحات	:	۳۸۲
قیمت	:	۲۵۰ روپے

اس کتاب کی اشاعت کے لیے مالی وسائل
اکیڈمی ادبیات اسلام آباد نے مہیا کیے

خریداری کے لیے : مغربی پاکستان اردو اکیڈمی

بی۔۹ جعفریہ کالونی، خدا بخش روڈ۔ لاہور

(۱)

ساہیوال

۱۳۔۲۔۷۶

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

آپ کے دونوں گرامی نامے مل گئے تھے۔ ارادہ تھا کہ لاہور پہنچ کر ان کا "زبانی" جواب عرض کروں گا، لیکن سفر ملتوی ہوتا رہا۔ اب سفر کی منزلِ اول پر یعنی ساہیوال میں ہوں۔ کل یا پرسوں لاہور روانہ ہو جاؤں گا اور پھر آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا۔ ۱۵ رفروری کے بعد کسی دن آپ مجھے ۳۵۲۵۲۵ پر فون کر لیجیے۔ اس طرح آپ کی سہولت کے مطابق ملاقات کا وقت طے کر لوں گا، اور آپ تک پہنچنے کا راستا بھی معلوم کر لوں گا۔ باقی بوقت ملاقات ——

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۲)

۳ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

میں بخیریت کراچی پہنچ گیا ہوں [۱]۔ لاہور میں آپ کے ساتھ جو وقت گزرا، اُس کی خوشگوار یادیں میرا حاصلِ سفر ہیں۔ آپ نے ازرہِ مسافر نوازی خلوص کا جو اظہار فرمایا، اُس کے لیے سراپا سپاس ہوں۔

میں نے یہاں احباب (مولانا ابوسلمان صاحب [۲]، ضمیر نیازی صاحب [۳]) سے آپ کے کتب خانے کا ذکر کیا تو اُن لوگوں کو رشک ہوا کہ وہ اس عظیم نعمت سے فیض یاب نہیں ہو سکے۔ مولانا تو شاید اگلے مہینے لاہور آئیں گے اور خوب جی بھر کے آپ کے کتب خانے کی سیر کریں گے۔

مجھے افسوس ہے کہ وقت کم تھا، اور میں کتابوں کو سرسری طور پر بھی نہ دیکھ سکا۔ ان

شاء اللہ آئندہ لاہور آؤں گا تو زیادہ وقت آپ ہی کے ساتھ گزاروں گا۔

— آپ کی کتاب ۴؎ مولانا صاحب کے ہاتھ واپس بھیج دوں گا۔ یہ کتاب مستعار عنایت فرما کر آپ نے جو احسان کیا ہے، اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ بس میں دعا کرسکتا ہوں کہ خدا آپ کو صحت و شادمانی کی دولت سے مالا مال رکھے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف تحریر فرمائیے۔

حکیم محمد موسیٰ صاحب ۵؎ سے ملاقات نہ ہونے کا دلی قلق ہے۔ اُن سے ملنے کی بڑی آرزو تھی لیکن بے اندازہ مصروفیات نے اس آرزو کی تکمیل کا موقع نہ دیا۔ موصوف کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

٢١-٣-٧٦

(٣)

٣-ڈی ٩/٢٦ ناظم آباد کراچی ١٨

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

میں اس وقت آپ کے دو خطوں کا جواب دے رہا ہوں، اور وہ بھی بے حد تاخیر سے۔ اس تاخیر پر شرمندہ ہوں اور تہِ دل سے معذرت خواہ بھی۔ مگر یہ تاخیر بلا سبب نہ تھی۔ میں حیدر آباد چلا گیا تھا۔ کئی روز بعد لوٹا تو والد صاحب قبلہ بیمار ہوگئے۔ انھیں اسپتال داخل کرایا گیا۔ گو وہ ابھی تک اسپتال میں ہیں، لیکن اُن کی حالت اطمینان بخش ہے۔ دعا کیجیے کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔ ایسی صورت میں میں خط کا جواب کیا لکھتا، جب کہ جواب دینے کے لیے بعض کتابوں کا دیکھنا ضروری تھا۔

اب آپ اپنی باتوں کا جواب ملاحظہ فرمائیے۔

سیرت سے متعلق میرے پاس کتابیں ٦؎ بہت کم ہیں، اور جو ہیں وہ مختلف شہروں میں میرے بھائیوں کے پاس ہیں، میری کتابیں ابھی صحیح طرح موضوع وار مرتب نہیں ہو سکیں۔ بہر حال جو کتابیں نظر آئی ہیں، اُن کے نام یہ ہیں۔ ١۔ رحمتہ للعالمین (قاضی محمد سلیمان

منصور پوری) ٢۔ طب نبوی (قطب الدین) ٣۔ نسب نامۂ رسول مقبول (نول کشور) ٤۔ حیات طیبہ (ابو سلیم محمد عبدالحی) ٥۔ رحمت عالم (سید سلیمان ندوی) ٦۔ رؤف '' رحیم (ماہر دہلوی)۔ یہ سب آپ کے پاس ہوں گی، اگر کوئی نہ ہو تو مطلع فرمائیے، اُس کی تفصیلات بھیج دوں گا۔

میری حقیر رائے میں یہ کام آپ کراچی تشریف لائے بغیر انجام نہیں دے سکتے۔ یہاں کے کتب خانوں (انجمن ترقی اردو، نیشنل لائبریری) میں آپ کو بہت کچھ ملے گا۔ یہاں ایک صاحب تھے، مولوی عظمت اللہ۔ انہوں نے سیرت پر ایک شاندار لائبریری قائم کی تھی۔ اس میں ہر زبان کی بے شمار کتابیں ہیں۔ اس لائبریری میں بھی بہت کچھ ہے۔

میرزا ادیب ۷؎ صاحب کا مضمون نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ اس کا ذکر سنا ہے۔ اگر آپ بھیج دیں تو سبحان اللہ۔

میرے پاس نساخ کی صرف ادبی کتابیں ہیں۔ نصرۃ المسلمین ۸؎ میرے پاس ہی نہیں، کراچی میں کسی کے پاس بھی نہیں ہے۔

ارمغانِ مالک رام ۹؎ کی فہرست مضامین منسلک ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

مولانا صاحب خیریت سے ہیں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

١١-٤-٧٦

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب

لاہور

ارمغان مالک، دہلی ١٩٧١ء

فہرست مضامین

اوّل

۵۔ مالک رام، میرا دوست اور انسان دوست۔ ڈاکٹر محمد باقر
۶۔ میرا مالک رام۔ دوارکاداس شعلہ
۷۔ تاریخ مرثیہ کا ایک باب۔ سید مسعود حسن رضوی ادیب
۸۔ چند الفاظ و طرق استعمال۔ قاضی عبدالودود
۹۔ مسلکِ انسانیت کا سالک 'غالب'۔ ڈاکٹر عابد حسین
۱۰۔ کتب حدیث کے اشاریے۔ ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی
۱۱۔ فارسی کا ہندوستانی لہجہ۔ امتیاز علی عرشی
۱۲۔ جینے کا سلیقہ۔ خواجہ غلام السیدین
۱۳۔ غالب کی تخیلی فکر۔ ڈاکٹر یوسف حسین خان
۱۴۔ علم تاریخ میں مسلمانوں کا حصہ۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ
۱۵۔ اقبال کے اقتصادی تاثرات۔ مولانا محمد عبدالسلام خان
۱۶۔ رادھا کرشنن اور اقبال۔ یوسف سلیم چشتی

جلد دوم

۱۷۔ اقبال اور کارل مارکس۔ جگن ناتھ آزاد
۱۸۔ غالب اور اقبال۔ اسلوب احمد انصاری
۱۹۔ تصوف و فلسفہ۔ آقائی محمد اسماعیل مبلغ
۲۰۔ فارسی کی قدیم فرہنگوں میں ہندوستانی عناصر۔ ڈاکٹر نذیر احمد
۲۱۔ دو ہند ایرانی مصوتے۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری
۲۲۔ سید انشا کی ایک نادر تصنیف۔ پروفیسر مختار الدین احمد
۲۳۔ تفسیر کا قرآنی اور غیر قرآنی طریق۔ ضیاء الحسن فاروقی
۲۴۔ اردو اور ہندی عروض۔ ڈاکٹر گیان چند
۲۵۔ الفارابی کا نظامِ فکر۔ ڈاکٹر نصیر احمد
۲۶۔ مغل مصوری کا شاہکار 'تیمور کا گھرانا'۔ عبدالرحمٰن چغتائی
۲۷۔ درگاہ خواجہ امین، بیجاپور۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی
۲۸۔ دیوان بیرم خان۔ سید امیر حسن عابدی

۲۹۔ اردو مصوتوں کی نئی درجہ بندی۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ
۳۰۔ پنجابی زبان اور ادب کا جائزہ۔ ڈاکٹر وحید قریشی
۳۱۔ جذباتی ہم آہنگی کے کچھ تاریخی واقعات۔ صباح الدین عبدالرحمٰن
۳۲۔ غالب کی ایک غزل کا جائزہ۔ شمس الرحمٰن فاروقی
۳۳۔ رسالۃ الغفران اور رسالۃ التوابع والزوابع۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی

(۴)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

حسب معمول گرامی نامے کا جواب تاخیر سے دے رہا ہوں۔ والد صاحب پرسوں ہی اسپتال سے گھر واپس آئے ہیں۔ ویسے بھی خطوں کے جواب کے سلسلے میں تاخیر ہو ہی جاتی ہے، وجہ یہ ہے کہ بے شمار لوگوں سے خط و کتابت ہے۔ اوسط یہ ہے کہ روزانہ چار چھ خط آتے ہیں۔ اپنی مصروفیات کے پیش نظر ممکن نہیں ہے کہ میں ہر روز خطوں کے جواب لکھوں۔ اس لیے طریق کار یہ اختیار کیا ہے کہ جس ترتیب سے خط آتے ہیں، اُسی ترتیب سے روزانہ تین خطوں کے جواب لکھتا ہوں۔ جو خط بچ جاتے ہیں، اُن کے جواب مہینے کے آخری دن بھگتا دیتا ہوں۔ ایسے خطوط جن میں استفسارات ہوں، اُن میں اور تاخیر ہو جاتی ہے کیوں کہ یہ کام ذرا محنت طلب ہے۔ اس صورتِ حال کی وضاحت اس لیے کردی ہے کہ اگر کبھی خط میں تاخیر ہو جائے تو آپ اس خادم کو تساہل، تغافل یا تجاہل کا الزام نہ دیجیے۔ یہ محض مجبوری ہے، عمر مختصر ہے، کام زیادہ ہیں، ملازمت سے علیحدگی کے بعد سمجھا تھا کہ اب خوب وقت ملے گا، لیکن کام میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ یہ وقت بھی چند گریز پا لمحوں سے زیادہ نہیں ہے۔

اب آپ اپنی باتوں کا جواب ملاحظہ فرمائیے:

(۱) روف رحیم۔ مصنف مولانا ابوالکمال محمد حمید اللہ بیگ ماہر دہلوی۔ سائز ۲۲×۱۸/۸۔ ص ۴۷۲۔ مشہور لیتھو آفسٹ پریس کراچی ۱۹۶۱ء۔ شائع کردہ ماہر بک ڈپو کراچی

(۲) نسب نامۂ رسول مقبول ۲۰×۳۰/۸۔ ص ۲۰۔ (مصنف کا

نام درج نہیں) مطبع نول کشور کانپور ۱۹۱۲ء

(۳) داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ۔ از ابو سلیم محمد عبد الحی۔ ۱۸×۲۲/۸۔ ص ۱۸۴۔ جید برقی پریس دہلی۔ شائع کردہ مکتبہ الحسنات رام پور ۱۹۵۷

میرزا ادیب کے مضمون کا تراشہ مل گیا ہے۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

آپ کی کراچی تشریف آوری کی خبر سن کر بے حد خوشی ہوئی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

۲۳-۴-۷۶

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۵)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مل گیا تھا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ خطوں کے جواب کے سلسلے میں میں نے صورتِ حال سے آپ کو مطلع کیا تھا، ورنہ میرا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا کہ میں آپ کو فوراً جواب نہیں لکھوں گا۔ آپ میرے کرم فرما ہیں، محترم ہیں، اور سب سے بڑی بات یہ کہ مولانا مہر مغفور کے عقیدت مند ہیں، اور یہ رشتہ بہت مستحکم ہے۔

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم
بندۂ بارگاہ سلطانیم

مولانا مہر پر یاد آیا کہ مرحوم کے بے شمار مضامین[۱۱] اور خطوط مختلف اخباروں اور رسالوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ان منتشر چیزوں کو یک جا کر لیں۔ مولانا پر آپ سے بہتر کام کوئی اور نہیں کر سکتا۔

آپ کا خط جب بھی آئے گا، فوراً جواب لکھوں گا۔

میرے لائق کوئی خدمت!

کراچی آنے کا پروگرام کیا ہوا؟

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

۱۱-۵-۷۶

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

عید کارڈ ملا۔ بے حد ممنون ہوں۔ اس سے پہلے ایک گرامی نامہ جو میرے عریضے کے جواب میں تھا، ملا تھا اور اس کی رسید فوراً بھجوادی تھی۔ آپ کے خط کا جواب میں فوری طور پر سب کام چھوڑ کر لکھتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے میرا سابقہ عریضہ آپ کو نہیں ملا۔ یہ میری بدقسمتی ہے — عید کارڈ کی رسید بھجوانے میں قدرے تاخیر ہو رہی ہے، سبب یہ ہے کہ میں حیدر آباد سندھ چلا گیا تھا۔ وہاں کئی دن قیام کرنا پڑا۔ عید کارڈ میری عدم موجودگی میں آیا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپ کے کارڈ کے ساتھ ہی حیدر آباد دکن سے محترم محمد اکبر الدین صدیقی صاحب[۱۲] کا خط بھی آیا ہے۔ اس میں آپ کا ذکر خیر بھی ہے۔ متعلقہ حصہ نقل کرتا ہوں۔

"نقوش رسولؐ نمبر شائع کر رہا ہے اور محمد عالم مختار حق صاحب نے لکھا تھا کہ سیرت النبی پر جو کتابیں یہاں کے کتب خانے میں ہیں، ان کی فہرست بھیج دوں۔ میں نے دو روز میں دو سو کتابوں کی فہرست مصنف، مطبع، سنِ اشاعت، صفحات وغیرہ سے مکمل کر کے بھیج دی۔ لیکن اس کی وصول یابی کی اطلاع نہیں ملی۔ میں نے انھیں اس کے بعد دو خط لکھے لیکن جواب نہ ملنے سے تشویش ہے۔" (مکتوب ۲۱ ستمبر ۷۶ء)

آپ نے اپنے سابقہ گرامی نامے میں مولانا مہر مرحوم کے بارے میں بڑی معلومات درج فرمائی تھیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ مرحوم سے متعلق اپنی یادداشتوں کو شائع فرما دیں۔ جن لوگوں نے مولانا کو نہیں دیکھا، وہ اس ذریعے سے انھیں دیکھ لیں گے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے درمیان سے اتنا بڑا آدمی اُٹھ گیا اور اس کے بارے میں کسی نے کچھ نہیں لکھا۔ اب سب کچھ آپ ہی کو کرنا ہے۔ آپ مولانا کے قریب رہے ہیں، اور آپ کے

پاس مواد بھی ہے، یقین ہے کہ مولانائے مرحوم کو جس طرح نظر انداز کیا گیا ہے، اُس کی تلافی آپ ہی کریں گے۔

آپ کا خط دیکھ کر مولانائے مرحوم کا خط یاد آ جاتا ہے۔ وہی شانِ خط، وہی انداز تحریر۔ بس فرق یہ ہے کہ آپ کی تحریر پڑھنے میں دقت نہیں ہوتی۔

آپ کی امانت ---- حیات جلیل ---- میرے پاس محفوظ ہے کچھ دنوں تک واپس بھیج دوں گا۔ اس طرف سے مطمئن رہیے۔

محترم حکیم محمد موسیٰ صاحب کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۶۔۱۰۔۷۶ء

(۷)

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

بہت دن ہوئے گرامی نامہ ملا تھا، معذرت خواہ ہوں کہ جواب نہ دے سکا۔ گزشتہ دو ماہ سے طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ میری بیوی اچانک بیمار پڑ گئی۔ اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ایک بڑا آپریشن ہوا۔ مہینہ بھر کے بعد وہ گھر آئی تو یہ حادثہ گزرا کہ اُس کے جوان بھائی کا انتقال ہو گیا۔ آپریشن کے زخم جو مندمل ہو رہے تھے، اس حادثے کی وجہ سے متاثر ہوئے۔ میرا گھر اوپر کی منزل میں ہے۔ بیوی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی۔ اس لیے اُسے اُس کی والدہ کے ہاں رکھا ہے۔ پہلے صبح سے شام تک اسپتال میں رہتا تھا، اور اب اُن کی والدہ کے ہاں جا کر تیمارداری کرنی پڑتی ہے۔ دعا کیجیے کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔ ایسی حالت میں گھر بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملا، لہٰذا آپ کو خط نہ لکھ سکا۔

آپ کا سابقہ خط میرے سامنے نہیں ہے۔ کاغذات ابتر ہیں۔ معلوم نہیں اُس میں کوئی جواب طلب بات تھی کہ نہیں —— یہ سطور محض اس لیے لکھ رہا ہوں کہ خط نہ لکھنے کا سبب آپ کو معلوم ہو جائے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۸۔۳۔۷۷ء

بخدمت گرامی
جناب مولانا محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۸)

میرے محترم۔ سلام مسنون

آپ کا خوبصورت عید کارڈ ملا۔ بے حد ممنون ہوں۔ آپ نے مجھے یاد رکھا، یہی میری عید ہے۔ آپ جیسے مخلص کرم فرماؤں کی محبت حاصل ہو تو زندگی بڑی خوبصورت نظر آتی ہے۔

آپ کی کتاب ''حیات جلیل'' میرے پاس محفوظ ہے۔ آپ یہ نہ سمجھیے گا کہ طویل قبضے کی بنا پر مجھے حقوقِ ملکیت حاصل ہو گئے ہیں۔ بس اس انتظار میں ہوں کہ کوئی قابلِ اعتماد دوست ملے تو اُس کے ہاتھ بھیج دوں۔

مولانا مہر مرحوم کے متعلق کام کرنے کا آپ نے کوئی منصوبہ بنایا کہ نہیں؟

نقوش میں آپ کا مقالہ ۱۳/ دیکھا، آپ نے اقبال سے متعلق بہت سی قیمتی معلومات یکجا کر دی ہیں۔ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ سب سے زیادہ مواد احسان کی فائلوں میں ملے گا۔ ذرا اس طرف بھی توجہ فرمایئے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۷۔۹۔۷۷ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۹)

۳ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸
۲۳ راکتوبر ۷۷ء

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

عین عالم انتظار میں گرامی نامہ پہنچا ممنون ہوں۔ ان شاء اللہ صبح مسودہ رجسٹری کرادوں گا۔ صورت احوال یہ ہے کہ پہلے جب میں نے آپ کو خط لکھا تھا تو اُس وقت کتاب کو خود چھاپنے کا ارادہ تھا، مگر اب صورت یہ ہوئی کہ اسے انجمن چھاپ رہی ہے۔ آپ اطمینان رکھیں، اس کے بعد ایک اور کتاب تیار ہو رہی ہے، اور اُسے خود ہی چھاپوں گا۔ اُس وقت میں ہر طرح کی رعایت طلب کروں گا، اور بصد اصرار درخواست کروں گا کہ اُس کی کتابت پر ایک نظر آپ ڈال لیں۔ اس سے یقیناً میری مراد یہ بھی ہوتی ہے کہ اس طرح میری غلطیوں کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔ میں آپ کے علم و فضل کا قائل ہوں، اور توقع رکھتا ہوں کہ آپ میری غلطیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے تکلف سے کام نہ لیں گے۔

یہ کتاب جو اب آپ کو بھیج رہا ہوں دراصل میری تصنیف نہیں، احمد دین کی ہے۔ وہی ''اقبال'' ــــ اقبال پر پہلی اردو کتاب۔ اسے میں نے مرتب کیا ہے۔ ۲۶ صفحات کا مقدمہ لکھا ہے اور ۱۴۸ صفحات کے حواشی ہیں۔ ان دونوں کے درمیان میں اصل کتاب ہوگی۔ فی الحال میں آپ کو مقدمہ اور حواشی بھیج رہا ہوں۔ اصل کتاب چند روز بعد بھیجوں گا۔ اس کتاب کو میں نے کس طرح مرتب کیا ہے، اس کا اندازہ آپ کو دیباچے سے ہو جائے گا۔

احمد دین کا متن مطبوعہ صورت میں بھیجوں گا، اس میں رموز اوقاف کا اہتمام کر رہا ہوں۔ یہ کام ختم ہو جائے تو کتاب آپ کو بھیج دوں گا۔ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد کتابت ہو جائے۔ یہ کام میں نے گزشتہ سال مکمل کیا تھا، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے تاخیر ہوتی رہی۔ اب مزید تاخیر سے بچنا چاہتا ہوں۔

کراچی میں کتابت کا نرخ کم بھی ہے، اور زیادہ بھی۔ انجمن کی کتابوں کی کتابت انتہائی ناقص ہوتی ہے، ابھی حال ہی میں ایک کتاب ''افکار عالیہ'' چھپی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی بچے نے کتابت کی ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ میری کتاب بھی ایسی ہو۔ اسی لیے انجمن والوں سے بطور خاص زیادہ اجرت ادا کرنے کی اجازت لینی پڑی۔ میں نے ذمہ داری اپنی دلچسپی کی خاطر لی ہے، ورنہ انجمن کی کتابیں جیسی چھپتی ہیں، ویسی یہ بھی چھپ سکتی ہے۔

''جائزہ مخطوطات اردو'' کی پہلی خواندگی مکمل کر چکا ہوں۔ ۷۳۶ صفحات چھپ چکے ہیں۔ ۹۴۴ تک کا پرنٹ آرڈر دے چکا ہوں۔ ان شاء اللہ اگلے مہینے میں کتاب مکمل

ہو جائے گی۔ پہلی جلد میں دو سو مخطوطات پر حواشی لکھے ہیں، اور یہ سارے نہ صرف میری نظر سے گزرے ہیں، بلکہ ان میں سے ہر ایک پر میں نے خاصا وقت صرف کیا ہے۔ انھیں مخطوطات کے دیگر آٹھ سو نسخوں کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں، اور یہ معلومات رسالوں، کتابوں، فہرستوں اور خط و کتابت کے ذریعے حاصل کی ہیں۔ خودستائی نہیں، بطور احوال واقعی عرض کرتا ہوں کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ میری محنت کی داد دے سکتے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۰)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

آپ کو اگر خط لکھنے میں دیر ہو جائے تو یہ نہ سمجھیے کہ میرے دل میں آپ کی محبت نہیں ہے۔ یقین کیجیے آپ اُن چند کرم فرماؤں میں سے ہیں، جن کی محبت زندہ رہنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔ ورنہ یہ دنیا اس قابل نہیں ہے کہ آدمی اس کی خاطر نفس شماری کرے۔ آپ کا خط جب بھی آتا ہے، میں فوراً جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں، اگر کبھی کسی وجہ سے تساہل کا مرتکب ہوتا ہوں تو اس کا سبب محض میری پریشاں حالی ہے۔ کاموں کا دامن اس حد تک پھیلا لیا ہے کہ اس کو سمیٹنا مشکل ہو گیا ہے۔ بہر حال آپ میرے تساہل کو تغافل نہ سمجھیں۔

۱۴ اقبال پر میں نے ایک کام کیا تھا۔ احمد دین کی کتاب ''اقبال'' کو ایڈیٹ کیا۔ اس کا جو ایڈیشن جلا دیا گیا تھا اُس کا ایک نسخہ مل گیا تھا، مصنف کا اصل مسودہ بھی پیش نظر تھا۔ طبع دوم کو متن قرار دے کر، طبع اول کے اختلافات بطور ضمیمہ درج کر دیے ہیں۔ ایک طویل مقدمہ بھی لکھا ہے۔ جس میں مصنف کے حالات، تصانیف اور علامہ اقبال سے تعلقات کی تفصیل دی ہے۔ میں یہ کام ایک عرصے سے کر رہا تھا۔ ڈاکٹر معز الدین ۱۵ کو علم ہوا تو انھوں نے کہا کہ میں

اقبال صدی کے لیے یہ کتاب انھیں دے دوں۔ انھوں نے جو آخری تاریخ بتائی، اُس وقت تک میں یہ کام مکمل نہ کر سکا۔ مسودہ میں نے اگست ۷۷ء میں بھیجا تھا۔ اب یہ کتاب اقبال اکیڈیمی کی طرف سے شائع ہوگی۔ کب؟ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ اپنی سہولت سے چھاپیں گے۔

میری ایک کتاب[16] اکتوبر ۷۷ء سے مرکزی اردو بورڈ لاہور میں بھی زیرِ طبع چلی آرہی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کی خاطر میں نے انجمن سے قطع تعلق کر کے گوشہ نشینی اختیار کی۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ہوگی۔ پہلی جلد کی طباعت میں اتنا عرصہ لگ گیا تو دس جلدوں کی طباعت کے لیے عمرِ نوح نہ سہی عمرِ پسرِ نوح ضرور درکار ہوگی۔

بہرحال ایک آدھ کتاب جو یہاں چھپ رہی ہے۔ وہ جلد ہی آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا۔ اس کا نام "غالب اور صفیر بلگرامی[17]" ہے۔

بہت دنوں سے آپ کراچی نہیں آئے۔ کیا معاملہ ہے؟

قاضی عبدالنبی کوکب[18] کی وفات کا بہت قلق ہے۔ بہت اچھے آدمی تھے۔ عربی مخطوطات پر اُن کا کام بہت عمدہ ہے۔ ۷۶ء میں جب میں لاہور گیا تھا تو اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔ پھر اسی سال اپریل میں وہ کراچی آئے تو مجھ سے ملے تھے۔ خدا مغفرت کرے۔

مولانا مہر پر آپ کیا کام کر رہے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمتِ گرامی
جناب مولانا محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۸۔۱۔۷۸ء
لاہور

(۱۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا، لیکن میں دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے پندرہ روز تک مستقل عذاب میں رہا۔ اب منہ میں صرف دکھانے کے دانت رہ گئے ہیں۔ امید ہے آپ اس

تاخیر کے لیے معذرت قبول فرمائیں گے۔

رات مولانا ابوسلمان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان سے معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی اور بھابھی کا انتقال ہوگیا۔ بے حد افسوس ہوا۔ حیرت ہے کہ اس سانحے کا آپ نے اپنے گرامی نامے میں ذکر نہیں کیا۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اس قسم کے سانحے انسانی زندگی کی ناپائیداری کا احساس بڑھا دیتے ہیں۔ خدا آپ کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

آپ نے شکایت کی ہے کہ میں نے آپ کے پچھلے خط کا جواب نہیں دیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ میں آپ کے ہر خط کا جواب باقاعدگی سے دیتا ہوں۔ اتفاقیہ تاخیر کی بات اور ہے، ورنہ میں دوسرے کاموں کو چھوڑ کر آپ کو خط لکھتا ہوں۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ میرے دل میں آپ کی بے حد عزت اور محبت ہے۔ آپ اُن چند لوگوں میں سے ہیں جن سے علاقۂ نیاز مندی کو میں اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتا ہوں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کے خط کا جواب نہ لکھوں۔ یہ درست ہے کہ میں نے خطوں کے جواب کے لیے دن مقرر کر رکھے ہیں، لیکن آپ کے خط کے ساتھ یہ بات نہیں۔ میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ خط ملتے ہی جواب لکھوں۔ امید ہے اس صراحت کے بعد آپ اس خیال کو دل سے نکال دیں گے کہ آپ کو خط لکھنا تضیعِ اوقات ہے۔ وقت کا اس سے بہتر مصرف کیا ہوگا کہ آپ جیسے کرم فرما کے ساتھ غائبانہ چند لمحے گزار لیے جائیں۔

اب آپ میرا یہ خط ملتے ہی اپنے گرامی نامے سے نوازیے تاکہ معلوم ہو کہ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمتِ گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۴۔۶۔۷۸ء
لاہور

(۱۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

اس سے قبل ایک عریضہ لکھ چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہوگا۔ عزیزی محبوب عالم سلمہ کی شادی خانہ آبادی کا دعوت نامہ مل گیا تھا۔ اگر میں لاہور میں ہوتا تو اس تقریب سعید میں ضرور شرکت کرتا۔ یہاں بیٹھ کر یہی دعا کر سکتا ہوں کہ خدا کرے عزیز موصوف کی زندگی کا یہ نیا دور اُس کے لیے اور اُس کے تمام متعلقین کے لیے مبارک و مسعود ثابت ہو۔ آمین۔

میں نے شاید پہلے بھی لکھا تھا، اور اب بھی لکھتا ہوں کہ کیا آپ کے ذریعے لاہور سے کتابت کا کچھ کام کرایا جا سکتا ہے۔ ازرہ کرم مطلع فرمائیے کہ ۱۸/۸ x ۲۲ سائز کی کتاب کا نرخ کیا ہے۔ مسطر ۲۳ سطری اور کتابت نقوش کے اقبال نمبر سے ذرا باریک۔ اگر آپ کتابت کا نمونہ بھی بھجوا دیں تو بہتر ہو۔ میں یہ زحمت اس لیے دے رہا ہوں کہ یہاں کوئی اچھا کاتب نہیں ملتا۔

مولانا ابوسلمان صاحب خیریت سے ہیں۔

خدا کرے آپ بھی خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۳۔۷۔۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۱۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مل گیا تھا۔ آپ نے جس محبت، خلوص اور توجہ سے میری کتاب پڑھی اُس پر مجھے خوشی بھی ہے، اور حیرت بھی۔ خوشی اس بات کی کہ یہ کتاب ایک صاحب دل و نظر کی نظر سے گزری، حیرت اس پر کہ یہ مجموعۂ خرافات اس قابل کب تھا کہ آپ مطالعہ کرتے۔ بہر حال ممنون ہوں کہ آپ نے بے شمار مفید مشورے دیے۔ میں آپ کا یہ خط سنبھال کر رکھوں گا

اور اس سے آیندہ بھی استفادہ کروں گا۔

میں نادم ہوں کہ آپ کے پچھلے خط کا جواب نہ دے سکا۔ ادھر یکم جولائی سے میری کتاب ''جائزۂ مخطوطات اردو'' کے پروف آ رہے ہیں۔ یہ کتاب اردو بورڈ لاہور سے چھپ رہی ہے۔ بارہ سو پچاس صفحے میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ تمام صفحات کمپوز ہو کر میرے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ساڑھے چار سو چھپ بھی چکے ہیں۔ صبح سے رات گئے تک یہی کام کرتا ہوں۔ ہر صفحے کا پروف دو مرتبہ آتا ہے اس سے آپ کثرتِ کار کا اندازہ کر لیجیے۔

کتابت کے سلسلے میں بھی اسی وجہ سے نہیں لکھا۔ جو کام کر رہا تھا وہ نامکمل رہ گیا۔ البتہ انجمن ترقی اردو میری ایک کتاب چھاپ رہی ہے ۱۹۔ انجمن سائز کے چار پانچ سو صفحات ہوں گے۔ اس کا مسودہ میں عنقریب آپ کو بھیج دوں گا۔ اس کے لیے انجمن والوں کی منظوری حاصل کرنی ہوگی۔ مولانا ابوسلمان اگلے مہینے کے شروع میں لاہور جا رہے ہیں، ممکن ہے انھیں کے ہاتھ یہ مسودہ بھیج دوں۔

لاہور والی کتاب ان شاءاللہ نومبر میں چھپ جائے گی۔ تو پیش خدمت کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۰۔۹۔۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۱۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون

خیال تھا کہ مولانا ابوسلمان صاحب لاہور جائیں گے تو مسودہ اُن کے ہاتھ بھیج دوں گا، لیکن فی الحال اُن کے جانے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔

تاخیر کی دوسری وجہ یہ ہوئی کہ انجمن والوں کو معاوضۂ کتابت کے سلسلے میں اپنی مجلس نظماء سے اجازت لینی تھی۔ انجمن اب تک ۱۸x۲۲/۸ سائز کی اجرت کا معاوضہ چار روپے ادا کرتی ہے۔ خیر یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ آپ کے ارشاد کے مطابق معاوضہ چھ روپے فی صفحہ ہی

دیا جائے گا۔ چونکہ کتاب پڑھنے کی ذمہ داری بھی آپ نے لی ہے، اس لیے مزید ایک روپیہ اس کام کا ہوگا۔ لیکن انجمن سے ادائیگی کتابت ہی کے نام پر ہوگی، کتابت خوانی کے لیے کوئی الگ بل نہیں ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ سات روپے فی صفحہ کے حساب سے بل بھیجیں گے اور اس کا چیک آپ کو بھیج دیا جائے گا۔

''نقوش'' اقبال نمبر حصہ اول میں کسریٰ منہاس مرحوم کے مضمون کے حواشی جس قلم سے لکھے گئے ہیں، میری کتاب کی کتابت اسی قلم سے ہوگی۔ تاکہ کتاب زیادہ ضخیم نہ ہو۔ صفحہ ۳۸۶ کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔ اس کا خط بہت مناسب ہوگا۔ آپ چاہیں تو اس سے ذرا سا جلی بھی ہوسکتا ہے۔ بل کی ادائیگی کی صورت یہ ہوگی کہ کتابت کے پچاس پچاس صفحات (بعد تصحیح) بھیجتے جائیے بل کے ساتھ۔ ایک ہفتے میں چیک آپ کو پہنچ جائے گا۔ سطر ۲۳ سطری ہوگا اور سائز ۱۸×۸/۲۲۔

آپ کا گرامی نامہ آتے ہی میں مسودہ بھیج دوں گا۔

میری خواہش ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد چھپ جائے۔ اندازہ ہے کہ صفحات چار سو ہوں گے۔ کتابت کا مرحلہ کتنے عرصے میں طے ہو جائے گا؟

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۶۔۱۰۔۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۱۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

ابھی ابھی دو گرامی نامے ایک ساتھ ملے۔ بے حد ممنون ہوں۔

میرے مسودے میں آپ کو جو غلطی نظر آئے، اُس کی تصحیح کر دیجئے۔ چیلسی والے مضمون کے عنوان میں اگر کوئی غلطی ہے تو اسے درست کر دیجئے کرم ہوگا۔ میں اُن لوگوں میں

سے نہیں ہوں جو اپنی غلطیوں کی نشان دہی پر چراغ پا ہوتے ہیں۔ میں تو خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے آپ جیسے صاحب علم ونظر سے نیاز مندی کا تعلق ہے۔ ہاں اگر آپ میری کسی غلطی کی نشان دہی نہیں کریں گے تو پھر یقیناً مجھے افسوس ہوگا۔

کیا آپ نے مقدمہ پڑھا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کی رائے جاننے کا مشتاق ہوں۔

امید ہے کہ کل یعنی جمعہ کے روز آپ نے مسودہ، جناب کاتب تک پہنچا دیا ہوگا۔ مقدمے کے بعد احمد دین کی کتاب کا جو متن ہوگا، وہ چند روز میں آپ کو مل جائے گا۔

خواجہ عبدالوحید صاحب مدظلہ میرے والد گرامی ہیں۔ خواجہ عبدالمجید مولف جامع اللغات میرے حقیقی تایا تھے۔ والدِ بزرگوار کا ایک مضمون ۷۷ء نقوش اقبال نمبر ۲ میں شامل ہے۔ شاید وہ آپ کی نظر سے گزرا ہو۔

جائزہ مخطوطات کا کام ختم ہونے ہی والا ہے۔ آج صبح ہی ۱۱۱۶ تک کے صفحات کا پرنٹ آرڈر بھیجا ہے۔ اب صرف ڈیڑھ سو صفحات کی طباعت کا کام رہ گیا ہے۔ ان کے بھی فائنل پروف میرے پاس آ چکے ہیں جو ان شاء اللہ پرسوں واپس کر دوں گا۔

میری کتاب کی کتابت کے سلسلے میں آپ جو زحمت اُٹھا رہے ہیں اُس کا شکریہ تو کیا ادا کروں گا، دعائے خیر ہی کر سکتا ہوں، اور وہ کرتا رہتا ہوں۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۴۔۱۱۔۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۱۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مل گیا تھا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ والد صاحب قبلہ کی ایک کتاب ۲۲ حال ہی میں نیشنل بک فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے۔ یہ انگریزی میں ہے۔ اس کا

دستخطی نسخہ میں جلد ہی آپ کی خدمت میں بھیجوں گا۔ اُن کی دیگر تصانیف بھی انگریزی میں ہیں۔ ایک اردو کتاب ''تلاش سکون'' تاج کمپنی نے تقسیم سے پہلے شائع کی تھی۔ یہ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ وہ اب تو اسلام اور تاریخ اسلام پر لکھتے ہیں، لیکن ایک زمانے میں انھیں شاعری اور افسانہ نگاری سے بھی دلچسپی تھی۔

مولانا ابو سلمان شاید اس مہینے کے آخر تک عزم سفر کریں۔ پہلے وہ مردان وغیرہ جائیں گے اور پھر لاہور۔

احمد دین کی اصل کتاب میں ۲۸ کو یہاں سے روانہ کروں گا۔ میرے ایک دوست پاشا رحمٰن (اصل نام: ابو سلیم sunaim پاشا) آپ کے شہر میں انکم ٹیکس افسر ہیں۔ پرانی انار کلی میں اُن کا دفتر ہے۔ وہ آج کل یہاں ہیں۔ ۲۸ کو روانہ ہوں گے۔ یہ کتاب آپ اُن سے لے لیجئے گا۔ پاشا صاحب شاعر اور ادیب ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ کہ نہایت اچھے انسا ن ہیں۔ انکم ٹیکس افسر ہو کر بھی درویشانہ اور متوکلانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ حرام وحلال کے فرق کو جانتے ہیں آپ ان سے مل کر خوش ہوں گے۔ پاشا صاحب سے میں نے آپ کا غائبانہ تعارف کرادیا ہے۔ وہ بھی آپ سے ملنے کے شائق ہیں۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو انھیں کسی دن اپنا کتب خانہ بھی دکھا دیجیے۔

انجمن کی کتابوں کی کتابت کا معیار بہت گر گیا ہے۔ یہاں کاتب اگرچہ کم اجرت لیتے ہیں، لیکن نہایت بدخط ہیں۔ میں نے اپنے دوست شبیر علی کاظمی صاحب ۲۳ کو جو انجمن میں میری جگہ کام کرتے ہیں، یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ آپ کے ذریعے کتابت کرائیں۔ اجرت وہی ہوگی یعنی چھ روپے + ایک روپیہ پروف ریڈنگ = سات روپے۔ وہ اس پر آمادہ ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ بھی آمادہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ کاظمی صاحب کے پاس ایک مسودہ برائے کتابت تیار ہے۔ یہ انتخاب جدید کا حصہ دوم ہے جو ڈاکٹر وزیر آغا ۲۴ نے مرتب کیا ہے۔ نظم کی کتاب ہے۔ دو ڈھائی سو صفحات کی ہے۔ اگر آپ نے آمادگی ظاہر فرمائی تو اس کا مسودہ بھی پاشا صاحب کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ ضروری نہیں کہ اس کی کتابت پہلے والے صاحب سے کرائی جائے۔ کوئی بھی اچھا کاتب ہو سکتا ہے جو آپ کی نظر میں ہو۔

میری کتاب کا جو حصہ کتابت ہو جائے اُسے بل کے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ ساتھ ساتھ ادائی بھی ہوتی رہے۔

احمد دین کی کتاب کا متن میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ مطبوعہ کتاب میں جس سے نئی کتابت ہوگی، رموز و اوقاف کے سلسلے میں بڑی بے احتیاطی برتی گئی ہے۔ میں نے بہت وقت صرف کر کے پوری کتاب کی تصحیح کی ہے۔ اس سلسلے میں ایک ہدایت نامہ برائے کاتب بھی کتاب کے ساتھ ہی بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

حکیم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۱_۱۱_۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب
لاہور

(۱۷)

۳_ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

ایک خط چند روز پہلے لکھ چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہوگا۔ رحمٰن پاشا صاحب ایسی افراتفری میں گئے کہ میں مسودہ، اُن کے حوالے نہ کر سکا۔ اب ڈاک سے بھیجتا ہوں۔ رجسٹری پیکٹ شاید اس خط کے ساتھ ہی آپ کو ملے۔ پیکٹ میں مسودہ یعنی اقبال از احمد دین کا مطبوعہ تصحیح شدہ نسخہ ہے۔ کتابت سے متعلق ہدایات اس خط کے ساتھ منسلک ہیں۔

اپنے پچھلے خط کے جواب کا انتظار ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۳۰_۱۱_۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

گزارشات۔ برائے جناب خوش نویس:

(۱) لیے، دیے، پیے وغیرہ پر ہمزہ نہ ڈالیں۔ یہ الفاظ ی کے نقطوں کے ساتھ لکھیں۔ اصول یہ ہے کہ آخری ی سے پہلے کا حرف جب مکسور (زیر کے ساتھ) ہو تو ہمزہ نہیں آتا۔ باقی تمام الفاظ (گئے، آئے، کھائے وغیرہ) ہمزہ کے ساتھ ہیں۔

(۲) گزر، گزرگاہ وغیرہ کو ذال سے نہ لکھا جائے۔

(۳) الفاظ ملا کر نہ لکھے جائیں (جیسے جائیں گے کی جگہ جائینگے)۔ اس کتاب میں جگہ جگہ الفاظ ملا کر لکھے گئے ہیں۔ انھیں الگ الگ لکھیے۔

(۴) اشعار سے قبل، نثر کے خاتمے پر دو نقطے (:) ڈالے جائیں۔

(۵) مطبوعہ کتاب میں متن کے متعدد الفاظ جلی قلم سے لکھے گئے ہیں۔ اب یہ جلی قلم سے نہیں ہوں گے۔ اُسی طرح لکھے جائیں جس طرح باقی تمام الفاظ لکھے گئے ہیں۔

(۶) ضمنی عنوانات کے گرد لکیریں نہ ڈالی جائیں۔ یہ الگ سطر میں لکھے جائیں اور ان کا قلم متن کے خط سے ذرا سا جلی ہو۔

(۷) تمام اشعار اور مصرعے صفحے کے درمیان لکھے جائیں۔ ہر مصرع ایک سطر میں ہو۔ ایک سطر میں دو مصرعے نہیں ہونے چاہییں۔

(۸) متن میں کہیں کہیں قلم یا پنسل سے قوسین ( ) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ قوسین اگرچہ حذف کر دیے گئے ہیں، پھر بھی کہیں کوئی رہ گیا ہو تو یہ درج نہیں ہوگا۔

(۹) متن میں جگہ جگہ نمبر شمار (مثلاً ۲ ۳ ۴ وغیرہ) سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ یہ بھی کتابت ہوں گے۔

(۱۰) انھیں، انھی، تمھیں، تمھاری، تمھارا درست ہیں، یہ الفاظ اسی طرح لکھے جائیں۔ اصل میں انہیں، انہی، تمہیں، تمہاری، تمہارا وغیرہ لکھا ہے، اس طرح نہ لکھیے۔ اسی طرح گتھی، سلجھنا، وغیرہ غلط ہیں گتھی، سلجھنا وغیرہ درست۔

(۱۱) بعض لفظوں کا املا تبدیل کیا گیا ہے، یا کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔ انھیں کے مطابق کتابت کی جائے۔

(۱۲) ہر نیا صفحہ، جہاں سے نیا باب شروع ہے، اُس کی کتابت شروع کی سات سطریں چھوڑ کر کی جائے۔

(۱۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

چند روز قبل ایک عریضہ بھیج چکا ہوں۔ ۳۰ نومبر کو ''اقبال'' از احمد دین کا مطبوعہ نسخہ (برائے کتابت) بھی ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے یہ دونوں چیزیں مل گئی ہوں گی۔

حیدر آباد دکن سے محمد اکبرالدین صدیقی صاحب نے آپ کے لیے ایک کتاب ''فوائد بدریہ'' ۲۵ بھیجی تھی جو آج ہی پہنچی ہے۔ حیرت ہے کہ ۶ نومبر کا چلا ہوا پیکٹ تقریباً ایک مہینے میں وصول ہوا ہے۔ یہ کتاب آپ کے لیے ہے۔ اس لیے بذریعہ رجسٹری الگ پیکٹ سے ارسال کر رہا ہوں۔ ازرہ کرم اس کی وصولی سے اکبرالدین صدیقی صاحب کو براہِ راست مطلع فرما دیجیے۔

مجھے اپنے سابقہ خط کے جواب کا انتظار ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۳۔۱۲۔۷۸ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

آپ کے دو گرامی نامے یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ ممنون ہوں۔

پاشا صاحب کا فون آیا تھا۔ آپ کی بہت تعریف کر رہے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ دونوں نے ایک دوسرے کو پسند کیا اور میں دو اچھے انسانوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنا۔۔۔ لاہور میں اساتذہ کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لیے مولانا ابوسلمان اور ڈاکٹر معین الدین عقیل ۶ کو جا رہے ہیں۔ ان دونوں سے کہہ دیا ہے کہ شبیر علی کاظمی صاحب سے کتاب کا مسودہ لے کر آپ کو پہنچا دیں۔ والد صاحب قبلہ کی کتاب بھی عنقریب

ارسال خدمت کر رہا ہوں آپ کا سلام اُن تک پہنچا دیا تھا۔ وہ بھی سلام لکھواتے ہیں۔

عطیہ بیگم کی کتاب "زمانہ تحصیل" ۲۷ کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ آپ ہی بتائیے کہ یہ کیا کتاب ہے۔

میری کتاب کی کتابت کہاں تک پہنچی۔ کاظمی صاحب بار بار کہتے ہیں کہ کاتب صاحب رقم ساتھ ساتھ لیتے جائیں تو اچھا ہے۔ یعنی جتنے صفحے کتابت ہوتے جائیں وہ بل کے ساتھ بھیجتے رہیں۔

آج کل ڈاکٹر وحید قریشی ۲۸ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بیشتر وقت انھیں کے ساتھ گزرتا ہے۔ اختر راہی ۲۹، رحیم بخش شاہین ۳۰ بھی یہیں ہیں، محمد علی جوہر کانفرنس کے سلسلے میں۔ ان دونوں سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔

آپ کے کتب خانے میں لکھنو/اودھ کے متعلق کون کون سی کتابیں ہیں۔ میں آج کل اس سلسلے میں کام کر رہا ہوں۔ موضوع واجد علی شاہ کے بعد انیسویں صدی کے آخر کا لکھنو ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۷۸-۱۲-۱۷ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی مکرمی۔ سلام مسنون

امید ہے میرا پہلا خط مل چکا ہوگا۔ کل مولانا ابو سلمان صاحب لاہور روانہ ہوگئے۔ اُن کے ہاتھ میں نے والد صاحب قبلہ کی کتاب بھیج دی ہے۔ ایک کام میں اُن سے کہنا بھول گیا ہوں۔ وہ یہ کہ وہ آتے ہوئے ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے مندرجہ ذیل کتابیں لیتے آئیں۔

(۱) تاریخ اودھ۔ نجم الغنی۔ جلد پنجم
(۲) تعلقہ داران اودھ

(۳) فسانۂ عبرت
(۴) قدیم ہنر و ہنروران لکھنو

یہاں سے ڈاکٹر معین الدین عقیل بھی گئے ہیں۔ اگر مولانا ابو سلمان کسی وجہ سے کتابیں ساتھ نہ لا سکیں تو پھر ڈاکٹر عقیل لیتے آئیں۔

چند روز ہوئے آپ کا ارسال کردہ کتابچہ بابت حضرت بریلویؒ ۳۱ ملا تھا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ اس کتابچے کے اندر رضا پبلی کیشنز کا ایک اشتہار بھی ہے۔ اس میں مذاہب اسلام ۳۲ (نجم الغنی) کا نام بھی ہے۔ مجھے اس کتاب کی ضرورت ہے۔ اگر اس کتاب پر معقول تاجرانہ رعایت آپ حاصل کر سکتے ہوں تو ایک نسخہ میں حاصل کر لوں گا۔ قیمت سے مطلع فرمایئے۔ میں بھیج دوں تو آپ کتاب ارسال فرما دیجیے گا۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولانا صاحب یا ڈاکٹر صاحب سے قیمت وصول کر کے کتاب انھیں کے ہاتھ بھیج دیجیے۔ میں انھیں یہاں ادائی کر دوں گا۔

کتابت کہاں تک پہنچی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۷۸-۱۲-۲۳ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ یکم جنوری ملا۔ ممنون ہوں۔

خوشی کی بات ہے کہ میری کتاب کے ۱۴۴ صفحات کتابت ہوگئے ہیں۔ یہ خیال درست ہے کہ متن کے قلم کو حواشی کے قلم سے قدرے جلی ہونا چاہیے۔ امید ہے کہ آپ کی دلچسپی کا یہی عالم رہا، اور یقیناً رہے گا، تو کتابت فروری کے شروع تک ختم ہو جائے گی۔ میری ایک کتاب "غالب اور صفیر بلگرامی" ادارہ یادگار غالب والے چھاپ رہے ہیں۔ انھیں کاتب

نہیں مل رہا اور وہ ان کا کام کرتا ہے۔ اس کے پاس پہلے ہی بہت کام ہے۔ میں نے انھیں اس پر آمادہ کیا ہے۔ کتابت آپ کے ذریعے کرائی جائے۔ اس کا مسودہ بھی آپ کو چند روز تک بھجوا دوں گا۔

یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ نے مذاہب اسلام کا ایک نسخہ مولانا صاحب کو دے دیا ہے۔ اب قیمت تو ان کے آنے کے بعد ہی معلوم ہوگی۔

مجلس رضا کی کتابوں سے مجھے دلچسپی ہے اور آپ ضرور بھیجتے رہیے کرم ہوگا۔

مولانا صاحب تو اب پابرکاب ہوں گے۔ اگر وہیں ہوں تو انھیں یہ دلچسپ اطلاع پہنچا دیجیے گا کہ قاضی عبدالودود ۳۳ کی تحقیق کے مطابق "ابوالکلام" کوے کی کنیت ہے جس طرح ابوالحارث ڑکی۔ سند میں قاضی صاحب نے یہ شعر نقل کیا ہے:

اے فاختہ بین و بخود اعتبار گیر
در تشت خون لالہ سر زاغ ابوالکلام

یہ شعر لباب الالباب (عوفی) میں موجود ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۴-۱-۷۹ء

بخدمت گرامی
مولانا محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

مولانا اہلمان صاحب خیریت سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ دیر تک آپ کی عنایتوں کا ذکر کرتے رہے۔ جمیل صاحب کو افسوس ہے کہ وہ آپ کا کتب خانہ دیکھ سکے، نہ آپ سے ملاقات کر سکے۔

میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے نجم الغنی کی کتاب مولانا صاحب کے ذریعے بھیج دی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ آپ اس کی قیمت مولانا صاحب سے وصول فرما لیتے۔ میں انھیں

ادا کر دیتا۔ مولانا صاحب نے بتایا کہ آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی اب بواپسی ڈاک مطلع فرمایے کہ کتنے روپے بھیجوں۔ اگر اس پر رعایت ملی ہے تو سبحان اللہ ورنہ میں ساٹھ روپے (پوری قیمت) ہی بھیج دوں گا۔

مولانا صاحب میری کتاب کی کتابت کی تعریف کر رہے ہیں۔ وہ اگر تعریف نہ بھی کرتے تو بھی مجھے یقین ہے کہ کتابت بہت اچھی ہوگی۔ آپ کا توسط اسی لیے تو اختیار کیا ہے اب اس کام کو جلد مکمل کرا دیجیے۔ کرم ہوگا۔

کل اکبر الدین صدیقی صاحب کا خط آیا تھا۔ انھوں نے آپ کے خط کے حوالے سے لکھا ہے کہ فوائد بدریہ آپ کو نہیں ملی۔ یقیناً یہ خط آپ نے کتاب ملنے سے پہلے لکھا ہوگا اور اب تک تو انھیں آپ کا دوسرا خط بھی مل گیا ہوگا۔

اقبال مجددی صاحب ۳۴ سے ملاقات ہو تو میرا سلام پہنچا دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۶-۱-۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

یہ خط لکھ چکا تھا کہ کتابوں کا پیکٹ ملا۔ اس عنایت کا شکر گزار ہوں۔ اب کئی دن حضرت بریلویؒ کے سائے میں گزریں گے۔

(۲۳)

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

کل ایک عریضہ لکھ چکا ہوں۔ یہ خط میں غالب لائبریری سے لکھ رہا ہوں۔ محترم مرزا ظفر الحسن صاحب کی خواہش ہے کہ ادارۂ یادگار غالب کا کتابت کا کام بھی آپ کے توسط سے کرایا جائے۔ گو آپ بہت مصروف ہیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ ادبی خدمت کے خیال سے آپ اپنے وقت کا تھوڑا سا حصہ ادارۂ مذکور کو بھی دیں گے۔ مرزا صاحب آپ کو چند مضامین برائے کتابت بھیج رہے ہیں۔ یہ رسالہ غالب کے مضامین ہیں۔ مرزا صاحب الگ خط بھی لکھ رہے ہیں جس میں کتابت کے لیے ہدایات ہیں۔ میں نے اجرت کا نرخ وہی بتایا ہے جو انجمن

کے لیے ہے۔ یعنی کتابت مع پروف ریڈنگ سات روپے فی صفحہ ۸/۱۸x۲۳ ۲۳ سطری۔ قلم وہی ہوگا جو نقوش کا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۷۔۱۔۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
معرفت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری
۵۵ ریلوے روڈ لاہور

(۲۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون

آپ کا ۱۴ جنوری کا گرامی نامہ مجھے پرسوں شام کو ملا۔

اس تاخیر کا سبب گزشتہ مہینے کی ڈاکیوں کی جزوی ہڑتال ہے۔ گزشتہ بیس روز میں میں نے آپ کو دو خط لکھے تھے۔ معلوم نہیں وہ آپ کو ملے یا نہیں۔ ایک خط میں میں نے لکھا تھا کہ ''مذاہب عالم'' کتنے میں ملی۔ از رہ کرم مطلع فرمایئے تاکہ رقم ارسال کرسکوں۔

دوسرا خط میں نے مرزا ظفر الحسن (غالب لائبریری) کے خط کے ساتھ بھیجا تھا۔ انھوں نے رسالہ غالب کے کچھ مضامین کتابت کے لیے بھیجے تھے۔ انھیں بھی آپ کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔

پہلے خط میں میں نے مجلس رضا کی مطبوعات کا شکریہ ادا کیا تھا، اور اب پھر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ نے میرے مسودے کی جن اغلاط کی تصحیح کی ہے، اُس کے لیے شکر گزار ہوں۔ البتہ چار مقامات پر مسودے میں جو لکھا ہے، وہی درست ہے۔ میں آپ کا اصل کاغذ واپس بھیج رہا ہوں۔ چاروں متعلقہ صفحات کے نمبروں پر سرخ دائرہ بنادیا ہے۔

آپ جس دلچسپی اور توجہ سے یہ کام کروا رہے ہیں، اُس کے لیے شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ بس اتنا خیال رکھیے کہ اپریل کے پہلے ہفتے میں اس کتاب کا شائع

ہو جانا بہت ضروری ہے۔ اس لیے کتابت مارچ کے آخر تک مکمل ہو جائے تو کرم ہوگا۔

مرزا صاحب نے فی الحال آپ کو رسالہ غالب کے کچھ مضامین بھیجے ہیں۔ ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کا مسودہ بعد میں بھیجیں گے۔

والد صاحب قبلہ کو آپ کا سلام پہنچا دیا ہے۔ وہ بھی سلام لکھواتے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۸۔۲۔۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۲ فروری ملا۔ اس سے پہلے ۷ فروری کا عنایت نامہ بھی ملا تھا۔ ان عنایتوں کے لیے ممنون ہوں۔ امید ہے میرا وہ خط بھی مل گیا ہوگا جو میں نے چند روز قبل لکھا تھا۔

بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے غالب کا کام شروع کرادیا۔ ورنہ آپ کے پہلے خط نے تو مایوس کردیا تھا۔ میں نے مرزا ظفر الحسن صاحب کو یہ مژدہ سنا دیا ہے اور وہ عنقریب آپ کو مزید مضامین بھیجیں گے۔ مگر قبلہ! آپ کو مرزا صاحب کے خط کا جواب تو لکھنا چاہیے تھا۔ وہ حیران ہیں کہ محمد عالم صاحب نے انھیں خط کیوں نہیں لکھا۔ یہ مژدہ بھی راحت جاں کا سبب ہوا کہ میری کتاب کے ۲۹۰ صفحات مکمل ہوگئے ہیں۔ بس یہ خیال رکھیے کہ اس کتاب کو علامہ اقبال کی برسی (۲۱ راپریل) سے پہلے شائع ہونا ہے۔

میں نے لیاقت نیشنل لائبریری والوں کو فون کرکے تماشے سے متعلق کتابوں کی فہرست کے بارے میں معلوم کیا۔ فہرست انھوں نے تیار کی ہے اور اس کی نقل مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ملتے ہی ارسال خدمت کردوں گا۔ ویسے اس کام کے لیے آپ کو کراچی آنا پڑے گا۔ یہاں آپ کو بہت کچھ ملے گا۔

کتابت کا بل ضروری نہیں کہ آپ اپنے نام سے بھیجیں۔ کسی کے نام سے بھی بھیج سکتے ہیں۔

مذاہب اسلام کے عوض کون کون سی کتابیں بھجواؤں۔ مطلع فرمایے قاضی عبدالودود نے (؟) الکلام سے متعلق شعر کے مصنف کا نام نہیں لکھا، صرف اتنا حوالہ دیا ہے کہ عوفی کے تذکرے لباب الالباب ۳۵ ج جلد ۲ طبع یورپ میں یہ شعر ملتا ہے۔

آپ نے میری کتاب کے اصلاح طلب الفاظ کی جو فہرست بھیجی تھی، وہ میں اپنے سابقہ رقیمے کے ساتھ واپس کر چکا ہوں۔

میرے ایک دوست مرزا نظام بیگ (انچارج شعبۂ مخطوطات، نیشنل میوزیم آف پاکستان، برنس گارڈن کراچی) حضرت رضاؔ کی شاعری پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔ اگر انھیں آپ شاعر لکھنوی کا مقالہ یا کوئی دوسری مفید مطلب تحریر بھیج سکیں تو کرم ہوگا۔

والد صاحب قبلہ خیریت سے ہیں اور سلام لکھواتے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۵-۲-۷۹ء

(۲۶)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

مخترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

کل کی ڈاک سے کتابت کا پارسل ملا۔ آپ کی اس عنایت کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ کتابت اچھی ہے۔ ابھی اسے غور سے نہیں دیکھا۔ پارسل ملتے ہی انجمن فون کیا، اور وہاں کے آدمی کو بلوا کر کتابت اُس کے حوالے کی اور بل بھی دے دیا تا کہ بل پر کارروائی فوراً شروع ہو جائے۔ چند روز میں چیک بن جائے گا اور اُس کے بعد کتابت میرے پاس آئے گی، تب میں آپ کے ارشادات کی روشنی میں خاص خاص الفاظ کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ فی الحال صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ بانگِ درا یا علامہ اقبالؔ کے کسی دوسرے مجموعۂ کلام کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اغلاط کتابت سے پاک ہے۔ پچھلے دنوں

اردو ڈائجسٹ میں کلیات پر جو تبصرہ شائع ہوا تھا، وہ آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ تبصرہ نگار نے بیسیوں اغلاط کتابت کی نشان دہی کی ہے۔ چند روز کی بات ہے کہ کلیات کے نئے ایڈیشن میں نظم "تہذیب حاضر" (ص ۲۲۵) نظر سے گزری۔ اس میں ایک شعر ہے:

کیا گم تازہ پروانوں نے اپنا آشیاں لیکن
مناظر دل کشا دکھلا گئی ساحر کی چالاکی

پہلے مصرعے میں لفظ "پروانوں" کے استعمال پر غور فرمایے۔ پروانوں کا آشیانوں سے کیا تعلق، اور پھر "تازہ پروانوں" کا کیا مطلب۔ چونکہ اس ایڈیشن کی تصحیح مولانا مہر مرحوم و مغفور ۳۶ ج نے کی ہے، اس لیے پڑھنے والا پروانوں کو درست سمجھنے پر مجبور ہے۔ حالاں کہ صحیح لفظ "پروازوں" ہے۔ یہی پہلی بار شائع ہوا تھا۔

یہاں تک خط لکھ چکا تھا کہ شبیر علی کاظمی صاحب (انجمن) کا فون آیا۔ انھوں نے کہا ہے کہ آٹھ دس روز میں چیک بن جائے گا۔

کتاب کے ابتدائی صفحات (قبل از دیباچہ) بعد میں بھیجوں گا۔ فی الحال اس بات کو مدِ نظر رکھیے کہ ۲۱ر اپریل کو علامہ اقبالؔ کی برسی پر یہ کتاب منظرِ عام پر آئے گی۔ آپ نے جو یہ مژدہ سنایا ہے کہ مارچ کے آخر تک کتاب مکمل ہو کر میرے پاس آ جائے گی، اس کے لیے دل سے دعائیں نکل رہی ہیں۔

مرزا صاحب کو کتابت کا نمونہ دکھا دیا ہے، انھیں یہ پسند آیا ہے، البتہ اُن کا کہنا ہے کہ خط اگر اس سے خفی ہو تو اچھا ہے۔ یہ صفحہ مرزا صاحب کے پاس میں کل شام چھوڑ آیا تھا۔ آج یا کل یہ آپ کو وہیں سے پوسٹ کر دوں گا۔ بہر حال جو صفحات کتابت ہو چکے ہیں وہ پروف ریڈنگ کے بعد بھیج دیجیے۔ آئندہ کے لیے کتابت کے خفی ہونے کا خیال رکھیے۔ مزید مضامین بھی آپ کو چند روز میں مل جائیں گے۔

مرزا نظام بیگ صاحب کو فون پر مژدہ سنا دیا ہے۔ وہ آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آپ نے حضرت بریلویؒ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے مجھے اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ حضرتؒ نے عہدِ جدید میں اسلام کی ترویج و اشاعت اور دشمنوں کے مقابلے پر اس کا دفاع جس انداز سے کیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ لوگ اور خصوصاً میرے قابل احترام دوست پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ۳۷ ج جو کام کر رہے ہیں، وہ بہت ہی مفید

ہے۔ مسعود صاحب سے میرے پندرہ بیس برس کے پرانے مخلصانہ تعلقات ہیں۔

میری ایک تجویز ہے — غالب لائبریری کراچی کی مرکزی لائبریری ہے۔ یہاں ہر روز بے شمار طلبا اور اہلِ علم مطالعے کے لیے آتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس میں حضرت بریلوی کی یا ان کے بارے میں کوئی کتاب نہیں ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ لائبریری کتابیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ لوگ بطور عطیہ کتابیں دیتے ہیں۔ اگر آپ لائبریری کو حضرت بریلویؒ سے متعلق کتابیں دلوا دیں تو میں ان کے لیے ایک علیحدہ الماری مخصوص کرا سکتا ہوں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ لوگوں کی نظر میں یہ کتابیں رہیں گی، اور مرزا نظام بیگ جیسے لوگ تحقیق کرنا چاہیں گے تو انہیں ادھر اُدھر مارے مارے نہیں پھرنا پڑے گا۔

میں حسبِ معمول اپنے کاموں میں مصروف ہوں۔ "تحقیق نامہ ۳۸" کے سلسلے میں جو پانچ قدیم کتابیں مرتب کی ہیں، اُن پر نظر ثانی کر رہا ہوں۔ ادھر چند روز سے ایک پریشانی لاحق ہے کہ کتابوں میں سوراخ کرنے والے کیڑوں نے بے شمار کتابوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ اب تمام کتابوں کو دھوپ دکھائی جا رہی ہے اور جن کتابوں کو کیڑوں سے نقصان پہنچا ہے اُن میں Gamescene پاؤڈر ڈالا جا رہا ہے۔ آپ اپنی کتابوں کی حفاظت کے لیے کیا اہتمام کرتے ہیں، مطلع فرمایے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

۱-۳-۷۹ء

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۷)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

فون: ۶۱۰۶۳۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۰ مارچ موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ انجمن کے دفتر پرسوں فون کیا تھا، معلوم ہوا کہ آپ کا چیک تیار ہے۔ یہ چیک ان شاء اللہ آج پوسٹ

کر دیا جائے گا۔ چیک کی تیاری میں تھوڑی سی تاخیر ہو گئی۔ وجہ یہ ہے کہ اس پر دو آدمیوں کے دستخط ہوتے ہیں۔ یہ دونوں بے حد مصروف ہیں، اور اکثر کراچی سے باہر رہتے ہیں۔

آگے کی کتابت کا کیا حال ہے۔ خدا کرے کہ یہ کام جلد ہو جائے۔ اگر کتابت کا کام میرے مقدمے سے شروع ہوتا تو اچھا تھا، اس طرح طباعت کا کام بھی ساتھ کرایا جا سکتا۔ اسی وجہ سے موجودہ صفحات کی کاپیاں بھی نہیں جڑوائی جا سکتیں۔

حسبِ ارشاد فون نمبر اس خط کی پیشانی پر لکھ دیا ہے۔ یہ میرے گھر کا نمبر ہے۔ میں دن بھر اس نمبر پر ملتا ہوں۔ شام کو چھ بجے باہر جاتا ہوں اور پھر دس بجے واپس آتا ہوں۔ اگر کبھی دن میں باہر جانا ہوتا ہے تو ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی رہتی ہے، مکان مقفل ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بیگم کالج پڑھانے چلی جاتی ہیں۔

لیاقت نیشنل لائبریری والوں کو ابھی کچھ دیر پہلے فون کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ سیرت سے متعلق کتابوں کی فہرست شائع ہی نہیں ہوئی۔ ابھی تک زیرِ ترتیب ہے۔

مخطوطات سے متعلق میری کتاب کو چھپے ہوئے چار مہینے ہو چکے ہیں۔ ابھی تک یہ جلد سازی میں ہے۔ چند روز ہوئے مرکزی اردو بورڈ والوں کا خط آیا تھا کہ قیمت کے تعین کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ قیمت سو روپے مقرر ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ساڑھے بارہ سو صفحات (ٹائپ میں) کی یہ قیمت کچھ زیادہ نہیں، گو لوگوں کی قوتِ خرید کے مقابلے پر بہت زیادہ ہے۔ توقع ہے کہ اپریل کے پہلے ہفتے میں یہ کتاب بازار میں آ جائے گی۔

تحقیق نامہ میں میں نے مندرجہ ذیل کتابیں شامل کی ہیں۔

(۱) فرمانِ سلیمانی۔ روزنامچہ مرزا سلیمان قدر برادر واجد علی شاہ۔ نوشتہ لطافت ابن امانت لکھنوی

(۲) دیوانِ شاہ حسین حقیقت

(۳) دیوانِ شاہ قدرت (اول)

(۴) دیوانِ شاہ قدرت (دوم)

(۵) ثاقب لکھنوی کا غیر مطبوعہ کلام

سیکرٹری مجلسِ رضا کے نام غالب لائبریری کے معتمد مرزا ظفر الحسن صاحب کا خط منسلک ہے۔ اس پر مناسب کارروائی کر کے ممنون فرمایئے۔ مرزا نظام بیگ کو حضرت بریلویؒ

کی شاعری سے متعلق آپ کے خط کا متعلقہ حصّہ پڑھ کر سنا دیا تھا۔ انہوں نے کتابوں کے نام نوٹ کر لیے تھے۔

کتابوں کی صفائی کا کام جاری ہے۔ کیڑے نے کتابوں کا نقصان اتنا تو نہیں کیا کہ کوئی کتاب بالکل ضائع ہو جائے۔ فی الحال تو یلغار جلدوں پر تھی۔ کوئی ایک ہزار کتابوں کی جلدیں بنوانی پڑیں گی۔ ظاہر ہے کہ یہ کام فوری طور پر نہیں ہو سکتا۔ فی الحال ان کتابوں کو دھوپ دکھائی جا رہی ہے اور ان میں ایک کیڑے مار پاؤڈر GAME SCENE نامی ڈالا جا رہا ہے۔

مولانا ابوسلمان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ کہہ رہے تھے کہ آپ نے اُن کے خط کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے اُن سے کسی کتاب کے لیے کہا تھا، وہ پرچہ جس پر کتاب کا نام لکھا تھا، اُن سے گم ہو گیا ہے۔ اس کے لیے وہ بہت شرمندہ تھے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

والد صاحب قبلہ آج کل لاہور تشریف لے گئے ہیں چند روز وہاں رہیں گے۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۷-۳-۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

امید ہے میرا خط مل گیا ہوگا، اور انجمن کا چیک بھی۔

اس خط کے ہمراہ کتاب کے ابتدائی صفحات بھیج رہا ہوں۔ ان کی کتابت کرا دیجیے۔ دیباچہ میں پہلے بھیج چکا ہوں۔ اب پھر بھیج رہا ہوں۔ اس میں کچھ ترمیم کی ہے۔ اگر اس کی کتابت ہو چکی ہو تو ترمیمات کے مطابق تصحیح کرا دیجیے۔ والد صاحب سے متعلق ایک جملہ اس لیے حذف کرنا پڑا کہ اسے میں نے مخطوطات سے متعلق کتاب کے انتساب میں استعمال کیا ہے۔ اُس کا انتساب قبلہ ہی کے نام ہے۔ یہ اچھا نہیں لگتا کہ دو کتابوں میں ایک ہی جملہ درج

ہو۔

اب میں کتابت خود دیکھ رہا ہوں۔ بل کی کارروائی تک یہ انجمن ہی میں تھی۔ آپ کی کتابت خوانی کے بعد میرا ان صفحات کو دیکھنا بے کار ہے۔ بہرحال دل کی تسکین کے لیے اچٹتی سی نظر ڈال رہا ہوں۔ آپ کی نظر پر مجھے جو اعتماد ہے، اُس نے مجھے کتابت کو توجہ سے پڑھنے سے بے نیاز کر دیا ہے۔

دیباچے کا پہلا مسودہ، از رہِ کرم، واپس کر دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۹-۳-۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۹)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

ابھی ابھی گرامی نامہ مورخہ ۱۸/مارچ موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔ اس عنایت کا پیشگی شکریہ کہ اس ماہ کے آخر تک کتابت کا کام مکمل ہو کر مجھے مل جائے گا۔

میں اس سے قبل دو عریضے ۱۷/اور ۱۹/مارچ کو لکھ چکا ہوں۔ امید ہے یہ ملے ہوں گے۔ نیز انجمن کی طرف سے چیک بھی مل گیا ہوگا۔ میں نے ادھر متن کے ۱۱۸ صفحات کو پڑھ ڈالا۔ بہ حیثیت مجموعی کتابت عمدہ ہے، آپ نے بھی نہایت عرق ریزی سے کتابت خوانی کی ہے، تاہم اغلاط اب بھی ہیں۔ اغلاط کی نوعیت یہ ہے۔

(۱) متن کی اغلاط۔ جن کی تصحیح میں نے مسودے میں نہیں کی۔ میری نظر سے رہ گئیں۔ مثلاً متن میں ایک جگہ ''چشم پنہاں'' (ص ۲۸ کتابت) چھپا تھا۔ یہاں ''بینا'' آنا چاہیے۔ اس طرح کی آٹھ دس غلطیاں ہیں۔

(۲) کاتب کی اغلاط۔

(ا) اہم غلطیاں۔مثلاً ایک جگہ ''مغلوب گماں'' کو ''مغلوب گراں'' (ص ۱۱۰ کتابت) لکھا ہے۔ایسی غلطیاں بھی آٹھ دس ہیں۔

(ب) تین چار جگہ ہدایات کے برعکس عنوانات صفحوں کے درمیان لکھ دیے ہیں۔

(ج) ہدایات کے برعکس بعض جگہ ''پتہ'' بجائے ''پتا'' لکھا ہے،اور ''آئینہ'' بجائے ''آئنہ'' لکھا ہے۔

(د) غلط جگہ اعلانِ نون کیا ہے۔مثلاً اُس کا دل بلیوں اچھل رہا ہے میں ''بلیوں'' میں نون غنہ میں نقطہ لگایا ہے۔اسی طرح بعض جگہ غلط اضافتیں بھی لکھی ہیں۔غلط اعراب بھی لگائے ہیں۔مثلاً ''بدرجہ اتم'' میں الف پر پیش ڈالی ہے۔بعض ضروری مقامات پر اعراب اور نقطے رہ گئے ہیں۔

(ہ) ہدایات کے برعکس ارتقا وغیرہ عربی الفاظ کے آخر میں ہمزہ لکھا ہے۔

(و) قائم کو ہر جگہ قایم لکھا ہے۔

(ز) بعض جگہ طلب گار جیسے الفاظ کو ملا کر (طلبگار) لکھا ہے۔

آخر الذکر دونوں طرح کی اغلاط ''بے ضرر'' ہیں۔اس لیے ان کو اسی طرح رہنے دیا جائے گا۔بیشتر جگہ میں نے بلیڈ سے غلط اعراب یا نقطوں کو کھرچ دیا ہے (ایک جگہ ص ۹۴ خس وخاشاک کو خش وخاشاک لکھا تھا)۔اس کے باوجود ۴۹ صفحات پر تصحیح طلب اغلاط ہیں۔کم سے کم ایک غلطی ہے اور زیادہ سے زیادہ تین۔میں ان غلطیوں کو یہیں کسی کاتب سے بنوالوں گا البتہ عنوانات کی اغلاط سے متعلق صفحات آپ کو بھیج دوں گا تاکہ خط یکساں رہے۔

یہاں روشنائی سے تصحیح کے نشانات لگانے کا رواج نہیں ہے کیوں کہ پریس والوں کو پلیٹ کی صفائی میں دقت ہوتی ہے۔آرٹسٹوں کی موٹی پنسل (Artograph) جو ڈیر پنسل والے بناتے ہیں،اگر وہ استعمال کی جائے تو بہتر ہوگا۔

بہر حال آپ جس طرح تعاون فرما رہے ہیں،اُس کے لیے شکریہ ادا کرنے کو مناسب الفاظ نہیں ملتے۔بس دعائے خیر ہی کر سکتا ہوں۔کتاب کا پہلا صفحہ (جس پر مصنف وغیرہ کا نام ہے) بہت خوبصورت لکھوائیے گا کیوں کہ یہی جلد پر بھی چھپے گا۔

سال طباعت وغیرہ کے صفحے پر سلسلۂ مطبوعات کے نمبر شمار کی جگہ خالی ہے۔یہاں ۴۰۹ لکھوا دیجیے۔شکریہ

میرے پچھلے خطوں میں بعض باتیں جواب طلب ہوں تو توجہ فرمائیے۔لاہور میوزیم کی مطبوعات میرے پاس ہیں۔شکریہ

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۲-۳-۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۳۰)

۳-ڈی ۹/۲۷ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون

کتابت کا پیکٹ ملتے ہی میں نے رسید کا خط بھیج دیا تھا۔امید ہے ملا ہوگا۔--- کتابت بہت خوبصورت ہے۔آپ کے لیے اور جناب محمد شریف گل صاحب کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔بل انجمن بھجوا دیا ہے۔شبیر علی کاظمی صاحب کسی کام سے اسلام آباد چلے گئے ہیں۔اس لیے چیک چند روز بعد اُن کی واپسی پر بنے گا۔اس تاخیر کے لیے پیشگی معذرت۔

کاظمی صاحب کے اسلام آباد چلے جانے کی وجہ سے کتابت کی تصحیح کا کام بھی شروع نہیں ہو سکا۔کام خاصا ہے۔اس لیے کوئی کاتب آمادہ نہیں ہو سکا۔ایک نے آمادگی ظاہر کی

ہے اور آٹھ دس روز کی مہلت مانگی ہے۔اس پر بھی عمل کاظمی صاحب کی واپسی کے بعد ہی ہوگا۔گویا اب کتاب ۲۱راپریل کو شائع نہیں ہو سکے گی۔آٹھ دس روز کی تاخیر سے شائع ہوگی۔اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں کتاب کے ۳۱ صفحات آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ان میں کچھ صفحے تو اس خیال سے بھیج رہا ہوں کہ غلطیوں کی نوعیت کا اندازہ آپ کو ہو سکے اور باقی اس لیے کہ اُن کی تصحیح اصل کاتب ہی کرے تو اچھا ہے۔۔۔غلطیاں بیشتر میری ہیں، متن میں نے انتہائی توجہ کے ساتھ تیار کیا تھا لیکن انسان تو غلطیوں کا پتلا ہے، اس لیے یہ غلطیاں رہ گئیں۔انھیں صفحات سے آپ بقیہ صفحات کا قیاس کر سکتے ہیں۔مجھ سے تعلیقات کے درمیان کے بعض شعر ہی چھوٹ گئے۔یہ ایک الگ کاغذ پر لکھ کر بھیج رہا ہوں۔انھیں بھی ''اضافہ'' کے عنوان کے تحت لکھوا دیجیے۔کسی مناسب جگہ پر شامل کتاب کر دوں گا۔میری وجہ سے کاتب صاحب کو جو زحمت ہوگی، اُس کا میں الگ سے معاوضہ اپنے پاس سے دے دوں گا۔اگر یہ سب کام آپ جلد از جلد کرا سکیں تو بے حد ممنون ہوں گا۔

شاہ حسین حقیقت ۲۰۰؎ سے متعلق کتاب بھی الگ پیکٹ سے بھیج رہا ہوں۔

فہرست میں خاصے اضافے ہیں، آپ مناسب سمجھیں تو یہ صفحہ دوبارہ لکھوا دیجیے۔عنوان ''فہرست'' درمیان میں آئے تو اچھا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۰۔۴۔۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۳۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون

آپ کی ارسال کردہ دو کتابیں ''اقبال کا آخری معرکہ'' ۲۰۱؎ اور امام احمد رضا اور علم حدیث موصول ہوئیں۔ان عنایات کا بہت بہت شکریہ۔اگر گنجائش ہو تو اس قسم کی کتابیں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کو بھی بھیج دیا کیجیے۔وہ نوجوانوں میں بہت صاحب صلاحیت اور

علم دوست ہیں۔

میں نے کتاب اقبال کے کتابت شدہ ۳۱ صفحات ۱۰راپریل کو بھیجے تھے۔اُسی روز کتاب ''شاہ حسین حقیقت'' بھی بھیجی تھی۔دونوں کی رسید نہیں آئی۔توجہ فرمائیے۔

کاظمی صاحب اسلام آباد سے واپس آ رہے ہیں۔کتابت کے چیک پر کارروائی کر رہے ہیں۔

آپ کے خط کا شدید انتظار ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۱۔۴۔۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۳۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون

۱۰راپریل کو کتابت کے ۳۱ صفحات کے ساتھ ایک خط لکھا تھا، پھر ۲۱ر کو لکھا۔دونوں خطوں کا جواب نہیں ملا۔کاظمی صاحب ۱۳راپریل کو واپس آ گئے تھے۔اُن کے آتے ہی تصحیح کا کام شروع ہو گیا۔ایک مستعد کاتب مل گیا۔اُس نے دو ہی دن میں دو سو سے زاید غلطیاں بنا ڈالیں۔اب آپ کی طرف سے صفحات کے آنے کا انتظار ہے۔معلوم نہیں اتنی تاخیر کا سبب کیا ہے۔اگر کسی وجہ سے غلطیوں کی تصحیح نہ ہو سکی ہو تو ازرہِ کرم کتابت کے صفحات واپس بھیج دیجیے۔میں یہیں تصحیح کرا لوں گا۔

حضرت بریلویؒ ۱۹۰۳ء میں ایک اخبار ''روز افزوں'' شائع کرتے تھے۔کیا اس کے شمارے کہیں ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ لاہور ۲۸۔۴۔۷۹ء

(۳۳)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

صبح ایک خط لکھ چکا ہوں۔

آج دوپہر کی ڈاک سے آپ کا ارسال کردہ پیکٹ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔ اب میری کتاب بہت جلد پریس چلی جائے گی۔

شام کو غالب لائبریری جاؤں گا اور رسالہ غالب کی کتابت مع بل مرزا ظفر الحسن صاحب کے حوالے کردوں گا۔ کتاب ''شاہ حسین حقیقت'' کو تبدیل کرانے کی کوشش کروں گا، بصورت مجبوری غائب صفحات کا فوٹو بنوادوں گا۔

میں صبح کے وقت لازماً گھر پر ہی رہتا ہوں۔ صرف اس جمعرات (۳ مئی) کو ایک کام سے صبح نو بجے گھر سے نکل جاؤں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹۔۴۔۷۹ء
لاہور

(۳۴)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

اس سے قبل ایک خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہوگا۔

کتابت اور بل مرزا صاحب کے حوالے کردیے ہیں۔ جلد ہی ادائی ہو جائے گی۔ انجمن کا چیک بھی آپ کو عنقریب مل جائے گا۔

مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ رسالہ غالب کے دیباچہ نمبر کی کتابت تقریباً مکمل ہو

چکی ہے۔ اس لیے فی الحال کوئی مضمون ایسا نہیں ہے جو کتابت کے لیے بھیجا جائے۔ انہوں نے ایک کتاب کا مسودہ دیا ہے کہ آپ کو بھیج دوں--- اتفاق سے یہ کتاب میری ہے۔ اس لیے مجھے خوشی ہے کہ اس کی کتابت بھی آپ کے زیر اہتمام ہوگی۔ یہ چھوٹی سی کتاب ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڑھ پونے دوسو سے زیادہ صفحات کی نہیں ہوگی۔ مسودہ مکمل ہے۔ صرف دیباچے کے دو صفحات میں نے روک لیے ہیں جو بعد میں بھیجوں گا۔

حسب سابق کتابت خوانی آپ ہی فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں دو گزارشات ہیں:

(۱) اغلاط کی نشاندہی قلم یا بال پوائنٹ پین سے نہ کیجیے۔ یہاں کے پریس والے اعتراض کرتے ہیں۔ موٹی پنسل (Deer Super Artograph) استعمال کیجیے۔

(۲) کتابت خوانی کے بعد کتابت مجھے بھیج دیجیے۔ میں پڑھ کر واپس کردوں تو کاتب کو برائے تصحیح دے دیجیے۔ تاکہ کاتب کو دو مرتبہ زحمت نہ کرنی پڑے۔

پچھلے چند روز سے میں کچھ تھکن سی محسوس کررہا تھا۔ کل صبح ڈاکٹر کے پاس معائنے کے لیے گیا۔ پیشاب اور خون کا معائنہ کرایا تو معلوم ہوا کہ ذیابیطس کا مریض ہوں۔ اس اطلاع سے پریشانی تو ہوئی لیکن ایسی نہیں کہ معمولات میں فرق آجائے۔ بہرحال اب اس بیماری کے ساتھ نباہ کرنا ہے۔ میرے حق میں دعا کیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۴۔۵۔۷۹ء
لاہور

(۳۵)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

آج صبح کتاب ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کا مسودہ رجسٹری سے روانہ کیا ہے۔ پیکٹ میں ایک خط بھی ہے۔ کتابت کے لیے ہدایات بھی لکھی تھیں، انھیں پیکٹ میں رکھنا بھول گیا۔ وہ اب بھیج

رہا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۵۔۵۔۷۹ء

(۴۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں کتاب ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کی کتابت کا معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ آپ صاحب نظر ہیں، اور میرے عنایت فرما۔ اچھا کاتب اور دلکش کتابت دونوں آپ کی دسترس میں ہیں۔ چونکہ کتاب میری ہے، اس لیے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے میں وہی کریں گے جو بہتر ہوگا۔

ہندوستان میں تذکرے کم چھپے ہیں۔ بہر حال اُن کے نام یہ ہیں:

(۱) نکات الشعرا از میر۔ مرتبہ ڈاکٹر محمود الٰہی۔ (۲) منتخب الاشعار از مبتلا۔ مرتبہ ڈاکٹر اسلم خاں۔ (۳) اشارات بینش از مرتضٰی بینش مرتبہ شریف حسین قاسمی۔ (۴) دیوان جہاں۔ بینی نراین جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد۔ (۵) گلزار ابراہیم از ابراہیم خلیل مرتبہ کلیم الدین احمد۔ (۶) تین تذکرے۔ (گلِ رعنا، طبقات الشعرا، مجمع الانتخاب) مرتبہ نثار احمد فاروقی۔ (۷) سفینہ ہندی از بھگوان داس ہندی۔ مرتبہ عطا کاکوی۔ (۸) سفینہ خوش گو۔ مرتبہ عطا کاکوی۔ (۹) مسرت افزا۔ از ابوالحسن اسد اللہ۔ مرتبہ قاضی عبدالودود۔ اس کا ترجمہ بھی دہلی سے شائع ہوا تھا (۱۰) بہار بے خزاں از احمد حسین سحر مرتبہ نعیم احمد۔ (۱۱) مقالات الشعرا۔ قیام الدین حیرت۔ مرتبہ نثار احمد فاروقی۔ (۱۲) تحفتہ الشعرا۔ قاقشال مرتبہ ڈاکٹر حفیظ قتیل۔ (۱۳) تذکرہ شورش و عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد۔ ان کے علاوہ بیس پچیس تذکروں کے خلاصے عطا کاکوی نے پٹنہ سے شائع کیے ہیں۔

ارمغان یہ ہیں:

(۱) نذر عابد حسین (۲) نذر عرشی (۳) نذر مالک رام (۴) نذر ذاکر

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۶۔۵۔۷۹ء

(۴۷)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔

اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ آپ میری کتاب کو ۸ روپے فی صفحہ پر کتابت کرا دیجیے۔ اگر اس اجرت پر مرزا صاحب راضی نہ ہوئے تو بقیہ رقم میں اپنے پاس سے ادا کردوں گا۔ اب آپ مسودہ کاتب کے حوالے کر دیجیے۔

اقبال طبع اوّل کا جو نسخہ مجھے ملا تھا، اُس میں سرورق نہیں ہے۔ اسی لیے میں اسے نئے ایڈیشن میں شامل نہیں کر سکا۔

میں نے آپ کو تذکروں کے جو نام لکھے ہیں، وہ بھی مستند ہیں۔ یہ سب آپ اپنے لیے ضرور منگوائیے۔

علماء کے تذکروں کی فہرست چند روز بعد بھیجوں گا۔

کیا آپ نے اپنے کتب خانے کی فہرست تیار کی ہے؟ یہ بہت ضروری کام ہے۔ اس طرف توجہ فرمائیے۔

انجمن کی طرف سے جناب کاتب کا چیک بھیجا جا چکا ہے۔ حکیم صاحب ۲م؂ کی دستخطی رسید بھی آ گئی ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

جنابِ محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۷۔۵۔۷۹ء

لاہور

(۳۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ آداب

بہت دنوں بعد حاضرِ خدمت ہو رہا ہوں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پچھلا سارا مہینہ ڈاکٹروں کے چکر میں گزرا۔ خون وغیرہ کے بیس سے زیادہ ٹیسٹ کرائے۔ ایکسرے کرائے، اور نہ جانے کیا کیا کچھ، تمام نتائج اطمینان بخش رہے۔ ذیابیطس پر مکمل کنٹرول ہے۔ بس ایک شکایت رہ گئی ہے کہ پاؤں کے دونوں انگوٹھے ہر وقت سن رہتے ہیں۔ اس کا باعث دورانِ خون کا خلل ہے۔ ان شاء اللہ چند روز میں یہ خرابی بھی جاتی رہے گی۔ اس دوران میں غالب لائبریری بھی نہ جا سکا۔ میں سمجھتا تھا کہ آپ کا چیک پوسٹ ہو گیا ہوگا۔ وہاں مرزا صاحب نہیں آ رہے تھے۔ متعلقہ اہل کار نے چیک پوسٹ نہیں کیا۔ کل شام یہ صورتِ حال معلوم ہوئی تو افسوس ہوا۔ یہ چیک میں لے آیا ہوں اور اب آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ از رہِ کرم اس کی رسید ارسال فرمائیے۔ یہ چیک ۲۶ رجون کا بنا رکھا ہے، لیکن اُن لوگوں کی نااہلی سے آپ تک نہیں پہنچا۔۔۔ اقبال والی کتاب کو چھپے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا، پہلی کاپی صرف اس وجہ سے رکی ہوئی ہے کہ انجمن کے سیکرٹری صاحب حسبِ روایت انجمن اس پر "حرفے چند" لکھیں گے۔ وہ مصروف آدمی ہیں۔ مہینے میں بیس روز کراچی سے باہر رہتے ہیں۔ اب توقع ہوئی ہے کہ آج کل میں یہ لکھ دیں گے۔ ان شاء اللہ آٹھ دس روز میں یہ مکمل ہو جائے گی۔ مخطوطات والی کتاب اس کے ساتھ ہی بھیجوں گا۔ حسین شاہ حقیقت کا نیا نسخہ بھی بمشکل حاصل کر لیا ہے۔ وہ بھی ساتھ ہی بھیجوں گا۔

اسی دوران میں عزیزی فاروق احمد سلمہ کی شادی کا دعوت نامہ بھی ملا تھا۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیز موصوف کی زندگی کا یہ نیا دور اُن کے لیے اور اُن کے متعلقین کے لیے گوناگوں مسرتوں کا پیش خیمہ ہو۔

معلوم نہیں غالب اور صفیر بلگرامی والی کتاب کی کتابت کا کام کہاں تک بڑھا۔ اگر کتابت ابھی تک شروع نہ ہوئی ہو یا اس کا امکان نہ ہو تو مطلع فرمائیے۔ اس صورت میں میں

یہیں کوئی انتظام کر لوں گا۔

محمد اکبرالدین صدیقی صاحب نے میرے لیے جو کتابیں بھیجی تھیں، اگر آپ نے اُن کا مطالعہ فرما لیا ہو تو بھیج دیجیے۔ انھیں دیکھنے کا اشتیاق ہے۔

پنجاب یونیورسٹی نے "مجلۂ تحقیق" ۳؎ جاری کیا ہے۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزرا ہے؟ ڈاکٹر وحید قریشی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اس کے پہلے شمارے میں میرا بھی ایک مقالہ ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص

مشفق خواجہ

بخدمتِ گرامی ۲۶۔۷۔۷۹ء

جنابِ محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۳۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ سخت شرمندہ ہوں کہ ادارۂ یادگارِ غالب کا چیک واپس آ گیا۔ مرزا ظفرالحسن صاحب سے اُسی وقت فون پر بات کی اور شام کو چیک انھیں پہنچا دیا کہ دوسرا بنا کر دیں۔ ہمارے اداروں میں یہی غیر ذمہ دارانہ رویہ پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے یہ ادارے بدنام ہیں اور کوئی ان سے تعاون نہیں کرتا۔ غالب والی کتاب کا چیک اگر انھوں نے دس پندرہ روز کے اندر نہ دیا تو میں یہ رقم اپنے پاس سے روانہ کر دوں گا۔ عنقریب ایک کتاب کی رائلٹی کا چیک آنے والا ہے۔ اس میں سے آپ کی رقم کی ادائی کر دوں گا۔ آئندہ کے لیے کانوں کو ہاتھ لگائے کسی ادارے کی طرف سے کوئی ذمہ داری قبول نہ کروں گا۔ ہاں اپنے ذاتی کاموں کے لیے آپ کو زحمت دیتا رہوں گا اور مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرنے کے زریں اصول کو پیش نظر رکھوں گا۔

والد صاحب قبلہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ چند روز قبل تو آکسیجن دینے کی نوبت آ گئی تھی، لیکن خدا نے بڑا کرم کیا کہ حالت بہتر ہو گئی، تاہم خطرے سے خالی نہیں ہے۔ آپ اُن کے لیے دعا کیجیے کہ خدا انھیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ ساری توجہ انھیں کی طرف

رہتی ہے۔ دوپہر کو اسپتال چلا جاتا ہوں اور رات کو واپس آتا ہوں۔ اسی وجہ سے میں آپ کو کتابیں بھی پوسٹ نہ کرسکا۔ وہ گھر آجائیں تو پھر ان شاء اللہ سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔ تذراین خطاطی ۴۴ کے متعلق بھی بعد میں لکھوں گا۔ ذرا ذہنی پریشانی کم ہوجائے۔۔۔

آپ کی کتابوں کے ایک حصے کے ضائع ہونے کا بے حد افسوس ہوا۔ کتابی کیڑوں سے میری کتابوں کو بھی واسطہ پڑتا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ کبھی کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا اور اب تو میں بہت احتیاط سے کام لیتا ہوں۔ اپنے تجربے کی بنا پر کتابوں کے تحفظ کے لیے چند تجویزیں لکھتا ہوں۔

(۱) کتابوں کو کھلی الماریوں میں رکھا جائے۔ دروازے یا شیشوں والی الماریوں میں نہ رکھا جائے تا کہ ہوا پہنچتی رہے۔

(۲) کتابوں کو ساتھ ساتھ بہت دبا کر نہ رکھا جائے۔ قطاریں ''ڈھیلی'' ہونی چاہییں۔ ایک شیلف میں اگر پچاس کتابیں آسکتی ہوں تو چالیس رکھی جائیں تا کہ اُن کے درمیان فاصلہ رہے۔

(۳) کتابیں لٹا کر ڈھیر کی صورت میں (اوپر سے نیچے) کبھی نہ رکھی جائیں۔

(۴) ہر مہینے کتابوں کی صفائی ہونی چاہیے۔ انھیں کپڑے سے پونچھا جائے اور جھاڑا جائے۔ گرد کا نشان بھی باقی نہ رہے۔

(۵) اگر کسی کتاب کی جلد میں کیڑا لگا ہو، بہت ہی کم کیوں نہ ہو، اسے فوراً الگ کردیا جائے اور کتاب کی نئی جلد کرالی جائے۔

(۶) ہر کتاب کی دونوں اطراف میں (جلد کے اندر) تھوڑا (چٹکی بھر) GAMESCENE POWDER ڈال دیا جائے۔ یہ کیمیکلز کی دکانوں پر کھلا ملتا ہے۔ پانچ چھ روپے میں ایک پونڈ آجاتا ہے جو کم از کم دو ہزار کتابوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یہ پاؤڈر زہریلا ہوتا ہے اس لیے کتاب کو استعمال سے پہلے صاف کرلیجیے۔ اور ہاتھ اچھی طرح دھوئیے۔ پاؤڈر ڈالتے وقت بھی احتیاط لازمی ہے کہ منہ میں نہ جانے پائے۔

(۷) یہ روزانہ کا معمول بنالیجیے کہ دس پندرہ کتابوں کو دو تین گھنٹے تک دھوپ میں رکھا جائے۔ ایک مرتبہ اوراق کھول کر اور دوسری مرتبہ جلد کو پھیلا کر۔

زی صاحب آج کل ہندوستان گئے ہیں، واپس آئیں گے تو میں اُن سے آپ کی کتابیں واپس لے لوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۷-۹-۷۹ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۴۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ آداب

سخت شرمندہ ہوں کہ والد صاحب قبلہ کی بیماری کی وجہ سے میں آپ کو خط نہیں لکھ سکا۔ اُن کی حالت ابھی تک ویسی ہی ہے، بلکہ روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے۔ جو ممکن علاج ہوسکتا ہے، کیا جارہا ہے۔ دعا کیجیے کہ وہ صحت یاب ہوجائیں۔

آج ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ =/۱۲۰۰ روپے کا چیک بھیج رہا ہوں۔ نام کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے تا کہ آپ وہ نام درج فرمالیں جس سے آپ کا اکاؤنٹ منسوب ہے۔ اس وقت آپ کا خط سامنے نہیں ہے، اس لیے یہ رقم اندازے سے لکھ دی ہے۔ باقی رقم کتنی ہے، مطلع فرمائیے۔ بھیج دوں گا۔ یہ کتاب غالب والوں نے اپنے پروگرام میں رکھی تھی لیکن اُن کی بد معاملگی کی وجہ سے میں انھیں نہیں دوں گا اسی لیے کتابت کی رقم خود ادا کررہا ہوں۔ دیباچہ نمبر کے مضامین کی کتابت کا چیک بھی آپ کو جلد مل جائے گا۔ اُن سے مسلسل تقاضا کرتا رہا ہوں۔ آئندہ کے لیے عہد کیا ہے کہ کسی کی سفارش آپ سے نہیں کروں گا۔ ڈاکٹر صاحب کو کتاب کے متعلق ''حقیقت'' بھی دی ہے۔ یہ آپ وصول فرمالیجیے۔ ڈاکٹر صاحب کو فون کرکے ملاقات کا طے کرلیجیے۔ دفتر کا نمبر ۶۷۵۴۰ ہے اور گھر کا ۴۱۲۷۹۷ ہے۔ اقبال والی کتاب آپ کو انجمن کی طرف سے براہِ راست مل چکی ہوگی۔ مخطوطات سے متعلق کتاب ابھی تک لاہور سے نہیں آئی۔ آتے ہی بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خط کا جواب فوراً عنایت فرمائیے۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۲-۱۰-۷۹ء
لاہور

(۴۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

ایک خط ۲۲/ کو لکھ چکا ہوں، امید ہے مل گیا ہوگا۔ کل آپ کا گرامی نامہ ملا، ممنون ہوں۔ والد صاحب قبلہ کی بیماری کا وہی عالم ہے۔ بس دعا کیجیے۔ اسی وجہ سے کسی کام میں میرا دل نہیں لگتا۔ صفیرو غالب کی کتابت کو ابھی تک ہاتھ نہیں لگایا۔ ان شاءاللہ اگلے مہینے کے پہلے ہفتے میں پڑھ ڈالوں گا۔ مرزا ظفر الحسن صاحب سے ابھی ابھی فون پر بات ہوئی ہے۔ انھوں نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ وہ چیک آیندہ چند روز میں بھیج دیں گے۔ مجلس رضا کی کتابوں کی رسید وہ بھیج چکے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ وہ نہیں ملی۔ دوبارہ بھیجیں گے۔ والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے اب میں غالب لائبریری نہیں جاتا۔--- کتاب صفیرو غالب ادارۂ غالب چھاپ رہا تھا، انھیں کے ایما پر میں نے آپ کو بھیجی تھی۔ مگر اب اُن کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر میں نے طے کیا ہے کہ یہ انھیں نہیں دوں گا۔ اس کی کتابت کے سلسلے میں =/۱۳۰۰ کا ذاتی چیک میں نے ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو دیا ہے۔ اس کے ساتھ کتاب شاہ حسین حقیقت کا ایک نسخہ بھی دیا ہے۔ یہ دونوں چیزیں آپ اُن سے حاصل کر لیجیے۔ پہلے فون کر کے ملاقات کا طے کر لیجیے۔ ڈاکٹر صاحب کا فون نمبر یہ ہے۔ مکان ۴۱۲۷۹۷، دفتر ۶۷۵۶۰۔ رقم میں نے اندازاً بھیجی ہے۔ کیوں کہ آپ کا وہ خط نہیں مل رہا جس میں آپ نے حساب لکھا تھا۔ باقی رقم آپ کا خط آنے پر بھیج دوں گا۔ شریف التواریخ ۲ کا پیشگی شکریہ۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۵-۱۰-۷۹ء
لاہور

(۴۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

''شریف التواریخ'' کے لیے کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ آپ کی بے شمار عنایات کی طرح یہ عنایت بھی ہمیشہ یاد رہے گی۔ محترم شرافت نوشاہی صاحب کے نام شکریہ کا خط منسلک ہے۔ ازراہِ کرم ان تک پہنچا دیجیے۔

والد صاحب قبلہ پہلے سے بہت بہتر ہیں۔ الحمدللہ۔ نقاہت ابھی باقی ہے۔ آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی۔

ادھر چند روز سے لکھنے پڑھنے کے کاموں کی طرف توجہ کی ہے۔ سب سے پہلے صفیرو غالب کی کتابت پڑھنی شروع کی ہے۔ افسوس کہ میرے مسودے ہی میں بے شمار اغلاط نکلیں۔ یہ اغلاط معمول سے زیادہ ہیں اس لیے تصحیح کے وقت کاتب صاحب کو شکایت ہوگی۔ اس شکایت کو دور کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ انھیں ان اغلاط کی تصحیح کا الگ معاوضہ دے دیا جائے۔ معاوضے کا تعین آپ خود ہی فرمائیے گا۔

آیندہ چند ماہ میں کتابت کا کام بہت نکلے گا کوئی صورت نکالیے۔ انجمن والوں کو بھی اچھے کاتب کی ضرورت ہے۔ ادارۂ یادگار غالب والوں نے امید ہے چیک بھیج دیا ہوگا۔

میری طرف جو رقم واجب ہے وہ تصحیح کے بعد ادا کر دوں گا کیوں کہ مزید صفحات کی کتابت بھی ہوگی (صرف چند)۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۱۱-۷۹ء
لاہور

(۴۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون

آپ کا تعزیت نامہ مل گیا تھا۔آپ کے پُر خلوص اظہارِ ہمدردی[۴۶] نے اس غم کو جھیلنے کا حوصلہ عطا کیا ہے۔وہ میرے والد ہی نہیں زندگی کے ہر معاملے میں میرے رہنما تھے،اُن کے بغیر ہر طرف تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے۔میں جو کام بھی کرتا تھا،سب سے پہلے انھیں کی خدمت میں پیش کرتا تھا،اُن کی شفقت میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ تھی اور اب میں اس نعمت سے محروم ہو گیا ہوں۔

شاید میں ابھی کچھ دن اور خط نہ لکھتا۔لیکن ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کی تشریف آوری کی وجہ سے خط لکھنے کی صورت پیدا ہوگئی۔ان کے ہاتھ میں اپنی کتاب جائزہ پیش کر رہا ہوں۔مجھے افسوس ہے کہ یہ کتاب بڑی تاخیر سے آپ تک پہنچ رہی ہے جب کہ سب سے پہلے آپ ہی اس کے مستحق تھے۔

ڈاکٹر صاحب کے ذریعے غالب و صفیر بلگرامی کی کتابت بھی بھیج رہا ہوں۔اس میں میں نے بہت تبدیلیاں کی ہیں۔کئی جگہ عبارتیں اضافہ کی ہیں۔ایسا کرنا ناگزیر تھا۔کاتب صاحب کو زحمت تو ہوگی،مگر مجبوری ہے۔میں اس کام کا الگ سے معاوضہ،جو آپ فرمائیں گے،ادا کردوں گا۔شروع کے صفحات بھی از سرِ نو کتابت ہوں گے۔دیباچہ لکھا جائے گا۔آخر میں متفرقات اور کتابیات کے باب بھی کتابت ہوں گے۔اب میں اس کتاب کو اپنی ایک اور کتاب ''تحقیق نامہ'' میں شامل کر رہا ہوں۔یہ میں خود ہی چھاپوں گا۔یہ کام مکمل ہو جائے تو ''تحقیق نامہ'' کے باقی حصے بھی آپ ہی کی خدمت میں بھیجوں گا۔

تصحیح کتابت کے سلسلے میں عرض ہے کہ میں نے پنسل سے جو تصحیحات کی ہیں،وہ ضائع نہ ہوں تاکہ مجھے مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔کتابت کی تکمیل کے بعد پختہ نمبر بھی درج کر دیے جائیں۔ممکن ہے دو چار صفحوں کا فرق ہو۔انھیں پختہ نمبروں کے مطابق فہرست میں بھی نمبر شمار درج کر دیجیے۔زحمت دینے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

مسودہ بھی ارسالِ خدمت ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔لاہور
۱۲۔۱۔۸۰ء

(۴۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون

آپ کا دوسرا گرامی نامہ ابھی کچھ دیر پہلے ملا ہے۔آپ نے جس انداز سے غم گساری فرمائی ہے،اُس کے جواب میں دعائے خیر ہی کر سکتا ہوں۔محترم شرافت نوشاہی کا قطعہ لاجواب ہے۔کئی شعرا نے قطعات لکھے ہیں لیکن جو برجستگی حضرت نوشاہی کے مادّۂ تاریخ میں ہے،لاجواب ہے۔میری طرف سے شکریہ ادا کر دیجیے۔

نوائے وقت میں والد صاحب سے متعلق خبر[۴۷] میری نظر سے نہیں گزری۔اگر اس کا تراشا آپ کے پاس ہو تو از رہِ کرم بھیج دیجیے۔

۱۰ر جنوری کو ڈاکٹر وحید قریشی تشریف لائے تھے۔۱۳ر کو واپس چلے گئے۔اُن کے ذریعے میں نے جائزہ مخطوطات کا ایک نسخہ آپ کے لیے بھیجا ہے۔صفیر و غالب کی کتابت برائے تصحیح بھی ارسال کی ہے۔کتابت کے ساتھ مفصل خط بھی ہے۔اُسے ملاحظہ فرما لیجیے۔

انوارِ حدیث[۴۸] کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور
۱۵۔۱۔۸۰ء

(۴۵)

۶۹۔ایم۔بلاک ۲
پی ای سی ایچ ایس۔کراچی

مکرمی ومحترمی

السلام علیکم۔

ہمارے والد محترم خواجہ عبدالوحید مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر آپ کا تعزیت نامہ ہم سب کے لیے بے حد طمانیت کا باعث ہوا ہے۔ آپ کی اس مخلصانہ غم گساری کے لیے ہم تہ دل کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والد محترم کے سایۂ شفقت سے محرومی بلاشبہ ہمارے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے، مگر رضائے الٰہی سب باتوں پر مقدم ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے حضور درجات عالیہ عطا فرمائے۔[۴۹]

آپ کی دعاؤں کے محتاج
خواجہ عبدالوحید مرحوم
کے
فرزندان و دختران
مشفق خواجہ
۲۸۔۱۔۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۴۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

آج آپ کا دوسرا گرامی نامہ بھی مل گیا۔ شکریہ۔ پہلے خط کا جواب اس لیے نہیں دے سکا کہ ۳۱؍ کو والد صاحب مرحوم کا چہلم تھا۔ نوائے وقت کا تراشہ مل گیا شکریہ۔ آپ کو مندرجہ ذیل دو کتابیں مطلوب ہیں۔ (۱) ماخذات (۲) اردو اقبال نمبر۔ تیسری کتاب کا آپ نے نام نہیں لکھا۔ کون سا تذکرہ۔ جواب آنے پر تینوں کتابیں بھیج دوں گا۔ کیا میں نے آپ کو حمزہ فاروقی کا سفرنامہ "زمان و مکان اور بھی ہیں" بھیجا تھا۔ اگر نہیں تو مطلع فرمائیے بھیج دوں گا۔ مندرجہ ذیل کتابوں سے اگر آپ کو دلچسپی ہو تو بھیج سکتا ہوں۔ (۱) اردو لسانیات۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری (۲) طالب آملی، کرنل خواجہ عبدالرشید (۳) کلام احسن۔ احسن مارہروی۔

ازراہِ کرم مطلع فرمائیے کہ آپ کے کتب خانے میں مخطوطات کی کون کون سی فہرستیں

ہیں۔

جائزہ مخطوطات کے سلسلے میں آپ کی رائے سے حوصلہ افزائی ہوئی۔ شکریہ۔ یہ کام پاکستان کے تمام مخطوطات پر مشتمل ہوگا۔ کراچی میں ابھی بہت کام باقی ہے۔ یہ ختم ہو تو لاہور اور دیگر شہروں کی سیر کروں گا۔ یہ دس جلدوں میں مکمل ہوگا۔ پانچ جلدیں تو صرف کراچی کی ہوں گی۔ چراغ ابدی[۵۰] اور تقویۃ ایمان[۵۱] کے متعلق معلومات کا شکریہ۔ آئندہ اس قسم کی معلومات اگر آپ الگ کاغذ پر لکھ کر بھیجا کریں تو کرم ہوگا۔ مذکورہ دونوں کتابوں کے متعلق تفصیل ۔ لکھیے یعنی صفحات اور سرورق کی تفصیل۔ چراغ ابدی میں مرتب یا ناشر کی طرف سے کوئی نوٹ ہو تو اُس کی تفصیل بھی۔۔۔ جائزہ پر ہندوستان کے رسالوں خصوصاً معارف میں بہت اچھے تبصرے آئے ہیں۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ والد صاحب کی تصانیف میں سے بعض آپ کی نذر کروں گا۔ تصویر بھی، حسب ارشاد بھیجوں گا۔ "تحقیق نامہ" ایک الگ کتاب ہے جس میں چھے کتابیں شامل ہیں۔ یہ قدیم ادب سے تعلق رکھتی ہیں اور انھیں میں نے مرتب کیا ہے۔ روزگار فقیر جیسی سائز[۵۲] میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ والد صاحب کے لیے دو ختم قرآن سے دل کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۵۔۲۔۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۴۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مل گیا تھا، جواب میں تاخیر کا سبب یہ تھا کہ میں سوچ رہا تھا کہ کتابیں بھیج دوں تو خط لکھوں۔ لیکن انجمن کے شعبۂ فروخت کتب کا انچارج بیمار ہے، اس لیے کتابیں حاصل نہ کر سکا۔ اس میں ابھی چند روز اور لگیں گے، اس لیے فی الحال خط پر اکتفا کر رہا ہوں۔ مجھے بھی اس کا افسوس ہے کہ میں نے آپ کو والد صاحب سے کیوں نہ ملوایا۔ لیکن

میرا خیال ہے کہ جس زمانے میں آپ یہاں آئے تھے، والد صاحب مرحوم امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں وہ کوئی چار مہینے رہے تھے۔ ورنہ میرا معمول تھا کہ میں اپنے مخلصین کو مرحوم کی خدمت میں ضرور لے جاتا تھا۔ اب آپ جب کبھی کراچی تشریف لائیں گے تو میں آپ کو اُن کی تحریریں (غیر مطبوعہ) روزنامچہ اور اُن کے نام مشاہیر کے خطوط دکھاؤں گا۔ حسب الحکم اُن کی چند تصویریں بھی ارسالِ خدمت کروں گا۔ اُن کی تصانیف (مطبوعہ) کے نسخے بھی آپ کے لیے حاصل کروں گا۔

روزگار فقیر مل گئی۔ بہت بہت شکریہ۔

چراغ ابدی اور تقویۃ الایمان کے کوائف کا بھی شکریہ۔ چٹان ۵۳ کے گزشتہ تین شماروں میں مولانا ابوسلمان صاحب نے والد صاحب کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزرا ہے؟

معارف نے میری کتاب پر جو اداریہ لکھا تھا، وہ زیر نظر فوٹو اسٹیٹ میں شامل ہے۔ جمیل الدین عالی صاحب نے اس کتاب پر مضمون لکھتے ہوئے معارف کا اداریہ شروع میں نقل کر دیا ہے ۵۴۔

لیاقت میموریل لائبریری والوں نے سیرت کی کتابوں کی فہرست ابھی تک شائع نہیں کی۔ میں نے یہ خط لکھنے سے پہلے انھیں فون کیا تھا۔

والد صاحب کا ایک مضمون اقبال نمبر نقوش حصہ دوم میں ''اقبال کے حضور'' شامل ہے۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزرا ہے؟

امروز میں جو تصویر چھپی ہے، اُس کا نیگٹو میرے بھائی صاحب دوبئی لے گئے ہیں۔ وہیں سے انھوں نے یہ تصویر امروز کو بھیجی تھی۔ اُن سے یہ تصویر منگواؤں گا اور آپ کو بھیج دوں گا۔

یہاں تک تو آپ کی باتوں کا جواب ہو گیا اور اب میری ایک گزارش سنیے۔ میں نے ایک خالص ادبی رسالہ جاری کرنے کا پروگرام بنایا ہے یہ ویسا ہی مجموعہ ہوگا جیسے معاصر یا محراب ہے۔ یہ ماہوار نہیں ''مرضی وار'' ہوگا۔ ۱۸x۲۲/۸ کے چھپے سات سو صفحوں کا پہلا شمارہ ہوگا۔ کتابت ۲۷ سطری مسطر پر باریک ہوگی۔ اتنی باریک نہیں کہ پڑھی نہ جا سکے۔ یہاں کاتب مل سکتے ہیں لیکن ان کی وعدہ خلافیوں کو سہنے کی تاب نہیں ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرا کتابت

کا سارا کام آپ کے ذریعے انجام پائے۔ اصل فائدہ یہ ہے کہ کتابت آپ پڑھیں گے اور میں کتابت خوانی کی پریشانیوں سے بچ جاؤں گا۔ آپ ایک دو کاتبوں کا انتظام کر لیں تو میں مضامین بھیجنا شروع کر دوں۔ اجرت کے سلسلے میں عرض ہے کہ آپ جو اور جس طرح فرمائیں گے میں تعمیل کروں گا۔ بس اتنا خیال رکھیے گا کہ میں کوئی ''مال دار'' آدمی نہیں ہوں، آپ پہلے کی طرح، ظاہر ہے، کہ اب بھی اسے اپنا کام سمجھ کر ہی کریں گے، اس لیے مجھے ہر طرح کا اطمینان رہے گا۔ آپ کی کتابت خوانی کی اجرت بھی شامل کتابت ہونی چاہیے۔ یا آپ چاہیں تو اس کا الگ تصفیہ ہو سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں اگر جواب جلد عنایت ہو تو بے حد کرم ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۲۸-۲-۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۴۸)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

پہلے گرامی نامہ ملا اور پھر کتابت کا پیکٹ۔ ممنون ہوں۔ کتابت کا پیکٹ نہایت دریدہ و خستہ حالت میں ملا۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ازرہِ کرم آیندہ کتابت کو اچھی طرح پیک کر کے بھیجا کریں۔ پہلے پلاسٹک کی تھیلی میں ڈالیں اور اوپر دو دبیز کاغذ لپیٹیں۔ رجسٹرڈ پیکٹ پر، جو چاروں طرف سے بند ہوتا ہے، ٹکٹ کچھ زیادہ لگتے ہیں۔ اس کا آپ خیال نہ فرمائیں۔ ڈاک خرچ بھی کتابت کے حساب میں جوڑ دیجیے۔

مولانا مہر کی کتاب ۵۵ اور فیضان ۵۶ کے پرچوں کا بہت بہت شکریہ۔

ایک مفصل خط چند روز قبل لکھ چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہوگا۔

رقم منی آرڈر سے بھیجنا مناسب نہیں۔ آج کل اس سلسلے میں اکثر شکایتی خط چھپتے رہتے ہیں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ ڈرافٹ بھیج دوں۔ یہ آپ فوراً کیش کرا سکتے ہیں۔ ازرہ

کرم جس بنک میں آپ کا اکاؤنٹ ہے اُس کا نام (کون سی شاخ) اور اپنے اکاؤنٹ کا نام لکھ بھیجے (یعنی اکاؤنٹ محمد عالم کے نام سے ہے یا محمد عالم مختار حق کے نام سے) آپ کا خط آتے ہی ڈرافٹ بھیج دوں گا۔ یہ پیش کرکے آپ بنک سے نقد رقم لے سکتے ہیں۔

مولانا مہر کی دستخطی کتاب ایک گراں قدر تحفہ ہے، اور اس پر آپ کے علمی خط نے اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔

آج کی ڈاک سے میں دو پیکٹ بھیج رہا ہوں۔ ایک میں آپ کی مطلوبہ کتابیں ہیں اور دوسرے میں میرا ایک مضمون برائے کتابت۔ کتابت کے لیے ہدایت بھی لکھ دی ہیں۔ مسودہ صاف ہے اور اس میں ان شاء اللہ کاٹ چھانٹ بالکل نہیں ہوگی۔ اس کے لیے میں نے ۲۷ سطری مسطر تجویز کیا ہے۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں زیادہ سے زیادہ مواد کم سے کم صفحوں میں کھپانا چاہتا ہوں۔ دوسرے اس مضمون میں بے شمار سطریں ایسی ہیں جن میں ایک ایک یا دو دو لفظ آئے ہیں۔ یہ مضمون "تحقیق نامہ" کا حصہ ہے۔ میں جو رسالہ نکال رہا ہوں وہ بھی دراصل کتابی سلسلہ ہوگا اُس کا نام "تخلیقی ادب" ہے۔ اُس کے لیے مضامین کی ترسیل آیندہ دو ہفتوں میں کروں گا۔ آپ کتابت کرا کے، اغلاط کی تصحیح کرا کے مجھے بھیجتے رہیں۔

جو مسودہ بھیجا ہے، اُس پر پختہ نمبر ڈال دیے جائیں (صفحہ ۵ سے)۔ اس کی بھی تصحیح کرا کے مجھے بھیجیے گا۔

میں نے پچھلے خط میں گزارش کی تھی کہ کتابت کا انتظام کرا دیجیے۔ آپ کے تازہ نوازش نامے میں نئے مسودے کی فرمائش ہے۔ گویا میری درخواست کی منظوری کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اسی کو حُسنِ اتفاق کہتے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳-۳-۸۰ء

(۴۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

مکرمی و محترمی۔ آداب

ایک خط لکھ چکا ہوں، اس میں میں نے عرض کیا تھا کہ بنک کی اُس شاخ کا نام لکھیے جس میں آپ کا کھاتا ہے۔ نام اور اکاؤنٹ نمبر بھی تاکہ میں ڈرافٹ بھیج دوں جسے آپ فوراً کیش کرا سکیں۔

خط میں ایک بات لکھنی میں بھول گیا تھا — آپ نے پوچھا ہے کہ "اسلام" پر بحیثیت ایڈیٹر کسی اور کا نام چھپا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ والد صاحب سرکاری ملازم تھے، اس لیے وہ اخبار پر بحیثیت ایڈیٹر نام نہیں دے سکتے تھے۔ وائن صاحب اُن کے دوست تھے اور انھیں کے نام سے ڈیکلریشن لیا گیا تھا۔ کراچی سے "الاسلام" نکالا تو یہی صورت حال تھی۔ اس پر بہ حیثیت ایڈیٹر میرا نام (خواجہ عبدالحی) چھپتا تھا۔ لاہور میں مولانا عبیداللہ انور صاحب ۵۸ سے آپ رابطہ قائم کیجیے۔ وہ آپ کو صحیح صورت حال بتائیں گے۔ میں نے دو رجسٹری پیکٹ بھی ارسال کیے ہیں۔ ایک میں کتابیں ہیں اور دوسرے میں مسودہ برائے کتابت۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۸-۳-۸۰ء

(۵۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

مکرمی و محترمی۔ سلام مسنون۔

اب کے آپ نے جواب کا بہت دیر تک منتظر رکھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ خط آپ کو نہیں ملے۔

پہلے تو رسالے کی بات سنیے۔ میں ایک نہیں دو رسالے نکال رہا ہوں۔ لفظ "رسالہ"

محض سہولت کے لیے استعمال کر رہا ہوں۔ اصل میں یہ کتابی سلسلے ہیں ایک ''تحقیق نامہ'' ۵۹ اور دوسرا ''تخلیقی ادب''۔ ان کتابی سلسلوں کے اجرا کا مقصد یہ ہے کہ گزشتہ پندرہ بیس برسوں میں میں نے بہت سا ادبی اور تحقیقی کام کر رکھا ہے۔ انجمن کی ملازمت چھوڑنے کے بعد میں نے اس سارے کام پر نظر ثانی کی اور دیکھا کہ بہت سی چیزیں قابل اشاعت ہیں۔ اب ان کو منظرِ عام پر لانے کی یہی صورت ہے کہ میں خود شائع کروں۔

کتابت کے لیے آپ کا تعاون اس لیے بے حد ضروری ہے کہ ایک تو میں کتابت اچھی چاہتا ہوں، دوسرے دام مناسب۔ تیسری اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پروف آپ پڑھیں گے تو مجھے اطمینان رہے گا۔ محمد شریف صاحب کا جواب آتے ہی مجھے مطلع کیجیے تاکہ مزید مسودات روانہ کرسکوں۔

چٹان کے جن شماروں میں مولانا ابو سلمان صاحب کا مضمون تین قسطوں میں شائع ہوا ہے، وہ یہ ہیں۔ ۱۱ فروری، ۱۸ فروری، ۲۵ فروری ۸۰ء

بنک اکاؤنٹ نمبر اور شاخ کا نام لکھیے تاکہ میں ڈرافٹ بھیجوں۔ جی ہاں کتابیں میری طرف سے تحفہ ہیں ۶۰۔ میرے نزدیک کسی کو کتابیں پیش کرنا کارِ ثواب ہے۔ کیا آپ مجھے اس ثواب سے محروم کرنا چاہتے ہیں؟ آخر میں آپ سے بھی کتابیں منگواتا رہتا ہوں۔ اگر میں نے بھیج دیں تو کیا ہرج ہے۔ آپ یقین کیجیے کہ یہ کتابیں بھیج کر مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اگر ذرا سی بھی زحمت ہوتی تو میں بلا تکلف آپ پر ظاہر کردیتا۔

حمزہ فاروقی ۶۱ کی مولانا مہر سے متعلق کتاب تاحال شائع نہیں ہوئی۔ حمزہ صاحب آج کل لندن میں ہیں۔ میں نے انھیں لکھا ہے کہ اسے مکمل کردیں۔

میرا اصلی نام خواجہ عبدالحی مشفق ہے۔ اختصار کی غرض سے مشفق خواجہ استعمال کرتا ہوں۔

کتابت کے سلسلے میں عرض کردوں کہ ہر طرح کے مسودے ہوں گے۔ نظم، نثر، ڈراما۔ میں یہ مسودات رفتہ رفتہ بھیجوں گا۔ لیکن کوئی ایک بڑا مسودہ پہلے بھیج دوں گا تاکہ کاتب خالی نہ رہے۔ ممکن ہے آپ کو ایک سے زائد کاتبوں کا انتظام کرنا پڑے۔

کراچی کی طرف آئے ہوئے آپ کو ایک عرصہ ہوگیا۔ کیا اب اس طرف کا سرکاری کام نہیں نکلتا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۸۔۳۔۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
نمبر ۵۵ ریلوے روڈ لاہور

(۵۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔

ان شاء اللہ ہفتے کی صبح ڈرافٹ اور مسودہ دونوں پوسٹ کردوں گا۔

اپریل کے آخر تک بہت سا کام اور نکل آئے گا۔ اس لیے ایک دو اچھے کاتبوں کا مزید انتظام کر رکھیے۔

آگے چل کر ایسے مسودات بھی ہوں گے جن میں ایک سطر میں دو دو چار چار لفظ ہوں گے۔ یعنی ڈراموں کے مکالمات اور منظومات بھی ہوں گی۔ امید ہے ان کی اجرت میں کچھ رعایت ہوجائے گی۔ میں نے سارا معاملہ آپ پر چھوڑ دیا ہے---- کہ دانی حساب کم و بیش را۔

آیندہ چند ماہ بعد والد صاحب مرحوم کے متعلق بھی ایک مجموعہ مضامین بھیجوں گا۔ فی الحال اس کے مضامین لکھے جارہے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۔۴۔۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۵۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

میں نے اپنے بنک کو ہدایت کی تھی کہ دو ہزار روپے کا ڈرافٹ آپ کی خدمت میں بھجوا دیا جائے۔یہ ڈرافٹ بذریعہ رجسٹری یہاں سے ۶/اپریل کو روانہ کر دیا گیا تھا۔آپ کی طرف سے وصولی کی اطلاع نہیں آئی۔تشویش ہے۔

ازرہِ کرم جب کبھی میں ڈرافٹ یا مسودات بھیجوں تو وصولی کی اطلاع فوراً دے دیا کیجیے تاکہ تشویش نہ ہو۔

مزید مسودات برائے کتابت میرے پاس رکھے ہیں۔یہ اس لیے نہیں بھیجے کہ آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا۔ازرہِ کرم فوراً لکھیے تاکہ مسودے بھیج سکوں۔

آپ کا کوئی فون نمبر ہو تو لکھیے تاکہ ضرورت کے وقت بات کی جا سکے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۸۰-۴-۱۷ء

(۵۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

۶/تاریخ کو ڈرافٹ بھیجا تھا۔آپ کی طرف سے وصولی کی اطلاع نہیں آئی۔

"تخلیقی ادب" کے لیے چار مسودات بھیج رہا ہوں۔ازرہِ کرم کتابت شروع کرا دیجیے۔کتابت کے سلسلے میں ۲۷/سطروں کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں۔عنوان کے لیے سات سطریں چھوڑی جائیں۔مصنف کا نام نسخ میں ہو اور عنوان نستعلیق میں۔مزید مسودات اس مہینے کے آخر تک بھیجوں گا۔

ثاقب سے متعلق مسودہ جو بھیجا تھا، وہ اگر مکمل نہ ہوا ہو تو اُسے روک کر نئے

مسودات کی کتابت شروع کرا دیجیے۔میں چاہتا ہوں کہ تخلیقی ادب کی کتابت کا کام جون تک مکمل ہو جائے۔

مسودات جو بھیج رہا ہوں وہ یہ ہیں:

(۱) شانتا۔ محمد ہادی حسین
(۲) رینے گینوں۔ جمال پانی پتی
(۳) غزل۔نظیر صدیقی
(۴) شہر جدید۔شمیم احمد

میرے عزیز دوست پروفیسر شبیر حسین قریشی صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔لاہور

۸۰-۴-۲۰ء

(۵۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

میرے ایک دوست پروفیسر شبیر حسین قریشی صاحب لاہور گئے ہیں۔اُن کے ہاتھ چند مضامین کتابت کے لیے بھیجے ہیں۔وصولی سے مطلع فرمائیے۔

میں نے ۶/اپریل کو دو ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیجا تھا۔اس کی وصولی کی اطلاع اب تک نہیں ملی۔تشویش ہے۔پہلے تو کبھی آپ کی طرف سے اتنی تاخیر نہیں ہوئی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۸۰-۴-۲۷ء

(۵۵)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

اب کے آپ نے خط کا بہت انتظار کرایا۔ بہر حال ۲۷/اپریل کا خط کل ملا ہے۔ اس تاخیر میں ڈاک خانے والوں کے کمالات کو بھی دخل ہے۔ میں نے وعدے کے مطابق ۶/اپریل کو ڈرافٹ بھیج دیا تھا۔ یہ چیک نہیں ڈرافٹ ہی تھا۔ آپ کا اکاؤنٹ حبیب بنک میں ہے! اور میرا نیشنل بنک میں۔ اس لیے اس کے کیش ہونے میں دو ایک دن لگے ہوں۔ ابھی تو میں نے چند مسودات بھیجے ہیں۔ بہت سے میرے پاس رکھے ہیں۔ ازرہ کرم کوئی ایسا انتظام کیجیے کہ جولائی کے آخر تک سات آٹھ سو صفحات کی کتابت مکمل ہو جائے۔ آپ کا خط آنے پر مزید مسودات بھیج دوں گا۔

والد صاحب مرحوم کی تمام چیزیں میرے چھوٹے بھائی کے گھر میں ہیں۔ وہ خرطوم گیا ہے۔ جولائی میں آئے گا تو ان شاء اللہ آپ کے لیے حاصل کروں گا۔

آج کل رسالے کا کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ مسودات آ رہے ہیں۔ ان کی تصحیح کر رہا ہوں اور بعض کو نقل بھی کرانا پڑتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ کتابت کے لیے جو مسودہ بھیجوں اُس میں بعد میں کوئی ترمیم نہ کرنی پڑے اور آپ کی تصحیح کے بعد مزید کسی قسم کی تصحیح کی ضرورت پیش نہ آئے۔

آپ نے گرامی نامے کے آخر میں تحریر فرمایا ہے کہ کتابت کا انتظام کرنے کے بعد آپ مجھے خط لکھیں گے۔ سو آپ کے خط کا انتظار ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا
مشفق خواجہ
۵۔۵۔۸۰ء

بخدمت گرامی
جناب محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۵۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کا کوئی گرامی نامہ نہیں آیا۔

کتابت کے سلسلے میں بہت پریشانی ہے۔ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ آپ میری یہ مشکل آسان کرا دیں گے۔ لیکن اب محسوس ہوتا ہے کہ آپ بھی مجبور ہیں۔ اب آپ صرف اتنا بتا دیجیے کہ جون کے آخر تک آپ کتنے صفحات کتابت کروا سکتے ہیں۔ میں اُسی کے اعتبار سے مزید مسودے بھیج دوں۔ آپ کے سہارے پر میں نے یہاں بھی کوئی انتظام نہیں کیا۔ مجھے یہ رسالہ جولائی کے آخر تک ضرور شائع کرنا ہے۔ ثاقب والے مسودے کا اس رسالے سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ ایک الگ کتاب کا حصّہ ہے۔ آپ کے جواب کا بڑی بے تابی سے انتظار رہے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۵۔۵۔۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۵۷)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

میں ایک خط پریشانی کے عالم میں لکھ چکا تھا کہ آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۵/مئی ملا۔ شکریہ۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے ایک اور کاتب کا انتظام کر لیا۔ شریف صاحب سے کہیے کہ وہ جون کے مہینے میں کسی اور کا کام ہاتھ میں نہ لیں تو کرم ہوگا۔ بیاض کا بقیہ مضمون بھی اُسی وقت مکمل کریں جب کوئی اور کام ہاتھ میں نہ ہو۔ کل یعنی ۳۱/کو میں بہت سے مضامین کے مسودے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل ارسال کروں گا۔ ان شاء اللہ ۷/جون تک چار ہزار روپے کا ڈرافٹ بھی بھیج دوں گا۔ اس چند روزہ تاخیر کا سبب یہ ہے کہ میں نے اپنے اکاؤنٹ میں کل ہی

ایک چیک جمع کرایا ہے جو دو تین روز میں کیش ہو جائے گا اور پھر ڈرافٹ بنوا کر بھیج دوں گا۔ ممکن ہے کہ مذکورہ تاریخ سے پہلے ہی بھیج دوں۔

میں نے ہر مسودے کا ایک ایک لفظ غور سے دیکھا ہے، پھر بھی ممکن ہے بعض غلطیاں رہ گئی ہوں۔ یہ آپ کی توجہ سے دور ہو جائیں گی۔ مجھے آپ جو مضمون بھی کتابت شدہ بھیجیں، وہ ہر اعتبار سے مکمل ہو۔ بس صفحات نمبر کچے ہوں۔ یہ میں یہاں لکھوالوں گا۔

آج کل اس رسالے کے کام کی وجہ سے سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے۔ دعا کیجیے کہ میں اس سے ''خیریت'' کے ساتھ فارغ ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
۳۰-۵-۸۰ء
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۵۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کے گرامی نامے کے جواب میں ایک خط کل لکھ چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔ اس عریضے کے ہمراہ دس مسودے برائے کتابت بھیج رہا ہوں۔ جن کے مجموعی صفحات ۱۷۵ ہیں۔ بقیہ مسودات تین چار دن کے بعد بھیجوں گا۔ پچھلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ۷ رجون تک چار ہزار روپے کا ڈرافٹ بھی بھیج دوں گا۔

خیال ہے کہ تقریباً آٹھ سو صفحات کی کتابت ہوگی۔

ازرہ کرم مسودات کی وصولی سے فوری طور پر مطلع فرمایئے تاکہ یہ اطمینان ہو کہ آپ تک پہنچ گئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

۳۱-۵-۸۰ء
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۵۹)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

پرسوں ایک خط لکھ چکا ہوں۔ کل مسودات بذریعہ رجسٹرڈ پارسل بھیج چکا ہوں اور آج ایک تصحیح کے سلسلے میں زحمت دے رہا ہوں۔

آپ کو پہلے جو مضامین بھیجے تھے، اُن میں ایک جمال پانی پتی کا ہے ''رہنے کہیں۔۔۔۔'' اس میں تین جگہ تصحیح ہوگی۔

(۱) مسودہ ص ۷۔ سطر ۴۔ افسانوی دور کی جگہ اسطوری دور لکھوا دیجیے۔

(۲) مسودہ ص ۱۳۔ سطر ۲۳۔ بریکٹ میں عالم شہود کے الفاظ لکھے ہیں۔ (عالم شہود)۔ ان الفاظ کو مع بریکٹ حذف کرا دیجیے۔

(۳) ص ۲۲۔ سطر ۱۔ ''تاریخ کے دوری تصور'' کے الفاظ جہاں آئے ہیں، وہاں دوری سے پہلے روایتی کا اضافہ کر دیجیے۔ یعنی تاریخ کے روایتی دوری تصور۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
۱-۶-۸۰ء
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۶۰)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرے خطوط اور مسودوں کا پیکٹ مل چکا ہوگا۔ آج میرے بنک کی طرف سے ۲۵۰۰/= روپے کا ڈرافٹ آپ کے نام رجسٹری بھیجا گیا ہے۔ باقی ڈیڑھ ہزار کی رقم بھی چند روز میں ارسال ہوگی۔ ازرہ کرم ڈرافٹ کی وصولی سے فوری طور پر مطلع فرمایئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۵۔۶۔۸۰ء

(۶۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

اس پیکٹ میں نو مسودے ہیں۔ انھیں بھی کاتبوں کے حوالے کردیجیے۔ میری کوشش ہے کہ مسودات صاف ستھرے ہوں تاکہ کاتب حضرات کو دقت نہ ہو۔ اسی لیے بیشتر مسودات میں نے یہاں خوش خط نقل کرائے ہیں۔

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا۔ یہ اطمینان ہوا کہ مسودات کا سابقہ پیکٹ اور ڈرافٹ آپ تک پہنچ گیا۔ ایک اور پیکٹ اور ڈرافٹ چند روز میں ارسال خدمت کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۹۔۶۔۸۰ء

(۶۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا۔ اطمینان ہوا کہ ڈرافٹ اور مسودات آپ کو مل گئے ہیں۔ مزید رقم ان شاء اللہ جلد ارسال خدمت کروں گا۔ کتابت کے سلسلے میں مجھے اطمینان ہے کہ آپ کی نگرانی میں بہت بہتر کام ہوگا۔ میری خاطر آپ جو زحمت اٹھا رہے ہیں، اُس کا شکریہ تو خیر کیا ادا کروں گا، ہاں دعائے خیر کرتا رہتا ہوں۔ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ

ہر کاتب شریف صاحب جیسا نہیں ہوسکتا۔ انیس بیس کا فرق تو برداشت کرنا ہی پڑے گا۔

لاہور کے ایک ادیب ہیں۔ تحسین فراقی صاحب ۶۲۔ ایم اے او کالج میں استاد ہیں۔ آپ کو بھیجنے کے لیے مسودات کا پیکٹ تیار کیا تھا کہ یہ صاحب آگئے۔ یہ پیکٹ ان کے حوالے کردیا ہے۔ کل یہ روانہ ہورہے ہیں۔ ۲۲ کو یہ پیکٹ حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کی خدمت میں پہنچا دیں گے۔ اس میں نو مسودات ہیں۔ یہ پیکٹ ملتے ہی رسید بھجوا دیجیے تاکہ اطمینان ہو کہ مسودات آپ کو مل گئے۔ مسودات کا دوسرا پیکٹ بھی جلد ہی ارسال کروں گا۔

ابھی کتابت کا بہت کام باقی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کٹے پھٹے اور خراب مسودے بھیجے جائیں۔ اس لیے بیشتر مسودوں کو خوشخط نقل کرا رہا ہوں۔ کتابت کا جو کام مکمل ہوتا جائے وہ بعد تصحیح مجھے بھیجتے جایئے۔

پیکٹ اُسی طرح بنایئے جیسے میں بناتا ہوں۔ تاکہ محفوظ صورت میں مجھ تک پہنچ جائے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۹۔۶۔۸۰ء

(۶۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون

تحسین فراقی صاحب کے ذریعے مسودات کا ایک پیکٹ ارسال کرچکا ہوں۔ امید ہے یہ مل گیا ہوگا۔ آج کی ڈاک سے ایک پیکٹ اور بھیجا ہے۔ اس میں چودہ ۱۴ مسودے ہیں جن کے مجموعی صفحات ۱۷۲ ہیں۔ ازرہ کرم اس کی وصولی سے مطلع فرمایئے۔

امید ہے کتابت کا کام تیز رفتاری سے ہورہا ہوگا۔ کتابت شدہ صفحات بعد تصحیح آپ اپنے پاس ہی رکھیں۔ فی الحال ڈاک سے نہ بھیجیے گا۔ کسی آنے جانے والے کے ہاتھ منگوالوں گا اور اگر ہوسکا تو میں خود چند روز کے لیے لاہور آجاؤں گا۔ مزید رقم کا ڈرافٹ اب پہلی کے

بعد بھیجوں گا۔ اس تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اس سلسلے میں آیندہ کبھی تاخیر نہیں ہوگی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۶-۶-۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۶۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۴ رجون ملا۔ ممنون ہوں۔ ۲۶ رکو میں نے ایک اور پیکٹ مسودات کا بھیجا تھا، امید ہے مل گیا ہوگا۔ کاتبوں کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے، اب اُسی صورت حال پر قناعت کرنی ہوگی۔ بہر حال کوشش فرمایئے گا کہ کتابت ایسی ہو کہ لاہور والوں کے شایانِ شان ہو۔ ابھی نظم کا حصہ باقی ہے۔ اس کی کتابت محمد شریف صاحب سے کرایئے گا۔

مسودات پر مجھے خاصی محنت کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تو مسودے کی تصحیح کرتا ہوں۔ پھر ایسے مسودات کو جو بد خطی کا شاہکار ہوں، منشی سے نقل کراتا ہوں۔ پھر اس نقل کی تصحیح کرتا ہوں۔ بعض مسودات تو ایسے بھی تھے جو مصنفوں کو واپس کر کے دوبارہ لکھوائے۔ بہر حال اپنی طرف سے کوشش یہی ہے کہ کام بہتر سے بہتر ہو۔

اس خط کے ہمراہ دو ہزار روپے کا ڈرافٹ بھیج رہا ہوں۔ یہ یونائیٹڈ بنک کا ہے، یہ بنک اُسی عمارت میں ہے جس میں آپ کا بنک ہے۔ اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیجیے۔ فوراً کیش ہو جائے گا۔

آپ نے بعض الفاظ کی تصحیح کے سلسلے میں جو کچھ پوچھا ہے، اُس کا جواب یہ ہے:

مرزا یگانہ کے غیر مطبوعہ خطوط:

خط نمبر ۲۔ اصل میں صورت ہی ہے لیکن عورت درست ہے۔ آپ یہ کیجیے کہ صورت کے بعد قوسین میں (عورت؟) لکھوا دیجیے۔ اس طرح — صورت (عورت؟)

خط نمبر ۱۸ دفعہ دفعہ — درست ہے۔
خط نمبر ۲۷ اصل میں ''اکا دکا دو دو چار'' لکھا ہے۔ ظاہر ہے چار دو مرتبہ چاہیے۔ دوسرا چار قوسین میں لکھوا دیجیے اس طرح — دو دو چار (چار)

خط نمبر ۶۱ احکام ہی درست ہے۔
خط نمبر ۸۸ چوکی نخاس درست ہے۔ چوک غلطی سے لکھا گیا ہے۔ تصحیح کرا دیجیے۔
خط نمبر ۹۵ تا درست ہے۔ اسے اسی طرح رہنے دیجیے۔
لوارا درست ہے۔ یہ لفظ عام یا بازاری آدمی کے معنوں میں آتا ہے۔ یوپی کی عوامی بولی کا لفظ ہے۔ (مضمون: شہرِ جدید —)

خاکہ نگاری:

بہ نسبت اُس شخصیت کے جس پر قلم نے اٹھایا ہے۔ (اس میں نے سہو قلم ہے۔ اُسے قلم زد کر دیجیے)

مسودے کے ص ۴ پر نام عکسی مفتی لکھا ہے اور یہی درست ہے۔

میں نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ شاید میں لاہور آؤں مگر سنا ہے وہاں بے حد گرمی پڑ رہی ہے۔ ایسی صورت میں شاید ہی آسکوں۔ آپ کتابت کے تصحیح شدہ صفحات اپنے پاس محفوظ کرتے جایئے۔ میں انہیں منگوانے کی کوئی صورت نکال لوں گا۔ فی الحال آپ یہ تحریر فرمائیں کہ جو مضامین کتابت ہو چکے ہیں، وہ فرداً فرداً کتنے صفحات پر مشتمل ہیں۔ تاکہ مزید مسودات بھیجتے وقت یہ اندازہ ہو کہ کتابت کہاں تک ہو چکی۔

میں ۲۷ رکو نواب شاہ گیا تھا۔ اتنی گرمی تھی کہ الامان والحفیظ۔ دو روز بعد ہی واپس آ گیا۔ مولانا ابو سلمان صاحب کو پی ایچ ڈی کی ڈگری مل گئی ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲-۷-۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۶۵)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ عین عالم انتظار میں ملا۔ممنون ہوں۔آپ نے ڈرافٹ کے ملنے کی اطلاع تو دی ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ ڈاک کے ذریعے مسودات کا جو پیکٹ بھیجا تھا وہ بھی ملا یا نہیں۔یہ پیکٹ میں نے ۲۶ کو بھیجا تھا۔اس سے پہلے جو پیکٹ دستی بھیجا تھا، اُس کی اطلاع آپ نے دے دی تھی۔اب تک میں آپ کو مسودات چار قسطوں میں روانہ کر چکا ہوں۔اپریل میں چار مضمون بھیجے تھے۔مئی میں دس۔جولائی میں (دستی) نو اور ۲۶ رجولائی کے پیکٹ میں چودہ۔ابھی بہت سا مواد اور بھیجوں گا۔لیکن اس سے پہلے مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ سابقہ مضامین کتنے صفحات میں آئے ہیں تا کہ اسی کے مطابق مزید مضامین بھیجوں۔ریاض ثاقب والے مضمون کا "تخلیقی ادب" سے تعلق نہیں۔وہ الگ چیز ہے۔باقی تمام مضامین تخلیقی ادب کے ہیں۔"تخلیقی ادب" کے لیے ایک ہزار صفحات تک کی کتابت کا امکان ہے۔بقیہ مسودات کتابت شدہ صفحات کی تعداد معلوم ہونے کے بعد روانہ کروں گا۔میری خواہش ہے کہ رمضان مبارک میں کتابت کا سارا کام ختم ہو جائے۔رمضان کے بعد میں ان شاءاللہ خود لاہور آؤں گا۔یہ پختہ ارادہ ہے۔جو تھوڑا بہت (فہرست وغیرہ کا) کام ہو گا وہ اپنے سامنے کرالوں گا۔آپ بھی کوشش کیجیے کہ کام رمضان مبارک میں ضرور ختم ہو جائے۔

مجھے یقین ہے کہ جو کاتب کام کر رہے ہیں، اُن کا خط بہت عمدہ ہو گا۔یہاں کراچی میں یہ شہرت ہو گئی ہے کہ پرچے کی کتابت لاہور میں ہو رہی ہے اس لیے کتابت عمدہ ہو گی۔یہ بھرم قائم رہ جائے تو اچھا ہو۔

شریف صاحب سے آپ نظمیں کیوں نہیں لکھواتے؟ یہ تو بھلی ہوں گی۔

مسودات کی تصحیح کے سلسلے میں میں نے بہت وقت صرف کیا ہے۔بعض تراجم بھی کرائے ہیں، اُن کا مقابلہ اصل یعنی انگریزی متن سے کیا ہے۔ایڈیٹر عام طور پر اتنی محنت نہیں کرتے لیکن میں نے اپنے فرض سے پوری دیانت داری کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی ہے۔

آپ میرے لیے جو زحمت فرما رہے ہیں، اُس کا شکریہ کس زبان سے ادا

کروں۔۔۔۔بہر حال میں خوش قسمت ہوں کہ آپ جیسا بالغ نظر میرے حال پر مہربان ہے۔

پرسوں مولانا ابو سلمان شاہ جہانپوری کے اعزاز میں اُن کے احباب نے استقبالیہ دیا تھا۔پی ایچ ڈی کی خوشی میں۔افسوس کہ میں اُس میں شرکت نہ کر سکا کیوں کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت مجھے پیر حسام الدین راشدی صاحب ۲۳ کے ساتھ ٹھٹھہ جانا تھا۔آج صبح مولانا تشریف لائے اور استقبالیے کی روداد سنائی۔بہت خوش تھے۔جمعہ کے روز اُن کی بڑی صاحبزادی کی رخصتی اور دوسری صاحبزادی کا نکاح تھا۔

الحمدللہ کہ وہ ایک بڑی ذمہ داری سے خوش اسلوبی کے ساتھ سبکدوش ہوئے۔اس تقریب میں ہم سب دوستوں نے شرکت کی تھی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۵۔۷۔۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۶۶)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

میں اپنے سابقہ خط کے جواب کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔یہ جاننے کے لیے بے تاب ہوں کہ اب تک کون کون سے مضامین کتابت ہو چکے ہیں اور ہر مضمون کتنے صفحات میں آیا ہے۔مزید مسودات تیار رکھے ہیں۔یہ آپ کا جواب آنے پر ہی بھیج سکتا ہوں۔میری خواہش ہے کہ رمضان میں کتابت کا کام مکمل ہو جائے۔آپ نے اب تک مسودات کے اُس پیکٹ کی وصولی کی اطلاع بھی نہیں دی جو گزشتہ ماہ کی ۲۶ کو ارسال کیا تھا۔

اس خط کا جواب جلد عنایت ہو۔کرم ہو گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۳۔۷۔۸۰ء

لاہور

از راہِ کرم مطلع فرمائیے کہ اگر آپ سے فون پر بات کرنی ہو تو کس نمبر پر کی جائے اور کس وقت؟

(۶۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

ابھی ابھی رجسٹری خط ملا۔ممنون ہوں۔یہ جان کر اطمینان ہوا کہ کام ہو رہا ہے۔ظاہر ہے محمد شریف کا خط سب سے بہتر ہے۔بہر حال میں تو سارا معاملہ آپ پر چھوڑ چکا ہوں۔کتابت دیدہ زیب ہونی چاہیے۔اگر شریف صاحب ہی زیادہ سے زیادہ کام کریں تو مناسب ہے۔جمعرات (۳۱ر جولائی) کو مسودات کا ایک پیکٹ بھیجوں گا۔اس کے ایک ہفتے بعد دوسرا۔پھر میرا کام ختم ہو جائے گا۔یہ خیال ہے "تخلیقی ادب" آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔اسی حساب سے آپ پروگرام بنالیجیے تا کہ رسالہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔

میرے لاہور آنے کا معاملہ بعض خاص حالات پر موقوف ہے۔ارادہ پختہ ہے۔حالات نے اجازت دی تو عید کے بعد آؤں گا۔اس دوران میں آپ کتابت بعد تصحیح اپنے پاس جمع کرتے جائیے۔

والد صاحب مرحوم سے متعلق مضمون کا تراشہ مل گیا۔شکریہ۔مجھے بھی اس کا قلق ہے کہ آپ کی مرحوم سے ملاقات کیوں نہ کرائی۔بہر حال خدا کو یہی منظور تھا۔

"تخلیقی ادب" کا کام ختم ہو تو پھر دوسرے کاموں کے لیے آپ کو زحمت دوں گا۔آپ کے لیے محترم اکبر الدین صدیقی صاحب نے ایک کتاب "مقاصد الاسلام" ۶۴ء اور اقبال ریویو ۶۵ء کا ایک شمارہ بھیجا ہے۔یہ بھی جمعرات کو پوسٹ کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۸۔۷۔۸۰ء

لاہور

(۶۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ممنون ہوں۔یہ جان کر اطمینان ہوا کہ سب مضامین کتابت ہو گئے ہیں۔صرف ایک مضمون آپ کی ارسال کردہ فہرستوں میں نہیں ہے۔وہ ہے نصر اللہ خان کا ذاکر و تاثیر پر۔آیندہ کے لیے یہی بہتر ہے کہ آپ محمد شریف صاحب ہی سے کام لیں۔اندازاً ساڑھے چار سو صفحات اور لکھنے ہوں گے۔اس میں بڑا حصہ نظموں کا اور ایک طویل ڈرامے کا ہے۔ظاہر ہے کہ یہ کام جلد ہو سکتے ہیں۔

آج کی ڈاک سے ایک رجسٹری پیکٹ ارسال کیا ہے۔اس میں ۱۵ عدد مسودے ہیں۔دوسرا پیکٹ بھی جلد ہی روانہ کروں گا۔بس آپ یہ زحمت فرمائیے کہ پیکٹ ملتے ہی رسید کا خط لکھ دیجیے تا کہ اطمینان ہو۔

اب میں نے یہ سوچا ہے کہ لاہور آنا شاید ممکن نہ ہو۔اس لیے تصحیح کے بعد آپ کتابت شدہ صفحات بذریعہ انشورڈ (بیمہ شدہ) پارسل مجھے بھیجتے جائیے۔پیکنگ اُسی طرح کیجیے جیسے میں کرتا ہوں۔فائدہ یہ ہوگا کہ ساتھ کے ساتھ میں بھی کتابت پڑھ ڈالوں گا۔اگر کوئی غلطی ہوئی تو یہیں تصحیح کرالوں گا۔

اکبر الدین صدیقی صاحب نے جو کتاب اور رسالہ بھیجا ہے، وہ بھی ارسال ہے۔اس میں ایک رسالہ گسر کا منہاس صاحب کے لیے بھی ہے۔یہ صدیقی صاحب نے بھیجا ہے۔ایک کتاب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے لیے ہے۔یہ اُن تک پہنچا دیجیے۔شکریہ۔

میں نے عرض کیا تھا کہ کیا کوئی ایسا فون ہے جہاں میں آپ سے رابطہ پیدا کرسکوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۳۱۔۷۔۸۰ء

لاہور

(۶۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترم!

اگر اس افسانے کے بعض الفاظ کاتب صاحب سے پڑھے نہ جاسکیں تو مصنف سے معلوم کر لیے جائیں۔ وہ لاہور ہی میں رہتے ہیں۔ L.D.A میں کسی اچھے عہدے پر فائز ہیں، نام ہے شیخ صلاح الدین ڈار۔ فون کر لیجیے۔ ڈائریکٹری میں فون نمبر ہوگا۔ ''مشرق'' کے انتظار حسین ۶۶ سے بھی فون نمبر معلوم کیا جاسکتا ہے۔

بہتر ہوگا کہ کتابت آپ مصنف کو دکھالیں۔

گھر کا پتا یہ ہے:

A-Block ۱۷۷۔اے نیو مسلم ٹاؤن۔لاہور

مشفق خواجہ

(۷۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

کل گرامی نامہ موصول ہوا۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ کتابت کا سب کام مکمل ہو چکا ہے اور نئے مضامین بھی لکھنے کے لیے دے دیے گئے ہیں۔آج میں نے ایک اور پیکٹ بھیجا ہے۔اس میں مضامین نظم ونثر ہیں۔ کتابت کے تقریباً دو سو صفحات ہوں گے۔ایک پیکٹ عید کے بعد بھیجوں گا۔ میں نے نظموں کے تمام مسودوں پر ہدایات لکھ دی ہیں۔آزاد نظموں کے ساتھ مصرعوں کی لمبائی کے سلسلے میں بھی ہدایات ہیں۔ میں نے ہر نظم کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ کتنے صفحے میں کتابت کی جائے، تاہم اس میں حسب ضرورت کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

ایک گزارش یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے اگست کے دوران کتابت کا کام مکمل کرا دیجیے تا کہ پرچہ ہر حالت میں ستمبر میں شائع ہو جائے۔بات یہ ہے کہ میں نے کچھ اشتہارات بھی حاصل کیے ہیں جن کی اشاعت کی آخری تاریخ ۳۰ ر ستمبر ہے۔اگر اُس وقت تک پرچہ شائع نہ ہوا تو اچھا خاصا نقصان ہو جائے گا۔ ۳۰ ر اگست تک کتابت کا مکمل ہونا اس لیے بھی ضروری ہے کہ ابھی مجھے ساری کتابت خود پڑھنی ہے، پھر یہیں تصحیح کرانی ہے، کاپیاں

جڑوانی ہیں اور طباعت کرانی ہے۔ یہ سب کام ستمبر کے مہینے میں ہوں گے۔ وقت کی اس کمی کے پیش نظر میرا لاہور آنا بھی اب ممکن نہیں ہے۔ پھر بارشوں کی وجہ سے بھی لاہور کی حالت اس لائق نہیں کہ وہاں کچھ دن گزارے جاسکیں۔اب ان شاء اللہ پرچے کی اشاعت کے بعد آؤں گا۔اب آپ یہ کیجیے کہ آپ کے پاس کتابت کے جتنے بھی تصحیح شدہ صفحات ہیں، وہ بذریعہ ڈاک (بیمہ شدہ پارسل) ارسال کر دیجیے۔ تا کہ میں اپنا کام جاری رکھ سکوں۔ جوں جوں کتابت کی تصحیح ہوتی جائے، مجھے بھیجتے جایے۔ آپ کو زحمت تو بہت ہوگی لیکن اس کے بغیر چارہ نہیں۔ آپ ہی اب زحمت اُٹھا کر مجھے اس مشکل سے نکال سکتے ہیں۔

جمیل الدین عالی صاحب ۶۷ کے نام آپ کا خط انھیں بھیج دیا ہے۔ امید ہے ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو آپ نے کتاب پہنچادی ہوگی۔

والد صاحب مرحوم ومغفور کی کتاب کے بارے میں نوائے وقت کا مراسلہ ۶۸ پڑھا۔صورت حال یہ ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کا نظام تقسیم کتب نہایت خراب ہے۔ سرکاری امداد پر ادارہ چلتا ہے اس لیے انھیں کتابوں کی فروخت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ بدانتظامی کا حال یہ ہے کہ انھوں نے اس کتاب کی اشاعت کا کوئی تحریری معاہدہ بھی والد صاحب مرحوم سے نہیں کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ اس پر جملہ حقوق بھی اپنے نام لکھ رکھے ہیں۔

آج کل پٹنہ یونی ورسٹی کے ڈاکٹر اطہر شیر صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کی نگرانی میں حضرت بریلویؒ کی فقہی خدمات پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا گیا تھا۔ ان کا ارادہ لاہور جانے کا ہے۔ انھیں حکیم صاحب کا پتا دے دوں گا تا کہ اُن کے ذریعے آپ سے مل سکیں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ کوئی ایسا فون نمبر لکھیے جس پر آپ سے رابطہ قائم کر سکوں۔ محمد شریف صاحب سے کہیے کہ وہ اس سال کسی دوسرے کا کام ہاتھ میں نہ لیں۔ صرف میرا کام کریں۔ ''تخلیقی ادب'' کی تکمیل کے بعد ایک اور کام اُن کے سپرد کروں گا۔

بیاضوں والے مضمون کی تکمیل کا بہت شکریہ۔ اس کی تصحیح وغیرہ کا کام اُس وقت کیجیے جب ''تخلیقی ادب'' کا کام مکمل ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ ۳۰ ر اگست تک صرف شریف صاحب کتابت کا کام مکمل نہیں کر سکیں

گے اس لیے آپ دوسرے کاتبوں سے بھی کام لیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

۱۱-۸-۸۰ء

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۷۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۱۷راگست موصول ہوا۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ یہ جان کر اطمینان ہوا کہ مسودات کا پیکٹ آپ کو مل گیا ہے۔ اب ایک اور پیکٹ کل صبح روانہ کیا ہے۔ اس میں چھ نثری مضامین اور متعدد منظومات ہیں۔ اب اس رسالے کی کتابت کا کام تقریباً ختم سمجھیے، اداریہ، ایک آدھ مضمون اور چند منظومات آئندہ چند روز میں ارسال خدمت کردوں گا۔ اب آپ یہ کرم کیجیے کہ تصحیح شدہ کتابت کے صفحات مجھے جلد جلد بھجواتے جائیے تاکہ یہ کام مکمل ہو جائے۔ اگر شریف صاحب کے لیے ان سب چیزوں کو جلد کتابت کرنا ممکن نہ ہو تو پھر نثری مضامین دوسرے کاتب سے لکھوا لیجیے۔

آپ کا مکتوب جمیل الدین عالی صاحب کو میں نے بہ حفاظت پہنچا دیا ہے۔

لاہور کا پروگرام اس لیے منسوخ کیا ہے کہ رسالے کے سلسلے میں میرا یہاں رہنا ضروری ہے۔ یہ آپ کو لکھ چکا ہوں کہ اخراجات کا ایک حصہ اشتہارات سے پورا کروں گا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ میں یہیں رہوں۔ ان شاء اللہ اس کے بعد حاضر ہوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

۲۲-۸-۸۰ء

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

رسالے کے اندرونی سرورق کے بعد میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ایک خوبصورت سا طغریٰ چھاپنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں آپ میری کیا مدد فرما سکتے ہیں؟

(۷۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ اور پھر کتابت کا پارسل ملا۔ ان عنایات کے لیے دل سے ممنون ہوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

کتابت کا جائزہ تو بعد میں لوں گا، فی الحال وصولی کی رسید بھیج رہا ہوں۔ اس خط کے ہمراہ =/۲۱۴۵ روپے کا چیک (حبیب بنک) نمبر SRST380049 مورخہ ۲۷راگست) ارسال خدمت ہے۔ اس میں =/۱۴۵ روپے سابقہ حساب کے ہیں اور =/۲۰۰۰ روپے آئندہ کے اخراجات کے لیے۔ ڈرافٹ اس لیے نہیں بھیج رہا کہ آئندہ چند روز تک گھر سے باہر نکلنے کا امکان نہیں ہے۔ اس لیے جتنی دیر میں ڈرافٹ بنے گا، اُتنی دیر میں چیک کیش ہو جائے گا۔

میں نے ۲۱راگست کو مسودات کا ایک اور پیکٹ بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ہی "تخلیقی ادب" کا کام تقریباً ختم ہو گیا۔ اب صرف تین چار مضمون باقی رہ گئے ہیں۔ نیز اداریہ اور فہرست کے صفحات ہوں گے۔ یہ چیزیں بھی اسی ہفتے ارسال کردوں گا۔ ازراہ کرم کوشش کیجیے کہ کام جلد از جلد تکمیل کو پہنچے۔ جو صفحات کتابت ہوتے جائیں وہ بعد تصحیح مجھے بھیجتے جائیے۔ "تخلیقی ادب" کے فوراً بعد ایک دوسری کتاب کے مسودات بھی بھیجوں گا۔ اُس کی کتابت کا انتظام ابھی سے کرالیجیے۔

ازراہ کرم چیک کی وصولی سے مطلع فرمائیے اور ۲۱راگست کو بھیجے جانے والے پیکٹ کی وصولی سے بھی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

۲۸-۸-۸۰ء

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۷۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا سابقہ خط اور چیک مل چکا ہوگا۔اس دوران میں آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲۷راگست بھی مل چکا ہے۔اطمینان ہوا کہ مسودات کا پیکٹ آپ تک پہنچ گیا ہے۔بسم اللہ کا طغریٰ رسالے کے پہلے صفحے پر ہوگا۔اس کی مناسبت سے لکھوا دیجیے۔یوسف صاحب ۶۹ لکھ دیں تو سبحان اللہ۔

اب مجھے جو مسودات بھیجنے ہیں وہ گنتی کے چند ہیں۔ان شاء اللہ اسی ہفتے بھیج دوں گا اور پھر میرا کام ختم۔

کتابت کو کل سے پڑھنا شروع کیا ہے۔اب تک مندرجہ ذیل مضامین پڑھ چکا ہوں۔یگانہ از سلیم احمد۔سفرنامہ از انور سدید۔فٹ نوٹ از انور سدید۔یگانہ فن از ممتاز حسین۔شہر جدید از شمیم احمد۔ان مضامین میں غلطیاں خاصی ہیں۔کچھ تو میری ہیں اور باقی کاتب کی۔سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ کاتب حضرات نے رموز اوقاف کا خیال نہیں رکھا۔مسودے کے برعکس عمل کیا ہے۔ایک صاحب نے تو بلا وجہ کامے اور ڈیش درج کیے ہیں اور جہاں ضرورت تھی وہاں انھیں چھوڑ دیا ہے۔میں نے کتابت خوانی کے دوران بلیڈ کا استعمال کیا ہے۔تمام غیر ضروری علامتوں کو کھرچا ہے۔ایک بات یہ بھی ہوئی ہے کہ مسودوں کے مطابق املا کا اہتمام نہیں ہے۔انھوں، انھیں وغیرہ کی جگہ انہوں، انہیں لکھا ہے۔یہ اغلاط اس کثرت سے ہیں کہ اب ان کی تصحیح کرانا ممکن نہیں۔انھیں ایسے ہی رہنے دیا ہے۔مجبوری ہے۔آپ نے جن اغلاط کی نشان دہی کی تھی کاتب حضرات نے اُن غلطیوں کی تصحیح میں کاہلی کا مظاہرہ کیا ہے۔کہیں تو لفظ سطر کے اوپر لکھ دیا ہے اور کہیں سابقہ لفظ کو کھرچ کر نیا لفظ لکھا ہے،اور اس طرح کہ سابقہ لفظ کا نشان بھی باقی رہ گیا ہے۔کہیں کہیں الفاظ ملا کر بھی لکھے گئے ہیں مثلاً اس کی ان کے وغیرہ۔بعض جگہ مرکبات کو دو سطروں میں بانٹ دیا ہے۔جان لیوا کو اس طرح لکھا ہے کہ جان ایک سطر کے آخر میں ہے اور لیوا دوسری سطر کے شروع میں۔مضمون یگانہ از سلیم احمد جس کاتب نے لکھا ہے،وہ بالکل نومشق ہے۔بہت ہی خراب

کتابت ہے۔بہر حال جو کچھ ہے اُسی پر اکتفا کرنا ہے۔کاش تمام مضامین محمد شریف صاحب کے قلم سے ہوتے۔میں نے تصحیح کے کام کے لیے ایک کاتب سے معاملہ طے کرلیا ہے،ساتھ ساتھ تصحیح کرے گا اور پھر بعد میں کاپیاں بھی جوڑے گا۔

آپ سے ایک گزارش ہے کہ روشنائی سے غلطیوں کی نشان دہی نہ کی جائے۔یہاں کے پریس والے اس قسم کے نشانات والی کاپیوں کو چھاپنے سے انکار کردیتے ہیں۔میں ہر وقت اس انتظار میں رہتا ہوں کہ کتابت کا کام جلد از جلد مکمل ہو جائے۔جوں جوں کام ہوتا جائے بعد تصحیح بھیجتے جایئے تاکہ میں بھی کتابت پر ایک نظر ڈال لوں۔اس پرچے کو ہر حالت میں اس ماہ کے آخر تک چھپ جانا چاہیے۔ورنہ میری اور آپ کی،دونوں کی محنت بے ثمر رہے گی۔آپ جس خلوص اور لگن کے ساتھ میرا ہاتھ بٹا رہے ہیں،اُس کے لیے تہِ دل سے ممنون ہوں۔

رسالے کے سرورق کا مضمون بھی منسلک ہے۔یہ بھی اگر آپ یوسف صاحب سے لکھوا سکیں تو سبحان اللہ۔

آپ نے اچھا کیا کہ والد صاحب مرحوم کی کتاب کے بارے میں مراسلہ چھپوا دیا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱-۹-۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۷۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

اُس روز آپ سے فون پر بات ہوئی تو اطمینان ہوا۔امید ہے کل یعنی ہفتے کے روز آپ نے کتابت کا پارسل روانہ کردیا ہوگا۔میں نے ساری کتابت پڑھ لی ہے۔محمد شریف صاحب کی کتابت میں غلطیاں برائے نام ہیں۔لیکن دوسرے کاتبوں نے بڑا ستم ڈھایا ہے۔خیر جو ہوا سو ہوا۔اس خط کے ہمراہ مسودات کی آخری قسط بھیج رہا ہوں۔دو افسانے

ہیں اور باقی منظومات۔ جس قدر جلد ممکن ہو انھیں کتابت کروا دیجیے۔ منظومات کے صفحات کی تعداد تو میں نے لکھ دی ہے۔ افسانوں کے صفحات کتنے ہوں گے، یہ آپ ہی بتا سکتے ہیں۔ یہ تعداد معلوم ہوتے ہی میں ان کی جگہ چھوڑ کر کاپیاں جڑوا دوں گا۔ فہرست اور اداریے کے صفحات بقیہ کتابت کی وصولی کے بعد بھیجوں گا۔

اس پیکٹ کے ساتھ ایک اشتہار کا مضمون بھی بھیج رہا ہوں۔ یہ اشتہار رسالے کی پشت پر شائع ہوگا۔ ۷"x۱۰" سائز ہے۔ مگر آپ اس کا ڈیوڑھا لکھوا دیجیے آرٹ پیپر پر۔ اس اشتہار میں صفحات اور مصنفین کی تعداد لکھنے کی جگہ خالی رہے گی۔ یہ میں یہاں لکھوالوں گا۔

آرٹ پیپر کی ایک پٹی پر میرا پتا بھی لکھوا دیجیے۔ یہ پیڈ کے لیے ہے۔ یہ ایک لائن میں ہوگا۔ کراچی کے بعد نمبر ۱۸۰۰۰۷ لکھوایے۔ جیسا کہ اس خط کی پیشانی پر ہے۔ دعا کیجیے کہ یہ مرحلہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۴۔۹۔۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۷۵)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی پارسل ملا۔ الحمد للہ کہ کام مکمل ہوا۔ بس اب دو چار چیزیں رہ گئی ہیں۔ پرسوں ایک پیکٹ بھیجا ہے۔ اس میں دو افسانے اور متعدد منظومات ہیں۔ منظومات کا قلم بہت باریک نہ ہو۔ ہدایات کے مطابق انھیں پورے صفحے پر ذرا جلی لکھا جائے۔

پیکٹ میں میں نے ایک اشتہار بھی بھیجا ہے جو ۷"x۳" سائز میں آرٹ پیپر پر لکھا جائے گا۔ اسے فی الحال نہ لکھوایے۔ وجہ یہ ہے کہ کتابت میرے اندازے سے زیادہ ہو گئی ہے اس لیے سارے کتابت شدہ مواد کو دو حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر رہا ہوں۔ ایسی صورت میں یہ اشتہار بے کار ہو جاتا ہے۔ فہرست وغیرہ کل بھیجوں گا۔

کتابت کے ساتھ آپ کا کوئی خط اور حساب نہیں آیا۔ شاید آتا ہوگا۔ واجب الادا رقم فوراً ارسال کر دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۶۔۹۔۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۷۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا ۱۴ر کا گرامی نامہ کل صبح کی ڈاک سے ملا۔ میں اس سے پہلے ۱۴ر کو ایک پیکٹ ارسال کر چکا ہوں، اس میں کتابت کے لیے کچھ مسودات تھے۔ پھر ۱۶ر کو میں نے کتابت کے پارسل کی وصولی کا خط لکھا تھا۔ حسب ارشاد باقی رقم =/۲۶۳۵ روپے کا چیک پیش خدمت ہے۔

آپ نے جس خلوص اور محنت کے ساتھ یہ کام تکمیل کو پہنچایا ہے، اُس کا صلہ میں کیا دے سکتا ہوں، بس دعائے خیر ہی کر سکتا ہوں۔ اب اگر کچھ صفحوں کی کتابت آپ کے اور میرے معیار کے مطابق نہیں ہے تو سوائے صبر و شکر کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ جب سے کتابت کا آخری پیکٹ آیا ہے، میں سارا وقت اسی کام میں لگا رہتا ہوں۔ سونے کے لیے مشکل سے تین چار گھنٹے ملتے ہیں۔ کوشش یہ ہے کہ پرچہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔ ضخامت اندازے سے بڑھ گئی ہے۔ اس لیے اسے دو حصوں میں شائع کر رہا ہوں۔ کتابت پڑھتا جا رہا ہوں اور تصحیح کے لیے کاتب کے حوالے کرتا جا رہا ہوں۔ غلطیوں کا کام خاصا ہے۔ انگریزی الفاظ اکثر جگہ بدنما ہیں، لہٰذا تمام الفاظ ٹائپ کرا رہا ہوں۔ مشتہرین سے میں نے مزید مہلت طلب کر لی ہے۔ کاپیاں جوڑنے کا کام بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔ جو کاپیاں مکمل ہوتی جائیں گی چھپتی جائیں گی۔

کتابت کا کچھ کام باقی ہے۔ دونوں حصوں کی فہرستیں اور کچھ اشتہارات

وغیرہ۔اس خط کے ساتھ دونوں فہرستیں ارسال ہیں۔جلد اوّل میں مصنفین کی فہرست بھی جائے گی۔یہ بھی ارسال ہے۔دونوں حصوں کا ایک ایک صفحہ طباعتی تفصیلات سے متعلق بھی ارسال ہے۔پانچ اشتہارات ہیں اور کچھ کام آرٹ پیپر پر لکھوانے کا ہے۔ایک مضمون ہے۔یہ سب چیزیں منسلک ہیں۔ازرہ کرم فوری طور پر کتابت کرا دیجیے۔میں چاہتا تھا کہ یہ کام یہیں کرالوں، لیکن پروف ریڈنگ کا کام اتنا زیادہ ہے کہ میں کسی کاتب سے رابطہ قائم نہیں کرسکتا اور پھر میری خواہش یہ بھی ہے کہ اس کی کتابت اوّل تا آخر آپ ہی کے ذریعے ہو۔جب ہاتھی ختم ہو چکا ہے تو دُم بھی آپ ہی ختم کیجیے۔طباعتی تفصیلات کے صفحات پر میں نے شریف گل صاحب کا نام بھی دیا ہے۔اس نام کو دیا جائے یا نہیں، اس کا فیصلہ آپ کیجیے کیوں کہ خراب کتابت کو بھی لوگ شریف صاحب سے منسوب کردیں گے۔

فہرستوں میں بعض جگہ صفحات نمبر نہیں ڈالے گئے، یہ میں یہیں ڈلوالوں گا۔اشتہار اور فہرستوں کی کتابت کے لیے تعداد صفحات جو میں نے لکھی ہے، اس کی پابندی لازمی ہے۔کیوں کہ اب کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔

دونوں حصوں کے دیباچے (اظہاریے) بھی ہوں گے، ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو صفحات کے۔نیز دو مضامین کی کتابت بھی باقی ہے۔یہ چیزیں دو ایک روز میں ارسال کروں گا۔

اب کے آپ کا خط ایسا گنجلک تھا کہ مجھے محدب شیشے کی مدد لینی پڑی۔خدا کے لیے ذرا ہاتھ سنبھال کر لکھا کیجیے۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۲۔۹۔۸۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

ایک اشتہار میں ''خوش معرکہ زیبا'' کی دونوں جلدوں کی قیمت درج کرنی ہے۔قیمت بدل گئی ہے جو مجھے معلوم نہیں۔یہ آپ معلوم کر کے لکھ دیجیے۔

(۷۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔بے حد ممنون ہوں۔بے حد خوشی ہوئی کہ پہلے پیکٹ کی کتابت مکمل ہوگئی۔امید ہے اب تک دوسرا پیکٹ بھی کتابت ہو چکا ہوگا۔ازرہ کرم یہ کتابت بعجلت ممکنہ ارسال فرمایئے۔اگر تصحیح کی وجہ سے تاخیر کا امکان ہو تو آپ صرف غلطیوں کی نشان دہی کر کے بھیج دیجیے، میں تصحیح یہاں کرالوں گا۔آج کل روزانہ تقریباً سولہ گھنٹے اسی کام کی نذر ہو رہے ہیں۔ایک کاتب صاحب مستقل طور پر تصحیح کے کام میں مصروف ہیں، بعض مضامین میں غلطیاں بے شمار ہیں۔مثلاً کل ہی افسانہ ''تیسری دنیا کا نمائندہ'' پڑھا۔اس میں کاتب صاحب نے اغلاط کے ساتھ ساتھ تحریف متن کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔مثلاً ایک جگہ مسودے میں ''بچوں کی تعداد'' لکھا تھا، آپ نے تعداد کی جگہ ''مقدار'' لکھ دیا۔اسی طرح ایک جگہ کابوس تھا اسے قابوس بنا دیا جب کہ ان دونوں لفظوں کے معنی جداگانہ ہیں۔میری خاص املا کے سلسلے میں جو غلطیاں ہوئی ہیں، انھیں نظر انداز کر رہا ہوں کیوں کہ اس طرح کام بہت بڑھ جائے گا۔انگریزی کے الفاظ بھی کاتب حضرات نے بہت خراب لکھے ہیں، لہٰذا یہ تمام بٹر پیپر پر چھپوائے ہیں۔ان کو چپکانے کا کام بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔محمد شریف صاحب کی کتابت میں اغلاط برائے نام ہیں، کاش تمام خوش نویس حضرات انھیں جیسے محنتی، مشاق، دیانت دار ہوتے!

اب کتابت کے لیے دونوں پرچوں کے اداریے رہ گئے ہیں۔کل چار صفحے۔ایک ضروری مضمون تقریباً بیس صفحات کا ہے۔یہ مضمون پہلے ایک اور صاحب سے لکھوایا تھا، مگر مجھے پسند نہیں آیا۔اب دوسرے صاحب نے لکھا ہے۔یہ مجھے آج ملے گا۔یہ تقریباً بیس صفحات میں آئے گا۔اگر مل گیا تو آج شام کو یہ پوسٹ کردوں گا۔ورنہ پھر یہیں کتابت کرانے کی کوشش کروں گا۔آپ کو یہ چیزیں جس وقت ملیں اسی وقت کتابت کے لیے دے دیجیے اور غلطیوں کے نشان لگا کر بھیج دیجیے۔تصحیح میں یہاں کرالوں گا۔زحمت دہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔مولانا ابوسلمان صاحب مقتدرہ قومی زبان میں ملازم ہوگئے ہیں۔سرکاری ملازمت کو انھوں نے اُس ادارے میں منتقل کرا لیا ہے۔گریڈ ۱۸ میں آگئے ہیں۔بہت خوش ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

٤-١٠-٨٠ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(٧٨)

٣-ڈی ٩/٢٦ ناظم آباد۔ کراچی ١٨

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ارادہ تو یہی تھا کہ باقی ماندہ مضامین کی کتابت کرالوں گا، لیکن بوجوہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس خط کے ہمراہ ایک مضمون اور دو اداریے ارسال ہیں۔ اداریے تو آپ جلد از جلد ارسال فرما دیں تاکہ کم از کم ایک حصہ مکمل ہو جائے۔ مضمون کی کتابت کے بعد یہ کام ختم ہو جائے گا۔ الحمدللہ۔

یہ مضمون تحسین فراقی صاحب کا ہے۔ اُن کی تحریر خاص انداز کی ہے، اس لیے غلطیوں کا امکان ہے۔ وقت نہ ہونے کی وجہ سے میں اسے نقل نہیں کرا سکا۔ جب اس کی کتابت مکمل ہو جائے تو آپ تحسین صاحب کو بلوا لیجیے وہ اپنا مضمون پڑھتے جائیں اور آپ تصحیح کرتے جایئے۔ تحسین صاحب ایم اے او کالج میں لیکچرار ہیں۔ وہاں کا فون نمبر ٦٦٣٠٠ ہے۔ ساڑھے بارہ بجے تک وہ کالج میں رہتے ہیں۔ بعد مغرب وہ اس نمبر پر مل سکتے ہیں ٣٣٤٤٤۔ یہ اُن کے کسی ہمسائے کا نمبر ہے اور وہ بلوا دیتے ہیں۔ ویسے میں تحسین صاحب کو بھی خط لکھ رہا ہوں کہ آپ سے رابطہ قائم کرلیں۔

امید ہے آپ نے کتابت شدہ صفحات کا پیکٹ بھیج دیا ہوگا۔

مضمون کی کتابت تحسین صاحب کو پڑھنے کے لیے نہ دیجیے گا۔ اس طرح دیر ہو جائے گی۔ کتابت مکمل ہوتے ہی صفحات کی تعداد سے مطلع فرمایئے تاکہ آگے کے صفحات پر نمبر ڈال دیے جائیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

٦-١٠-٨٠ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(٧٩)

٣-ڈی ٩/٢٦ ناظم آباد۔ کراچی ١٨

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

بدھ کے روز آپ کا گرامی نامہ ملا، اور جمعرات کی شام کو پارسل۔ ان عنایات کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب کشتی کنارے آ لگی ہے۔ میں نے پیر ٦/ اکتوبر کو ایک پیکٹ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس میں دو دو صفحے کے دو اداریے اور تحسین فراقی صاحب کا ایک مضمون تھا۔ بس یہ اس سلسلے کا آخری کام ہے۔ جس قدر جلد ہو سکے کتابت کرا دیجیے۔ کتابت کے بعد مضمون کا تحسین فراقی صاحب کی نظر سے گزرنا ضروری ہے۔ وہ ایم اے او کالج میں پڑھاتے ہیں۔ وہاں کا فون نمبر ٦٦٣٠٠ ہے۔ ساڑھے بارہ بجے تک وہاں رہتے ہیں۔ بعد مغرب انھیں نمبر ٣٣٤٤٤ پر فون کیا جا سکتا ہے۔ یہ اُن کے گھر کے قریب ہے۔ فون پر انھیں بلا دیا جاتا ہے۔ گھر کا پتا یہ ہے: مکان نمبر ١٦ گلی نمبر A-٤٨۔ ڈاک خانہ روڈ، چاہ میراں، لاہور۔ ویسے میں نے تحسین فراقی صاحب کو بھی خط لکھ دیا ہے کہ آپ سے رابطہ قائم کریں۔ اس مضمون میں بعض الفاظ ایسے آئے ہیں کہ جن کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے تحسین فراقی صاحب کی موجودگی ضروری ہے۔ ایک ہی نشست میں اُن سے مضمون پڑھوا لیجیے۔ وہ پڑھتے جائیں آپ کتابت دیکھتے جایئے۔

اشتہاروں وغیرہ کی کتابت بہت خوبصورت ہے۔ بسم اللہ تو واقعی فن کا نمونہ ہے، لیکن افسوس کہ قلم بڑے سائز کی ہے۔ مجھے ایسا نمونہ درکار ہے جو ٨/٢٢×١٨ پر صفحے کے درمیان میں لگایا جا سکے۔ حسب ارشاد =/٦٧٣ روپے کا چیک ارسال خدمت ہے۔

اس لفافے میں چند اشتہارات ہیں، وہ بھی لکھوا دیجیے۔ کرم ہوگا۔ خالد صاحب کی تحریریں وغیرہ بھی مل گئیں۔ شکریہ

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

بخدمت گرامی
مشفق خواجہ

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۱-۱۰-۸۰ء

لاہور

(۸۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ابھی کچھ دیر پہلے ایک خط رجسٹری سے بھیجا ہے۔ اُس میں چیک ہے اور چند اشتہارات کے مسودے (برائے کتابت) ایک اہم اشتہار رہ گیا تھا، وہ اب بھیج رہا ہوں۔ امید ہے تحسین فراقی صاحب کے مضمون کی کتابت شروع ہو چکی ہوگی۔ اس سلسلے میں میری سابقہ گزارشات پر توجہ فرمایئے۔

منسلکہ اشتہار آرٹ پیپر پر ۱/۲ ۱۰ لمبائی اور ۶" چوڑائی میں کتابت ہوگا۔ یہ اشتہارات اخبارات میں اشاعت کے لیے لکھوا رہا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ لاہور ۱۱-۱۰-۸۰ء

(۸۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۱ اکتوبر ملا اور اداریوں کی کتابت بھی۔ ان عنایات کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ اس سے پہلے میں ایک رجسٹری اور ایک عام لفافہ ارسال کر چکا ہوں۔ رجسٹری لفافے میں چیک بھی ہے۔ دونوں لفافوں میں کچھ اشتہارات ہیں۔ میں یہ زحمت نہ دیتا لیکن کاپیاں جوڑتے ہوئے بعض صفحات خالی رہ گئے۔ جو کاتب صاحب کاپیاں جوڑ رہے ہیں اور تصحیح کر رہے ہیں، اُن کے لیے ممکن نہ تھا کہ اشتہارات لکھتے۔ تصحیح کا کام اتنا زیادہ ہے کہ وہ بیچارہ پریشان ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی انگریزی الفاظ

چپکانے کا کام بھی بہت ہے۔ تقریباً تین سو انگریزی الفاظ چپکائے جا رہے ہیں۔ —— بہر حال اب ان دونوں رسالوں (جلدوں) کا کام ختم ہو گیا۔ ان شاء اللہ اگلے مہینے آپ کو سب سے پہلے یہ دونوں جلدیں ملیں گی۔ امید ہے تحسین فراقی صاحب کے مضمون کی اب تک کتابت ہو چکی ہوگی۔ یہ مضمون درمیان میں آئے گا، اس لیے جب تک یہ نہ آ جائے دوسری جلد کی کاپیاں نہیں جوڑی جا سکتیں۔ امید ہے آپ حسب سابق التفات خاص سے کام لیتے ہوئے یہ مضمون جلد از جلد بھیج دیں گے۔ تحسین فراقی صاحب نے بھی آپ سے رابطہ قائم کر لیا ہوگا۔ آپ کے خط کے شروع اور آخر کے پنجابی جملے مزا دے گئے۔

کیا آپ کے بھائی صاحب (منور رقم ۷۰) نے بھی رسالے کے کچھ حصے کتابت کیے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہو تو فرمایئے کہ کون کون سے مضامین اُن کے کتابت شدہ ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کو میں نے جو زحمت دی ہے، اُس کا خیال آتا ہے تو سخت شرمندگی ہوتی ہے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۹-۱۰-۸۰ء

لاہور

ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے فون پر کہا تھا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کسی وقت اُن سے مل لیجیے۔

خواجہ

(۸۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

عید کی وجہ سے اب کے ایسی گڑبڑ ہوئی کہ آپ کی دونوں رجسٹریاں کل کی ڈاک سے ایک ساتھ ملیں۔ شکریہ بہت شکریہ اور خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ حسب ارشاد ۶۶ صفحات کی کتابت کے =/۵۹۴ روپے کا چیک ارسال خدمت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب تک کا تمام حساب بے باق ہو گیا۔ الحمد للہ۔ امید ہے اس سے پہلے =/۶۷۳ روپے کا چیک بھی آپ کو مل چکا ہوگا۔ آرٹ پیپر والے اشتہار کی اجرت کا آپ

ہی تصفیہ کیجیے۔ آپ جو فرمائیں گے پیش کردوں گا۔ یہ اشتہار واپس بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا فوٹو اسٹیٹ بھی ہے اس میں کچھ ترمیمات کی ہیں۔ ازرہِ کرم اس کے مطابق تصحیح کرا دیجیے۔ میں یہ کام یہاں کرا سکتا تھا، لیکن اس خط سے خط ملا کر لکھنے والا پورے کراچی میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا آپ کے بھائی صاحب نے بھی "تخلیقی ادب" کے کچھ مضامین لکھے تھے؟ اب میری سنیے۔ میں نے کتابت شدہ اوراق کا ایک ایک لفظ پڑھا۔ ایک کاتب صاحب کو تصحیح پر متعین کیا۔ ۱۴ر ستمبر سے وہ تصحیح کا کام کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ کاپیاں بھی جوڑتے جا رہے ہیں۔ نہایت سست رفتار ہیں۔ پریس والے سے طے کر لیا تھا کہ اکتوبر کے آخر تک تمام کاپیاں چھپنے کے لیے دے دی جائیں گی۔ مگر موصوف (کاتب صاحب) کی سست رفتاری کی وجہ سے یہ ممکن نہیں۔ اشتہارات کا معاملہ بھی خاصا گڑبڑ ہو گیا۔ ہزار ہزار روپے کے سات اشتہارات کی آخری تاریخ ۳۱ر اکتوبر تھی۔ ظاہر ہے کہ انھیں چھاپنا ممکن نہیں۔ اشتہارات ایک الگ کتابچے کی صورت میں چھپیں گے۔ یہ کتابچہ "تخلیقی ادب" کی تقریب اجرا میں تقسیم ہوگا۔ ظاہر ہے کہ تخلیقی ادب چھپے گا تو تقریب اجرا ہوگی۔ بہرحال اس معاملے میں آپ نے جس طرح میرا ساتھ دیا، اُس کے لیے تہِ دل سے شکرگزار ہوں۔ بسم اللہ کا طغریٰ صفحے کی لمبائی میں چھاپنا مناسب نہ ہوگا۔ بہرحال میں نے ایک آرٹسٹ سے ایک طغریٰ لکھوایا ہے۔ آپ کا عنایت کردہ طغریٰ کہیں اور استعمال کروں گا۔

ابھی کام ختم نہیں ہوا۔ یہ تو تھا تخلیقی ادب کا معاملہ — اب ایک دوسری کتاب "بازیافت" کے نام سے چھپے گی۔ اس کے دو حصے تو آپ نے کتابت کروا دیے تھے، وہی صفیر بلگرامی اور بیاضوں سے متعلق۔ باقی حصے کتابت ہوں گے۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحات کے دو مسودے کتابت کے لیے بالکل تیار ہیں۔ ایک تو جلیل قدوائی کی آپ بیتی ہے اور دوسرا، ڈاکٹر شوکت سبزواری مرحوم کی آخری تصنیف "قواعد اُردو" ہے۔ انھیں نقل نویس سے لکھوا کر تصحیح کر چکا ہوں۔ اجازت ہو تو بھیج دوں۔ اس کے بعد دو چار مسودے اور ہوں گے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۸-۱۰-۸۰ء
لاہور

(۸۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آج صبح ہی رجسٹری سے ایک خط بھیجا ہے جس میں چیک اور کتابت اشتہار برائے تصحیح ہے۔ اشتہار میں دو تصحیحات درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔

(۱) جلد دوم کے صفحات کی تعداد ۵۲۸ درج ہوگی (اشتہار میں ۵۳۰ درج کر دی ہے غلطی سے)

(۲) یگانہ کے غیر مطبوعہ خطوط کی تعداد ۹۵ ہوگی (اشتہار میں غلطی سے ۹۶ ہے)

زحمت دہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹-۱۰-۸۰ء
لاہور

(۸۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

چند روز ہوئے آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا، لیکن میں اس وجہ سے جلد جواب نہ دے سکا کہ گھر پر دو کاتبوں کو بٹھا رکھا تھا۔ ایک تصحیح کا کام کرتا جاتا تھا اور دوسرا کاپیاں جوڑتا جاتا تھا۔ مصحفی کا ایک شعر ہے:

مصحفی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ ہوگا کوئی زخم
تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا

پورے چودہ دن اس کام کی نذر ہوئے، صبح نو بجے سے شام سات بجے تک اور کاتبوں کے جانے کے بعد بھی مصروف رہتا تھا، تاکہ اُس کام پر نظر ڈال لوں جو ہو چکا ہے۔ کام کے اس

قدر پھیلنے کی کئی وجوہ تھیں۔ محمد شریف صاحب کے علاوہ باقی تمام کاتبوں نے بیگار ٹالی تھی۔ کسی صفحے پر ۲۵ سطریں، کسی پر ۲۶، کسی پر ۲۷، اور بعض جگہ ۲۸ بھی تھیں اور جو اقتباسات کتابت کے دوران رہ گئے تھے، وہ کتابت ہوئے تو سطریں ۳۰ تک ہوگئیں۔ اس وجہ سے بے شمار صفحات کی سطریں آگے پیچھے کرنی پڑیں۔ انگریزی کے ٹائپ شدہ الفاظ چسپاں کرنے کے لیے کہیں جگہ کم تھی اور کہیں زیادہ۔ اس وجہ سے بھی قطع و برید سے کام لینا پڑا۔ بیشتر عنوانات صفحے کی پیشانی پر درمیانی حصے میں نہ تھے، انھیں بھی ٹھیک کرانا پڑا۔ غرض کہ ایسی گوناگوں نوعیت کی اغلاط تھیں کہ الامان والحفیظ۔ میں نے تمام کتابت شدہ اوراق کو لفظاً لفظاً پڑھا۔ کہیں غلطی نکالی، کہیں ترمیم کی۔ غرض کہ اس سے بھی کام بڑھا۔ ستمبر کے شروع میں کتابت پڑھنے کا کام میں نے شروع کیا تھا، جوں جوں کتابت وصول ہوتی رہی، پڑھتا رہا اور تصحیح کے لیے ایک کاتب کے حوالے کرتا رہا۔ آخری صفحات کتابت شدہ (مضمون تحسین فراقی) میرے پاس اکتوبر کے آخر میں آئے اور اس طرح کتابت کا کام مکمل ہوا۔ جس کاتب صاحب کے ذمے تصحیح کا کام تھا، اُن کی خبر لی تو معلوم ہوا کہ حضرت کچھوے کی رفتار چل رہے ہیں۔ مجبوراً اُن سے کام واپس لے کر دو کاتبوں سے معاملہ کیا اور انھیں اپنے گھر میں بٹھا کر کام مکمل کرایا۔ اس وقت تمام کاپیاں میرے سامنے تیار رکھی ہیں اور آج کسی وقت پریس پہنچادی جائیں گی —— یہ ساری رام کہانی اس لیے لکھی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں وہم کا شکار ہوگیا ہوں۔ ۲۵ برس سے اسی پیشے سے منسلک ہوں، اب تک میری نگرانی میں کم از کم دو سو کتابیں، اتنے ہی رسالوں کے عام اور خاص نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ میں اُس وقت تک کام پریس کے حوالے کرنے کو تیار نہیں ہوتا جب تک پوری طرح مطمئن نہ ہو جاؤں۔ مذکورہ کوائف سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ میں وہم کا شکار ہوا یا حالات کا۔ میں نے تمام مسودات کو محض اس لیے نقل کرایا تھا کہ کتابت کی یکسانی رہے، اس کام پر رقم بھی صرف ہوئی اور وقت بھی۔ لیکن میری بدقسمتی سے سوائے محمد شریف صاحب کے کسی نے بعض خاص الفاظ کی کتابت، اور رموز اوقاف کا خیال نہ رکھا۔ آپ نے اس سلسلے میں جو تگ ودو کی، اُس کے لیے میں تہ دل سے ممنون ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں خلوص کی ایسی مثال ملنا ممکن نہیں۔ خدا آپ کو صحت مند، توانا اور خوش وخرم رکھے اور میں آپ کے لطف وکرم سے اسی طرح مستفید ہوتا رہوں۔ کاش تمام خوش نویس حضرات محمد شریف صاحب کی طرح ماہر فن ہوں اور اپنے فن سے مخلص بھی ہوں۔ مجھ پر اُن کا شکریہ بھی

واجب ہے۔ یہ اُن تک پہنچا دیجیے۔ باوجود اس کے کہ آپ کا اور میرا اتنا وقت صرف ہوا، کام ویسا نہ ہوا جیسا کہ ہم آپ چاہتے تھے۔ خیر غلطی میری ہے، میں نے بہ عجلت کتابت کرانے کے لیے آپ سے کہا۔ اگر سارا کام باقاعدہ منصوبے کے تحت ہوتا تو پورا پرچہ محمد شریف صاحب کے قلم سے ہوسکتا تھا۔ اُس وقت میں فخر سے کہہ سکتا تھا کہ کتابت لاہور میں ہوئی ہے۔

خیر اس تجربے سے آئندہ کے لیے سبق حاصل ہوا۔ اب محمد شریف صاحب ہی میرا کام کریں گے یا پھر کوئی ایسا کاتب جس کے خط سے آپ مطمئن ہوں۔ میں دو مسودے ارسال خدمت کررہا ہوں۔ ایک تو ڈاکٹر شوکت سبزواری کی آخری اور غیر مطبوعہ تصنیف ''قواعد اردو'' ہے اور دوسری ''حیاتِ مستعار'' از جلیل قدوائی۔ ''قواعد اردو'' کی کتابت تو لازماً محمد شریف صاحب ہی کریں، یہ میری درخواست ہے، اس لیے کہ اس میں اعراب کا خاص خیال رکھنا ہے۔ عام کاتب کتاب کا بیڑا غرق کردے گا۔ دوسرا مسودہ کسی اچھے کاتب کو دے دیجیے۔ اگر محمد شریف صاحب اسے بھی سنبھال لیں تو سبحان اللہ۔ محمد شریف کی کتابت میں غلطی اوّل تو ہوتی نہیں، اور ہوتی بھی ہے تو برائے نام۔

محترم محمد اعظم صاحب نے جو اشتہار کتابت کیا تھا، اُس کی اجرت سے مطلع فرمایے تاکہ بھیج سکوں۔ اُن کا خط واقعی بے مثال ہے۔

مذکورہ دونوں مسودے ایک مجموعے میں شامل ہوں گے جس کا نام ''بازیافت'' ہے۔ اس کا اشتہار بھی آپ کتابت کرا چکے ہیں۔ یہ دونوں مسودے مکمل ہیں۔ یعنی ص اوّل تا آخر۔ ان کے بارے میں ہدایات (کتابت) بھی مسودوں کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں۔ نمبر بھی پختہ درج ہوں گے۔ یہ دونوں مسودے بھی خوش خط نقل کرائے ہیں تاکہ کاتب کو سہولت رہے۔ اصل مسودے نہایت خراب تھے۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۵-۱۱-۸۰ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ یہ جان کر اطمینان ہوا کہ میرے ارسال کردہ دونوں مسودے آپ کو مل گئے ہیں اور ڈاکٹر شوکت سبزواری صاحب کا مسودہ آپ نے محمد شریف صاحب کے حوالے کر دیا ہے۔ دوسرے مسودے کے لیے میری گزارش یہ ہے کہ آپ جس کاتب کو مناسب سمجھیں، دے دیں۔ لیکن وہ کاتب آپ کے اطمینان کا ہونا چاہیے۔ خط شناسی کے سلسلے میں آپ مجھ سے ہزار گنا بہتر ذوق رکھتے ہیں۔ بس اتنا خیال رکھیے کہ کاتب املا کا خیال کرے۔ ان شاء اللہ جلد ہی ایک دو اور مسودے بھی بھیجوں گا۔

رسالے کے معاملے میں پے در پے تجربات سے گزر رہا ہوں۔ اب پریس والے کے رحم و کرم پر ہوں۔ گویا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ ۱۵ر نومبر کو تمام کاپیاں پریس کے حوالے کر دیں۔ ایک ہفتے کا وعدہ تھا۔ لیکن دوسرا ہفتہ بھی ختم ہو رہا ہے اور ابھی روز اول ہے۔ میرے حق میں دعا کیجیے۔

خط کا جو نمونہ آپ نے بھیجا ہے، وہ اچھا تو ہے لیکن بعض حروف کی نشست ٹھیک نہیں۔ قلم بھی خاصا جلی ہے۔ بہر حال آپ کو فیصلے کا اختیار حاصل ہے۔

چند روز ہوئے نعمت اللہ قادری صاحب آئے تھے۔ آپ کے حوالے سے ایک سو پچاس روپے مانگ رہے تھے۔ اُس وقت میرے پاس نہیں تھے۔ میں نے کہا کہ پھر لے جایئے گا۔ اب آئیں گے تو پیش کر دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۔۱۲۔۸۰ء

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا، ممنون ہوں۔ اس کا شکریہ کہ آپ نے ڈاکٹر شوکت سبزواری کا مسودہ محمد شریف صاحب کو بھیج دیا۔ دوسرا مسودہ بھی کسی اچھے کاتب کے سپرد کر دیجیے۔ وہ کاتب جس نے تحسین فراقی صاحب کا مضمون کتابت کیا تھا، وہ کیسا رہے گا۔ عبدالعزیز خالد صاحب کا مضمون (میرا داغستان) جس کاتب نے لکھا تھا، اُس کا خط بھی خاصا ہے۔ آگے آپ جو مناسب خیال فرمائیں۔ ''بازیافت'' میں پانچ مضمون ہوں گے۔ دو آپ کو بھیج چکا ہوں۔ ایک میرے پاس کتابت شدہ رکھا ہے (صفیر و غالب)۔ دو اور ہوں گے جو جنوری کے پہلے ہفتے میں بھیجوں گا۔ ان سب کی کتابت اگر آپ ہی کے ذریعے ہو جائے تو کرم ہوگا۔

''تخلیقی ادب'' کے دونوں شمارے خدا خدا کر کے چھپ گئے ہیں۔ اب میں جلد ساز کے رحم و کرم پر ہوں۔ ان شاء اللہ آٹھ دس روز میں یہ دونوں شمارے آپ کو مل جائیں گے۔

نعمت اللہ قادری صاحب نے پکا وعدہ کیا تھا کہ وہ لاہور جاتے وقت مجھ سے مل کر جائیں گے۔ مگر افسوس کہ وہ چلے گئے۔ یہ بات اُن کے بڑے بھائی ایوب قادری صاحب سے معلوم ہوئی۔ اُن سے پوچھیے گا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ وہ جس وقت آئے تھے اُس وقت مطلوبہ رقم میرے پاس نہیں تھی۔ میں نے پھر آنے کے لیے کہا تھا۔ آپ کے مطلوبہ رسائل و کتب جلد ہی حاصل کر کے بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۴۔۱۲۔۸۰ء

(۸۷)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ رسالہ تیار ہوگیا ہے۔ آپ کے نام کا پیکٹ بنا رکھا ہے۔ یہ ۲۷ کو پوسٹ ہوگا کیوں کہ کل اور پرسوں ڈاک خانہ بند رہے گا۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ قواعد اردو کی کتابت کا بڑا حصہ مکمل ہوگیا ہے۔ آپ کتابت شدہ صفحات پہلے خود پڑھ لیں اور تصحیح کرالیں۔ اُس کے بعد مجھے بھیجیے گا۔ کتابت آپ پڑھیں گے تو مجھے اطمینان رہے گا۔ میں اس کتاب کے پروف شاید ہی خود پڑھ سکوں۔ اس لیے کہ مصروفیت اتنی زیادہ ہے کہ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ میں مسودے کی تصحیح و ترتیب کے بعد کتابت بھی پڑھوں۔ آپ سے بہتر پروف کون پڑھ سکتا ہے۔ اگر بفرضِ محال کوئی غلطی رہ گئی یا کوئی ترمیم کرنی پڑی تو اس کا انتظام یہیں کرلوں گا— آپ کا مشورہ کہ یہیں کتابت کا انتظام کرلوں، سر آنکھوں پر، کاتب تو یہاں مل جائیں گے لیکن آپ سے استفادہ کس طرح کروں گا؟ لہٰذا گزارش ہے کہ آپ فی الحال کتابت کا کام لاہور ہی میں ہونے دیں۔ محمد شریف صاحب سے کہیے کہ وہ میرا کام کرتے رہیں۔ مجھے وہ پسند ہیں، خاص طور پر اس لیے کہ خط بھی اچھا ہے اور غلطیاں بھی نہیں ہوتیں۔ معاوضہ بڑھانے کے سلسلے میں میں کیا عرض کرسکتا ہوں، آپ نام ہی کے نہیں واقعی مختار ہیں۔ ایک روپیہ فی صفحہ بڑھا دیجیے۔ یعنی نو ۹ روپے اُن کے اور ایک روپیہ پروفوں کا۔

رسالے کی طباعت میں بہت اخراجات ہوگئے۔ کاغذ بازار میں بالکل نہیں تھا۔ چارسدہ تک نایاب تھا۔ بڑی مشکل سے رومانیہ کا سفید کاغذ ملا۔ وہ بھی بہت باریک چھپائی دوسری طرف جھلکتی ہے۔ یہ کاغذ =/۱۹۲ روپے ریم ملا۔ ۱۰۰ ریم صرف ہوئے۔ سرورق کے کارڈ، ڈیزائن، چھپائی، متن کی چھپائی اور جلد سازی وغیرہ کے اخراجات کا آپ خود اندازہ کرلیجیے۔ ان وجوہ سے قیمت زیادہ رکھنی پڑی (یعنی پچاس روپے فی جلد) لیکن امید نہیں ہے کہ لاگت بھی نکل سکے۔ ان شاء اللہ اشتہارات سے صورتِ حال بہتر ہوجائے گی۔ اشتہارات کے لیے ایک الگ بروشیر نکال رہا ہوں۔ جنوری کے آخر میں—

کتابت کے سلسلے میں رقم فوری طور پر نہیں بھیج رہا۔ جنوری کے آخر تک رسالے کی

فروخت سے رقم ملے گی۔ اُس وقت بھیجوں گا۔ اگر اس سے پہلے انتظام ہوگیا تو آپ کو انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ آئندہ اس سلسلے میں کبھی زحمت نہیں دوں گا۔ آپ جب فرمایا کریں گے فوری طور پر رقم بھیج دیا کروں گا۔ امید ہے آپ مذکورہ حالات کے پیشِ نظر چند روز کی تاخیر گوارا فرمالیں گے۔

اگر کسی وجہ سے محمد شریف صاحب ''حیات مستعار'' کی کتابت نہ کرسکیں تو پھر اُس کاتب سے لکھوا لیجیے جس نے ''یہ تمیں برس کا قصہ'' لکھا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ کسی اور سے لکھوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ شریف صاحب ہی توجہ فرمائیں گے۔ آئندہ مضامین کے سلسلے میں وہ عجلت نہیں ہوگی جس کا اظہار پہلے ہو چکا ہے۔ اب یہ صورت ہوگی کہ میں اپنی سہولت سے مسودے بھیجتا رہوں گا۔ شریف صاحب اپنی پہلی فرصت میں کتابت کرتے رہیں۔ میری طرف سے جلدی کا تقاضا نہ ہوگا۔ اگر ایسی کوئی بات ہوگی تو میں اپنا پروگرام کم از کم ایک مہینہ پہلے لکھ دوں گا۔

اردو بورڈ کی لغت کے تین ایڈیشن ہیں۔ اعلیٰ پانچ سو روپے، معیاری تین سو روپے، عوامی دو سو روپے۔ رعایت ۲۵ فی صد تک مل جائے گی۔ سنا ہے کہ دوسری جلد بھی چھپ گئی ہے۔ وہ ابھی میں نے دیکھی نہیں۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۴۔۱۲۔۸۰ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۸۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ آپ کو پرچہ پسند آیا۔ محنت ٹھکانے لگی۔ طباعت کے سلسلے میں جو تکالیف برداشت کی ہیں بس وہ میں ہی جانتا ہوں۔ نو ۹ ریم ضائع ہوئے کیوں کہ

ان کے اکثر الفاظ اڑ گئے تھے۔ انھیں دوبارہ چھپوایا۔ یہ رومانیہ کا سفید کاغذ ہے =/۲۰۰ روپے ریم۔ اسی سے نقصان کا اندازہ کر لیجیے۔ بہر حال ان سب پریشانیوں کے بعد رسالہ اتنا برا نہیں رہا۔ جس نے دیکھا، پسند کیا۔ اس تعریف کے اصل مستحق آپ ہیں کہ آپ نے کتابت کے سلسلے میں میرے بوجھ کو کم کیا۔

سرورق پر "تخلیقی ادب" آرٹسٹ کی قلم کاری کا نتیجہ ہے۔ اب آرٹسٹ حضرات خطاطی کا دعویٰ بھی کرنے لگے ہیں۔ اب تو یہ غلطی سرزد ہوگئی۔ یقیناً نسخ یا نستعلیق کی بہار کچھ اور ہی ہوتی۔

میں تو اب تک یہ سمجھ رہا تھا کہ کاتب حضرات کو آٹھ روپے دیے جا رہے ہیں اور ایک روپیہ پروف ریڈنگ کا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے اپنے گرامی نامے میں یہی تحریر فرمایا تھا— یہ جان کر بے حد افسوس ہوا کہ آپ نے کام کی کوئی اجرت وصول نہیں کی۔ یقین کیجیے کہ میں اپنے طور پر یہی سمجھ رہا تھا کہ مذکورہ حساب کے مطابق کام ہو رہا ہے— اسی لیے میں نے لکھا تھا کہ اب کتابت نو روپے کر دیجیے۔ یعنی نو کتابت کے اور ایک پروف ریڈنگ کا کل دس۔

محمد شریف صاحب سے آپ بات کیجیے کہ وہ کیا اجرت لیں گے۔ کتابت مجھے ویسی ہی چاہیے جیسی تحسین فراقی صاحب کے مضمون کی ہے۔ یعنی خوب گھٹی ہوئی۔ اگر دس روپے فی صفحہ انھیں منظور ہو تو آئندہ کے لیے سارا کام انھیں سے لیجیے اور اگر ممکن ہو تو جلیل قدوائی صاحب کا مسودہ انھیں کو بھجوا دیجیے۔ سعید کمال صاحب کا خط ٹھیک ہے لیکن وہ لفظوں کا درمیانی فاصلہ کچھ زیادہ ہی رکھتے ہیں۔ ب ے کو پوری طاقت سے کھینچتے ہیں۔ اگر مسودے پر انھوں نے کام شروع کر دیا ہے تو اُن سے کہیے کہ ذرا ہاتھ روک کر لکھیں نیز روشنائی بھی اچھی لگائیں۔ میں عنقریب ایک اور مسودہ بھیجوں گا۔ اس عرصے میں آپ محمد شریف صاحب سے بات کر رکھیے۔ معلوم نہیں طفیل صاحب ۵ ے نے پرچہ دیکھا یا نہیں۔ میں نے آپ کے ساتھ ہی انھیں بھی پوسٹ کیا تھا۔ کراچی وہ میرے کہنے پر ہی آئے ہیں۔ انھیں بعض چیزوں کے عکس مطلوب تھے۔ میں نے لکھا تھا کہ یہ کام آپ کے آئے بغیر نہیں ہوگا۔ لیکن وہ مجھ سے ملے نہیں۔ شاید جانے سے پہلے ملیں۔

اب آخر میں ایک بات— امید ہے آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں

گے۔ آپ میرے ساتھ جو تعاون فرما رہے ہیں، وہ محض بربنائے خلوص ہے۔ اس کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات میرے لیے انتہائی تکلیف کا باعث ہے کہ پچھلے کام میں آپ نے کچھ نہیں لیا۔ بہر حال میری خواہش ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم پانچ سو روپے آپ میری طرف سے قبول فرمالیں۔ یہ رقم میں فروری میں کتابت کی رقم کے ساتھ بھیجوں گا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ آئندہ کے لیے آپ نوٹ فرمالیں کہ پروف ریڈنگ کی اجرت مبلغ ایک روپیہ فی صفحہ آپ کتابت کے ساتھ ہی وصول فرمالیا کریں۔

آپ کے جواب کا بے تابی سے انتظار کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۵۔۱۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

پس نوشت:

ڈاکٹر شوکت سبزواری کی کتاب کی پروف ریڈنگ کرنے کے بعد تصحیح کرا دیجیے۔ اس کے بعد مجھے بھیجیے۔ آپ پڑھ لیں گے تو مجھے اطمینان رہے گا۔ دوسرے اب مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ مسودہ ٹھیک کرنے کے بعد کتابت بھی پڑھوں۔ کرنے کے لیے بے شمار کام ہیں۔ اس لیے اب جو وقت ملتا ہے دوسرے کاموں پر صرف کرنا چاہتا ہوں۔

خواجہ

(۸۹)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ لائبریری کے لیے الگ کمرہ تعمیر کرا رہے ہیں۔ اب کے لاہور آنا ہوا تو آپ کی لائبریری سے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤں گا۔

آپ نے میری حقیر پیشکش کو مسترد فرمادیا، اس سے افسوس ہوا۔ دراصل آپ کے کام کا معاوضہ ادا کرنے کا خیال بھی نہیں ہے اور نہ ادا کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ یہ سارا کاروبار شوق ہے اور بربنائے خلوص ہے۔ لیکن میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ آپ شاید نقوش کا کام معاوضے پر کرتے ہیں، اس لیے میں نے یہ بات لکھی تھی۔ اور شاید انجمن سے میری جو کتاب چھپی تھی (اقبال) اُس کے سلسلے میں بھی کچھ اسی قسم کی بات طے پائی تھی —— یہ جان کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ آپ نے نقوش کے کام کا کبھی کوئی معاوضہ نہیں لیا۔ عالم صاحب! آپ جیسے لوگ اس دنیا میں شاید ہی ہوں۔ خدا آپ کو ہمیشہ خوش وخرم اور صحت مند رکھے اور آپ اسی طرح دوستوں کی خدمت کرتے رہیں —— لیکن اس کے ساتھ ہی میری یہ گزارش بھی ہے کہ اگر کوئی دوست حقِ خدمت کے طور پر نہ سہی، حقِ رفاقت کے طور پر بربنائے خلوص کچھ پیش کرنا چاہے تو اُسے قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امید ہے آپ اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی فرمائیں گے اور میرے سابقہ خط کو دوبارہ ملاحظہ کرکے میری درخواست منظور کرلیں گے۔ میں آپ کے کام کا معاوضہ نہیں دوں گا بلکہ اس صورت میں تھوڑی سی خوشی حاصل کروں گا —— کیا آپ کو میری خوشی منظور نہیں ہے؟ میری خوشی کا انحصار ان دو باتوں پر ہے۔

(۱) سابقہ کام کے سلسلے میں آپ =/۵۰۰ روپے کی حقیر رقم قبول فرمالیں۔

(۲) آئندہ کام کے سلسلے میں فی صفحہ ایک روپیہ کے حساب سے "نذرانہ" قبول فرمالیں۔

جلیل قدوائی صاحب کی آپ بیتی کی کتابت اگر محمد شریف صاحب ہی کردیں تو بہت اچھا ہو — میں چاہتا ہوں کہ مارچ تک "بازیافت" بھی شائع ہوجائے۔ اس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہوں گی۔

(۱) غالب اور صفیر بلگرامی (کتابت شدہ موجود ہے)

(۲) قواعدِ اردو (کتابت شدہ)

(۳) حیاتِ مستعار (مسودہ آپ کے پاس ہے)

(۴) باقیاتِ عبدالحق (مسودہ نقل ہو رہا ہے)

(۵) فرمانِ سلیمانی (زیرِ ترتیب ہے)

(۶) دیوانِ حقیقت (")

کل صفحات تقریباً سات سو ہوں گے۔ گویا یہ چھ مختلف کتابیں ہیں جو ایک ہی کتاب میں شامل ہوں گی۔ نمبر۴ نمبر۵ نمبر۶ کے مسودات فروری کے آخر تک بھیجوں گا۔ ممکن ہے بعض اجزا پہلے ہی بھیج دوں۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام۔ محمد شریف صاحب سے کہیے ایک مرتبہ بازیافت کی کتابت کردیں۔ آئندہ کی آئندہ دیکھی جائے گی۔

میرا ارادہ ہے کہ بازیافت کا ایک شمارہ مولانا غلام رسول مہر کے لیے وقف کیا جائے۔ میرے پاس مولانا ابوسلمان صاحب، حمزہ فاروقی صاحب اور میرے نام کے خطوط ہیں۔ پیر حسام الدین راشدی نے بھی تمام خطوط دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ اس سلسلے میں میری کیا مدد کریں گے؟

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا پچھلا خط مل چکا ہوگا —— یہ سطریں آپ کے تازہ گرامی نامے کی رسید میں لکھ رہا ہوں۔ مشرق کا تبصرہ بھیجنے کا شکریہ قبول فرمایئے۔ آئندہ بھی تخلیقی ادب کے سلسلے میں کوئی چیز نظر آئے تو ارسال کیجیے —— جنگ میں دونوں جلدوں پر الگ الگ تبصرے شائع ہوئے تھے۔ عالی صاحب نے بھی اپنے کالم میں تفصیل سے لکھا ہے۔ حریت، ڈان، آہنگ وغیرہ میں بھی تبصرے چھپ چکے ہیں۔ ریڈیو کراچی سے دو تبصرے ہو چکے ہیں اور تبصرے بھی شائع ہوں گے —— پھر ان سب کو ایک کتابچے کی صورت میں شائع کروں گا۔

لاہور کے لیے مکتبۂ اردو ڈائجسٹ کو سول ایجنسی دی گئی ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے لاہور کی دکانوں پر رسالہ رکھا یا نہیں۔

ایک کاتب ہاتھ لگا ہے۔ اُس کے خط کا نمونہ ارسال ہے۔ از رہ کرم یہ فرمایئے کہ خط کیسا ہے؟ سوچ رہا ہوں کہ کچھ چیزیں اس سے بھی کتابت کرالوں۔ آدمی شریف ہے۔ پریشان نہیں کرے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۶۔۱۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کے دو لفافے ایک ساتھ ملے، ایک میں ۳۱ر جنوری کا خط اور دوسرے میں ۱۰ر فروری کے مشرق کا تراشا۔ یہ ہے ہمارے محکمۂ ڈاک کا نظام۔ خط کے لفافے پر کراچی پہنچنے کی ۲ر فروری کی مہر ثبت ہے اور یہ مجھے آج ملا ہے۔ آپ یہ بڑا کرم کرتے ہیں کہ تحقیقی ادب سے متعلق تراشے بھیج دیتے ہیں، ورنہ میں ان سے بے خبر رہتا۔

اس کا بے حد شکریہ کہ آپ نذرانہ قبول کرنے پر راضی ہو گئے۔ اس مہینے میں ایک چیک بھیجوں گا، اس میں پانچ سو آپ کے لیے ہوں گے اور باقی کتابت کی مد میں۔ یہ جان کر حیرت ہوئی کہ آپ نے کتاب ''اقبال'' کی کتابت خوانی کے سلسلے میں کوئی اعزازیہ قبول نہیں کیا۔ اگر آپ کے پاس میرے خطوط محفوظ ہوں تو ملاحظہ کیجیے کہ میں نے متعدد مرتبہ واضح طور پر لکھا تھا کہ ایک روپیہ کتابت خوانی کا ہوگا۔ لیکن آپ نے مجھے بتائے بغیر ایسے ایثار سے کام لیا جس کی اس زمانے میں مثال ملنی مشکل ہے۔ اگر اُسی وقت مجھے اس کا علم ہو جاتا تو میں اصرار کرتا کہ آپ محنتانہ وصول فرمالیں۔ بہر حال اب آیندہ کے لیے طے ہے کہ ایک روپیہ صفحہ کے حساب سے آپ اعزازیہ وصول فرمائیں گے۔ گو آپ کی محنت کے مقابلے پر یہ رقم کوئی حیثیت نہیں رکھتی، لیکن کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے۔

''حیاتِ مستعار'' کی کتابت کا کام کہاں تک پہنچا؟ ڈاکٹر سبزواری کی کتاب کی تصحیح

ہوگئی ہو تو وہ بھیج دیجیے۔

آیندہ کے کام کے لیے محمد شریف صاحب اگر راضی نہیں ہیں تو پھر آپ دو ایک کاتبوں سے معاملہ کر رکھیے۔ کوشش کیجیے کہ کتابت کی اجرت زیادہ نہ ہو۔ بہر حال آپ کا جو فیصلہ ہوگا مجھے منظور ہوگا۔

کام کی صورت یہ ہے کہ فی الحال دو مسودے بیک وقت تیار ہو رہے ہیں۔ یہ شاید اس مہینے کے آخر تک بھیج دوں۔ اس کے بعد یہ ہوگا کہ جوں جوں مسودے آتے رہیں گے، آپ کو بھیجتا رہوں گا۔ میں نے یہ بھی طے کیا ہے کہ آپ کی تصحیح شدہ کتابت کو خود نہیں پڑھوں گا اور جو کچھ آپ بھیجیں گے اس کو اسی صورت میں چھپوا دوں گا۔

''تخلیقی ادب'' کی سول ایجنسی لاہور کے لیے اردو ڈائجسٹ والوں نے لے لی ہے۔ معلوم نہیں وہاں کی اہم دکانوں پر رسالہ رکھا گیا کہ نہیں۔ کراچی میں رسالہ فروخت ہو رہا ہے، مگر رقم کی وصولی کم ہو رہی ہے۔ اتنا یقینی ہے کہ سارا پرچہ بک جائے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۲۔۲۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور۔

(۹۲)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ اس سے پہلے میں ایک خط لکھ چکا ہوں ملا ہوگا۔ اس میں آپ کے سابقہ خطوں کی رسید تھی۔

قواعد اردو کی تصحیح کے سلسلے میں منسلکہ کاغذ ملاحظہ فرمایئے۔

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ دوسری کتاب کی کتابت شروع ہو چکی ہے۔ بس حضرت مجھے تو آپ کتابت کی طرف سے بے نیاز کر دیجیے۔ کاش آپ یہاں ہوتے یا میں لاہور میں ہوتا تو پھر آپ کی رفاقت و رہنمائی میں بہت سے کام انجام دیے جا سکتے تھے۔ اب

بھی، یہاں بیٹھ کر، میں جس قدر بھی باعث زحمت بن سکتا ہوں، اس سے دریغ نہ کروں گا۔

مولانا مہر مرحوم کے سلسلے میں آپ نے جس تعاون کا یقین دلایا ہے، اُس کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ محترم حسام الدین راشدی صاحب نے حتمی وعدہ کیا ہے کہ وہ آیندہ چند روز میں مہر صاحب کے خطوط میرے حوالے کردیں گے۔ میں اپنے طور پر جو کچھ کرسکتا ہوں، کر رہا ہوں۔ اس کے بعد لاہور آکر آپ سے چیزیں حاصل کروں گا۔ اس دوران میں آپ چیزوں کو یک جا کرتے رہیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ایک یادگاری مجموعہ ہوگا۔

حسب وعدہ اس ماہ کے آخر تک چیک بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۹۔۲۔۸۱ء

یہ خط پرسوں لکھا تھا۔ آج ہفتے کی صبح کو پوسٹ کر رہا ہوں۔

م
۲۱۔۲۔۸۱ء

(۹۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ آداب۔

امید ہے میرا پچھلا خط مل چکا ہوگا۔ اس عریضے کے ہمراہ دو ہزار روپے کا چیک ارسال خدمت ہے۔ پانچ سو روپے آپ کے لیے اور باقی پندرہ سو روپے کتابت کی مد میں ہیں۔ ساتھ ہی ایک مسودہ بھی ارسال خدمت ہے۔ یہ ''فرمانِ سلیمانی'' کا مسودہ ہے۔ بڑی نادر و نایاب کتاب ہے۔ اسے بھی ''بازیافت'' میں شامل کروں گا۔ اس کا مقدمہ اور تعلیقات وغیرہ بعد میں بھیجوں گا۔ اس پر پختہ نمبر ڈلوایے گا ص (۱) سے۔ کتابت کے بعد تعلیقات میں انھیں پختہ نمبروں کا حوالہ دیا جائے گا۔ اس مسودے کی کتابت کے لیے خاص ہدایات منسلک ہیں۔

ازراہ کرم ان چیزوں کی وصولی سے مطلع فرمایئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۲۸۔۲۔۸۱ء

(۹۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ اس سے پہلے نوائے وقت اور مشرق کے تراشے ملے تھے۔ ان عنایتوں کے لیے شکر گزار ہوں۔ یہ جان کر اطمینان ہوا کہ فرمانِ سلیمانی کا مسودہ اور چیک آپ کو مل گئے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ فرمان سلیمانی کی کتابت شریف صاحب ہی کردیں۔ یہ کتاب میری سالہا سال کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کے مخطوطے کو جس وقت سے میں نے پڑھا ہے، کچھ میں ہی جانتا ہوں۔ اس پر مفصل مقدمہ اور مقامات و عمارات و رجال وغیرہ پر مفصل حواشی لکھے ہیں۔ کیا یہ اس کی مستحق نہیں ہے کہ اس کی کتابت اچھی ہو؟ شریف صاحب آخر میرا کام کرتے ہی تھے، اب اتنی بے اعتنائی کس لیے؟ ایک مرتبہ پھر کوشش کر دیکھیے شاید وہ راضی ہو جائیں۔

تحقیقی ادب کے تیسرے شمارے کا کام بھی سر پر آرہا ہے۔ اس کے لیے کاتب کا انتظام ابھی سے کر رکھیے۔ اگر موجودہ کاتب صاحب درمیان میں دوسروں کا کام کرتے رہے تو معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا ــــ سچی بات یہ ہے کہ میں آپ ہی کے سہارے پر کام کیے جا رہا ہوں، اگر آپ نے حوصلہ افزائی نہ کی تو میری ہمت جواب دے جائے گی۔

ابھی تو والد صاحب مرحوم کی ڈائری کی کتابت ہوگی۔ اُن کے نام کے مشاہیر کے خطوط کی کتابت ہوگی ــــ میں نے آپ کے سہارے پر کام پھیلا لیا ہے۔ اس لیے کتابت کے کام کی صورت آپ ہی نکالیے۔

میں ڈھونڈھ کو ترجیح نہیں دیتا۔ لیکن یہاں معاملہ دوسرا ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم

نے ان الفاظ سے بحث کی ہے جو ڈھ پر ختم ہوتے ہیں۔ اصلاً اس لفظ کے آخر میں ڈھ ہے مگر اب صرف ڈ رہ گئی ہے۔ یہ لفظ لغات میں بھی ملتا ہے۔ نور اللغات میں ڈھونڈنا کے ساتھ ڈھونڈھنا لکھا ہے اور Duncan Forbes کی لغت میں ڈھونڈھ۔ ڈھونڈھن۔ ڈھونڈھار۔ ڈھونڈھ ڈھانڈھ۔ ڈھونڈھنا۔ ڈھونڈھیا۔ موجود ہیں—— عام تحریر میں دوسری ڈال کے بعد ھ درست نہیں یا مروج نہیں لیکن علمی مباحث میں بطور مثال پیش کرنا درست ہے۔ پوری کتاب میں یہ لفظ صرف ایک مرتبہ ''ڈھونڈھ'' لکھا گیا ہے۔ ہر جگہ نہیں۔ امید ہے یہ وضاحت کافی ہوگی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۰-۳-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۵)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ایک عریضہ لکھ چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔ آج مجھے خیال آیا کہ اگر ''فرمان سلیمانی'' کی کتابت شریف صاحب کریں تو اس کا مسطر ۲۷ کی بجائے ۲۳ سطری کر دیجیے۔ اگر شریف صاحب راضی نہ ہوں تو کوئی بہت اچھا کاتب اس کام پر متعین کیجیے میں نے اسے الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے—— پہلے یہ ارادہ تھا کہ اسے ''بازیافت'' میں شامل کروں گا۔ اس کا پچاس ایک صفحے کا دیباچہ ہوگا اور اتنے ہی صفحات کے حواشی۔ دیباچہ لکھ چکا ہوں۔ حواشی لکھ رہا ہوں۔

''بازیافت'' میں صرف وہی کتابیں شامل کروں گا جن کی ضخامت ۱۵۰ صفحات کے اندر ہو۔ ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کے صفحات ۲۰۰ ہیں۔ اس لیے اسے بھی الگ چھاپنے کا پروگرام بنایا ہے۔ آج کل اس کی کتابت کی چیکنگ کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ اپریل میں یہ کتاب مطبوعہ صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔

آج کل یہاں ہندوستان کے اہل علم خاصی تعداد میں آئے ہوئے ہیں۔ پرسوں صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب ۶؎ کا فون آیا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے مولانا سعید احمد اکبرآبادی صاحب ۷؎ کا فون آیا ہے۔ آج کل میں ان حضرات سے ملاقاتیں ہوں گی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۷-۳-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اب کے آپ کا خط بہت جلد ملا۔ ۱۹؍ کو آپ نے لکھا، ۲۱ کو یہاں پہنچ گیا۔ دیکھیے اب میرا یہ خط آپ کو کب ملتا ہے—— آپ کے ہمسائے کاتب صاحب کا خط اچھا ہے۔ ان سے کام لیتے رہیے۔ ایک مسودہ اور ان شاء اللہ جلد ہی بھیجوں گا۔ آپ ایک آدھ اور اچھے کاتب کا انتظام کر رکھیے۔

ضمیر نیازی صاحب کو آج صبح سے تین مرتبہ فون کر چکا ہوں، لیکن وہ اپنے دفتر میں موجود نہ تھے۔ میں ان شاء اللہ اُن کو قابو میں کر لوں گا، اور آپ کی کتابیں حاصل کر لوں گا—— قابو کرنے کی بات اس لیے لکھی ہے کہ جن کو قابو ہی کرنا پڑتا ہے۔

آج کل یہاں ہندوستان کے کئی اہل علم موجود ہیں۔ کل شام مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مولانا سید صباح الدین عبدالرحمٰن اور ڈاکٹر نثار احمد فاروقی ۸؎ غریب خانے پر تشریف لائے تھے۔ متعدد مقامی اہل علم بھی تھے۔ بڑی اچھی محفل رات گیارہ بجے تک رہی۔

کتابت شدہ صفحہ واپس بھیج رہا ہوں۔

کتابوں کے سلسلے میں تگ و دو نہ کرنے کا جو طعنہ آپ نے دیا ہے، اُس پر شرمندہ ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں گھر سے باہر نہیں نکلتا۔ ساری دنیا سے رابطہ یا تو خط و کتابت کے ذریعے ہے یا فون کے ذریعے۔ اب تک جو کوتاہیاں ہوئی ہیں، اُن کے لیے تہِ دل سے

معذرت خواہ ہوں۔ آپ کو جن کتابوں کی ضرورت ہے، اُن کی فہرست ایک مرتبہ پھر بھیج دیجیے۔ اب کے تمام کام چھوڑ کر تعمیل ارشاد کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۲-۳-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۷)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ۳۰ مارچ کا آج موصول ہوا ہے۔ یعنی پورے آٹھ دن بعد۔ اس میں کچھ قصور میرے ڈاکیے کا بھی ہے جو کئی کئی دن کی ڈاک اپنے ہی پاس جمع کرتا رہتا ہے۔ ممنون ہوں کہ آپ نے محمد شریف صاحب کو کتابت کے لیے آمادہ کر لیا۔ ''فرمان سلیمانی'' کا متن کتابت ہو جائے تو مقدمہ اور حواشی بھی بھیج دوں گا۔ ''قواعد اردو'' کی جو کتابت ہوئی ہو تو بھیج دیجیے۔ پیکنگ اچھی طرح کیجے گا۔ ''حیاتِ مستعار'' کا کام کہاں تک پہنچا؟۔ جناب والا، آپ کے سہارے پر (ظاہر ہے کہ پہلا سہارا خداوند تعالیٰ کا ہے) میں نے اپنے اندر حوصلہ پیدا کیا اور کام کرنا شروع کیا۔ لیکن اب آپ کی طرف سے کتابت کے کام میں جو ڈھیل ہونے لگی ہے تو میرا حوصلہ بھی پست ہونے لگا ہے۔ اس وقت میرے سامنے مندرجہ ذیل کام ہیں:

(۱) فرمان سلیمانی۔ تقریباً تین سو صفحات۔
(۲) بازیافت۔ تقریباً سات سو صفحات۔
(۳) تخلیقی ادب۔ شمارہ نمبر ۳ پانچ سو صفحات۔

کوئی ایسا پروگرام بنایے کہ آیندہ چند ماہ میں یہ سب کام ہو جائیں، یا پھر حکم دیجیے کہ میں اپنے شوقِ فضول کو ترک کر کے مزید گوشہ نشین ہو جاؤں! مجھے معلوم ہے کہ کاتبوں کے حصول میں آپ کو دقت ہوتی ہوگی، لیکن یہ بھی تو سوچیے کہ میں نے اپنی ساری امیدیں آپ سے وابستہ

کر رکھی ہیں۔

۲۳ سطروں کا مسطر صرف فرمان سلیمانی کا ہوگا۔ باقی سب چیزیں ۲۷ سطری ہوں گی۔

بروشیر کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے۔ پہلے جو اشتہار ملے تھے، اُن کی معیاد گزر گئی۔ اب از سرِ نو اشتہارات جمع کیے جا رہے ہیں۔ چند مخلص دوست مدد کر رہے ہیں۔ میں تو گوشہ نشین ہوں، اس کام کے لیے تگ و دو کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔

یہ افسوس ناک خبر تو آپ کو مل گئی ہوگی کہ نعمت اللہ قادری صاحب کا ۲ اپریل کو انتقال ہو گیا۔ افسوس کہ ایک اچھا اور نیک انسان ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ ۲۵ مارچ کو سید صباح الدین عبدالرحمٰن کی قیام گاہ پر اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔ معلوم نہیں تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ ۲۹ کو وہ ایک بس سے ٹکرا کر شدید زخمی ہوئے۔ ۳۰ کو میں انھیں اسپتال دیکھنے گیا، اُس وقت وہ ہوش میں تھے۔ مجھے پہچانا۔ سلام کا جواب دیا۔ ۲ کو اچانک حالت بگڑ گئی اور انتقال ہو گیا۔

''غالب اور صفیر بلگرامی'' کی طباعت کل سے شروع ہو رہی ہے۔

ضمیر نیازی سے میری بات ہو گئی ہے۔ انھوں نے آپ کا پتا مجھ سے لے لیا تھا اور کہا تھا دونوں کتابیں میں دفتر میں لے آیا ہوں اور جلد ہی پوسٹ کر دوں گا۔ اگر میرا یہ خط ملنے تک کتابیں نہ ملی ہوں تو مطلع کیجیے، میں اُن سے پھر بات کروں گا۔ والد صاحب مرحوم کی تصانیف کا قصہ یہ ہے کہ کچھ تصانیف مختصر رسالوں کی صورت میں ہیں۔ اور یہ میرے چھوٹے بھائی کے مکان میں رکھی ہیں جو مقفل ہے۔ بھائی کا تبادلہ نیروبی ہو گیا۔ مکان کی چابی دوسرے بھائی کے پاس ہے۔ بس کاہلی کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا کہ ایک سے چابی لوں اور دوسرے کے مکان پر جاؤں۔ بہر حال یہ کام لازماً ہو جائے گا۔ کیا والد صاحب کی کتاب ''ببلیو گرافی آف اقبال'' ۷۹ء (اقبال اکیڈیمی) آپ کے پاس ہے؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۶-۴-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۹۸)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

رجسٹرڈ پیکٹ کے ذریعے گرامی نامہ اور ڈاکٹر شوکت سبزواری کی کتاب کا مسودہ مع کتابت موصول ہوا۔اس وقت صرف وصولی کی رسید بھیج رہا ہوں۔ مفصل خط اور نیا مسودہ کل یا پرسوں پوسٹ کردوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۱۹۔۴۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۹۹)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔آداب

ڈاکٹر شوکت مرحوم کی کتاب کی کتابت مل گئی تھی۔اس کی وصولی کا خط لکھ چکا ہوں۔امید ہے ملا ہوگا۔اس عریضے کے ہمراہ دو مسودے بھیج رہا ہوں۔ایک تو ''دکنی ادب کا ارتقا'' ہے۔یہ مولوی عبدالحق مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف ہے۔یہ بازیافت میں شامل ہوگی۔اس کا مسودہ میں نے بڑی احتیاط سے تیار کرایا ہے۔اصل سے مقابلہ کرنے میں خاصا وقت صرف ہوا ہے۔اس میں دکنی کے اقتباسات بہت ہیں۔کاتب سے کہیے کہ جس طرح لکھا ہے اُسی طرح لکھ دے۔ان شاء اللہ کوئی وقت نہیں ہوگی۔دوسرا مسودہ ایک نظم کا ہے۔نظم کا قلم وہی ہو جو تخلیقی ادب میں ٹی ایس ایلیٹ کی نظموں کا تھا۔یہ نظم بھی تخلیقی ادب میں شامل ہوگی۔اب میں مسودات تسلسل سے بھیجتا رہوں گا۔خدا نے چاہا تو کاتب خالی ہاتھ نہیں رہے گا۔

فرمان سلیمانی کی صورت یہ ہے کہ جب تک متن کی کتابت مکمل نہیں ہوجائے

گی، حواشی کی کتابت شروع نہیں ہوسکتی۔کیوں کہ حواشی میں جگہ جگہ متن کے صفحات کے نمبر شمار دیے جائیں گے۔

والد صاحب کی کتابیں عنقریب آپ کو مل جائیں گی۔

آج کل بے حد مصروف ہوں۔فرمان سلیمانی اور بازیافت کا کام بہت زیادہ ہے۔روزانہ بارہ چودہ گھنٹے کام کرتا ہوں، پھر بھی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ نہیں کیا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۳۔۴۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

نظم کی کتابت محمد شریف صاحب ہی کریں تو اچھا ہے۔کیوں کہ پہلے بھی اس سلسلے کی نظموں کی کتابت وہی کر چکے ہیں۔

(۱۰۰)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

گزشتہ ماہ کی ۲۳ کو ایک رجسٹری پیکٹ بھیجا تھا۔اس میں کتابت کے لیے دو مسودات تھے ان کی وصولی کی اطلاع اب تک نہیں ملی۔جلیل قدوائی کی آپ بیتی کی ''خیریت'' بھی معلوم نہیں ہوئی۔امید ہے اب تک اس کی تصحیح ہو چکی ہوگی — پہلے آپ کی طرف سے خط کے جواب میں اتنی تاخیر کبھی نہیں ہوئی تھی، اس لیے تشویش ہے۔ازراہ کرم اپنی خیریت کی اطلاع دیجیے۔

آج کی ڈاک سے والد صاحب مرحوم کی دو کتابیں بذریعہ رجسٹری بھیج رہا ہوں، ان کی وصولی سے مطلع فرمائیے۔

غالب اور صفیر بلگرامی والی کتاب یکم اپریل سے پریس میں ہے۔بازار میں کاغذ نہیں مل رہا۔پرسوں ملا ہے۔کل صبح سے طباعت شروع ہو رہی ہے۔''بازیافت'' کے دو ایک مسودات رہ گئے ہیں، آج کل انھیں پر کام کر رہا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۰-۵-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۰۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کے دونوں گرامی نامے یکے بعد دیگرے ملے۔ ممنون ہوں۔ آپ کی ذہنی اور جسمانی پریشانی کا احوال معلوم کر کے تشویش ہوئی۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

کتابت کے سلسلے میں اب کے تو واقعی کاتب حضرات نے کمال کر دیا۔ ظاہر ہے کہ آپ بے بس ہیں۔ بہر حال اب تک جو مسودات آپ کے پاس پہنچے ہیں، کسی نہ کسی طرح ان کی کتابت مکمل کرا دیجیے۔ میرا ارادہ تھا کہ جون تک "بازیافت" شائع کر دوں گا۔ لیکن اب تک میرے پاس صرف ایک کتاب (از ڈاکٹر شوکت سبزواری) کی کتابت پہنچی ہے۔ کسی طرح کوشش کیجیے کہ جون کے مہینے میں سارے مسودات کتابت ہو جائیں۔ جلیل قدوائی صاحب کا مسودہ تو کتابت ہو چکا ہوگا۔ اس کی تصحیح کرا کے بھجوا دیجیے۔ اس کے بعد مولوی عبدالحق کی کتاب کی کتابت کرائیے۔ نظموں کی کتابت بعد میں ہوتی رہے گی۔ یہ نظمیں تخلیقی ادب کے تیسرے شمارے میں شائع ہوں گی۔ اس وقت "بازیافت" کی اشاعت کی فکر ہے۔ مولوی عبدالحق کی کتاب ۲۵ سطروں ہی میں سہی، محمد شریف صاحب کر دیں تو کرم ہوگا۔ آیندہ کے لیے میں نے سوچا ہے کہ یہیں کے کاتبوں سے کام لینے کی کوشش کروں گا۔ لاہور میں کتابت کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ مضامین آپ کی نظر سے گزر جاتے تھے اور یہ اطمینان رہتا تھا کہ کاتبوں کی غلطیوں کے ساتھ ساتھ مصنف کی غلطیوں کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ کراچی میں کتابت کرانے کی وجہ سے اس فائدے سے محروم رہ جاؤں گا۔

بازیافت میں صرف چار مسودے شامل کروں گا۔ ایک کتابت ہو کر آ گیا ہے۔ دو آپ کے پاس ہیں۔ ایک میرے پاس رکھا ہے۔ یہ ایک دیوان ہے، مختصر سا۔ شروع

میں ۱۵، ۲۰ صفحات کا مقدمہ ہوگا۔ گویا کل ساٹھ ستر صفحات ہوں گے۔ اس کا مسودہ کتابت کے لیے اسی ماہ تیار ہو جائے گا۔ مجبوراً یہ یہیں کتابت کرانا پڑے گا۔

"فرمانِ سلیمانی" کی کتابت کس حال میں ہے؟ میں نے اس کتاب پر بڑی محنت کی ہے۔ مقدمے اور حواشی کی تکمیل اُس وقت تک نہیں ہو سکتی، جب تک کہ متن کی کتابت نہ ہو جائے۔ حواشی، فرہنگ اور مقدمے میں جاری متن کے صفحات نمبر کے حوالے دینے ہوں گے۔

ازرہ کرم تفصیل سے لکھیے کہ مذکورہ تمام مسودات کس حالت میں ہیں؟ اور کس کی کتنی کتابت ہوئی ہے۔

میری کتاب "غالب اور صفیر بلگرامی" چھپ گئی ہے۔ جلد سازی ہو رہی ہے سرورق بھی آج چھپنے کے لیے دے دیا ہے۔

ازرہ کرم خط کا جواب جلد عنایت کیجیے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ کی صحت و شادمانی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۶-۶-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۰۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

دو روز ہوئے کہ خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔

ابھی ابھی آپ کا گرامی نامہ آیا ہے۔ بنک سے رقم نکلوانے اور ڈرافٹ بنوانے میں کم از کم تین دن لگ جاتے ہیں کیوں کہ میرا بنک گھر سے خاصے فاصلے پر ہے اور صبح کے وقت کوئی سواری نہیں ملتی۔ منی آرڈر کرنے سے میں ڈرتا ہوں کہ میرے دو تین منی آرڈر گم ہو چکے ہیں۔ اس لیے مجبوراً چیک ہی بھیج رہا ہوں۔ ان شاء اللہ ایک ہفتے میں رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آ جائے گی۔ آیندہ آپ جب رقم طلب فرمائیں تو اس کی گنجائش رکھ لیا کیجیے کہ

چیک آپ کو اس قدر پہلے مل جائے کہ وقت پر کیش ہو سکے۔

میرا پچھلا خط ملاحظہ فرما کر جواب لکھنے کی زحمت فرمائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۰-۶-۸۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۰۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا رجسٹرڈ خط مل گیا ہوگا۔ اس میں مطلوبہ رقم کا چیک بھی تھا۔ آپ کی دعا سے میری کتاب، غالب اور صفیر بلگرامی چھپ گئی ہے۔ ایک دوست لاہور گئے ہیں اُن کے ہاتھ ڈاکٹر وحید قریشی کے پاس چند نسخے بھیجے ہیں۔ ان میں ایک آپ کے لیے بھی ہے۔ کسی وقت اُس طرف سے گزر ہو تو حاصل کر لیجے گا۔

آج کل محترم نفیس رقم صاحب ۸ء کراچی میں تشریف فرما ہیں۔ کل اُن سے تقریباً چار پانچ گھنٹے تک ملاقات رہی۔ آپ کا ذکر خیر بھی آیا۔ میں نے اُن سے کتابت کے کام کی مشکلات کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ آپ اُن سے ملیں۔ وہ آپ کو ایک دو اچھے کاتبوں سے متعارف کرا دیں گے۔ کاش کوئی ایسی صورت نکل سکے کہ میرے کام آپ ہی کے ذریعے ہوتے رہیں۔ کسی وقت نفیس رقم صاحب سے مل لیجے گا۔

میری مشکلات کا اندازہ آپ کو کتاب "غالب اور صفیر" کے سرورق سے ہوگا۔ آخری سرورق پر ایک عبارت لکھوائی ہے، نہایت خراب کتابت ہے۔ لیکن مجبوراً اسی کو استعمال کرنا پڑا۔

آپ اپنے بھائی صاحب سے میرے دوسرے رسالے بازیافت کا نام دو تین طرح سے لکھوا دیجیے۔ یہی میں سرورق پر اور پیڈ پر استعمال کروں گا۔ نسخ میں بھی اور نستعلیق میں بھی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۶-۶-۸۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۰۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے کوئی خط نہیں آیا۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اس لیے تشویش ہے۔ از رہِ کرم بواپسی ڈاک اپنی خیریت سے مطلع فرمائیے۔ میں نے اس مہینے میں کئی خط لکھے ہیں۔ امید ہے ملے ہوں گے۔

(۱) ایک ہزار روپے کا چیک بھیجا تھا۔

(۲) یہ عرض کیا تھا کہ کتاب "غالب اور صفیر بلگرامی" کا ایک نسخہ آپ کے لیے ڈاکٹر وحید قریشی کو بھیجا ہے۔ اُن سے وصول فرمالیجے۔

(۳) یہ پوچھا تھا کہ کتابت کا کام کہاں تک پہنچا۔ "حیاتِ مستعار" کو مارچ میں مکمل ہونا تھا۔ باقی چیزیں بھی کتابت ہو جائیں تو "بازیافت" کی اشاعت کی سبیل نکلے۔

(۴) یہ عرض کیا تھا کہ محترم نفیس رقم صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ اگر کتابت کے سلسلے میں کوئی دقت ہو تو اُن سے مدد حاصل کی جائے۔ ممکن ہے وہ کسی ایسے کاتب سے آپ کو ملوا دیں جو قلم اور وعدے دونوں کا اچھا ہو۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا خیر طلب و خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۸-۶-۸۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۰۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا۔ سخت تشویش ہے۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں — دیر تک آپ کا خط نہ آئے تو خیال ہوتا ہے کہ کہیں طبیعت ناساز نہ ہو۔

چیک کی وصولی کی اطلاع بھی نہیں ملی۔

کیا آپ نے ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے میری کتاب حاصل کر لی؟

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۵۔۷۔۸۱ء
لاہور

(۱۰۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

اب کے بے حد انتظار کے بعد گرامی نامہ ملا۔ مجھے پہلے ہی اندیشہ تھا کہ ضرور کوئی خاص بات ہوگی — بہر حال یہ جان کر اطمینان ہوا کہ جو پریشانیاں لاحق تھیں، دور ہو گئیں۔

کتابت کے کام کی جو تفصیل آپ نے لکھی ہے وہ حوصلہ افزا تو نہیں، تاہم یہ بھی غنیمت ہے کہ رمضان میں کام ختم ہونے کا مژدہ سننے میں آ گیا۔ رمضان کے فوراً بعد ''تخلیقی ادب'' کی تیسری جلد کا کام شروع کر رہا ہوں۔ نظم و نثر دونوں کو ملا کر کوئی چھ سو ۶۰۰ صفحات ہوں گے۔ لاہور سے کام کرانے میں میرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کتابت خوانی کا ہفت خوان آپ طے کریں گے۔ اس کام میں آپ کی مدد کا بدل مجھے نہیں مل سکتا۔ وقت نکال کر نفیس رقم صاحب سے ملیے۔ شاید وہ کوئی انتظام کر دیں تو یہ چھ سو صفحات بھی آپ ہی کی نگرانی میں کتابت ہو جائیں۔ آپ کا جواب آنے کے بعد میں کراچی کے کاتبوں سے رابطہ قائم کروں گا۔

میں نے آپ کے لیے ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کا جو نسخہ بھیجا تھا، وہ ڈاکٹر وحید

قریشی صاحب نے تحسین فراقی صاحب کو دے دیا ہے کہ آپ تک پہنچا دیں۔ امید ہے وہ آپ کو دے گئے ہوں گے۔

ستمبر کے آخر میں لاہور آنے کا ارادہ ہے۔ آپ سے ملے ہوئے مدت ہو گئی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۵۔۷۔۸۱ء
لاہور

'باز یافت' کے سرورق کے لیے یہ لفظ اسی طرح لکھوا دیجیے جس طرح آپ نے ''تخلیقی ادب'' لکھوایا تھا۔ دونوں شماروں کے اندرونی صفحات پر یہ شائع ہوا تھا۔ نسخ اور نستعلیق دونوں میں۔ اصل سے ڈگنا یا ڈیوڑھا۔

م خواجہ

(۱۰۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

سب سے پہلے تو عید کی مبارک باد قبول کیجیے۔ خدا کرے ایسی بے شمار عیدیں آپ کی زندگی میں آئیں۔

آج عید کا دن ہے۔ عید کے ہنگاموں سے ذرا فرصت ملی تو سوچا کہ آپ ہی سے لطفِ کلام حاصل کیا جائے، گو کلام یک طرفہ ہے لیکن گوش مشتاق کو معلوم ہے کہ جواب میں آپ کیا کہیں گے۔

پچھلے سال تخلیقی ادب کے سلسلے میں جس جس طرح آپ کو زحمت دی تھی، اُس کا خیال آتے ہی دل میں ندامت اور تشکر کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ ندامت اس بات کی کہ آپ کو بے جا زحمت دی بلکہ زحمت پر زحمت دی، اور تشکر اس بات کا کہ آپ کی توجہ اور عنایت سے یہ مرحلہ کتنی آسانی سے طے ہو گیا۔ آج کل تیسری جلد (تخلیقی ادب) کے مسودات دیکھ رہا ہوں اور برائے اشاعت تحریریں انتخاب کر رہا ہوں۔ ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں کیا کہ

کتابت کا کام کیسے ہوگا۔

پچھلے دنوں نفیس اکیڈیمی والوں کی معرفت، ایک خوش نویس گجرات سے آئے تھے اور مجھ سے ملے تھے۔ اُن کا نام مولانا عبدالکریم اثری ہے۔ جامع مسجد اہل حدیث (جناح اسٹریٹ) گجرات میں خطیب ہیں۔ وہ یہاں کے کئی اداروں کا کام کرتے ہیں۔ اُن سے طے ہوا ہے کہ وہ ۲۷ سطر فی صفحہ کی کتابت بحساب =/۱۰ روپے کریں گے۔ ایک مسودہ وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ ۱۴ر اگست تک کتابت کرکے بھیج دیں گے۔ اسے دیکھ کر فیصلہ کروں گا کہ ان صاحب سے کام لینا چاہیے یا نہیں۔ اگر ان سے معاملہ ہوگیا تو پھر دیگر مسودات بھی انھیں بھیجتا رہوں گا۔ بصورت دیگر یہیں کسی بندۂ خدا کو آمادہ کروں گا۔ یہاں کے کاتبوں سے مجھے بہت خوف آتا ہے۔ بھوکے گِدھوں کی طرح کام تمام کردیتے ہیں—— میری خواہش تو یہ تھی کہ اب کے بھی آپ ہی کی معرفت یہ کام ہوجائے مگر حالات آپ کے قابو میں نہیں۔

کتابت تو اچھی بری ہو ہی جائے گی لیکن افسوس اس بات کا رہے گا کہ آپ کی نظر غائر سے استفادہ نہ کرسکوں گا۔ آپ کتابت کو دیکھ لیتے تھے تو مجھے بڑا اطمینان رہتا تھا۔ کیا آپ مولانا عبدالکریم اثری صاحب سے واقف ہیں؟

آپ نے سابقہ خط میں مژدہ سنایا تھا کہ آپ کے پاس جو مسودات ہیں اُن کی کتابت رمضان میں ختم ہوجائے گی۔ خدا کے فضل سے رمضان تو ختم ہوگیا ہے۔

کیا نفیس رقم صاحب سے ملاقات ہوئی تھی؟

تحسین فراقی صاحب نے میری کتاب آپ تک پہنچائی یا نہیں۔ اس کتاب کے بارے میں آپ کے تاثرات جاننے کے لیے بے چین ہوں۔

میرے لائق کوئی خدمت!

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲-۸-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۰۸)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا پچھلا خط ملا ہوگا۔ آپ کے جواب کا بے چینی سے انتظار کررہا ہوں—— "بازیافت" کے عنوان کی کتابت کے لیے امید ہے آپ نے اپنے بھائی صاحب سے کہہ دیا ہوگا۔ اب ایک اور اسی نوعیت کی زحمت دے رہا ہوں۔ از رہ کرم مندرجہ ذیل مصرع

زندگی مختصر ہے، کام بہت

لکھوا دیجیے۔ اسے میں فریم کرانا چاہتا ہوں۔ سائز مناسب ہو، اتنا کہ دور سے پڑھنے میں آئے۔ ایک فٹ چوڑائی ہو یا جو آپ مناسب سمجھیں۔ بات یہ ہے کہ لوگوں نے میرے ہاں کثرت سے آنا شروع کردیا۔ نہ آرام کرنے دیتے ہیں نہ کام۔ اس وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ سوچا ہے کہ یہ مصرع لکھوا کر ایسی جگہ آویزاں کردوں کہ ہر آنے والے کی نظر پڑے——

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۳-۸-۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۰۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ ایک اور زحمت دے رہا ہوں۔ توجہ فرمائیے۔ آپ کے بھائی صاحب اگر ایک کتاب کا نام

اسلوب

اپنے خوبصورت خط میں لکھ دیں تو کرم ہوگا۔ سائز وہی جو تخلیقی ادب کا ہے۔ نسخ اور نستعلیق دونوں میں۔ اگر دونوں کے دو دو نمونے ہوں تو سبحان اللہ۔

اس سے پہلے "بازیافت" اور مصرع:

زندگی مختصر ہے ، کام بہت

کے بارے میں بھی یہی گزارش کر چکا ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۸۱-۸-۲۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۱۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

میرے کئی خطوں کا جواب نہیں آیا۔توجہ فرمائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۸۱-۸-۳۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۱۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

آپ کی طرف سے ایک عرصے سے کوئی خط نہیں آیا۔سخت پریشان ہوں۔میرے سارے کام رُکے ہوئے ہیں۔اگر کسی مسودے کی کتابت شروع نہ ہوگی ہو تو وہ واپس بھیج دیجیے۔میں مجبوراً یہیں کوئی انتظام کرلوں گا۔یہ پورا سال گزر گیا اور کوئی کام مکمل نہیں ہوسکا۔آپ کے بھائی صاحب (منور رقم صاحب) کے لیے جو کام بھیجے تھے، کیا وہ بھی نہیں ہوئے؟ اُن کے لیے ایک کام اور یہ ہے کہ تخلیقی ادب کے پہلے صفحے پر جس طرح لکھا نام ہے، اسی طرح

ماہنامہ
اسلوب

لکھوا دیجیے، دو تین طرح کے خط میں۔سائز اصل سے ڈیوڑھا یا دگنا ہو۔

کوئی کام ہو یا نہ ہو، اپنی خیریت سے ضرور مطلع فرمائیے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۸۱-۹-۹ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۱۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۹؍ستمبر ملا۔آپ کا خط نہ آنے سے جو بے چینی تھی وہ دور ہوئی، لیکن کتابت کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے جو بے چینی تھی، اُس میں ہزار گنا اضافہ ہوگیا۔اب آپ از رہِ کرم محمد سعید کاتب سے میرا مسودہ واپس لے کر بھیج دیجیے۔جب سال بھر میں اُس نے کتابت نہیں کی، تو اب کیا کرے گا۔دوسرے کاتب صاحب سے بھی کہیے کہ وہ مسودہ جلد مکمل کردیں اور اگر انھوں نے بھی کام کو ہاتھ نہ لگایا ہو تو پھر مسودہ ہی واپس لے لیجیے۔محمد شریف صاحب نے اگر کام ختم کرلیا ہو تو بعد تصحیح ارسال فرمائیے۔افسوس کہ یہ سارا سال کاتبوں کے وعدوں کی نذر ہوگیا۔خیر خدا مسبب الاسباب ہے۔یہیں کراچی میں بہت عمدہ انتظام ہوگیا۔ایک چھوڑ پانچ کاتب اس وقت میرا کام کررہے ہیں۔آپ کتابت ملاحظہ کریں گے تو خوش ہوں گے۔گجرات والے مولانا عبدالکریم اثری ایک مسودہ لے گئے تھے اور وعدہ کر گئے تھے کہ ۱۴؍اگست کو کتابت بھیج دیں گے۔آج ۱۳؍ستمبر ہے۔پورا مہینہ ہوگیا۔موصوف مفقود الخبر ہیں۔اب طے کیا ہے کہ جیسی بھی کتابت ہو کراچی ہی میں کراؤں گا۔لاہور سے کتابت کرانے کا صرف ایک فائدہ تھا کہ کتابت آپ کی نظر سے گزر جاتی تھی افسوس کہ اس بے مثال تعاون سے محروم ہو جاؤں گا۔

میں نے منور رقم صاحب سے کچھ چیزیں لکھوانے کے لیے بھیجی تھیں۔ایک خط اس

سلسلے میں دو روز قبل بھی لکھا تھا "ماہنامہ اسلوب" لکھوانے کے لیے۔ از رہ کرم اس سلسلے میں خصوصی توجہ فرمائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۳-۹-۸۱ء
لاہور

(۱۱۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۱۶ر ستمبر ابھی ابھی ملا۔ اس سے قبل میں ایک خط لکھ چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔ اسلوب اور بازیافت کے لیے میں نے لکھا تھا کہ ان الفاظ کا سائز وہی ہوگا جو تخلیقی ادب کے اندرونی سرورق پر لکھے ہوئے الفاظ کا ہے۔ یعنی آپ اس سے ڈیوڑھا یا دگنا لکھوادیں۔ ایک مصرع

زندگی مختصر ہے، کام بہت

کے بارے میں عرض کیا تھا کہ ایک فٹ چوڑائی میں ہو— اپنے مسودات کی کتابت کا حال سُن کر افسوس ہوا۔ کاش اس صورت حال کا علم ہو جاتا تو میں یہیں کتابت کا انتظام کر لیتا۔ اب آپ از رہ کرم مسودات مجھے واپس کر دیجیے۔ محمد شریف صاحب کو میرا کوئی مسودہ کتابت کے لیے نہ بھیجیے، اس لیے کہ دس روپے سے زیادہ کتابت کی اجرت دینا ممکن نہیں ہے۔ آپ کا یہ جملہ "پیسے بھی زیادہ طلب کرتے ہیں، غور فرمالیں"۔ اس بات کا غماز ہے کہ وہ اپنے نرخ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ چھ روپے سے دس روپے پر وہ دو سال کے اندر آئے ہیں۔ اس نسبت سے تو مہنگائی پورے ملک میں نہیں بڑھی ہے۔ اُن کے پاس میرے جو مسودات ہیں اُن کی تکمیل کرا لیجیے۔ جلیل قدوائی صاحب کی آپ بیتی کا مسودہ دس گیارہ ماہ پہلے آپ کو بھیجا تھا۔ اگر کاتب صاحب دس صفحات بھی مہینے میں کرتے تو یہ مکمل ہو جاتا۔ میں یہ سب باتیں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اب تاخیر کی انتہا ہوگئی ہے اور اس وجہ سے مجھے ناقابل تلافی نقصان

پہنچا ہے— آپ کا بہر حال مشکور ہوں کہ آپ نے میری خاطر اتنی زحمتیں برداشت کیں۔ یہاں میں نے کتابت کا معقول انتظام کر لیا ہے۔ ۲۷ سطری مسطر ہے۔ باریک خط ہے اور دس روپے۔ بس اس کا افسوس رہے گا کہ آپ کی نظر سے کتابت نہیں گزرے گی۔ لاہور میں کتابت کرانے کا یہی ایک فائدہ تھا۔

امید ہے میرا یہ خط ملتے ہی آپ میرے مسودات واپس بھیج دیں گے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۹-۸۱ء
لاہور

(۱۱۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ آداب و سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور "بازیافت/اسلوب" کی کتابت بھی۔ بے حد ممنون ہوں۔ محمد شریف صاحب جب غلطیاں لگادیں تو تمام کتابت شدہ مواد اور مسودات حسب سابق کسی مضبوط لفافے میں ارسال فرمائیے۔ اگر کپڑے کا پارسل ہو تو بہت اچھا ہے۔ فرمان سلیمانی کی کتابت تو شاید مکمل ہو گئی تھی؟

آپ کو جو مصرع کتابت کے لیے بھیجا تھا، وہ کتابت ہو چکا ہوگا۔ اب مکمل شعر بھی اسی طرح بڑے سائز پر کتابت کرا دیجیے۔

اس سرا میں نہیں قیام بہت
زندگی مختصر ہے، کام بہت

کام کا سلسلہ باقی نہ رہے، لیکن آپ سے جو تعلق خاطر ہے وہ تو زندگی بھر کا معاملہ ہے۔ ہر گزرا ہوا لمحہ میری عزیز ترین متاع ہوتا ہے۔ اس لیے ماضی میں وقوع پذیر ہونے والا ہر واقعہ میری آنکھوں میں جاگتا رہتا ہے۔ آپ نے میرے ساتھ جو تعاون کیا ہے، اُسے کیسے بھول سکتا ہوں۔

یہ فرمائیے کہ منور رقم صاحب سے اگر گاہے گاہے جلی کام لیا جائے تو اس میں تو کوئی قباحت نہیں ہوگی؟ تخلیقی ادب کا تیسرا شمارہ مکمل ہو جائے تو اس کا اشتہار لکھنے کے لیے بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۵-۱۰-۸۱ء
لاہور

(۱۱۵)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

دونوں پیکٹ کتابت اور مسودات کے ملے۔ انھیں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ پچھلے سال یہی دن تھے جب پہلا مسودہ بھیجا تھا۔ آپ نے اس سلسلے میں جو زحمت اٹھائی اُس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جو حساب بنا کر بھیجا ہے، اُس کے مطابق =/۹۸۳ روپے کا چیک منسلک ہے، قبول فرمائیے۔

کتابت کا کام حسب توقع بہت عمدہ ہے۔ کاش ''حیاتِ مستعار'' کا مسودہ بھی وہیں مکمل ہو جاتا۔ دعا کیجیے کہ اس سے ملتا جلتا خط یہاں بھی مل جائے۔

اس وقت میرا کام پانچ کاتب کر رہے ہیں۔ پانچوں ملازم پیشہ ہیں، اس لیے کام کی رفتار زیادہ تیز نہیں۔ چار سو کے قریب صفحات کتابت ہو کر میرے پاس آ چکے ہیں۔ کتابت کا معیار بہت اعلیٰ تو نہیں، لیکن کراچی میں اس سے بہتر کتابت کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کراچی کے کام میں بس ایک کمی رہ جائے گی کہ یہ آپ کی نظر سے نہیں گزرے گا۔

مصرع کی کتابت کل منگواؤں گا، اور پھر آپ کو اطلاع دوں گا۔

منور رقم صاحب کے لیے کام آپ کو بھیجتا رہوں گا۔ امید ہے کہ اس راستے سے کتابت کا سلسلہ بند نہیں ہوگا۔

جب شعر لکھا جائے تو مطلع فرمائیے گا۔ میں اسے منگوانے کا کوئی ذریعہ نکال لوں

گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۴-۱۰-۸۱ء
لاہور

(۱۱۶)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا رجسٹری لفافہ مع چیک مل چکا ہوگا۔ شعر اگر لکھا گیا ہو تو ازرہ کرم ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو پہنچا دیجیے۔ میرے ایک دوست قیوم راہی ۸۲ لاہور جا رہے ہیں۔ اُن سے میں نے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے یہ شعر لیتے آئیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱-۱۱-۸۱ء
لاہور

(۱۱۷)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

پہلے آپ کا گرامی نامہ ملا اور پھر دو لفافے تراشوں کے ملے۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ آئندہ بھی اگر کوئی چیز آپ کی نظر سے گزرے تو اُس کا تراشہ ضرور ارسال فرمائیے۔

عطاء الحق قاسمی ۸۳ کراچی آئے تھے تو انہوں نے ''زندگی مختصر ہے...'' والا مصرع دیکھا تھا اور اس کی خبر بنا دی۔ دوسری خبر ہمارے ایک کرم فرما کی طبع زاد ہے۔ آج کل اخبار اسی قسم کی فضولیات سے چلتے ہیں۔

میں نے =/۹۸۳ روپے کا چیک جب بھیجا تھا تو رقم کی تفصیل نہیں پڑھی تھی۔ میزان دیکھ کر چیک بنا دیا۔ اب آپ کے توجہ دلانے پر اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ بے حد نادم ہوں۔ ایک حقیر رقم کا چیک ارسال خدمت ہے۔ یہ پروف ریڈنگ کے سلسلے میں ہے، لیکن آپ کے کام کا معاوضہ نہیں، علامتی اعزازیہ ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ نے جس توجہ کے ساتھ پروف ریڈنگ کی ہے، اُس کا معاوضہ اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہیے — منور رقم صاحب کی خدمت میں جو رقم پیش کرنی ہے، اُس کے لیے بھی رہنمائی کیجے تاکہ بھیج سکوں۔

اب ایک اور زحمت — آپ کو معلوم ہے تخلیقی ادب کے پہلے دو شمارے خدا کے فضل سے خوب فروخت ہوئے۔ لاہور کے لیے میں نے سول ایجنسی مکتبۂ اردو ڈائجسٹ والوں کو دی تھی۔ انھوں نے رسالہ بیچ تو لیا لیکن رقم ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔ اب بھی اُن کی طرف خاصی بڑی رقم واجب الادا ہے۔ تخلیقی ادب کا تیسرا شمارہ جنوری میں شائع ہوگا۔ لیکن اب میں اردو ڈائجسٹ والوں کو ایجنسی نہیں دوں گا۔ تیسرے شمارے کی ضخامت آٹھ سو صفحات کے قریب ہوگی اور قیمت ۶۰ یا ۶۵ روپے۔ کیا لاہور میں کسی معقول سول ایجنٹ کو آپ جانتے ہیں۔ کمیشن چالیس فی صد ہوگی اور نقد ادائی پر رسالہ دوں گا۔ یہ سول ایجنسی صرف لاہور کے لیے ہوگی۔ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی آرڈر آتے ہیں۔ اگر وہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں سپلائی کرنا چاہیں تو مذکورہ شرائط پر ہی ایجنسی دی جا سکتی ہے۔

آج جمعرات ہے، یہ خط ہفتے کے روز پوسٹ ہوگا۔

اگر منور رقم صاحب نے شعر لکھ لیا ہو تو ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو پہنچا دیجے۔ میری بیگم آج کل اسلام آباد میں ہیں، واپسی پر وہ لاہور میں ٹھہریں گی اور ڈاکٹر صاحب سے شعر کی کتابت لے لیں گی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۹۔۱۱۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۱۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ تراشے بھی ملتے رہے۔ ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ لاہور کے اخباروں میں اس قسم کی جو چیزیں نظر سے گزریں، وہ اسی طرح بھیجتے رہیے۔ یہ میرے حال پر آپ کا خاص الخاص کرم ہوگا۔

ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے معلوم ہو گیا تھا کہ ''شعر'' اُن کو مل چکا ہے۔ ایک واقف کار لاہور گئے ہیں۔ ان سے کہا ہے کہ لیتے آئیں۔ منور رقم صاحب کی جو رقم میری طرف نکلتی ہے، مطلع فرمائیے تاکہ بھجوا دوں۔

کتابت کا کام ختم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرا آپ کا خط و کتابت کا تعلق سُست پڑ جائے۔ دسویں پندرھویں اپنے حالات سے مطلع فرما دیا کیجے۔ میں بھی باقاعدگی سے لکھتا رہوں گا۔ آپ اُن لوگوں میں سے ہیں، جو زندگی میں کبھی کبھار ملتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی جیسے افراد کی وجہ سے انسانیت کا بھرم قائم ہے۔ خدا آپ کو صحت و شادمانی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

آج کل بے پناہ مصروفیت ہے۔ تخلیقی ادب/ بازیافت/ تحقیق نامہ اور فرمان سلیمانی کا کام ایک ساتھ ہو رہا ہے۔ پتا ہی نہیں چلتا کہ کب دن نکلا اور کب رات ہوئی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۔۱۲۔۸۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۱۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ایک عرصے سے آپ کا کوئی گرامی نامہ نہیں ملا۔ ادھر میں بھی معمول سے زیادہ

مصروف رہا۔ کچھ مہمانوں کی آمد آمد، کچھ تخلیقی ادب کا کام، لیکن اس دوران میں آپ سے غافل نہیں رہا۔ آپ اکثر یاد آئے۔ خصوصاً اُس وقت جب کتابت کے سلسلے میں کوئی پریشانی لاحق ہوئی۔

اس وقت ایک زحمت دے رہا ہوں۔ دو کتابوں ۸۴ء کے سرورق لکھوا دیجیے، آرٹ پیپر پر۔ اگر یہ کام جلد از جلد ہو جائے تو کرم ہوگا۔ ایک آدھ ہفتے میں۔

اور آج کل آپ کی مشغولیات کیا ہیں؟

خط کے جواب کا انتظار کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۸-۴-۸۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۲۰)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

سب سے پہلے تو اس بات کی معذرت کہ میں آپ کو ایک طویل عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس دوران میں کچھ تو میری طبیعت خراب رہی، پھر مہمانوں کی یلغار رہی، اور یہ مہمان میرے ہاں مقیم تھے، جب کہ اس مکان میں خود میرے قیام کی بھی گنجائش نہیں ہے۔

آپ کی ارسال کردہ کتاب ''سبع سنابل'' ۸۵ء مل گئی تھی اور خطاطی بھی۔ ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ ازرہِ کرم مطلع فرمائیے کہ جناب خوش نویس کی خدمت میں کیا نذرانہ پیش کروں۔

میں نے دو کتابیں ''اردو قواعد'' از محمد حسن عسکری آپ کی خدمت میں بھیجی تھیں، آپ نے بھی ان کی رسید سے نہیں نوازا۔ چلیے حساب برابر ہو گیا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پیر حسام الدین راشدی صاحب کا انتقال ہو گیا — یہ سانحہ

میرے لیے ذاتی نوعیت کا ہے۔ مرحوم سے ۲۵ برس کی نیاز مندی کا رشتہ تھا، اب کراچی میرے لیے سنسان ہو گئی ہے۔

آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۲۱)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

میرا خط ملا ہوگا۔ اچانک لاہور آنے کا پروگرام بن گیا ہے۔ ۲۸ مئی کو کسی وقت پہنچوں گا۔ دو تین دن قیام رہے گا۔ اگر چند لمحے آپ کے ساتھ گزر سکیں تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔ میرا قیام کسی ہوٹل میں ہوگا۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو فون کر کے معلوم کر لیجے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۳-۵-۸۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۲۲)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

میری خاطر آپ نے زحمت فرمائی ۸۶ء اور اور ینٹل کالج تشریف لائے۔ دراصل اس مرتبہ اتنے کم وقت کے لیے میں لاہور گیا تھا کہ آپ کے در دولت پر دستک دینا ممکن نہ تھا۔ اسی لیے میں نے خط لکھ دیا تھا تاکہ آپ کی ایک جھلک دیکھ لوں! اب آؤں گا تو ان شاء

اللہ زیادہ سے زیادہ وقت آپ کے ساتھ گزارنے کی کوشش کروں گا۔

میں نے دورانِ ملاقات عرض کیا تھا کہ ''ابیات'' ۸۷ کے نئے ایڈیشن میں چند اشعار بڑے خطاطوں سے لکھوا کر شامل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اشعار پورے صفحے کی چوڑان میں رنگین شائع ہوں گے۔ چند اشعار منسلک ہیں۔ انھیں اگر آپ جناب نفیس رقم اور بعض دوسرے خطاطوں سے لکھوا سکیں تو کرم ہوگا۔ نفیس رقم صاحب اگر کم از کم دو شعر لکھ دیں تو سبحان اللہ۔ ہر شعر ممکنہ طور پر بڑے سے بڑے سائز پر آرٹ کارڈ پر لکھوائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

میرے لائق کوئی خدمت؟

خیراندیش

مشفق خواجہ

۱۹_۶_۸۲ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

اشعار کا معاوضہ میں ادا کروں گا، ظاہر ہے کہ آپ کی معرفت جب کام ہوگا تو خطاط حضرات رعایت کریں گے۔

پہلے ہی تازہ ہوا آتی تھی کم، اُس پر ستم
گھر کی دیواروں کو ہم نے اور اونچا کرلیا

وہ کون ہے کہ جلاتا ہے دل میں شمعِ امید
پھر اپنے ہاتھ سے اُس کو بجھا بھی دیتا ہے

تمھاری مشکلیں آساں ہوئی ہیں ڈوبنے والو!
مجھے دیکھو کہ ساری عمر ساحل پر رہا ہوں میں

غم کے لمحے اگر نہ ملتے ہمیں

زندگی کتنی مختصر ہوتی!

ہم نے خود غم کو چھپائے رکھا
ورنہ اظہار کے پیرائے بہت

زندگی یوں تو سمندر کی طرح گہری ہے
اس کا حاصل ہے مگر ریگِ روانِ ساحل

خیر میں تو اسی قابل تھا مگر یہ تو بتا
زندگی! کیا تو کسی کو کبھی راس آئی بھی

اے تلخیٔ ہجراں میں سموئے ہوئے لمحو!
کیا کوئی بھرے شہر میں غم خوار نہیں ہے

عالمِ یاس میں امید کا لمحہ وہ تھا
جب دعا کے لیے بھی ہاتھ اٹھایا نہ گیا

موجزن مجھ میں ہیں دریا کتنے
میں وہ قطرہ ہوں جو دریا میں نہیں

اک ایسا شخص بھی دائم سفر میں رہتا ہے
جو قید اپنے ہی دیوار و در میں رہتا ہے

یہ حال ہے مرے دیوار و در کی وحشت کا
کہ میرے ہوتے ہوئے بھی مکان خالی ہے

(۱۲۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

ایک خط لکھ چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔اب تو آپ نے خط و کتابت کا سلسلہ ہی بند کر دیا ہے۔پہلے آپ اخباری تراشے بھیج دیتے تھے، اب اس سے بھی ہاتھ اٹھا لیا ہے۔

لاہور میں آپ نے فرمایا تھا کہ ''اردو قواعد'' کا ٹائٹل بہت خراب ہے اگر آپ مجھے لکھتے تو میں لکھوا دیتا—— لہٰذا تین کتابوں کے ٹائٹل لکھنے کی زحمت دے رہا ہوں ا۔آج بھی اس دیس میں ۲۔میلادِ معصومین ۳۔کلامِ نیرنگ۔ان کا میٹر منسلک ہے۔اگر یہ کام جلد ہو جائے تو کرم ہوگا۔

اگست کے وسط میں پھر لاہور آ رہا ہوں۔پروگرام بنتے ہی آپ کو اطلاع دوں گا اور پھر چند گھنٹے آپ کے ساتھ آپ کے در دولت پر گزاروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۳۔۷۔۸۲ء
لاہور

(۱۲۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

میں خط لکھ چکا تھا کہ آپ کا گرامی نامہ ملا۔ممنون ہوں۔آپ کا مشورہ صائب ہے کہ اشعار ۱۸x۲۲/۸ سائز پر لکھوائے جائیں۔آپ اسی سائز پر لکھوائیے—— سابقہ خط میں میں نے آپ کو تین کتابوں کے ٹائٹل لکھنے کے لیے بھیجے تھے۔صرف ایک کا ٹائٹل لکھوانا مقصود ہے۔باقی دو کے آپ نے لکھوا دیے تھے۔جو ٹائٹل لکھا جائے گا وہ آج بھی اس دیس میں/ حمزہ فاروقی کا ہے۔صرف یہی ٹائٹل لکھوائیے۔

خالد صاحب اور تحسین صاحب کے تعلق سے آپ نے جو کچھ لکھا ہے، مجھے اس سے

صد فی صد اتفاق ہے۔خالد صاحب ۸۸ بلاشبہ ہمارے عہد کے ایک اہم شاعر ہیں۔زبان و بیان پر انھیں جو قدرت حاصل ہے، اُس کی بنا پر وہ انیس اور جوش کے درجے کے شاعر ہیں۔مداحِ نبی کی حیثیت سے تو وہ تمام شاعروں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

جن کتابوں کے ٹائٹل آپ کو بھیجے ہیں، وہ پریس میں ہیں۔چھپتے ہی ارسال خدمت کروں گا۔میں نے ایک روگ پال لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک رسالے کا ڈیکلریشن لے لیا ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ ساٹھ دن کے اندر ایک رسالہ چھاپا جائے، لہٰذا ڈمی کے طور پر چھوٹی چھوٹی کتابیں چھاپ دیتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۳۔۷۔۸۲ء
لاہور

(۱۲۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

اِدھر میں نے آپ کو خط لکھا اور اُدھر آپ کا لفافہ آ گیا۔میر جملہ کے تراشے والا۔اب ہماری صحافت کا معیار یہ ہو گیا ہے۔ایک زمانے میں نوائے وقت اپنی سنجیدگی کے لیے مشہور تھا، اب غیر سنجیدہ ہونے کی وجہ سے شہرت حاصل کر رہا ہے۔

روزے اس مرتبہ واقعی بہت سخت آئے۔یہاں دو دن سے موسم ابر آلود ہے لیکن تپش کا یہ عالم ہے کہ صبح دس بجے ہی سے شدید پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔اندازہ کر لیجے کہ شام تک کیا حالت ہوتی ہوگی۔مجھے ایک میٹنگ کے سلسلے میں ۱۵ کو لاہور آنا تھا لیکن میں نے رمضان کی وجہ سے انکار کر دیا۔اب شاید عید کے آٹھ دس روز بعد آؤں۔

میں یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ میرے اشعار آپ ۱۸x۲۲/۸ سائز پر ہی لکھوائیے۔یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ بٹر پیپر پر سرورق کے لیے صرف ''آج بھی اس دیس میں'' کا ٹائٹل لکھوائیے۔باقی دونوں آپ پہلے ہی لکھوا چکے ہیں۔

اب ایک اور زحمت ——— آپ کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر شوکت سبزواری کی کتاب ''اردو قواعد'' میں نے مرحوم مصنف کی وصیت کی تکمیل میں شائع کی تھی۔ اب ایک ایسی ہی وصیت میرے محترم بزرگ سید وصی احمد بلگرامی مرحوم کی ہے۔ اُن کی خواہش تھی کہ میں اُن کے دادا صفیر بلگرامی کی کتاب ''میلادِ معصومین'' شائع کرادوں۔ میں نے اسے کتابت کرالیا ہے۔ تین سو کے قریب صفحات ہیں۔ کتابت میں نے دو آدمیوں سے پڑھوائی ہے لیکن میں اُن کے کام سے مطمئن نہیں ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کتابت پڑھ دیں۔ میں نے کتابت کا فوٹو اسٹیٹ بنوالیا ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو مسودہ مع فوٹو اسٹیٹ بھیج دوں۔ یہ کتابت آپ کی نظر سے اس لیے بھی گزرنی چاہیے کہ اس میں آیات و حدیث کے حوالے ہیں اور ان پر آپ کی گہری نظر ہے۔ امید ہے آپ حوصلہ افزا جواب دے کر میری پریشانی دور کریں گے۔

''تخلیقی ادب'' کی اشاعت کی بھی فکر ہے۔ اس کی کچھ کتابت تو خود پڑھی ہے، کچھ دوسروں سے پڑھوا رہا ہوں۔ پچھلی مرتبہ آپ کے کرم سے یہ مرحلہ آسان ہوگیا تھا۔ مگر اب مشکل سے طے ہوا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۷۔۷۔۸۲ء
لاہور

(۱۲۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

میں ۲۷ کو لاہور گیا۔ وہاں جاتے ہی طبیعت ناساز ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بغیر کسی سے ملے واپس آ گیا۔ تحسین فراقی صاحب سے آپ کے ہاں جانے کا پروگرام بھی بنایا لیکن طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے عمل نہ ہو سکا۔ آپ کو پہلے سے اطلاع اس لیے نہ دے سکا کہ پروگرام اچانک بنا۔ خیر اب پھر پروگرام بنے گا اور سب سے پہلے آپ سے ملوں گا۔

—— محمد طفیل صاحب سے البتہ سرِ راہ ملاقات ہوگئی تھی۔

کل کی ڈاک سے میں نے میلادِ معصومین کی کتابت کا عکس بھیجا ہے۔ ساتھ ہی مسودے کا عکس بھی ہے۔ اسے دو آدمی پڑھ چکے ہیں لیکن میں مطمئن نہیں ہوں۔ آپ نظر ڈالیں گے تو ان شاء اللہ کوئی غلطی نہیں رہے گی۔ عربی الفاظ و تراکیب آپ حاشیے پر واضح الفاظ میں اعراب کے ساتھ لکھ دیجیے۔

کتابوں کے ٹائٹل مل گئے۔ بہت بہت شکریہ۔ حکم دیجیے کہ کیا پیش کروں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۳۔۸۔۸۲ء
لاہور

(۱۲۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ آپ نے جس دیدہ ریزی سے پروف پڑھے ہیں، اُس کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔ خدا آپ کو صحت و شادمانی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

آپ کے ارشادات کے مطابق تصحیح کراؤں گا۔

کتاب کا عکس ۸۹ آپ کی نذر ہے۔ جو صفحات آپ کے پاس نہیں ہیں، اُن کے عکس بھجوادوں گا۔

یہ کتاب میں نے دو ''اہلِ علم'' سے پڑھوائی تھی۔ ایک صاحب پی ایچ ڈی ہیں اور دوسرے ایم اے۔ دونوں کالج میں استاد ہیں۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ کیسے کیسے لوگ استادی کے منصب پر فائز ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۹۔۸۔۸۲ء

لاہور

(۱۲۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

کتابت کا رجسٹری پیکٹ ملا اور گرامی نامہ۔ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔آپ نے جس توجہ اور وقت نظر سے کتابت کو دیکھا ہے، یہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔خدا آپ کو اس نیکی کا اجر عطا فرمائے۔اس عریضے کے ہمراہ ایک حقیر رقم (=/۲۸۶) کا چیک منسلک ہے۔قبول فرمائیے۔کتابت کے حساب میں میری طرف کوئی رقم نکلتی ہو تو مطلع فرمائیے۔

فوٹو اسٹیٹ بننے کے لیے دے دیے ہیں۔ان شاء اللہ ایک دو روز میں بھیج دوں گا۔ہاں یہ تو بتائیے کہ انشاء اللہ اور ان شاء اللہ میں درست کیا ہے۔میں پہلے انشاء اللہ ہی لکھتا تھا مگر ایک عربی دان نے منع کیا اور بتایا کہ صحیح ان شاء اللہ ہے۔

آپ نے کتاب کے سلسلے میں جو نکات تحریر فرمائے ہیں، اُن کے متعلق تفصیل سے تو اُس وقت عرض کروں گا جب کتابت کی غلطیوں پر میں اول تا آخر نظر ڈالوں گا۔فی الحال چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) ص ۹۳ مسودہ۔پڑتے تھے اُس پہ حقے یہ اے سید جلیل۔حقے سے مراد حقۂ آتش ہے۔یہ ایک مہلک ہتھیار ہے راکٹ کی طرح کا جو جنگوں میں استعمال ہوتا تھا۔

(۲) ص ۱۱۶ پورا مصرع یہ ہے: حضرت کبھی نہ ہوں گے یہ راحت سے کامیاب۔

(۳) ص ۱۱۰ من سکنت ہی درست ہے۔

(۴) ص ۲۴ نکلی جو زبان عربی پہیلی زمیں پر۔یہ مصرع وزن میں ہے۔یہ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ن کے نیچے زیر ہے اور عربی میں ع اور ر دونوں متحرک ہیں۔

"اساتذہ کرام" کو آپ کی اصلاحیں دکھاؤں گا۔لیکن اس قوم کی اصلاح ممکن نہیں۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب۔

آپ کا خیر اندیش

بخدمت گرامی

مشفق خواجہ

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

۲۹۔۸۔۸۲ء

لاہور

(۱۲۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور چیک بھی واپس ملا۔

بندہ پرور! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔بھلا میرے ذہن میں آپ کے بارے میں کوئی بدگمانی کیوں پیدا ہوگی۔میں کیا اور میری علمی حیثیت کیا! ایک ادنیٰ طالب علم ہوں اور آپ جیسے اہل علم ونظر کا خوشہ چیں۔میرے لیے تو یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آپ سے میرا رشتۂ نیازمندی قائم ہے۔

میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ میں نے کبھی آپ کے کسی کام کا معاوضہ ادا نہیں کیا۔آپ جس توجہ، خلوص اور لگن سے کام انجام دیتے ہیں، اُس کا معاوضہ تو ادا ہی نہیں کیا جا سکتا۔میں نے جو حقیر رقم کا چیک بھیجا تھا، وہ اظہار تشکر کی ایک صورت تھی۔بالکل ویسے ہی جیسے میں آپ کے دولت خانے پر آؤں اور آپ میری تواضع فرمائیں۔کیا یہ تواضع آپ کے گھر تک آنے کا معاوضہ ہوگی؟

میں نے طے کیا ہے کہ اس قسم کی زحمتیں آیندہ بھی دیتا رہوں گا اور اظہار تشکر بھی کرتا رہوں گا۔لہٰذا آپ میری خوشی کی خاطر اس اظہار تشکر کو قبول فرماتے رہیں۔یہ چیک میں واپس بھیج رہا ہوں، اس توقع کے ساتھ کہ میری درخواست کو آپ رد نہیں فرمائیں گے۔

لاہور آنے کا ارادہ تھا مگر بار بار کے سفر سے کاموں کا نقصان ہوتا ہے۔اب شاید جنوری ۸۳ء میں آؤں۔ویسے دسمبر میں علامہ اقبال انٹرنیشنل کانگرس (پنجاب یونیورسٹی) کا دعوت نامہ آیا ہے، قیام اور کرائے کی پیشکش کے ساتھ۔مگر اس میں شرکت نہیں کرسکوں گا کیوں کہ میں جلسوں جلوسوں کا آدمی نہیں ہوں۔فقیر گوشہ نشین کو اپنا کلبۂ احزان ہی کافی ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔امید ہے میلاد معصومین کے فوٹو اسٹیٹ آپ کو مل گئے ہوں گے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹-۹-۸۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۳۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ایک گرامی نامہ کل ملا تھا اور ایک آج جس کے ساتھ آپ نے چیک دوبارہ واپس بھیج دیا ہے۔ یہ آپ کا خلوص ہے کہ آپ چیک لینے سے انکار فرما رہے ہیں۔ بہر حال میری یہ خواہش تھی اور ہے کہ اظہارِ تشکر کو آپ یوں نہ ٹھکراتے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ اظہارِ تشکر کی قیمت پچاس پیسے فی صفحہ کے حساب سے نہیں لگائی جاتی۔ آپ کو صفحات کے شمار میں سہو ہوا ہے۔ کتابت شدہ صفحات کی تعداد ۴۷۸ ہے اور میں نے ۴۸۶ روپے کا چیک بھیجا۔ ایک روپیہ فی صفحہ کے حساب سے پہلے بھی میں نے اسی حساب سے ''اظہارِ تشکر'' کی جسارت کی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسے صاحب نظر کے لیے ایک روپیہ فی صفحہ بھی نہایت حقیر اور قلیل رقم ہے لیکن میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ آپ کے کام کا معاوضہ ادا کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ امید ہے اس صراحت کے بعد آپ کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ میں نے ''اظہارِ تشکر'' کی قیمت پچاس پیسے فی صفحہ لگائی ہے۔ آپ نے ہمیشہ میرے حال پر کرم کیا ہے اور میں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ آپ کسی مادّی فائدے کے لیے مجھ پر کرم کر رہے ہیں اور اگر میں نے کچھ بھیجا ہے تو یہ سوچ کر بھیجا ہے کہ میں معاوضہ ادا نہیں کر رہا، اظہارِ تشکر کر رہا ہوں۔

قومی زبان کے مطلوبہ پرچے آپ کے لیے حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ قاموس الکتب ۱۹ کی جلد سوم کے لیے انجمن کے دفتر فون کر دیا ہے، یہ آپ کو جلد ہی مل جائے گی۔

میلادِ معصومین کا اصل نسخہ نہایت خستہ حالت میں ہے۔ اس کے جیسے فوٹو آئے ہیں اس سے بہتر نہیں آ سکتے۔ خلاصہ فیض صفیر کے اشتہار والا صفحہ پھٹا ہوا ہے۔ اس لیے وہ مکمل

نہیں آیا۔ کہیے تو اصل نسخہ آپ کے ملاحظے کے لیے بھیج دوں۔

''ایک نادر سفر نامہ'' ۹۲ کا ایک نسخہ بذریعہ رجسٹری پرسوں روانہ کروں گا۔ آج ڈاک کا وقت گزر گیا، کل جمعہ ہے۔ اس میں کاتب کی جگہ محمد شریف گل کا نام غلطی سے چھپ گیا ہے۔ ہوا یہ کہ ''قواعد اردو'' (شوکت سبزواری) کا وہ صفحہ جس پر کتاب کے کوائف درج تھے، اسے میں نے الگ کر لیا اور ترمیم کے بعد اس کتاب میں لگا دیا۔ کاتب کے نام کی سطر کو میں حذف کرنا بھول گیا۔ آپ کے پاس ''قواعد اردو'' کا نسخہ ہے۔ دونوں کو ملا کر دیکھ لیجے۔ کاتب کا نام ایک ہی جیسا لکھا ہے۔ بہر حال یہ غلطی تو ہو گئی۔ اس کے ازالے کے لیے باقی ماندہ نسخوں پر چپی لگوا دی جائے گی۔ یہ کتاب پانچ سو کی تعداد میں چھپی تھی۔ کچھ نسخے لاہور گئے تھے باقی غیر فروخت شدہ موجود ہیں۔ اس صورتِ حال سے شریف صاحب کو زحمت ہوئی اس کے لیے معذرت خواہ ہوں — لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ شریف صاحب پریشان کیوں ہوئے۔ جس ادارے سے اُن کی کتابت کی دو کتابیں شائع ہوئیں تو تیسری کتاب پر سہواً بھی نام آ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عمداً ایسا نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ یہ بات آپ انھیں سمجھا دیجے۔

آپ کے کراچی آنے کی اطلاع سے دلی مسرت ہوئی۔ غریب خانہ حاضر ہے اور میں بھی ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۶-۹-۸۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۳۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

جب ... میں نے آپ کے گرامی نامے کا جواب لکھ دیا تھا۔ امید ہے میرا خط مل ... اگر آپ جواب کی دو سطریں لکھ دیتے تو مجھے اطمینان رہتا کہ میری گزارشات آپ

تک پہنچ گئیں۔

آپ نے کراچی تشریف لانے کی خوشخبری سنائی تھی۔ کب تک ارادہ ہے؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۱۰-۸۲ء
لاہور

(۱۳۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

واقعی یہ درست ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ صبح میں نے آپ کے نام خط لکھا، لفافہ بند کیا، پوسٹ کرنے کو بھیجنے ہی والا تھا کہ ڈاکیہ آ گیا اور آپ کا خط لایا۔ اب لفافہ کھول کر یہ دوسرا خط بھی اُس میں رکھ رہا ہوں۔

آپ کے خط نے میری ایک بڑی پریشانی دور کر دی۔ جواب میں تاخیر کی وجہ سے یہ وہم ہو رہا تھا کہ کہیں خدانخواستہ آپ ناراض نہ ہوں لیکن الحمدللہ کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ جیسے مخلص لوگ دنیا میں بہت کم ہیں۔ میرے دل میں آپ کی جو قدر ہے وہ میں ہی جانتا ہوں۔

میں نے ابھی ابھی انجمن فون کیا ہے اور کہا ہے کہ قاموس کی جلد سوم آپ کو بھیج دی جائے۔ ان شاءاللہ یہ دو چار روز میں آپ کو مل جائے گی۔ ''قومی زبان'' کے مطلوبہ شماروں کے لیے انھوں نے کہا ہے کہ کچھ دن انتظار کیجیے کیوں کہ پرانے پرچے بلا ترتیب گودام میں پڑے ہیں۔ انھیں ترتیب سے رکھا جائے گا پھر مطلوبہ شمارے ملیں گے۔

مولانا ابوسلمان صاحب آپ سے ہرگز ہرگز ناراض نہیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ بقول حافظ شیرازی ''عروسِ ہزار داماد'' ہیں۔ بلا مبالغہ سیکڑوں کام ہاتھ میں لے رکھے ہیں۔ ملاقات ہوگی تو اُن سے کہوں گا کہ آپ کو خط لکھیں۔

آج کل آپ صبح شام یاد آتے ہیں۔ تحقیقی ادب کا کام آخری مراحل میں ہے۔ ان شاءاللہ دسمبر میں دو شمارے چھپ جائیں گے۔ پچھلی مرتبہ آپ کی وجہ سے جو سہولتیں پیدا ہوئی

تھیں، اب اُن کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔ ایک ہی کاتب کے ذریعے تقریباً بیس ہزار روپے کی کتابت کرائی ہے۔ کتابت تو خیر غنیمت ہے لیکن تاخیری حربے بے پناہ ہیں۔

آپ نے بجا فرمایا چار صفحات کم ہیں۔ ان چار صفحات پر توضیحی حواشی تھے جنھیں میں نے بوجوہ نئے ایڈیشن میں شامل نہیں کیا۔ اب (میلادِ معصومین) کے یہ صفحات فوٹو کرا کے آپ کو بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۱۰-۸۲ء
لاہور

(۱۳۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۰ر جنوری موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ اِدھر کچھ دنوں سے گوناگوں پریشانیوں کا ہدف ہوں۔ ایک تو ملکی و غیر ملکی مہمانوں کی آمد، اس پر میرے ایک بھتیجے کا ٹریفک کے حادثے میں شدید زخمی ہونا۔ یہ لڑکا ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اکتوبر کی ۱۳ر کو حادثہ ہوا تھا، اب چند روز ہوئے وہ گھر آیا ہے۔ ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹی ہے۔ گھٹنے کی چپنی نکال دی گئی ہے۔ بس انھیں پریشانیوں کی وجہ سے میں اپنے معمول کے مطابق کام نہ کر سکا۔ خطوں کے جواب بھی نہ دے سکا۔ امید ہے اس صورتِ حال کے پیشِ نظر میری معذرت قبول فرمائیں گے۔

محمد شریف صاحب نے جو رقم واپس کی ہے، اُس کے بارے میں مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔ اگر انھوں نے =/۸۰ روپے واپس کیے ہیں تو یہ اُن کی نیک نفسی ہے ورنہ میرا اُن کی طرف کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ ۱۹۸۳ء کے اشاعتی پروگرام میں میرے پیش نظر جو کام ہیں، اُن میں ایک یہ بھی ہے کہ ''تحقیق نامہ'' کے نام سے اپنے تحقیقی مقالات کا مجموعہ شائع کروں گا۔ ان میں ایک تو ''اقبال'' از احمد دین کا مقدمہ ہے۔ جس کی کتابت شریف صاحب نے کی تھی۔ سوچتا

ہوں اسی کتابت کو استعمال کرلوں۔ ایک اور مضمون ثاقب کی بیاضیں بھی انھیں کا مکتوبہ ہے۔ گویا تقریباً ڈھائی سو صفحات اُن کے لکھے ہوئے ہیں۔ باقی صفحات بھی اتنے ہی ہوں گے۔ یا یہ ممکن ہے کہ شریف صاحب کتابت کردیں! وہ اپنی سہولت کو مدِ نظر رکھیں۔ معاوضہ جو آپ فرمائیں گے پیش کردوں گا۔

مکتبہ اسلوب کی کتابوں کی فہرست منسلک ہے۔ ازرہِ کرم مطلع فرمائیے کہ ان میں سے کون کون سی آپ کے پاس نہیں ہیں۔ یہ میں بھیج دوں گا۔ اشاعت کتب کا یہ سلسلہ بھی اتفاقی طور پر شروع ہوگیا ہے۔ "ماہنامہ اسلوب" کا ڈیکلریشن برقرار رکھنے کے لیے ہر دوسرے مہینے ڈمی چھاپنی پڑتی ہے۔ اس وقت دو کتابیں پریس میں ہیں۔ یہ ۱۵ر فروری تک شائع ہوجائیں گی۔ کیا آپ کی نظر میں کوئی ایسا ایماندار کتب فروش ہے جسے میں ان کتابوں کے دس دس بیس بیس نسخے بھیج دوں اور وہ ہر مہینے یا دوسرے مہینے فروخت شدہ کتابوں کی رقم بھیج دیا کرے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ اس وادی میں بیشتر لوگ معاملات کے صاف نہیں ہیں۔

مجھے رسولؐ نمبر کے ۹۳ سلسلے میں آپ کے ذوق وشوق اور محنت کا حال معلوم ہے۔ آپ نے جس طرح یہ کام انجام دیا ہے، کوئی دوسرا انجام نہیں دے سکتا۔ بہر حال محمد طفیل صاحب نے دنیا بنائی اور آپ نے آخرت۔ اسی لیے آدمیوں سے داد کی توقع نہ رکھیے۔

میرا لاہور آنے کا پروگرام مارچ یا اپریل کا ہے۔ میری بھتیجی کی شادی ہے۔ اس میں آپ بھی ان شاء اللہ شرکت فرمائیں گے۔

آپ کے کتب خانے میں تاریخ اودھ سے متعلق کیا کچھ ہے؟

میلادِ معصومین کی اشاعت ان شاء اللہ اگلے مہینے ہوگی—— میری مصیبت یہ ہے کہ کام بہت پھیلا لیے ہیں، آدمی اکیلا ہوں۔ کوئی معاون نہیں۔ ایک صاحب نے مکتبۂ اسلوب کا کام سنبھال رکھا ہے کہ میں تجارتی معاملات کو وقت نہیں دے سکتا۔ کاش میں لاہور میں ہوتا یا آپ کراچی میں ہوتے۔ اگر یہ دو دیوانے مل بیٹھتے تو خوب گزرتی۔

قومی زبان کے مطلوبہ پرچوں کے سلسلے میں آپ اطمینان رکھیے۔ انجمن میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ میں یاددہانی کراتا رہتا ہوں۔ وہاں بھی مصیبت یہ ہے کہ کام کرنے والا کوئی نہیں۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا خواہاں ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۹-۱-۸۳ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

میں نے جو شعر لکھنے کے لیے دیے تھے، اُن کا کیا ہوا؟

(۱۳۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ مکتبہ اسلوب کی جو کتابیں ۹۴ آپ کے پاس نہیں ہیں، اُن کا ایک ایک نسخہ ارسالِ خدمت ہے۔ وصولی سے مطلع فرمائیے۔ عندلیب شادانی والی کتاب زیرِ طبع ہے۔ یہ کتابیں ایک مجبوری کے تحت چھاپی ہیں۔ میں نے رسالہ "اسلوب" کے نام سے ڈیکلریشن لے رکھا ہے۔ ہر ساٹھ دن میں ایک مرتبہ رسالہ چھپنا ضروری ہے۔ ورنہ ڈیکلریشن منسوخ ہوجائے گا۔ لہٰذا ہر ساٹھ دن کے بعد ایک کتاب رسالے کی صورت میں چھاپتا ہوں اور کچھ نسخوں کو کتابی صورت میں مجلد کرالیتا ہوں۔ جب رسالہ باقاعدگی سے شائع ہونے لگے گا تو اس کھڑاگ کو بھی ختم کردوں گا۔ باقی رہی قیمت والی بات تو جناب سرمۂ مفت نظر کی قیمت صرف اتنی ہی ہوتی ہے کہ چشم خریدار پہ احسان رہے۔

میرے شعروں کی کتابت کا کیا ہوا؟ شعر کا سائز آپ ۱۸×۸/۲۲ والے صفحے کا ڈیوڑھا رکھوا دیجیے تاکہ چھپوایا جائے تو Reduce کرالیا جائے اور پھر اصل کتابت کو فریم بھی کرایا جاسکے۔ تحقیق نامے کے سلسلے میں تعاون کا شکریہ۔ اپریل میں مسودہ آپ کو بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۱-۲-۸۳ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۳۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے دو گرامی ناموں کا جواب تاخیر سے دے رہا ہوں۔

کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب ۹۵ کے انتقال کی وجہ سے تعزیت کے لیے آنے والوں کا سلسلہ جاری رہا، اس لیے معمول کے مطابق کوئی کام نہ ہو سکا۔ آپ کے تعزیتی خط سے بھی بڑی تقویت ملی۔ دعا کیجیے کہ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ میں لاہور ضرور آتا۔ لیکن اس موقع پر میری موجودگی یہاں ضروری تھی کہ خاندان کا بڑا حصہ کراچی ہی میں ہے اور یہ سب لوگ بوجوہ لاہور نہیں جا سکتے تھے۔ بہر حال یہ اطمینان ہے کہ گزشتہ سال کے وسط میں مرحوم سے تفصیلی ملاقاتیں ہو گئیں۔

اب آپ اپنے جواب طلب امور کے سلسلے میں میری گزارشات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) میرا لاہور آنا فی الحال اس پر موقوف ہے کہ تخلیقی ادب شائع ہو جائے۔ آج کل کتابت کی تصحیح ہو رہی ہے۔ اس لیے جون سے پہلے کیا آؤں گا۔

(۲) مخدوم نوح ہالائی ۹۶ کا ترجمہ قرآن ابھی نہیں چھپا۔

(۳) نقشِ حیات ۹۷ اور مقالات سلیمان میرے پاس ہیں، لیکن میرا چھوٹا بھائی اپنے ساتھ خرطوم (سوڈان) لے گیا ہے۔

(۴) اثر زبیری ۹۸ کا ترجمہ قرآن میرے پاس نہیں ہے اور بازار میں بھی نہیں ملا۔

(۵) ماخذات ۹۹ جلد دوم کے لیے شبیر علی کاظمی صاحب کو ابھی ابھی فون کر دیا ہے۔ یہ کتاب آج ہی بذریعہ رجسٹری بھیج دی جائے گی۔

(۶) =/۱۳ روپے فی صفحہ اجرت اگرچہ میری بساط سے زیادہ ہے لیکن شریف صاحب کا خط ایسا ہے کہ مجبوری ہے۔ مضامین پر نظر ثانی کا کام چند روز میں شروع کروں گا اور پھر مسودہ برائے کتابت بھجوا دوں گا۔

(۷) میں نے اپنے کتب خانے کی دیکھ بھال کے لیے ایک مستقل آدمی رکھ لیا ہے۔ پہلا کام یہ ہو رہا ہے کہ رسائل مرتب کیے جا رہے ہیں۔ قومی زبان کے بہت سے

شمارے Duplicate نکلے ہیں۔ ازراہ کرم آپ مطلوبہ شماروں کی فہرست بھیج دیجیے۔ یہ میں پیش کر دوں گا۔

یہاں تک آپ کے سوالوں کا جواب تھا۔ حیدرآباد دکن سے ایک کتاب "قرآن مجید کے اردو تراجم وتفاسیر کا تنقیدی مطالعہ ۱۰۰" از سید حمید الدین شطاری شائع ہو چکی ہے۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ میرے پاس یہ کتاب اکبر الدین صدیقی صاحب کی عنایت سے آ گئی ہے۔ اگر آپ کو اس کی ضرورت ہو تو مستعار بھیج سکتا ہوں۔

مولانا ابوسلمان صاحب ۱۰۱ خیریت سے ہیں۔ جمعہ کو تشریف لائے تھے۔ اُن کے خلاف تو آج کل بڑی مہم چل رہی ہے۔ انھوں نے سرسید کے خلاف ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کا جواب عشرت رحمانی نے امروز میں لکھا تھا۔ اب پیام شاہجہان پوری نے اپنے رسالے کا ضخیم نمبر شائع کیا ہے۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۴-۴-۸۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۳۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

خاصی تاخیر سے خط لکھ رہا ہوں۔ سبب یہ ہے کہ پہلے ڈاکٹر مختار الدین ۱۰۲ صاحب (علی گڑھ) کی وجہ سے مصروفیت رہی کہ وہ میرے ہی مہمان تھے۔ پھر حیدرآباد سندھ چلا گیا۔ وہاں تالپوروں کے خاندان کے ایک صاحب کے پاس قلمی کتابیں ہیں۔ انھیں دیکھنے میں دو دن صرف کیے۔ افسوس کہ ایسی عمدہ کتابیں اور ایک فرد کی ملکیت ہوں۔ کاش حکومت اس قسم کے تمام نوادر کو قانوناً اور جبراً اپنی تحویل میں لے لے تاکہ ان کا افادہ عام ہو۔ ورنہ یہ نوادر نااہل اخلاف کے ہاتھوں ضائع ہو جائیں گے۔

عزیزی محبوب احمد صاحب سلمہ ایک دن تشریف لائے تھے۔ کچھ دیر وہ غریب خانے پر رہے۔ ماشاء اللہ بڑے صاحب ذوق ہیں۔ ان سے مل کر طبیعت خوش ہوئی۔ مولانا ابو سلمان اور ڈاکٹر وحید قریشی صاحب بھی اُس وقت تشریف رکھتے تھے۔ خطوطِ مہر کا ایک نسخہ اُسی وقت اُن (مولانا صاحب) کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے تبصرے کے لیے جو نسخے بھجوائے ہیں، وہ ابھی میں نے اخباروں کو نہیں دیے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں تبصروں کا طریقہ یہ ہے کہ کتابوں کے ساتھ تبصرہ بھی بھیجا جاتا ہے ورنہ تبصرہ شائع نہیں ہوتا۔ میں ایک تبصرہ خود لکھوں گا، ایک مولانا صاحب لکھیں گے۔ ایک ایوب قادری صاحب سے لکھواؤں گا اور پھر کتابوں کے ساتھ تبصرے بھیجے جائیں گے۔ آپ مطمئن رہیے۔ میرے لیے اور ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے لیے آپ جو نسخے بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ بھیج دیجیے۔

اس کتاب کے حواشی میں بعض باتیں نہایت نازیبا لکھی ہیں اور جن سے خود جناب مہر مرحوم کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ ایک جگہ میری اہلیہ (آمنہ صدیقی) کی کتاب کو میری تصنیف لکھا ہے۔ یہ بدطینتی کی انتہا ہے۔ کیا کسی پڑھے لکھے آدمی نے ان حواشی پر نظر ثانی نہیں کی؟

قومی زبان کے مطلوبہ شمارے آپ کو جلد ہی مل جائیں گے۔ ماخذات جلد دوم کے لیے بھی میں نے انجمن کو ہدایت کر دی ہے۔

میرے چھوٹے بھائی سوڈان میں حبیب بنک کے منیجر ہیں۔ ماشاء اللہ بہت صاحب ذوق ہیں۔ اُن کا ذاتی کتب خانہ نہایت شاندار ہے۔ وہ ملکوں ملکوں گھومتے ہیں اور اپنی دلچسپی کی کتابیں جمع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے یہاں آ جانے سے شہر کی رونق بڑھ گئی ہے۔ لیکن اُن کا آنا جانے کی تمہید ہے کہ وہ مقتدرہ کا دفتر اسلام آباد لے جائیں گے۔

مولانا مہر کی ڈائری اور اُن کے نام مشاہیر کے خطوط کا ذخیرہ کہاں ہے؟ کیا اس کی اشاعت کا کوئی امکان ہے؟

شاید میں نے آپ کو پہلے لکھا ہو کہ میں نے مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں پاکستانی مطبوعات کا ایک شعبہ قائم کرایا ہے۔ یہ بابائے اردو کی یاد میں ہے اور کتابوں کی فراہمی کی ذمہ داری میں نے لی ہے۔ میں انھیں اکثر کتابیں بھیجتا رہتا ہوں اور ہر

کتاب پر ذیل کی مہر ثبت کر دیتا ہوں۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم کی یاد میں کتاب مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو پیش کی جاتی ہے۔

اگر آپ بھی اس لائبریری کے لیے خطوطِ مہر یا دیگر کتابیں بھیجنا پسند کریں تو مذکورہ عبارت لکھ کر براہِ راست بھیج دیں۔ دو کلو کے پارسل پر ۱۳/۹۵ روپے خرچ آتا ہے۔ اگر براہِ راست بھیجنے میں دقت ہو تو میرے پاس بھیج دیجیے۔ میں اپنی کتابوں کے ساتھ ارسال کر دوں گا۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۲-۳-۸۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۳۷)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ایک خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہو گا۔ امید ہے انجمن کی مطلوبہ کتاب آپ کو مل گئی ہو گی۔ قومی زبان کے جو مکرر شمارے میرے پاس ہیں، اُن میں سے آپ کے مطلوبہ شمارے ایک الگ پیکٹ میں بھیج رہا ہوں۔ بقیہ شمارے انجمن کے دفتر سے حاصل کروں گا۔ تب بھجواؤں گا۔ اس میں کچھ وقت لگے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۸-۵-۸۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۳۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

آپ کا تعزیتی خط مل گیا تھا۔ممنون ہوں۔

انتقال میرے بڑے بھائی کی اہلیہ کا ہوا تھا۔یعنی میری بھابھی کا۔مرحومہ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھیں۔ہر ممکن علاج کیا گیا۔امریکہ میں بھی علاج کے سلسلے میں گئی تھیں۔مگر خدا کا حکم سب تدبیروں پر غالب آیا۔وفات دوبئی میں ہوئی۔میت لاہور لائی گئی۔میں جنازے میں شریک تھا۔چند روز لاہور میں قیام کیا لیکن خواہش کے باوجود آپ سے رابطہ پیدا نہ کرسکا۔کسی بھی دوست سے ملاقات نہ ہوئی کیوں کہ میرا قیام ماڈل ٹاؤن میں تھا اور راستوں سے میں ناواقف تھا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۱-۷-۸۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

پس نوشت:

جناب محمد اقبال مجددی صاحب کا خط آیا تھا کہ وہ کراچی میں اپنے بعض علمی کاموں کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور میرے تعاون کے خواہاں ہیں۔میں نے انھیں لکھ دیا ہے ضرور تشریف لائیں، میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں۔آپ سے ملاقات ہو تو یہ بات بتا دیجے گا۔کہیں ایسا نہ ہو کہ انھیں میرا خط نہ ملے۔خط میں نے حکیم صاحب کی معرفت لکھا ہے۔

(۱۳۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا فوراً جواب لکھ رہا ہوں۔گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ سے ۲۴ گھنٹے تخلیقی ادب کا کام ہو رہا ہے۔ایک شمارہ مکمل ہوگیا۔۸۵۰ صفحات ہیں۔شروع کے ۶۴ صفحات مکمل

آفسٹ میں ہیں اور آفسٹ پیپر پر ہی چھپیں گے۔ان شاء اللہ جلد ہی طباعت شروع ہو جائے گی۔نومبر کے شروع میں پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔دوسرا شمارہ بھی اس کے بعد جلد ہی چھپے گا۔

آپ کی کتاب پر تبصرے ضرور چھپیں گے۔قصہ یہ ہے کہ یہاں کے اخبارات میں تبصرے کے لیے کتابیں بے شمار آتی ہیں۔گنجائش محدود ہوتی ہے۔اس لیے باری ذرا دیر میں آتی ہے۔تبصرہ نگاروں نے تبصرے لکھ کر دفاتر میں پہنچا دیے ہیں۔بس چھپنے کی دیر ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ اس کتاب سے مجھے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اس میں میری اہلیہ کی کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اُس سے مجھے شدید تکلیف پہنچی ہے۔یہ صریحاً جھوٹ ہے۔

مولانا ابو سلمان صاحب نے مولانا مہر ۱۹۳۰ء کا جو سفر نامہ مرتب کیا تھا، اُس کی کتابت ۱۲۸ صفحات میں مکمل ہوگئی ہے۔یہ جلد ہی شائع ہو رہا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱-۱۰-۸۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

یہ خط لکھ چکا تھا کہ عطاء الحق قاسمی کے کالم کا تراشہ ملا۔بے حد شکریہ۔

(۱۴۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

خدا کا شکر ہے کہ اس مرتبہ میرے خط کا جواب آپ کی طرف واجب ہے۔آج کے ڈان میں خطوطِ مہر پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔تراشہ ارسال خدمت ہے۔باقی اخباروں میں بھی تبصرے جلد ہی شائع ہوں گے۔

کیا مکتبۂ اسلوب کی کتابوں سے "خطوطِ مہر" کا تبادلہ ہو سکتا ہے؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۱-۱۱-۸۳ء

(۱۴۱)

"ڈان" کا تبصرہ بھیج چکا ہوں۔ امید ہے ملا ہو گا۔

م خواجہ
۱۸-۱۱-۸۳ء

(۱۴۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔

آپ کو حضرت ایوب قادری کی افسوس ناک رحلت کا علم ہو گیا ہوگا۔ افسوس کہ ایسا عمدہ آدمی ہمارے درمیان سے اُٹھ گیا۔ اس بے وقت اور ناگہانی موت پر جس قدر بھی رنج کیا جائے کم ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ دو سال پہلے اُن کے بھائی نعمت اللہ قادری مرحوم بھی ٹریفک کے حادثے میں ہلاک ہوئے تھے اور اب خود ایوب قادری کے ساتھ بھی یہی گزری۔ مسجد میں نماز پڑھ کر گھر سے کچھ فاصلے پر گئے تھے کہ کسی گاڑی نے انھیں کچل دیا۔ فوراً ہی انتقال ہو گیا۔ یہ واقعہ ۲۵ر نومبر شام پانچ بجے کا ہے۔ ۲۲ر نومبر کو مرحوم میرے پاس آئے تھے۔ کچھ دیر بیٹھے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کیں۔ پچھلے مہینے میں نے اُن کی ایک تصویر اتاری تھی، وہ پیش کی۔ بہت خوش ہوئے۔ کیا خبر تھی یہ آخری ملاقات ہوگی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۵۷ء یا ۵۸ء میں وہ پہلی مرتبہ ملے تو اپنی پہلی کتاب "مولوی فیض احمد بدایونی" کا ایک نسخہ مجھے دے گئے اور فرمائش کی کہ اس پر تبصرہ لکھ دوں۔ میں نے تبصرہ لکھ دیا۔ آخری کتاب "کاروانِ رفتہ" پر انھوں نے دیباچہ لکھنے کی فرمائش کی۔ میں نے لکھ دیا۔ اُس تبصرے سے بھی وہ خوش ہوئے تھے اور اس دیباچے سے بھی۔ اللہ مغفرت فرمائے۔

خطوطِ مہر پر تبصروں کا قصہ یہ ہے کہ جب آپ نے مجھے کتابیں بھیج دی تھیں تو پھر

کراچی کے اخبارات کو براہِ راست کتابیں بھیجنے کی ضرورت کیا تھی۔ افسوس کہ دو دو کتابیں ضائع گئیں۔ اب موصوف سے پوچھ کر بتائیے کہ انھوں نے اور کس کس اخبار کو کتابیں بھیجی ہیں؟ ڈان میں تبصرہ میرے بار بار کے تقاضوں کے بعد آیا ہے ورنہ وہاں تو سال سال دو دو سال میں باری آتی ہے۔

مکتبہ اسلوب کی جو کتابیں مطلوب ہوں اُن کے لیے بلا تکلف لکھیے آپ کے تکلف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

آپ کو قومی زبان کے جو پرچے ملے تھے، وہ کب ملے؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے بھی اپنے پرچوں میں سے بعض مکرر پرچے بھیجے تھے۔ جن پرچوں کی فہرست آپ نے بھیجی ہے۔ وہ بھی ارسال خدمت کروں گا۔ مولانا ابو سلمان صاحب رسالہ "اردو" کے معاون مدیر مقرر ہو گئے ہیں۔ امید ہے اب یہ پرچہ بہتر ہو جائے گا۔ اگر زحمت نہ ہو تو مولانا صاحب کو انجمن کے پتے پر ایک خط لکھ کر قومی زبان کے مطلوبہ شمارے بھیجنے کے لیے کہیے۔ وہ چوں کہ وہاں جاتے ہیں اس لیے اپنے سامنے پرچے نکلوالیں گے۔ میں بھی اُن سے کہہ دوں گا۔

"افکارِ عبدالحق" اردو اکیڈمی سندھ نے شائع کی تھی۔ اب نہیں ملتی۔ میرے پاس ایک ہی نسخہ ہے۔ ورنہ بھجوا دیتا۔ ویسے اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کا پروگرام ہے۔

خطوطِ مہر کے سلسلے میں تبادلے کی تجویز واپس لیتا ہوں۔ بعد میں غور کیا تو اندازہ ہوا کہ یہ کام مناسب نہیں ہوگا۔ جو صاحب مکتبہ اسلوب کا کام کرتے ہیں، اُن کا مشورہ ہے کہ تبادلہ نہ کیا جائے۔

سفرنامہ مہر مکتبہ اسلوب ہی سے شائع ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۲۸-۱۱-۸۳ء

(۱۴۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

مکتبہ اسلوب کی دو کتابیں ۶۰۱ آج ہی بذریعہ رجسٹری ارسال کردی گئی ہیں۔"تخلیقی ادب" چھپ گیا ہے، جلد سازی میں ہے، وہ چندروز بعد بھیجوں گا۔

کتابوں کے پیکٹ میں ایک کتاب "اودھ پر انگریزوں کا غاصبانہ قبضہ" کا مسودہ اور کتابت کا فوٹو اسٹیٹ بھی ہے۔ازرہ کرم کتابت خوانی کی زحمت فرما دیجیے۔آپ جب کسی کتاب کی کتابت پر نظر ڈال لیتے ہیں تو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب اس میں کوئی غلطی نہیں رہے گی۔ایک گزارش یہ ہے کہ پچھلی مرتبہ آپ نے چیک واپس کر دیا تھا۔اس مرتبہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔میں آپ کے کام کا معاوضہ تو نہیں دے سکتا کہ خلوص کی کوئی قیمت نہیں لگائی جا سکتی۔

ممکن ہے مختصر عرصے کے لیے لاہور آؤں۔ازرہ کرم یہ بتائیے کہ آپ سے کس فون نمبر پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ آپ دفتر میں کب تک ہوتے ہیں اور گھر پر کس وقت لازماً موجود ہوتے ہیں۔

دفتر کا مفصل پتا اور مکان کا پتا (مع نقشہ کہ کیسے پہنچا جائے) لکھ بھیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۰۔۱۲۔۸۳ء

لاہور

(۱۴۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

لاہور میں آپ کے ساتھ جو وقت گزرا، اُسے میں اپنا حاصلِ سفر سمجھتا ہوں۔افسوس کہ وقت کم تھا، ورنہ میں کتب خانے کو اچھی طرح دیکھتا۔بہرحال کتابیں رکھنے کا

سلیقہ دیکھ کر طبیعت خوش ہوئی اور آپ سے مل کر اور باتیں کر کے جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔یہاں آنے کے بعد میں اِدھر اُدھر کے کاموں میں مصروف رہا۔اس لیے فوراً خط نہ لکھ سکا۔

کتاب کے پروف اور مسودہ جو عام ڈاک سے آپ نے بھیجے تھے، وہ مجھے مل گئے آپ نے بڑی دیدہ ریزی سے پروف پڑھے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص اتنی محنت اور توجہ سے یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔اس کے ۲۰۷ صفحات تھے۔اتنی ہی رقم کا چیک بھیج رہا ہوں۔گر قبول افتد۔

آپ کے ارسال کردہ دونوں اخبار بھی مل گئے۔بہت بہت شکریہ۔

"تخلیقی ادب" آپ کے لیے ساتھ لے کر گیا تھا۔مگر افسوس کہ آپ کی خدمت میں حاضری دیتے وقت اُسے اپنی قیام گاہ پر بھول آیا۔اب کل یہاں سے پرچہ پوسٹ کیا ہے۔

آپ کے دونوں رسالے میرے پاس بہ حفاظت رکھے ہیں۔ان کے عکس صحیح نہ بن سکیں گے، اس لیے ضروری چیزوں کو نقل کرالوں گا اور پھر کسی آنے جانے والے کے ہاتھ بھیج دوں گا۔مولانا ابوسلمان صاحب کا فون آیا تھا کہ آپ نے انھیں اُن کی کسی کتاب کے بارے میں لکھا تھا جس کا نام آپ کو یاد نہیں۔میں نے بتایا کہ اس کا نام عبدالرحمٰن پشاوری ۱۰۱۸ ہے۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب۔

اس خط اور چیک کی اور رسالے کی وصولی سے مطلع فرمائیے گا۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۰۔۱۔۸۴ء

لاہور

(۱۴۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

آپ کا دلچسپ اور طویل مکتوب گرامی ملا۔ممنون ہوں۔آپ نے چیک واپس کر دیا اور وہ بھی اس تاکید کے ساتھ کہ میں اس موضوع پر کچھ نہ لکھوں۔اس کے سوا کیا کہہ سکتا

ہوں۔ جو چاہے آپ کا حُسن کرشمہ ساز کرے اور یہ بھی کہوں گا کہ اگر آپ میری حقیر پیشکش کو قبول کر لیتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ اچھا اب اس کی اجازت دے دیجیے کہ اگر پروف پڑھنے کی اجرت کسی دوسرے کی جیب سے جاری ہو تو پھر آپ کو اعتراض نہیں ہوگا۔ میرے ایک واقف کار ڈاکٹر سید نظیر الحسنین ہیں۔ ۱۹۰ انھوں نے ظفر علی خاں پر پی ایچ ڈی کے لیے کام کیا تھا۔ ان کے مقالے کا ایک حصّہ چھپ رہا ہے۔ مسودے کی تصحیح کا کام مولانا ابوسلمان صاحب نے کیا تھا اور اس کا معاوضہ لیا۔ اب اس کی کتابت خوانی آپ فرما دیجیے۔ کتاب زیر کتابت ہے۔ شاید آیندہ ماہ کتابت کا کچھ حصّہ مل جائے۔

آپ کو آخر مجھ سے بدگمانی پیدا کیوں ہوئی۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ میں رسالہ شائع کروں اور آپ کو نہ بھیجوں۔ آپ یقین کیجیے کہ میں آپ کے لیے پرچہ لے کر گیا تھا۔ مگر جب دردولت پر حاضر ہوا تو اُسے قیام گاہ پر بھول آیا۔ طفیل صاحب کے پاس جب گیا تو اُس وقت میرے پاس ایک ہی پرچہ تھا۔ اگر معلوم ہوتا کہ آپ وہاں ہوں گے تو میں آپ کے لیے بھی ایک پرچہ ساتھ رکھ لیتا۔ طفیل صاحب کو جو پیغام دیا گیا، وہ درست تھا۔ قصہ یہ ہوا کہ میں نے ہوائی جہاز کی واپسی کی سیٹ بک نہیں کرائی تھی۔ سوچا تھا لاہور جا کر کرالوں گا۔ وہاں معاملہ بالکل خلاف توقع نکلا۔ یعنی میری مطلوبہ فلائٹ سے جگہ نہ ملی۔ دوپہر کی سیٹ ملی۔ ایسے عالم میں میں نے بادلِ ناخواستہ پیغام بھجوایا کہ میں نہ آسکوں گا۔ لیکن ایک کرم فرما نے یہ کرم کیا کہ دوپہر کی بجائے رات کی فلائٹ سے سیٹ دلوادی۔ ظاہر ہے اس صورت میں آپ کے پاس جانا ضروری تھا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں دھوکا دینے والی کوئی بات نہیں۔ اگر میں خدانخواستہ آپ کے پاس نہ پہنچتا تو پیغام ہی پہنچ جاتا۔ موجودہ صورت میں میں بھی پہنچ گیا اور پیغام بھی۔

آپ کے پاس جو ناقص پرچہ ہے وہ آپ کسی کو نہ دیں۔ تحسین فراقی صاحب کو واپس کردیں۔ انھیں میں ایک فہرست اور چند پرچے دے کر آیا تھا۔ وہ یہ پرچہ فہرست کے کسی دوسرے شخص کو دے دیں گے۔ اب کے پرچہ کم چھپوایا ہے۔ اس لیے تقسیم کے سلسلے میں احتیاط برتی جارہی ہے۔

مولانا مہر مرحوم ۱۹۱ کی ڈائری کو نقل کروانے کا شکریہ۔ واقعی یہ ایک نادر دستاویز ہے۔ اس کی اشاعت سے بہت سی نئی باتیں منظر عام پر آئیں گی ــــ آپ کے ارشاد کی تعمیل

میں کتاب کے سرورق کی عبارت منسلک کر رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی مولانا مہرؒ کے سفرنامۂ حجاز کے سرورق کی عبارت بھی ہے۔ یہ سفرنامہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مولانا ابوسلمان صاحب نے مرتب کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ نے اُن کی جو مدد کی تھی، دیباچے میں اس کا اعتراف بھی ہے۔

ماہ نو کے شماروں کی تاریخیں نوٹ کر لی ہیں۔ یہ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ عبدالعزیز خالد صاحب کی منسوخ کتابیں خاصی ضخیم ہیں اور اس لائق نہیں ہیں کہ فوٹو اسٹیٹ بنوایا جائے۔ یہاں پرانی کتابوں کی دکانوں پر دیکھوں گا۔ مل گئیں تو بھیج دوں گا۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ ''نذرانے'' سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جو مصنفین نے خود پیش کیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرے کتب خانے میں کم از کم پانچ سو کتابیں مصنفین کی پیش کردہ ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ ایک آدھ کتاب نہ آتی ہو۔

میں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بابائے اردو مرحوم کی یاد میں ایک شعبہ قائم کرایا ہے۔ اس شعبے میں کتابیں بھیجتا رہتا ہوں۔ خرید کر بھی اور مانگ کر بھی۔ ایک سے زاید نسخہ کوئی آتا ہے تو وہیں جاتا ہے۔ ہر کتاب پر مندرجہ ذیل مہر ثبت کی جاتی ہے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم کی یاد میں یہ کتاب مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو پیش کی جاتی ہے۔

اب میں آپ کا بھی خیال رکھوں گا۔ گویا ہر طرح کی کتابیں آپ کو بھیجی جاسکتی ہیں۔ آپ نے جن کتابوں کے نام لکھے ہیں، ان میں سے یہ تو لاہور ہی سے چھپی ہیں۔ پکچر گیلری، زرد پتوں کی بہار، آنکھیں ترستیاں ہیں، میر فرنگ۔ باقی کراچی اور راولپنڈی کی ہیں۔ ان میں جو مل گئیں وہ بھیج دوں گا ــــ میلادِ معصومین کی تصحیح کا کام کاتب اب شروع کرے گا۔ ان شاءاللہ آئندہ تین چار ماہ میں یہ چھپ جائے گی۔

میرا خیال ہے کہ میں نے آپ کی تمام جواب طلب باتوں پر اظہار خیال کر دیا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ لاہور

۱۷-۱-۸۴ء

(۱۴۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

مولانا مہر کے سفر نامۂ حجاز کا ٹائیٹل مجھے جلد درکار ہے۔یہ کتاب چھپ چکی ہے۔صرف ٹائیٹل چھپنا باقی ہے۔اگر اس میں تاخیر کا امکان ہو تو بواپسی ڈاک مطلع فرمائیے۔میں یہیں لکھوالوں۔دوسری کتاب میں ابھی کچھ وقت ہے۔اس لیے شریف صاحب اس مہینے میں کسی وقت بھی لکھ دیں۔

نذرانے کی کتابوں میں میرے پاس صرف دو کتابیں زائد ہیں۔ایک تو نذر زیدی مرتبہ مالک رام اور دوسری نذر حمید احمد خان مرتبہ احمد ندیم قاسمی۔یہ دوسری کتاب تو مجلس ترقی ادب نے چھاپی ہے۔آپ کے پاس ضرور ہونی چاہیے۔

علی گڑھ کے لیے خطوط مہر آپ ضرور بھجوادیجیے۔

میں ان شاءاللہ آپ کے کام کی کتابوں کے بارے میں یاد رکھوں گا۔یہ میری خوش قسمتی ہوگی کہ میری پیش کردہ کتابیں آپ کے کتب خانے میں شامل ہوں۔

حمزہ فاروقی صاحب کو آپ کا پیغام کل پہنچاؤں گا۔کل اُن سے ملاقات ہوگی۔

آپ کے مولانا ابوسلمان صاحب ٹیلی ویژن کے پروگرام ’’جیوے پاکستان‘‘ میں دکھائی دیں گے آج——لاہور میں شاید اگلے اتوار کو یہ پروگرام دکھایا جائے گا۔ذرا انھیں دیکھیے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۵-۲-۸۴ء

(۱۴۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور اس کے بعد خطوط مہر کا رجسٹری پیکٹ بھی۔کتاب کے اندر سرورق کی کتابت بھی تھی۔ان بہت سی عنایتوں کا دلی شکریہ ازرہِ کرم مطلع فرمائیے کہ حضرت خطاط کو کیا نذرانہ پیش کیا جائے؟ ایک بات کی مجھے شرمندگی ہے اور وہ یہ کہ خطوط مہر علی گڑھ کے لیے آپ پہلے بھیج چکے تھے۔یہ دوسرا نسخہ آگیا۔کل علی گڑھ بھیجنے کے لیے کتابوں کی فہرست بنوائی تو اس غلطی کا انکشاف ہوا۔اب فرمائیے اس دوسرے نسخے کو کیا کروں، واپس بھیج دوں یا آپ کی طرف سے غالب لائبریری کو دے دوں۔

اب کے ایک حادثہ ہوگیا۔آپ نے جنوری کے اخباروں کا جو پیکٹ بھیجا تھا، وہ مجھے اب تک نہیں ملا۔کیا آپ نے یہ رجسٹری سے بھیجا تھا؟ ازرہِ کرم رجسٹری کی رسید ارسال فرمائیے تاکہ میں ڈاک خانے والوں سے سلسلہ جنبانی کروں۔بصورتِ دیگر، یعنی اگر آپ نے عام ڈاک سے بھیجا تھا تو سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں۔ازرہِ کرم آئندہ کوئی چیز بھی عام ڈاک سے نہ بھیجیے۔

میں آپ کو اپنی اور اپنے والد صاحب کی تصویر جلد ہی بھیجوں گا۔

کیا ’’شبلی کی رنگین زندگی‘‘ !!! (از محمد امین زبیری و جمیل نقوی) آپ کے پاس ہے۔مطلع فرمائیے۔یہ میں پیش کرسکتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۱۷-۲-۸۴ء

(۱۴۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

میں ایک عریضہ لکھ چکا تھا کہ آج آپ کا گرامی نامہ ملا۔خط میں آپ کی عنایات کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔اُس میں بعض باتیں جواب طلب بھی ہیں۔توجہ فرمایئے۔افسوس کہ اخبارات کا پیکٹ مجھے نہیں ملا۔مجھے یقین ہے کہ وہ آپ نے عام ڈاک سے بھیجا ہوگا۔آیندہ یہ اخبارات بذریعہ رجسٹری بھیجیے۔

ایک زحمت دے رہا ہوں ـــ حسبِ معمول ـــ محترم محمد طفیل صاحب نے ازرہ کرم سیرت نمبر کی چار جلدیں پہلے بھیجی تھیں اور چھ اب بھیجی ہیں۔پہلی چار جلدیں میرے ایک ہندوستانی دوست اُٹھا کر لے گئے۔میں اب اس سیٹ کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔آپ یہ چاروں جلدیں اپنے طور پر رعایتی قیمت پر حاصل کر کے مجھے بھیج دیجیے۔اگر آپ پسند فرمائیں تو قیمت اور ڈاک خرچ کی اطلاع پہلے دے دیجیے۔میں رقم منی آرڈر سے بھیج دوں گا۔پھر آپ یہ جلدیں بھیج دیجیے گا۔مجھے لائبریری ایڈیشن درکار ہے۔میں یہ بات طفیل صاحب کے علم میں نہیں لانا چاہتا۔آپ بھی ذکر نہ کیجیے گا۔

کیا لطیف ساحل ۱۲؎ صاحب کو آپ نے رسالہ دے دیا تھا؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۳۔۲۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختارِ حق صاحب۔
لاہور

(۱۴۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

یہ خط میں انجمن ترقی اردو کے ایک اہم کام کے سلسلے میں لکھ رہا ہوں۔انجمن اپنی بڑی ڈکشنری ۱۳؎ کو دوبارہ شائع کر رہی ہے۔اس کی طباعت اب کے کتابت کے ذریعے

ہوگی۔موجودہ ایڈیشن میں کتابت اور املا کی اغلاط کو درست کرنے کے بعد مسودہ کتابت کے لیے دیا جائے گا۔اگر تصحیح کا یہ کام آپ انجام دے سکیں تو بہت اچھا ہو۔

انجمن کے ناظم محترم نورالحسن جعفری صاحب کو میں نے آپ کا نام پیش کیا ہے اور آپ کے بارے میں بتا دیا ہے کہ کام ہر اعتبار سے اطمینان بخش ہوگا۔ڈکشنری کا ایک نسخہ آپ کو بھیجا جا رہا ہے۔کام فوراً شروع کر دیجیے۔فی الحال آپ سو صفحے دیکھ کر بھیج دیجیے تاکہ اغلاط کی نوعیت کا اندازہ کیا جا سکے۔اغلاط کی نشاندہی سرخ پن سے کیجیے۔اس کام کا آپ کو معقول معاوضہ دیا جائے گا۔اس سلسلے میں آپ سے آیندہ تمام خط و کتابت جناب سید شبیر علی کاظمی صاحب کریں گے جو انجمن کے شریک معتمد ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۳۔۳۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختارِ حق صاحب۔
معرفت حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب
نمبر ۵۵۔ریلوے روڈ لاہور

(۱۵۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا، ممنون ہوں۔تراشے بھی مل گئے اور اس سے پہلے فروری کے اخبارات بھی مل گئے تھے ـــ انجمن کی پیشکش کا جواب لکھنے میں آپ نے عجلت سے کام لیا۔آپ نے شاید میرا خط بغور نہیں پڑھا۔بہتر ہوتا کہ آپ پہلے مجھے لکھتے اور پھر انجمن کو۔آپ کے سپرد جو کام کیا گیا تھا، وہ صرف اتنا تھا کہ اردو عبارتوں میں املا یا ٹائپ کی جو غلطیاں نظر آئیں، انھیں درست کر دیا جائے۔اس کے لیے انگریزی الفاظ کے معانی پر توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔معانی کے غلط یا درست ہونے کا فیصلہ ایک اور شخص یا اشخاص کریں گے۔آپ کے خط کا ذکر شبیر علی کاظمی صاحب نے فون پر کیا تھا۔اب میرے مشورے پر وہ آپ کو دوسرا خط لکھ رہے ہیں جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ آپ کو ڈکشنری کی صرف اردو عبارات پڑھ کر املا

اور ٹائپ کی غلطیاں نکالنی ہوں گی۔ میرے خیال میں آپ یہ کام ہاتھ میں لے لیجیے۔ آپ بآسانی روزانہ پانچ دس سے لے کر ۲۵۔۳۰ صفحات تک دیکھ سکتے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ فی الحال ۲۰ صفحات دیکھ کر مجھے بھیج دیں۔ میں انھیں دیکھ کر مشورہ دوں گا کہ کام اسی طرح ہونا چاہیے یا کسی اور طرح۔

جمیل نقوی صاحب کی کتاب ''شبلی کی رنگین زندگی'' پر میں نے نقوی صاحب کے دستخط کرا لیے ہیں اور آپ کا نام لکھوا لیا ہے۔ یہ کتاب میں ''سفرنامہ حجاز'' (از مہر) کے ساتھ بھیجوں گا۔ جمعہ کو مولانا ابوسلمان صاحب آئیں گے تو اُن سے کتاب پر آپ کا نام لکھواؤں گا۔

میں یہاں کتابت کے گیارہ روپے صفحہ دیتا ہوں۔ ۲۷ سطری مسطر ۲۳x۳۶/۸ سائز۔ اگر آپ اس کاتب کا نمونہ بھیج دیں تو میں اُس کے مطابق مسودہ ارسال کر دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۱۔۳۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

تراشے میں جس سفرنامے[۱۱۴] کا ذکر ہے، وہ سیرِ فرنگ ہی ہے۔

(۱۵۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اب کے خلاف معمول آپ نے میرے عریضے کا جواب نہیں دیا۔ دو کتابیں رجسٹری سے بھیجی گئی تھیں، ان کی رسید بھی نہیں ملی۔ آپ کے ارسال کردہ مارچ کے اخبارات مل گئے تھے۔ بہت بہت شکریہ۔

میں نے انجمن کی ڈکشنری کے سلسلے میں لکھا تھا کہ آپ کو صرف اردو متن کی پروف ریڈنگ کرنی ہے۔ انگریزی سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا۔

یہ بھی عرض کیا تھا کہ کاتب کا نمونہ بھیج دیجیے۔ میں کام بھیج دوں گا۔

نقوش کے سیرت نمبر کے بعض شماروں کی رعایتی قیمت پر خریداری کے لیے بھی لکھا تھا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۹۔۴۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

یاددہانی کا ایک خط لکھ چکا تھا کہ کل آپ کا گرامی نامہ لغت کے صفحات کے ساتھ موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے شکرگزار ہوں۔ لغت کے صفحات مع آپ کے خط کے انجمن کے دفتر بھجوا دیے ہیں۔ آپ نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے یہ کام کیا ہے۔ میں نے انجمن والوں سے کہا ہے کہ وہ ان صفحات کو دیکھ لیں، خط پڑھ لیں۔ میں نے اُن سے یہ بھی کہا ہے کہ لغت کا ایک زائد نسخہ آپ کو بھیج دیا جائے۔ نیز معاوضے کے سلسلے میں کہا ہے کہ ابھی طے کر لیا جائے۔ چوں کہ انجمن ایک غیر تجارتی ادارہ ہے، اس لیے میں نے یہ گنجائش رکھی ہے کہ اگر معاوضہ کم بھی ہو تو آپ کے لیے قابلِ قبول ہوگا۔ پانچ روپے صفحہ میں نے تجویز کیا ہے۔ ان شاء اللہ یہی منظور ہو جائے گا۔

آئندہ آپ ڈکشنری کے سلسلے میں جو خط لکھیں، وہ ذاتی خط سے الگ ہونا چاہیے تاکہ میں اُسے دفتر انجمن بھیج دیا کروں۔

کاتب کے سلسلے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا۔

مارچ کے اخبارات کے پہنچنے کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ اس ضمن میں دو سو روپے کا چیک ارسال ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۲-۴-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

لغت کے سلسلے میں میں یہ لکھنا بھول گیا تھا کہ آپ نے جس نہج پر کام کیا ہے، وہ بالکل درست ہے۔ میں یہی چاہتا تھا۔ انجمن والوں نے ۵۰ صفحات کے معاوضے کی رقم کا چیک آپ کو بھیج دیا ہے یا آج کل میں بھیجنے والے ہیں۔ اس منصوبے پر عملدرآمد کے سلسلے میں بعض رکاوٹیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس لیے وہ شاید آپ کو یہ بھی لکھیں کہ تا اطلاع ثانی آپ کام کو روک دیجیے۔ دراصل انجمن نے اس سلسلے میں حکومت سے مالی مدد مانگی تھی۔ درخواست نامنظور ہوگئی ہے۔ اب اگلے مالی سال میں دوبارہ کوشش کی جائے گی۔ میں نے انجمن والوں کو مشورہ دیا تھا کہ آپ سے کام کرا لیا جائے۔ معاوضہ بعد میں ادا کر دیا جائے۔ لیکن موجودہ ناظم اصولی آدمی ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ کسی کام کو بجٹ میں شامل کیے بغیر اُس پر رقم صرف کرنا قابل اعتراض ہے۔ بہرحال آپ کے کام سے انجمن والے مطمئن ہی نہیں خوش بھی ہیں۔

کاتب کے سلسلے میں آپ تفصیل سے لکھیے۔ وہ کیا معاوضہ طلب کرتا ہے۔ اس وقت میرے پاس ایک دو کام ہیں۔ اگر معاوضہ معلوم ہو جائے اور نمونہ مل جائے تو میں کچھ سوچوں۔ اپنی ذاتی کتابیں تو میں شریف گل صاحب ہی سے لکھواؤں گا کہ دو کتابوں کے آدھے آدھے حصے انھیں سے لکھوا رکھے ہیں۔ (فرمان سلیمانی اور مقالات کا مجموعہ)

آپ کے لیے اقبال جہان دیگر ۱۱۵ کا ایک نسخہ منگوالیا ہے۔ جسٹس امیر علی کی آپ بیتی کا اردو ترجمہ مکتبہ اسلوب سے شائع ہوا ہے۔ مترجم جمیل نقوی ہیں۔ وہ آجائیں تو اُن سے دستخط کرا کے ایک نسخہ آپ کے لیے حاصل کرلوں گا اور پھر اس کے ساتھ اقبال جہان دیگر بھیج دوں گا۔

سید نور محمد قادری صاحب ۱۱۶ کو آپ کے حوالے سے خط لکھ رہا ہوں۔ مے خانہ از عبدالنبی میرے پاس ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱-۵-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آپ کے گرامی نامے کا مفصل جواب لکھ چکا ہوں۔ امید ہے میرا خط ملا ہوگا۔ آج کی ڈاک سے دو کتابیں۔ اقبال جہان دیگر۔ اور۔ آپ بیتی جسٹس امیر علی۔۔۔ بذریعہ رجسٹری بھیج رہا ہوں آپ کے ارسال کردہ اپریل کے اخبارات تاحال نہیں ملے۔ شاید آج کی ڈاک سے مل جائیں۔

یہ خط میں ایک ضروری مقصد سے لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ توجہ فرمائیں گے۔ تخلیقی ادب کے پہلے دو پرچے آپ نے کتابت کرا دیے تھے تو میری بہت سی مشکلیں آسان ہوگئی تھیں۔ اس کے بعد تیسرے پرچے اور متعدد کتابوں کا کام یہیں ہوا۔ کاتبوں سے رابطہ رکھنے، اُن سے کام لینے، پروف ریڈنگ کرنے وغیرہ میں میرا خاصا وقت صرف ہوا۔ جس کے نتیجے میں میرا اصل کام یعنی تحقیقی کام سُست رفتار ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ جسے میں مزید برداشت نہیں کرسکتا۔ ان کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لیے میں نے کئی لوگوں کو آزمایا، مگر انھوں نے میری مشکلوں میں اضافہ کیا۔ اب بہت سوچ بچار کے بعد میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے، اگر آپ اس پر غور فرمائیں تو بے حد ممنون ہوں گا۔

میں مسودات برائے اشاعت تیار کر کے آپ کو بھیج دوں۔ آپ لاہور میں اُن کی کتابت کرائیں، پروف ریڈنگ کریں اور پھر تصحیح کے بعد کتابت شدہ اوراق مجھے بھیج دیں۔ کتابت کے نرخ بڑھ چکے ہیں، لیکن مجھے امید ہے کہ آپ کے وسیلے سے کچھ نہ کچھ رعایت

کام ہو جائے گا۔ آپ جو خدمت انجام دیں گے، اُسے میں اپنے اوپر احسان سمجھ کر قبول کروں گا، لیکن معاوضہ نہیں، اعزازیہ آپ کو قبول کرنا ہوگا۔ آپ فی صفحہ کے حساب سے جو تجویز فرمائیں گے، میرے لیے قابل قبول ہوگا۔ دراصل آپ جس محبت محنت اور خلوص سے کام کرتے ہیں، اُس کی کوئی دوسری مثال میرے سامنے نہیں ہے۔

آپ نے ایک مرتبہ تحریر فرمایا تھا کہ اگر آپ کراچی میں ہوتے تو میرا ہاتھ بٹاتے۔ حالانکہ آپ لاہور میں رہ کر بھی دوسروں سے زیادہ میرا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔

اس وقت میرے پیشِ نظر بہت سے کام ہیں جن میں سرِفہرست تخلیقی ادب کا شمارہ نمبر۴۲ ہے۔ یہ کتابت شدہ موجود ہے۔ تقریباً دو سو صفحات مزید کتابت ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی دو تین کتابوں کی کتابت بھی کرانی ہے۔ ازرہِ کرم اس سلسلے میں مفصل خط لکھیے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کام میں میرا ہاتھ — حسبِ سابق — ضرور بٹائیں گے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۶-۵-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۵)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

کل شام کو عزیزی محبوب عالم سلمہ آئے تھے۔ کچھ دیر میرے ساتھ رہے۔ انھوں نے نقوش کی تین جلدیں عنایت کیں۔ انھوں نے بتایا چوتھی جلد، جلد سازی میں ہے۔ ازرہِ کرم فرمائیے اس مد میں کتنی رقم ارسال کروں۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی ہے، اور اس وجہ سے آپ کئی دن کہیں آجا نہیں سکے۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ جلد از جلد صحت یاب ہوں۔ جہاں چوٹ آئی ہے، اُس جگہ کا ایکسرے ضرور کرا لیجے اور پھر یہ ایکسرے کسی ماہر ڈاکٹر کو دکھائیے۔

میں نے پچھلے دنوں دو خط لکھے تھے اور کتابوں کا ایک پیکٹ بھی بھیجا تھا۔ امید ہے

یہ سب ملے ہوں گے۔

عزیزی محبوب کو میں نے دو کتابوں کے مسودات اور کتابت کے عکس دیے ہیں۔ ازرہِ کرم کتابت خوانی فرما دیجے۔ دونوں کتابوں کی کتابت خوانی مصنفین نے کی ہے۔ اس کے نشانات کتابت (عکس) پر موجود ہیں۔ اگر کتابت پر کوئی بات مسودے کے برعکس ملے تو سمجھ لیجے کہ مصنفین نے ترمیم کی ہے۔ میں کتابت خوانی کے سلسلے میں اب آپ کو باقاعدہ زحمت دوں گا۔ وجہ یہ ہے کہ اب جائزہ مخطوطات[۱۷] کی دوسری جلد پر نظرِ ثانی کا کام شروع کر دیا ہے اور پروگرام بنایا ہے کہ ہر سال ایک جلد شائع ہوتی رہے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں مجھے اپنی بہت سی مشغولیات سے کنارہ کشی اختیار کرنی پڑے گی۔ آپ نے خود ایک مرتبہ نہیں، دسیوں مرتبہ یہ فرمایا تھا کہ ’’اگر میں کراچی میں ہوتا تو آپ کی مدد کرتا‘‘۔ اب آپ لاہور میں بیٹھ کر میری مدد کیجے۔ اس سلسلے میں ایک گزارش ہے کہ اس کام کا معاوضہ نہیں، اعزازیہ یا نذرانہ آپ کو قبول کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں تکلف سے کام نہ لیں اور رقم کا تعین بھی خود ہی فرما دیں۔

میں نے پچھلے خط میں عرض کیا تھا کہ لاہور میں کسی کاتب کا انتظام ہو جائے تو اچھا ہے۔ میں اپنی کتابوں کی کتابت تو شریف گل صاحب ہی سے کراؤں گا کیوں کہ ان کا بڑا حصہ وہ دو سال پہلے کتابت کر چکے ہیں۔ لیکن بعض دوسری چیزوں کی کتابت اگر لاہور میں آپ کی نگرانی میں ہو سکے تو سبحان اللہ۔

اپریل کے اخبارات اور ڈکشنری کے صفحات مل گئے تھے۔ ان صفحات کے معاوضے کا چیک آپ کو جلد ہی مل جائے گا۔

میاں امیر الدین[۱۱۸] کی کتاب ’’یادِ ایام‘‘ میرے پاس ہے۔ سنا ہے لاہور کے کسی وکیل نے اس کا جواب لکھا ہے۔ اگر یہ کتاب کہیں نظر آ جائے تو اس کے ناشر سے کہیے مجھے وی پی پی سے بھیج دے۔ کتاب اور مصنف اور ناشر کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ورنہ میں براہِ راست خط لکھتا۔

آپ کے دونوں پرانے اخبار (شیرازہ اور مجموعۂ اخبارات) میرے پاس رکھے ہیں۔ ان کے عکس نہیں بن سکے۔ اب خاص خاص چیزیں نقل کرا رہا ہوں۔ یہ کام ختم ہوتے ہی انھیں کسی محفوظ ذریعے سے آپ کو بھجوا دوں گا۔

لاہور میں الہلال اور البلاغ کے ۱۹۱۱ Reprint چھپے تھے۔ یہ کس حد تک رعایت کر سکتے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۱-۵-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کا خط نہیں آیا۔ دو روز ہوئے مئی کے اخبارات ملے تھے۔ توقع تھی کہ ان کے ساتھ خط ہو گا مگر ——

امید ہے آپ اب پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

میں نے عزیزی محبوب عالم سلمہ کے ہاتھ کتابت خوانی کے لیے جو صفحات بھیجے تھے، کیا وہ آپ کی نظر سے گزرے؟

جولائی کے آخر میں ایک دو دن کے لیے لاہور آؤں گا تو آپ کے دردولت پر لازماً دستک دوں گا۔

نقوش کا ایک پرچہ جو باقی ہے، وہ کب ملے گا۔ ان کی قیمت کے سلسلے میں کتنے کا چیک بھیجوں؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۰-۶-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کا گرامی نامہ نہیں آیا۔

پچھلے دنوں جو چوٹ آئی تھی، اُس کے اثرات تو اب رفع ہو چکے ہوں گے۔ بواپسی ڈاک اپنی صحت سے مطلع فرمائیے۔ امید ہے اب آپ حسب سابق اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ میں نے پچھلے دنوں ایک خط لکھا تھا، امید ہے ملا ہو گا۔ اس میں بعض امور جواب طلب تھے۔ توجہ فرمائیے۔

میں نے کتابت خوانی کے لیے جو اوراق بھیجے تھے، معلوم نہیں آپ نے پڑھے یا نہیں۔ یہ عزیزی محبوب عالم سلمہ کے ہاتھ بھیجے تھے۔ اب تو اس واقعے کو ڈیڑھ مہینہ ہو رہا ہے۔

حضرت منور رقم[۱۲۰] نے خطاطی پر جو کتابیں لکھی ہیں، مجھے ان کی ضرورت ہے۔ ان کے ناشر سے کہیے بذریعہ وی پی مجھے بھجوا دی جائیں۔

میں خیریت سے ہوں، اور آپ کی دعاؤں کا طالب۔

آپ کا
مشفق خواجہ
۵-۷-۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مل گیا تھا اور اخبارات بھی۔ اس کے ساتھ ہی پروف بھی مل گئے تھے۔ ان عنایات کا شکریہ۔ خط کا جواب تاخیر سے دینے پر معذرت خواہ ہوں۔ مسلسل بارشوں کی وجہ سے معمولات میں کچھ فرق آ گیا تھا۔ اس عریضے کے ہمراہ ایک چیک برائے =/۴۵۷ روپے منسلک ہے۔ ۱۹۰ روپے پروف کے صفحات کے سلسلے میں اور =/۲۶۷ روپے نقوش کے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ نے فون پر نقوش کی کیا رقم بتائی تھی۔ میں

نے ۳۳% رعایت وضع کر کے باقی رقم بھیجی ہے۔ اس سلسلے میں کمی بیشی کا میں ذمہ دار ہوں۔ مطلع فرمائیے کہ اصل رقم کیا ہے۔

انجمن کی ڈکشنری کے سلسلے میں طے ہوا ہے کہ آپ سے نظر ثانی کا کام مکمل کروالیا جائے۔ آپ کو جلد ہی انجمن کی طرف سے خط ملے گا۔

تخلیقی ادب کے کچھ اور صفحات جلد ہی پوسٹ کروں گا۔ از رہ کرم انھیں پہلی فرصت میں پڑھ دیجیے گا۔ ہاں اس سلسلے میں ڈاک کا جو خرچ ہو، اُسے بھی میرے حساب میں ڈالتے جائیے۔

چیک کی وصولی سے مطلع فرمائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۵۔۸۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۵۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

امید ہے آپ بخیریت لاہور پہنچ کر اپنے معمول کے مطابق کاموں میں مصروف ہوں گے۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے حج پر جانے سے پہلے اور واپسی کے بعد میرے لیے وقت نکالا۔ یہ آپ کا ایسا کرم ہے جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

کتابت خوانی کے لیے مزید کچھ صفحات ارسال خدمت ہیں۔ توجہ فرمائیے۔ امید ہے آپ نے پہلے صفحات دیکھ لیے ہوں گے۔

اخبارات کے ادبی صفحات بھی اگر روانہ فرما سکیں تو کرم ہوگا۔

رسالہ ''اسلوب'' ۱۲۱ کا مکمل فائل اس ماہ کے آخر تک ارسال خدمت کر دوں گا۔ کچھ پرچے کم ہیں، اُن کی جلد سازی کرائی جارہی ہے۔

مولانا ابو سلمان صاحب کو آپ سے ملاقات نہ ہونے کا بہت افسوس ہے۔ انھوں

نے آپ کو خط لکھا ہے۔ امید ہے ملا ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۶۔۱۰۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۶۰)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

کل اخباروں کا پیکٹ ملا۔ ممنون ہوں۔ اس سے پہلے میں ایک خط اور ایک پیکٹ (عکس کتابت و مسودات) بھیج چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے بھی ایک رجسٹری پیکٹ ارسال خدمت ہے۔ فی الحال کتابت خوانی کا اتنا ہی کام ہے۔ اب آپ ان تمام صفحات کو پڑھ کر جس قدر جلد ہو، مجھے بھیج دیں، بذریعہ رجسٹری۔ شکریہ۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۳۔۱۰۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۶۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

دونوں گرامی نامے ملے۔ ممنون ہوں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یکم نومبر کو یعنی کل آپ سارا کام پوسٹ کر دیں گے۔ جب تک میرا یہ خط آپ کو ملے گا، آپ کا پیکٹ مجھ تک پہنچ چکا ہوگا۔

میں اس خط کے ساتھ =/۵۰۰ روپے کا ایک چیک بھیج رہا ہوں۔ یہ آپ اپنے

حساب میں جمع کر لیجے۔ پروف ریڈنگ کے سلسلے میں ایک روپیہ فی صفحہ کے حساب سے رقم وضع کرنے کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو اُسے اخبارات کے حساب میں رکھ لیجے۔ اور اگر کچھ نہ بچے تو مطلع فرمائیے میں مزید رقم بھیج دوں گا۔

انجمن میں فون کر کے میں نے کہہ دیا ہے کہ ڈکشنری کا ایک نسخہ آپ کو بھیج دیا جائے۔ آپ کے لیے ''تکبیر'' کے شمارے (۱۳ تا ۴۰) جلد ہی ارسال خدمت کر دوں گا۔ اس رسالے کا جو پہلا شمارہ شائع ہوا تھا، اُس پر نمبر ۱۳ درج تھا۔ اس سے پہلے یہ رسالہ بطور ڈمی شائع ہوتا رہا ہے۔ ڈیکلریشن صلاح الدین صاحب نے چھ سال پہلے لیا تھا۔ گویا چھ سال تک ڈمی شائع ہوتی رہی۔ اخبار نویس عموماً ایک سے زیادہ ڈیکلریشن اپنے قبضے میں رکھتے ہیں تا کہ اگر ایک اخبار حکومت بند کر دے تو اس کی جگہ فوراً دوسرا جاری کر دیا جائے۔

مولانا ابوسلمان صاحب کے بارے میں آپ کوئی بدگمانی دل میں نہ لائیں۔ آپ کے بارے میں اُن سے میری تفصیل سے گفتگو ہوئی ہے۔ انھیں اپنی خطاؤں پر ندامت ہے۔ اور جو خط انھوں نے لکھا ہے، وہ اُن کی دلی کیفیات کا غماز ہے۔ چونکہ وہ ابوالکلامی ہیں، اس لیے مبالغہ اور عبارت آرائی اُن کی فطرت ثانیہ ہے۔ مولانا صاحب دل کے بہت اچھے ہیں، گو کبھی کبھی زبان وقلم سے وہ شمشیر کا کام بھی لیتے ہیں۔ لیکن یہ شمشیر جلد ہی نیام میں چلی جاتی ہے۔ چونکہ آپ بھی مجھے عزیز ہیں اور وہ بھی، اس لیے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میں اور اُن میں تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہیں۔

داستانِ غم کے تین صفحات کی آخری سطریں اگلے خط میں بھیجوں گا۔ یہ خط میں رات کے وقت لکھ رہا ہوں۔ کتاب نیچے ہے۔ اب اتنی رات گئے نیچے کی منزل میں کون جائے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳۰-۱۰-۸۴ء

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

کل کی ڈاک سے پروفوں کا پارسل مل گیا۔ بے حد ممنون ہوں۔ آپ نے مسودے کی جن غلطیوں کی نشاندہی کی ہے، اس کا بھی بہت بہت شکریہ۔ ایک آدھ جگہ البتہ آپ سے اختلاف ہے۔

ایک نہیں دو دو کاریں رکھ سکتے تھے۔

ایک چھوڑ تین تین شادیاں کیں۔

اس قسم کے جملوں کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ جب صرف دو یا تین سے کام چل سکتا ہے تو پھر دو دو اور تین تین لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ عرض ہے کہ اردو کا یہ روزمرہ ہے کہ اس قسم کے جملوں میں زور دینے کے لیے دوسرے عدد کو مکرر لکھتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر لکھا جائے گا تو وہ غیر فصیح ہوگا۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

رہتا نہیں ایک بھی ہمارے پلے
واں ایک کے تین تین بن جاتے ہیں

ایک جگہ ـــ ''صبح کی چہل قدمی سے رات کی مشی تک'' ـــ لکھا ہے آپ نے مشی کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ کیا لفظ ہے۔ عرض ہے کہ عربی میں مشی پیدل چلنے کو کہتے ہیں۔ مشائی اسی سے نکلا ہے۔ اور ہمارا تماشا بھی اسی سے بنا ہے۔ عربی میں تمشی تھا، فارسی والوں نے تماشا بنا لیا۔ چونکہ سیر وتفریح پیدل چل کر ہی کی جاتی ہے، اس لیے تماشا سیر وتفریح کے لیے مروج ہو گیا۔

اس سے پہلے ایک خط لکھا تھا۔ اس میں پانچ سو روپے کا ایک چیک بھی تھا۔ امید ہے ملا ہوگا۔ داستانِ غم کی مطلوبہ سطور اس خط کی پشت پر ملاحظہ فرمائیے۔ مدحتِ رسول ۱۲۲ اور ڈکشنری ۱۲۳ (انجمن) آپ کو جلد ہی مل جائے گی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۷۔۱۱۔۸۴ء

لاہور

لیجیے جناب کام ہی بگڑ گیا۔ کتاب داستان غم کے تمام نسخوں میں جلد ساز نے بڑی بے دردی سے چھری چلائی ہے۔ تینوں صفحات تمام نسخوں میں نیچے سے کٹے ہوئے ہیں۔ اب پہلے ایڈیشن کا کوئی نسخہ تلاش کروں گا اور آپ کی فرمائش پوری کروں گا۔ معذرت خواہ ہوں۔

م خواجہ

(۱۶۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

معذرت خواہ ہوں کہ ذرا تاخیر سے خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کے ارسال کردہ پروف مل گئے۔ شکریہ۔ ان کی رسید تو میں بھجوا چکا ہوں۔ مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اخبارات کی خریداری کے حساب میں =/۲۰۰ روپے کا چیک ارسال ہے۔

مولانا مہر کے بارے میں ہندوستانی رسالوں میں شاید ہی کوئی چیز شائع ہوئی ہو۔ بہر حال خیال رکھوں گا۔ کوئی چیز نظر سے گزری تو مطلع کروں گا۔

لاہور کے امروز کا ادبی صفحہ جمعرات کے دن شائع ہوتا ہے۔ وہ بھی خرید لیا کیجیے۔

—ہاں ایک ضروری زحمت یہ دینی ہے کہ لاہور کے تمام اخبارات کے اُن شماروں کی مجھے ضرورت ہے جن میں فیض کے بارے میں مواد شائع ہوا ہے۔ فی الحال ۲۱/۲۲/۲۳ نومبر کے جو جو اخبارات مل سکیں حاصل کر لیجیے ۲۴۔ا مکمل اخبارات کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ ان میں اداریے اور خبریں اندرونی صفحات پر ہوں گے۔

رسالہ اسلوب اور تکبیر کے تمام مطلوبہ شمارے نکال کر رکھ لیے ہیں۔ یہ دو یا تین پیکٹوں کی صورت میں آپ کو ملیں گے۔

میں خیریت سے ہوں اور خدا کرے آپ بھی خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹۔۱۱۔۸۴ء

لاہور

(۱۶۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔ لاہور کے اخبارات میں سے ۲۱/۲۲/۲۳ نومبر کے سارے اردو اخبار مجھے مل گئے ہیں۔ اگر آپ نے حاصل نہ کیے ہوں تو رہنے دیں، اور اگر حاصل کر لیے ہوں تو بھیج دیں۔ یہ میں ہندوستان میں ایک دوست کو بھیج دوں گا۔

—امروز لاہور کا ادبی صفحہ جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ اب یہ بھی آپ میرے لیے حاصل کر لیا کریں۔

ڈکشنری کے صفحات مل گئے تھے۔ یہ میں نے مولانا ابوسلمان کے ذریعے انجمن کے دفتر بھیج دیے ہیں۔ شبیر علی کاظمی صاحب بیمار ہیں اور رخصت پر ہیں۔ اُن کی جگہ جو صاحب کام کر رہے ہیں، اُن سے کہہ دیا ہے کہ وہ چیک تیار کرا دیں۔ آپ کے کام پر تبصرہ کیا کروں! ماشاءاللہ آپ نے نظر ایسی پائی ہے کہ غلطیاں خود ہاتھ باندھ کر آپ کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ انجمن میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو آپ کے کام پر تبصرہ کر سکے۔

رسالہ ''اسلوب'' کا مکمل فائل ہفتے کے روز پوسٹ کر دیا جائے گا۔ ''تکبیر'' کے دو ایک شمارے کم ہیں، اس لیے اس کا فائل چند روز بعد بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۳۔۱۲۔۸۴ء

لاہور

(۱۶۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

شرمندہ ہوں کہ اب کے خط تاخیر سے لکھ رہا ہوں۔ سبب یہ ہے کہ پچھلے دنوں میری

اہلیہ کالج میں سیڑھیوں سے گر گئیں اور اُن کے بائیں ہاتھ کی کلائی دو جگہ سے ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے بے حد پریشانی رہی۔ اب خدا کا شکر ہے کہ وہ رُوبصحت ہیں۔ پورے بازو پر پلاسٹر چڑھایا گیا ہے اور چار پانچ ہفتے بعد اُتارا جائے گا۔

آپ کو یہ جان کر افسوس ہوگا کہ شبیر علی کاظمی صاحب کا ۳۱ رجنوری کو انتقال ہوگیا۔ وہ ایک عرصے سے دل کے مریض تھے۔ ۳۰ر اور ۳۱ رجنوری کی درمیانی شب کو سونے کے دوران ہی وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ حق مغفرت فرمائے بہت اچھے آدمی تھے۔

دسمبر کا اخباروں کا پیکٹ مل گیا تھا۔ بے حد ممنون ہوں۔ اب جنوری کے اخبار ملیں گے تو اطلاع دوں گا۔ اسلوب کا جو شمارہ آپ کو نہیں ملا، وہ پہلے سے آپ کے پاس موجود ہے۔ تخلیقی ادب شمارہ نمبر ۳ دراصل اسلوب ہی کا اکتوبر نومبر ۸۳ء کا شمارہ ہے۔

فیض پر آپ کو کسی بھی اخبار میں اگر کوئی چیز نظر آیا کرے تو میرے لیے حاصل کر لیا کیجیے۔ تکبیر کے پرچے جلد ہی بھیجوں گا۔ یہ میرے پاس محفوظ ہیں۔ امروز کے لیے پیشگی شکریہ۔ ہمدرد فاؤنڈیشن کا کتابچہ ۱۲۵ حاصل کر کے جلد ہی بھیج دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳۔۲۔۸۵ء

(۱۶۶)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

سخت شرمندہ ہوں کہ ایک طویل عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ میرا چھوٹا بھائی ایک طویل عرصے کے بعد امریکہ سے آ گیا تھا۔ سب بھائی بہن کراچی آ گئے اور یوں سارا وقت گھریلو معاملات کی نذر ہو گیا اور کوئی کام معمول کے مطابق نہ ہو سکا۔ اس دوران میں آپ کے ارسال کردہ اخبارات ملتے رہے۔ بے حد ممنون ہوں۔ اسی مصروفیت کی وجہ سے آپ کو اب تک "تکبیر" کے شمارے بھی نہ بھیج سکا۔ از رہ کرم بواپسی ڈاک مطلع فرمائیے کہ

آپ نے کب سے "تکبیر" کی خریداری شروع کی تھی تاکہ اس سے پہلے کے تمام شمارے بھیج سکوں۔ پرچے میرے پاس رکھے ہیں۔ کہیں سے حاصل نہیں کرنے ہوں گے۔

مکتبہ اسلوب ۱۲۶ کی کتابوں کی فہرست بھی ارسال ہے۔ جو کتابیں آپ کے پاس نہیں ہیں، اُن کے نام لکھیے۔ دو کتابیں اور بھی تیار ہو چکی ہیں جن کے نام فہرست میں نہیں ہیں۔ عندلیب شادانی۔ ایک مطالعہ از نظیر صدیقی۔ اور۔ وہ قربتیں سی وہ فاصلے سے (سفرنامہ دکن) از مرزا ظفر الحسن مرحوم۔ ان کے ٹائٹل چھپ رہے ہیں۔ سب کتابیں ایک ساتھ آپ کو مل جائیں گی۔

تخلیقی ادب کے دو شمارے بھی مکمل ہو کر پریس بھیجے جا چکے ہیں۔ ایک اسی مہینے میں مکمل ہو جائے گا۔ اور دوسرا اگلے مہینے۔

میری بیوی کے ہاتھ میں جو چوٹ لگی تھی، اُس کی وجہ سے خاصی پریشانی رہی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ اب پوری طرح صحت یاب ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۳۔۷۔۸۵ء

(۱۶۷)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت عرصے سے آپ کا کوئی گرامی نامہ نہیں ملا۔ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے بھی اب تک کوئی خط نہیں لکھا۔ البتہ کچھ کتابیں بھیجی تھیں، اُن کی رسید نہیں ملی۔ اگست کے اخبارات بھی ابھی تک نہیں ملے۔ ایک زحمت دے رہا ہوں۔

مولانا ابو سلمان صاحب سے میں نے کہا ہے کہ وہ "انقلابی کی سرگزشت" ۱۹۲۷ء از اقبال شیدائی مرتب کر دیں۔ یہ سرگزشت "امروز" میں چھپی تھی۔ اس کی کچھ قسطیں مولانا صاحب کے پاس نہیں ہیں۔ آپ یہ قیمتاً حاصل کر دیجیے۔ اگر دفتر امروز میں فالتو پرچے نہ

ہوں تو متعلقہ صفحات کے فوٹو اسٹیٹ کرادیجیے۔

تخلیقی ادب چھپ گیا۔ جلد ہی آپ کی خدمت میں بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۷۔۹۔۸۵ء
لاہور

پس نوشت:

مولانا صاحب کا خط میرے نام، اسی ورق کی دوسری طرف ملاحظہ کیجیے۔

(۱۶۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کے تین خط یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ اس عنایت کا شکریہ۔ اخراجات کے سلسلے میں =/۲۰۰ روپے کا چیک منسلک ہے۔

تخلیقی ادب نمبر۴ آپ کو بھیجا گیا تھا۔ رسید نہیں آئی۔ پیکٹ میں ایک کتاب "چراغ نیم شب" [۱۲۸] بھی تھی۔ کیا یہ پیکٹ آپ کو نہیں ملا۔ آپ ازرہ کرم ایک مرتبہ پھر فہرست کتب ملاحظہ فرمالیں اور مجھے لکھیں کہ کون کون سی کتاب آپ کے پاس نہیں ہے۔ تخلیقی ادب میں "نئی کتابیں" کے عنوان سے جو فہرست ہے وہ بھی دیکھ لیں۔

"تکبیر" کے پرچے آپ کو ان شاء اللہ ہندوستان سے واپسی پر بھیجوں گا۔ میرے پاس محفوظ ہیں۔ ہندوستان جانے کی وجہ سے بے حد مصروفیت ہے۔ اس لیے یہ کام آئندہ پر رکھتا ہوں۔ اس دوران میں یہ "حادثہ" بھی ہوا کہ تخلیقی ادب نمبر۵ کی دو کاپیاں چھپنے سے پہلے پریس سے گم ہو گئیں۔ پہلے تو انھیں تلاش کرنے میں وقت ضائع ہوا۔ پھر مسودات ڈھونڈ کر انھیں ازسرنو کتابت کرایا۔ پروف ریڈنگ میں بھی وقت ضائع ہوا کہ کوئی مددگار میسر نہ آسکا۔ اب یہ کاپیاں کل چھپیں گی اور یوں یہ نمبر مکمل ہو کر جلد ہی ـــ میرے ہندوستان جانے سے پہلے ـــ منظر عام پر آجائے گا۔

آپ کا ہندوستانی کتابوں سے متعلق خط مل گیا تھا۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ کتابیں حاصل کر کے وہیں سے پوسٹ کردوں۔ مگر میرا یہ دورہ "طوفانی" نوعیت کا ہے۔ ایک مہینے کی مدت میں کئی شہروں کو دیکھنا ہے۔ بیگم ساتھ ہوں گی۔ اس لیے کتابوں کے حاصل کرنے پر توجہ ذرا کم ہی رہے گی۔ ہم لوگ ۲۲ یا ۲۵ کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔

آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۵۔۱۰۔۸۵ء
لاہور

(۱۶۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

۱۹ردسمبر کی صبح کو ہم دونوں کراچی واپس آئے تھے۔ کچھ دن تو لوگوں سے ملنے ملانے میں صرف ہوئے۔ اس کے بعد ہم دونوں ایسے بیمار پڑے کہ کچھ نہ پوچھیے۔ مجھے کھانسی کی شکایت تھی اور بیوی کو بخار۔ اب کہیں جا کر طبیعت بحال ہوئی ہے۔ ۵۴ دنوں کی غیر حاضری میں جو ڈاک جمع ہوگئی تھی اُسے تھوڑا تھوڑا کر کے دیکھا۔ میری عدم موجودگی میں آپ کا ایک خط آیا تھا، اخبارات باقاعدگی سے ملتے رہے۔ اس عنایت کا بے حد شکریہ۔

میں نے دہلی، لکھنؤ، بھوپال، بمبئی، علی گڑھ اور آگرے کی سیر کی۔ بھوپال کے قریب کے دو تاریخی شہر سانچی اور رائے سین بھی دیکھے۔ میں نے ان شہروں کے قدرتی مناظر اور تاریخی آثار سے پوری طرح استفادہ کیا۔ اہل علم اور اہل ادب سے ملاقاتیں کیں۔ بہت اچھا وقت گزرا۔

دہلی میں محترم مالک رام صاحب [۱۲۹] سے آپ کا تذکرہ آیا تھا۔ وہ مولانا ابوالکلام آزاد کے غیر مطبوعہ خطوط کا ایک مجموعہ شائع کر رہے ہیں۔ وہ اپنی کسی ضرورت کے لیے آپ کو خط لکھیں گے۔

دہلی میں کتابوں کی دکانوں پر جانے کا وقت کم ملا۔ جن دکانوں پر گیا، اُن پر آپ کی

مطلوبہ کتابیں نظر نہ آئیں۔ میں یہ کام اپنے ایک دوست کے سپرد کر آیا ہوں۔ ان شاء اللہ بہت جلد آپ کی کتابیں آجائیں گی۔

میں نے طے کیا ہے کہ اس سال اپنے مقالات کا مجموعہ "تحقیق نامہ" شائع کردوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک مقالہ (ثاقب) محمد شریف گل صاحب نے کتابت کیا تھا۔ یہ پونے دو سو صفحات میں آیا تھا۔ باقی مقالات تقریباً ساڑھے تین سو صفحات میں مکمل ہوں گے۔ میری خواہش ہے کہ بقیہ مقالات کی کتابت بھی شریف صاحب کریں تا کہ کتابت کی یکسانیت رہے۔ کتابت کا معاوضہ جو آپ طے کریں گے، مجھے منظور ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

"اقبال شیدائی" دو قسطیں مل گئیں۔ یہ مولانا صاحب کو دے دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا مخلص
مشفق خواجہ
۱۶-۱-۸۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۷۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

لاہور میں میرا قیام اتنا مختصر تھا [۱۳۰] کہ بہت سے قریبی عزیزوں سے بھی نہیں مل سکا، خدا کا شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہوگئی۔ گو بہت مختصر ملاقات تھی، لیکن آپ کو دیکھ تو لیا، اب ان شاء اللہ ستمبر یا اکتوبر میں آؤں گا تو تفصیلی ملاقات رہے گی۔

مکتبہ اسلوب کی سات نئی کتابیں [۱۳۱] آپ کو بھیجی گئی تھیں۔ حیرت ہے کہ اب کے آپ نے خلافِ معمول ان کی وصولی کی اطلاع نہیں دی۔

اب کے گزشتہ مہینے کے اخبارات بھی نہیں ملے۔ ازرہِ کرم گزشتہ مہینے کے اخبارات اور آج کی تاریخ تک کے جو اخبار جمع ہوگئے ہوں، اپنی اولین فرصت میں بھیج دیجیے۔

نواب امداد امام اثر کی کتاب "کاشف الحقائق" [۱۳۲] کا اولین ایڈیشن کیا آپ

کے کتب خانے میں ہے یا آپ کو کہیں سے دستیاب ہوسکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ میں اسے چھاپ رہا ہوں۔ حال ہی میں ہندوستان میں اس کا ایک ایڈیشن چھپا ہے۔ کتابت اس کی بہت اچھی ہے، لہٰذا اسی کی فلمیں بنوالی ہیں۔ اس ہندوستانی ایڈیشن میں کتابت کی اغلاط ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ پہلے ایڈیشن سے مقابلہ کر کے ان غلطیوں کی نشاندہی کردیں۔ میرے پاس پہلا ایڈیشن نہیں ہے۔ انجمن کی لائبریری میں ہے، وہ ایشو نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ لاہور ہی میں دستیاب ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ ورنہ آپ کے لیے مجھے فوٹو اسٹیٹ بنوانا پڑے گا۔ یہ ایڈیشن آپ کو کسی اہلِ علم یا لائبریری سے ضرور مل جائے گا۔ آپ کا جواب آنے پر ہندوستانی ایڈیشن بھیج دوں گا تا کہ آپ اُس پر غلطیوں کی نشاندہی کردیں۔ یہ عریضہ آپ کی فوری توجہ کا مستحق ہے، اس لیے جواب کا منتظر رہوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۵-۵-۸۹ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۷۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

میں نے لاہور سے آنے کے بعد ایک خط لکھا تھا، اُس میں بعض جواب طلب امور تھے۔ آپ کا جواب نہیں آیا۔

میں نے عرض کیا تھا کہ نواب امداد امام اثر کی "کاشف الحقائق" کا آپ کے پاس کون سا ایڈیشن ہے۔ میں اس کتاب کی کتابت آپ سے پڑھوانا چاہتا ہوں۔ اگر اس کی دونوں جلدیں آپ کے پاس ہوں یا لاہور میں کسی سے مستعار مل سکتی ہوں تو میں کتابت خوانی کے لیے صفحات آپ کو بھیج دوں۔ کتابت کا مقابلہ بہرحال پہلے ایڈیشن سے ہوگا۔

دوسری گزارش میں نے یہ کی تھی کہ پچھلے مہینے کے اخبارات مجھے نہیں ملے۔ اس مہینے کے اخبارات کے ساتھ ارسال فرمائیے۔

تیسری گزارش یہ تھی کہ میں نے آپ کو مکتبہ اسلوب کی سات نئی کتابیں بھیجی تھیں۔ کیا یہ آپ کو مل گئیں؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۶-۶-۸۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۷۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

میں نے گزشتہ ڈھائی ماہ میں آپ کو کم از کم پانچ خط لکھے ہیں۔ ان میں ایک خط طفیل صاحب کی وفات پر تھا جس کے ساتھ مرحوم کے بیٹے کے نام تعزیتی خط بھی رکھ دیا تھا کہ آپ اُن تک پہنچا دیں۔ ان خطوں کا جواب نہ آنے پر تشویش تھی کیوں کہ یہ آپ سے بعید ہے کہ اتنے بہت سے خطوں کے جواب آپ نہ دیں۔ مولانا ابو سلمان صاحب لاہور جانے لگے تو میں نے انھیں تاکید کی کہ آپ سے ضرور ملیں اور خطوں کا جواب نہ دینے کا سبب معلوم کریں۔ انھوں نے واپس آکر بتایا ہے کہ آپ کو میرا کوئی خط ہی نہیں ملا۔ بے حد حیرت ہوئی۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے علاقے کا ڈاکیہ کاہل اور کام چور ہے۔ وہ خطوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ آپ اپنے علاقے کے ڈاک خانے سے رابطہ قائم کریں۔ میں یہ خط احتیاطاً رجسٹری سے بھیج رہا ہوں۔

مولانا صاحب نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے دنوں آپ کی طبیعت ناساز رہی ہے۔ خدا کرے آپ اب پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہوں۔

طفیل صاحب کی وفات ایک بہت بڑا ادبی سانحہ ہے۔ وہ اپنی ذات سے ایک ادارہ تھے، بلکہ اُن کے کام تو اداروں کے کاموں سے بھی بڑھ کر ہیں اور اب تازہ ترین سانحہ ڈاکٹر سید عبداللہ[۱۳۳] کی وفات کا ہے۔ میں مئی کے پہلے ہفتے میں اُن سے مل کر آیا تھا۔ اُن کی حالت سے آنے والے طوفان کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اُن کی وفات کے ساتھ ایک عہد ختم ہو گیا۔

میں نے اپنے پچھلے خطوں میں جو گزارشات کی تھیں، اُن کا ملخص یہ ہے:

(۱) کاشف الحقائق کی پروف ریڈنگ کے کام کی بہت جلدی ہے۔ اگر آپ کو لاہور میں اس کا پہلا ایڈیشن مل جائے تو بہت اچھا ہے۔ آپ اسی کو سامنے رکھ کر پروف ریڈنگ کر دیجے۔ ورنہ مجھے پہلے ایڈیشن کے فوٹو اسٹیٹ بنوانے ہوں گے۔ میں اس خرچ سے بچنا چاہتا ہوں۔

(۲) گزشتہ دو ماہ کے اخبارات نہیں ملے۔ توجہ فرمایے۔

(۳) ''نقوش'' کے سیرت نمبر کا مکمل سیٹ درکار ہے۔ اس پر کیا رعایت مل جائے گی؟

(۴) مجھے بعض کاموں کے لیے کاتب کی ضرورت ہے۔ فی الحال ہزار ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل چند کتابیں لکھوانی ہیں۔ شریف گل صاحب سے بات کیجیے کتابت ۱۸×۲۲/۸ سائز پر ہوگی۔ سطریں ۲۳ سے ۲۷ تک ہوں گی۔ شریف صاحب سے معلوم کیجیے کہ فی صفحہ نرخ کیا ہوگا۔ اگر وہ راضی نہ ہوں تو پھر کوئی دوسرا کاتب تلاش کیجیے۔

فوری جواب کا متمنی ہوں۔ توجہ فرمایئے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۸-۸-۸۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۷۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اخباروں کا پیکٹ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

آپ کے نئے پتے پر ستمبر کے شروع میں ایک خط لکھا تھا۔ افسوس کہ وہ خط آپ کو نہیں ملا ورنہ آپ سے ضرور ملاقات ہو جاتی۔ میں ۸ر ستمبر کی شام کو لاہور پہنچا تھا، ۱۰ر کی صبح کو واپس آ گیا۔ آپ کو خط لکھ کر اطلاع دی تھی۔ لاہور میں میرا قیام اگرچہ بے حد مختصر تھا، لیکن جی

چاہتا تھا کہ چند لمحے آپ کے ساتھ گزاروں۔ آپ نے معلوم کیا کہ آپ کے نئے پتے پر خط ضائع کیوں ہو جاتے ہیں؟ میں اب پرانے پتے پر ہی خط لکھا کروں گا۔

لاہور میں میں نے ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور محمد طفیل مرحوم کے مکان پر بھی گیا۔ ڈاکٹر جمیل جالبی [۱۳۴] میرے ساتھ تھے۔ طفیل صاحب کے بڑے بیٹے سے ملاقات ہوئی اور اُن سے تعزیت کی۔ یہ صاحبزادے صاحب عزم نظر آتے ہیں اور اپنے والد مرحوم کے کام کو جاری رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی مل گیا کہ "نقوش" کا نیا پرچہ شائع ہو گیا۔ یہ انھوں نے مجھے بھیجا ہے۔

لاہور میں اقبال اکیڈیمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد سہیل عمر صاحب [۱۳۵] سے آپ کا ذکر خیر رہا۔ وہ اکیڈیمی کے کاموں میں آپ کا تعاون چاہتے ہیں۔ تین روز ہوئے اُن سے فون پر بات ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو حکیم محمد موسیٰ صاحب کی معرفت خط لکھیں۔ یہ خط آپ کو ملے تو اُن سے ضرور رابطہ قائم کیجے گا۔ وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ اقبال اکیڈیمی کاموں کا معقول معاوضہ دیتی ہے۔

میں نے اپنے گم شدہ خطوط میں سے کسی ایک میں، اخبارات کے سلسلے میں عرض کیا تھا کہ مشرق کا جمعہ میگزین کراچی سے بھی شائع ہوتا ہے، اس لیے آپ نہ بھیجا کریں۔ نوائے وقت اور امروز کے جمعہ ایڈیشن (میگزین) بھی باقاعدگی سے یہاں دستیاب ہو جاتے ہیں۔

کاشف الحقائق کا عکس میں نے ابھی نہیں بنوایا۔ اس کا جو نسخہ انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں ہے، نہایت خستہ ہے۔ کوشش میں ہوں کہ کہیں سے کوئی اچھا نسخہ مل جائے۔ بصورت دیگر اسی نسخے سے عکس بنوالوں گا۔ ایک اور کام آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ مشہور مصنفہ رضیہ فصیح احمد کا ایک ناول مکتبہ اسلوب کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کا مسودہ اور کتابت کا عکس بذریعہ رجسٹری بھیج رہا ہوں۔ ازرہ کرم پڑھ دیجیے۔ یہ میں نے ایک اور صاحب سے بھی پڑھوایا ہے مگر اُن کے کام سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ ناول زیر کتابت ہے۔ ۷۶ صفحے کتابت ہو چکے ہیں۔ سوڈیڑھ سو اور ہوں گے۔

آپ کی صحت اب کیسی ہے؟ خدا کرے درد گردہ سے آپ کو جلد از جلد نجات مل جائے۔

محمد شریف صاحب کو آپ نے جو خط لکھا تھا، اُس کا جواب آیا یا نہیں۔ انھوں نے

بھی آپ کے نئے پتے پر ہی خط لکھا ہو گا جو یقیناً ضائع ہو گیا ہو گا۔ زحمت فرما کر انھیں دوبارہ خط لکھیے۔

پروین رقم کے قطعات انجمن میں نہیں ہیں۔

۲۷/۸/۸۴ء کو میں نے آپ کی جو تصویریں اتاری تھیں، وہ بھیج رہا ہوں۔ ان تصویروں سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اگلی ملاقات میں ان شاء اللہ ایسی تصویریں اتاروں گا جو یادگار ہوں گی۔

مسودے کی وصولی سے فوری طور پر مطلع فرمائیے۔ کرم ہو گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۵۔ ۱۰۔ ۸۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۷۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔ ناول کے باقی صفحات (عکس اور مسودہ) کل کی ڈاک سے بذریعہ رجسٹری بھیج چکا ہوں۔ گویا اب پورا ناول آپ کے پاس ہے۔ اگر آپ اسے اپنی اوّلین فرصت میں پڑھ کر بھیج دیں تو کرم ہو گا۔

اخبارات کے سلسلے میں گزارش ہے کہ امروز، مشرق اور نوائے وقت کے جمعہ ایڈیشن کراچی میں اُسی روز مل جاتے ہیں، اس لیے یہ آپ نہ بھیجا کریں۔ باقی سب کچھ حسب سابق بھیج دیا کریں۔

محمد شریف صاحب کی اہلیہ کے انتقال کا سُن کر افسوس ہوا۔ خدا مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ میرے پاس شریف صاحب کا پتا نہیں، ورنہ انھیں تعزیت کا خط لکھتا۔ آپ خط لکھیں تو میری طرف سے دلی تعزیت پیش کر دیں۔

اگلے خط میں آپ کوئی ایسا فون نمبر لکھ دیں کہ جس پر آپ سے رابطہ قائم کیا

جا سکے۔ اگلے ایک ڈیڑھ ماہ میں لاہور آنے کا ارادہ ہے۔ فون پر آپ کو اپنی آمد کی اطلاع دے سکوں گا۔

آپ کی صحت کامل کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۲-۱۰-۸۶ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۷۵)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی چند لمحے پیشتر گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ اس کا بھی شکریہ کہ کتابت کے صفحات آپ نومبر کے پہلے ہفتے میں واپس کردیں گے۔

اخبارات کے سلسلے میں گزارش ہے کہ مشرق، امروز اور نوائے وقت کے جمعہ ایڈیشن نہیں چاہییں۔ یہ یہاں مل جاتے ہیں۔ امروز جنگ اور نوائے وقت کے ادبی ایڈیشن درکار ہیں۔ جمعرات کے ایڈیشن یہاں دستیاب نہیں ہوتے اس لیے آپ ان کی ترسیل جاری رکھیں — بالفاظ دیگر مجھے امروز، نوائے وقت اور جنگ کے ادبی صفحات درکار ہیں، وہ خواہ کسی دن شائع ہوں۔

محمد شریف صاحب سے فی الحال ایک کتاب ''خطوط رشید احمد صدیقی'' ۱۳۶ کتابت کرانا چاہتا ہوں۔ یہ ۲۷ سطری ہوگی۔ اُسی نمونے کی جس نمونے کے یگانہ کے خطوط انھوں نے کتابت کیے تھے تخلیقی ادب نمبر۲ میں۔ اُس وقت معاوضہ سات روپے صفحہ دیا تھا۔ اب جو وہ فرمائیں گے پیش کردوں گا۔

کاش آپ کی توجہ سے لاہور میں کوئی اچھا اور مستقل کاتب مل جائے۔ تاکہ وہیں کتابت ہو، اور آپ اس کی تصحیح فرمادیں۔

مالک رام صاحب کا پتا یہ ہے:

C-504, Defence Colony

New Delhi-110024

سہیل عمر صاحب کا خط آیا تھا کہ باوجود تلاش کے وہ آپ سے رابطہ قائم نہیں کرسکے۔ اگر زحمت نہ ہو تو آپ فون پر میرے حوالے سے اُن سے بات کرلیجیے۔ اُن کا نمبر یہ ہے۔ ۸۵۸۸۴۶

ماہنامہ ''اسلوب'' کا آخری شمارہ آپ کے پاس کون سا ہے۔ مطلع فرمائیے۔ اس کے بعد کے تمام شمارے بھیج دوں گا۔

تکبیر کے شمارے میرے پاس محفوظ ہیں۔ بس ایک مرتبہ پھر تحریر فرمادیجیے کہ کب سے کب تک کے شمارے درکار ہیں۔ جس کاغذ پر یادداشت لکھی تھی، وہ کاغذ ادھر اُدھر ہوگیا۔ میں تکبیر کے دو شمارے حاصل کرتا ہوں۔ ان کا انبار ایک ہی جگہ جمع ہے۔ کسی دن انھیں مرتب کراؤں گا اور آپ کے مطلوبہ شمارے بھیج دوں گا۔

آپ کے گرامی نامے کا نکتہ بہ نکتہ جواب دے دیا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۷-۱۰-۸۶ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

مکرر آنکہ:

محمد شریف صاحب سے میں اپنے مضامین کا مجموعہ لکھوانا چاہتا ہوں، مگر اُس میں کچھ دیر ہے کیوں کہ مضامین پر نظرثانی کا کام خاصا پھیل گیا ہے۔ اس دوران میں اگر وہ ''خطوط رشید احمد صدیقی'' کتابت کردیں تو اچھا ہو۔ یہ خطوط غیر مطبوعہ ہیں اور ملتان کے پروفیسر لطیف الزماں نے مرتب کیے ہیں۔

م خواجہ

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد-کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی-سلام مسنون۔

ہمارے علاقے میں کرفیو کی وجہ سے ڈاک کا نظام گڑبڑ ہو گیا۔ پرسوں سے ڈاک کی تقسیم میں باقاعدگی پیدا ہوئی ہے۔ آپ کا ۲/نومبر کا گرامی نامہ مع اخبارات و پروف کل ملا تھا۔ آپ نے جس دیدہ ریزی سے کتابت کو پڑھا ہے، اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے املا کی جن اغلاط کی گرفت کی ہے، اُن سے میں متفق ہوں۔ صرف ایک جگہ اختلاف ہے، آپ نے فرمایا ہے "کاش کہ" درست ہے۔ صحیح کاشکے ہے۔ (کاش کے پرے ہوتا عرش سے مکاں اپنا) اردو میں صرف کاش بھی لکھتے ہیں۔ ناول میں "کہ کاش" تو بالکل ہی غلط ہے۔ فارسی میں کاش کی یہ صورتیں مستعمل ہیں۔ کاشک۔ کاشکے۔ کاشکہ۔ لیکن اردو میں صرف "کاشکے" مستعمل ہے۔

کتابت خوانی کے سلسلے میں =/۲۳۸ روپے کا چیک منسلک ہے۔ قبول فرمایئے۔

اسلوب کے اب تک کے شمارے بھیج رہا ہوں۔ تخلیقی ادب نمبر۱ و نمبر۲ دراصل الگ شمارے ہیں۔ ان کا اسلوب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ اُس وقت شائع کیے گئے جب اسلوب کا ڈیکلریشن نہیں ملا تھا۔ ان شماروں کے ساتھ مکتبۂ اسلوب کی دو نئی کتابیں بھی ہیں۔ ایک چھپائی کے اعتبار سے اور دوسری کتابت کے اعتبار سے بہت خراب ہے۔

کتاب شناسی کے بارے میں خبر آپ کے ارسال کردہ اخبارات میں نظر نہیں آئی۔

محمد شریف صاحب سے کوئی جواب ملا؟

کوئی اچھا کاتب اور بھی آپ کی نظر میں ہو تو مطلع فرمایئے۔ تخلیقی ادب نمبر۶ کی کتابت کے سلسلے میں پریشان ہوں۔ کوئی ایسا کاتب چاہیے جو وعدے کا پابند ہو، خوش خط ہو اور آپ سے قریب ہو۔ تاکہ آپ تصحیح کرا کے کتابت یہاں بھیجتے جائیں۔ اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں۔ بے حد کرم ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۸۶-۱۱-۱۷ء

لاہور

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد-کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی-سلام مسنون۔

اخباروں کا پیکٹ ملا اور پھر گرامی نامہ۔ ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ تکبیر کے شماروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے جسے دیکھ کر ہول آتا ہے۔ ان شاء اللہ اگلے چند روز میں کسی کو ان کی چھنائی کے لیے کہوں گا۔ ان پرچوں کے ساتھ ہی اسلوب اور تخلیق ۱۳۷ بھی بھیج دوں گا۔ اس قسم کے کاموں میں تاخیر کا سبب محض یہ ہے کہ وقت نہایت تیزی سے گزرتا ہے، اور کام اتنی ہی تیز رفتاری سے بڑھتے رہتے ہیں۔ بہرحال معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے مذکورہ کاموں میں تاخیر ہوئی۔ آپ یہ اطمینان رکھیں کہ مذکورہ رسالے آپ کی امانت ہیں جو میرے پاس رکھے ہیں۔

آج کی ڈاک سے دو کتابوں کی کتابت کے عکس بھیجے ہیں۔ (۱) قدیم یوروپین ادب از ڈاکٹر احسن فاروقی۔ (۲) ادب اور انقلاب از ڈاکٹر اختر حسین رائپوری۔ پہلی کتاب کا مسودہ تو بھیج دیا لیکن دوسری کتاب کا مسودہ پیکٹ میں رکھنا بھول گیا۔ اب یہ کل صبح روانہ کروں گا۔ ڈاکٹر احسن فاروقی کی کتاب میں انگریزی الفاظ بہت زیادہ ہیں، اس لیے اسے ٹائپ میں چھپایا جا رہا ہے۔ اس کی تصحیح کرتے ہوئے انگریزی الفاظ کے ہجوں پر خاص طور پر توجہ فرمایئے گا۔

مولانا ابو سلمان صاحب کا جلا ہوا مکان ۱۳۸/۱، فاران کلب والوں نے مرمت کرادیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ کتب خانے کے نقصان کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ مولانا خیریت سے ہیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے آئے تھے۔ آپ کو سلام لکھنے کے لیے کہہ رہے تھے۔

باقی باتیں بعد میں کیوں کہ ایک صاحب ملنے کے لیے آگئے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

لاہور

(۱۷۸)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آپ کا پوسٹ کارڈ ملا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو میرا کوئی خط نہیں ملا۔ جب کہ صورت حال یہ ہے کہ میں نے پروف ریڈنگ کے کام کے پیکٹ کے ساتھ ہی ایک خط ۱۳؍جنوری کو لکھا تھا۔ یہ خط علاحدہ پوسٹ کیا گیا تھا۔ دوسرے پیکٹ کے ساتھ بھی میں نے خط لکھا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ الگ بھیجا تھا یا پیکٹ کے ساتھ ہی رکھ دیا تھا۔

میں نے عرض کیا تھا کہ اسلوب، تخلیق اور تکبیر کے شمارے ان شاء اللہ جلد ہی ارسال کروں گا۔ میں نے رسالوں اور کتابوں کو از سر نو مرتب کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ بہت سے نئے شیلف بنوائے ہیں۔ چند روز میں فارغ ہو جاؤں گا تو آپ کے رسالے بھیج دوں گا۔

ٹائپ کا جو صفحہ آپ کو نہیں ملا، اُسے میں یہاں پڑھ لوں گا۔ جہاں تک انگریزی الفاظ کا تعلق ہے، آپ صرف اتنا کر دیجیے کہ مسودے کے مطابق انھیں دیکھ لیجے۔ مسودے میں تمام انگریزی الفاظ اصل کتابوں سے ملا کر لکھے گئے ہیں اس لیے غلطی کا امکان نہیں ہے۔

آپ کے کاتب خالد محمود طاہر صاحب کے نرخ بہت زیادہ ہیں۔ انھوں نے ۲۵ سطر کے بیس روپے اور ۲۷ سطر کے =/۲۲ روپے طلب کیے ہیں۔ اگر وہ بالترتیب سولہ اور سترہ روپے پر کام کرنے پر آمادہ ہوں تو میں کچھ کام بھیج سکتا ہوں۔ کام آپ کے ذریعے بھیجوں گا اور رقم بھی آپ کے ذریعے۔

مولانا ابو سلمان صاحب خیریت سے ہیں۔ گزشتہ سانحے نے اگرچہ اُن کی بنیادیں ہلا دی ہیں، لیکن وہ بہت مضبوط اعصاب کے آدمی ہیں۔ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں۔

خدا کرے یہ خط آپ تک پہنچ جائے۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۵-۲-۸۷ء

لاہور

(۱۷۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

اخبارات کا پیکٹ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ میں نے رسالہ ''اسلوب'' کے گیارہ شماروں کا ایک پیکٹ بھیجا تھا۔ ملا ہوگا۔ آج کی ڈاک سے بھی ایک رجسٹری پیکٹ ارسال کیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل چیزیں ہیں۔

(۱) رسالہ ''تخلیق'' کے دو شمارے۔ اس رسالے کے یہی دو شمارے چھپے تھے۔

(۲) کتاب ''نذیر احمد'' کا مسودہ اور کتابت کا عکس

(۳) ڈاکٹر اختر حسین رائپوری کے افسانوں کا مسودہ اور کتابت کا عکس

(۴) ڈاکٹر اختر حسین رائپوری کا ایک مضمون (مسودہ اور کتابت کا عکس) اس کتاب کے باقی تمام مضامین آپ پڑھ چکے ہیں۔

ازراہ کرم نمبر ۲ تا نمبر ۴ کی تصحیح کر کے ارسال فرمائیے۔

اس سے پہلے مندرجہ ذیل کتابوں کی تصحیح آپ فرما چکے ہیں۔

(۱) یورپین ادب کی تاریخ

(۲) ڈاکٹر اختر حسین رائپوری کے مضامین

(۳) میرزا ادیب کے افسانے

نیا کام جب واپس آجائے گا تو سب کا اعزازیہ ایک ساتھ بھیج دوں گا۔

''تکبیر'' کے پرچوں کا چھانٹنے کا کام ایک اہلکار کے سپرد کیا تھا۔ وہ حضرت عقل سے پیدل نکلے۔ اب یہ کام میں خود کر رہا ہوں۔ اپنے لیے ایک مکمل فائل الگ کر کے زائد پرچے آپ کے لیے رکھتا جا رہا ہوں۔ پھر آپ کی فہرست کے مطابق آپ کے مطلوبہ پرچے ارسال کر دوں گا۔

ہندوستان میں مولانا آزاد سیمینار[۱۳۹] ہوا تھا۔ اس کے مقالے کتابی صورت میں چھپ گئے ہیں۔ میرے پاس ایک زائد نسخہ آ گیا جو آپ کی نذر کرتا ہوں۔ یہ بھی مذکورہ پیکٹ میں ہے۔ میں مولانا ابوسلمان کی مرتبہ کتاب ''مولانا آزاد اور اُن کے معاصرین''[۱۴۰] شائع کر رہا ہوں۔ اس میں شامل کرنے کے لیے مولانا کی ایک بہت اچھی تصویر کی ضرورت ہے۔ آپ کے پاس اگر ہو تو عاریتاً عنایت فرمایئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۳-۳-۸۷ء
لاہور

(۱۸۰)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آپ کا ارسال کردہ پیکٹ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ آپ نے حسبِ معمول کتابت کو بڑی توجہ سے پڑھا ہے۔ آپ کے تمام اعتراضات درست ہیں۔ البتہ عزیز کی جمع اعزہ ہی درست ہے۔ خورد (بمعنی چھوٹا) غلط ہے۔ خرد درست ہے۔ لیکن عام طور پر لوگ خورد ہی لکھتے ہیں۔ املا میں ''غلط العام'' کی ایسی مثالیں کم ملتی ہیں۔

''امہات الامۃ'' میرے پاس نہیں ہے۔

''اسلوب'' کے دونوں پرچے تبدیل کر کے بھیج دوں گا۔ کیا ۸۷ء کا آپ کو کوئی شمارہ نہیں بھیجا گیا۔ آپ کا جواب آنے پر ۸۷ء کے شماروں کے ساتھ یہ دونوں پرچے بھیج دوں گا۔

ہندوستان میں میرے بارے میں جو کتاب چھپی تھی[۱۴۱]، وہ آپ کے لیے جلد اور ضرور بھیجوں گا۔ ایک دوست ہندوستان گئے ہیں، اُن سے کہا ہے کہ کچھ نسخے لیتے آئیں۔

کیا فیضان فیضی، شبلی ایک مطالعہ اور ابوالکلام آزاد فن اور شخصیت، آپ کو نہیں ملیں[۱۴۲]۔ جواب آنے پر یہ بھی بھجوا دوں گا۔

جنوری اور فروری کے اخبارات کے بنڈل مجھے مل گئے تھے۔ مارچ کے اخبارات اب آتے ہی ہوں گے۔ آپ نے اب تک کتابت خوانی کا جو کام کیا ہے، اُس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) مرزا ادیب کے افسانے۔
(۲) یورپین ادب کی تاریخ۔
(۳) اختر حسین رائپوری کے افسانے۔
(۴) " " کے مضامین۔
(۵) نذیر احمد ایک مطالعہ

آپ نے ان کے مجموعی صفحات ضرور نوٹ کیے ہوں گے۔ مطلع فرمایئے۔ مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ صفحات نوٹ کیے بغیر یہ کتابیں تصحیح کے لیے بھیج دیں۔ اس سلسلے میں جلد توجہ فرمائیں کرم ہوگا۔

آپ کے پچھلے دونوں خط سامنے رکھ کر یہ خط لکھا ہے۔ اب کوئی بات جواب طلب نہیں رہی۔ قدرے تاخیر سے جواب دینے کا سبب یہ ہے کہ ۲۳ر مارچ کو میری اہلیہ کے بڑے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ اس سانحے سے طبیعت سخت پریشان ہے۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے آدمی تھے اور مجھ سے تو بے حد مانوس تھے۔ اللہ مغفرت فرمائے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۸-۳-۸۷ء
لاہور

(۱۸۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور مارچ، اپریل اور مئی کے اخبارات کا پیکٹ بھی۔ اس عنایت کے لیے شکرگزار ہوں۔ پچھلے دو تین مہینے مسلسل پریشانیوں میں گزرے۔ یہ تو آپ کے علم میں ہے کہ ۲۳ر مارچ کو میرے برادر نسبتی کا انتقال ہو گیا تھا، اس صدمے کی تاب نہ لا کر اُن کی والدہ

بھی ۱۷ مئی کو رحلت فرما گئیں۔ پے در پے ایسے سانحے بیوی کے لیے کتنے تکلیف دہ ہیں، اس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں۔ اس پر مستزاد کہ میری چھوٹی سالی شدید بیمار ہے۔ وہ کالج میں لیکچرار ہے اور غیر شادی شدہ ہے۔ اُس کی تیمارداری بیوی ہی کر رہی ہیں، اور وہ گزشتہ تین ماہ سے وہیں مقیم ہیں۔ میں ہر شام وہاں جاتا ہوں۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ خط نہ لکھنے کی وجہ کیا ہے۔

آپ نے مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کی کتابت خوانی فرمائی تھی۔

(۱)	یوروپین ادب۔	۲۴۴	صفحات	
(۲)	میرزا ادیب کے افسانے۔	۲۱۲	صفحات	
(۳)	نذیر احمد۔	۱۹۴	صفحات	
(۴)	ادب اور انقلاب۔	۲۴۵	"	از اختر رائے پوری
(۵)	اختر رائے پوری کے افسانے۔	۲۰۹	"	
		۱۱۰۴		

اس رقم کا چیک منسلک ہے۔ قبول فرمائیے۔ آخری دو کتابوں کے صفحات ممکن ہے دس بیس زیادہ ہوں۔ یہ کتابیں اس وقت سامنے نہیں۔ اس لیے جس قدر زائد صفحات ہوں گے، اُن کا حساب بعد میں کروں گا۔

آج ہی ایک پیکٹ رجسٹری سے بھیجا ہے۔ اس میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) خطوط رشید احمد صدیقی۔ (۲) خطوط سرسید و علائی وغیرہ۔ از رہِ کرم یہ اپنی پہلی فرصت میں پڑھ دیجیے۔

باقی باتیں اگلے خط میں لکھوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹-۶-۸۷ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۸۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

پروفوں کا پیکٹ ملا اور گرامی نامہ بھی۔ ان کے لیے ممنون ہوں۔

محمد معصوم قادری صاحب [۱۴۳] کے انتقال کا بے حد دکھ ہوا۔ اللہ مغفرت فرمائے۔

"العلم" کا الطاف علی بریلوی نمبر [۱۴۴] آپ کو بھجوا دوں گا اور کوشش کروں گا کہ یہ آپ کے نام جاری ہو جائے۔ "البلاغ" سے تمنا مرادآبادی [۱۴۵] کا قصیدہ بھی حاصل کر کے پیش کر دوں گا۔

آپ نے دونوں کتابوں میں جو تصحیحات کی ہیں، اُن کے بارے میں فی الحال کچھ عرض نہیں کر سکتا، جب ان کتابوں کو تصحیح کے لیے کاتب کے حوالے کروں گا تو ان پر نظر ڈالوں گا۔ سرِ دست چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

زیروکس، فوٹو اسٹیٹ کو کہتے ہیں۔ آپ نے اکثر جگہ منھ کو منہ بنا دیا ہے۔ صحیح منھ ہے۔ اس میں ں اور ہ کی آوازیں الگ الگ نہیں ہیں۔ اس لیے دو چشمی ہ (ھ) استعمال ہوگی۔ بالکل اُسی طرح جس طرح انھیں، جنھیں وغیرہ میں۔ عربی میں بالخصوص، بالکل، بالعموم ہے۔ پرانے لوگ اسی طرح لکھتے تھے۔ رشید احمد صدیقی مرحوم کا طرزِ املا بھی یہی تھا۔ اردو میں بالخصوص وغیرہ مروج ہے۔

تذکرہ اہلِ دہلی [۱۴۶] دو مرتبہ ۱۹۵۵ء اور ۱۹۶۵ء میں چھپا تھا۔ دونوں مرتبہ کراچی سے۔ یہ کرم فرمائیے کہ ہر کتاب کے بارے میں اپنے ارشادات الگ الگ کاغذوں پر تحریر کر دیا کیجیے تا کہ یہ کاغذ متعلقہ کتاب کے ساتھ رکھ دیا جائے اور بوقتِ ضرورت دیکھ لیا جائے۔

پچھلے خط کے ساتھ ایک چیک تھا، اُس کی وصولی کی اطلاع آپ نے نہیں دی۔ ایک چیک۔/۲۲۵ روپے کا اس خط کے ساتھ بھی ہے۔ یہ خطوط رشید صدیقی ۱۱۸ + خطوط علائی ۱۰۷ کا ہے۔ آج کی ڈاک سے ایک اور پیکٹ بھیجتا ہوں۔ اس میں خطوط صدیقی کے ۱۹۹ اور یارانِ رفتہ کے ۱۶۲ صفحات ہیں۔ از رہِ کرم انھیں پڑھ دیجیے۔

اس خط کی رسید مل جائے تو کرم ہو گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۳-۶-۸۷ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۸۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

بالخصوص اور بالعموم وغیرہ میں ایک زائد الف کے سلسلے میں میں نے سہواً لکھ دیا تھا کہ عربی میں یہ الفاظ زائد الف کے ساتھ ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اردو کے بعض ادیبوں نے یہ غلطی کی ہے کہ "با" کو فارسی تصور کر کے جزو ثانی کو الف کے ساتھ لکھ دیا۔ اس کی مثالیں آپ کو غالب کے ہاں بھی مل جائیں گی۔ اُن کی تحریروں کے جو عکس چھپے ہیں، اُن میں دو تین جگہ زائد الف موجود ہے۔ بعض پرانے لوگوں نے اس کی پیروی کی۔ رشید احمد صدیقی بھی ان میں شامل ہیں۔ کسی مرحوم مصنف کی تحریر میں اصلاح کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ علمی طریق کار یہ ہے کہ حواشی میں اصل حقیقت بیان کر دی جاتی ہے۔ متن میں ترمیم نہیں کی جاتی۔ ایک بات یاد رکھنے کی ہے، عربی کے بہت سے الفاظ کا املا اردو میں غلط کیا جاتا ہے (مثلاً معمہ بجائے معما) کسی قدیم متن میں جب ہمیں یہ غلطی ملے گی تو اس کی تصحیح کرتے ہوئے حاشیے میں صراحت کر دی جائے گی کہ اصل میں یہ لفظ کس طرح لکھا تھا۔ خطوطِ رشید احمد صدیقی کے دیباچے میں بھی اُن کے طرزِ املا کی صراحت کر دی جائے گی۔

"مُنھ" کے سلسلے میں آپ نے سند مانگی۔ سند کی کیا ضرورت ہے جب کہ میں نے یہ اصول لکھ دیا تھا کہ مخلوط آوازوں میں ہائے دوچشمی استعمال ہوتی ہے، اس کے برعکس غلط ہے۔ سند بھی حاضر ہے۔ نور اللغات میں یہ لفظ ہائے دوچشمی ہی سے لکھا ہے۔ آپ کا یہ کہنا کہ سب کتابوں میں "منہ" لکھا ہے درست نہیں۔ سامنے کی مثال پیش کرتا ہوں۔ نسخۂ عرشی دیوان غالب دیکھ لیجے۔ جہاں بھی یہ لفظ آیا ہے ہائے دوچشمی سے آیا ہے۔ (مثلاً ۴۸)

نصر اللہ خاں صاحب کا پتا یہ ہے:

C-63, Block H North Nazimabad, Karachi

تحسین فراقی صاحب کو آپ کے رسائل دے دوں گا۔ العلم کا بریلوی نمبر بھی حاصل کر لیا ہے۔ وہ بھی انھیں کو دے دوں گا۔ آپ اُن سے کہہ دیجے کہ یہ چیزیں وہ مجھ سے یاد سے لے لیں۔ ہماری زبان کا طفیل نمبر ۱۲-۷ میرے پاس ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱-۷-۸۷ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۸۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا ارسال کردہ پیکٹ ملا (اخبارات اور پروف) ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ اس سلسلے میں (۱۶۲+۹۹) = ۲۶۱/ روپے کا چیک منسلک ہے۔ بہت دنوں سے آپ نے اخبارات کا حساب نہیں بھیجا۔ میری رقم یقیناً ختم ہو چکی ہوگی۔ فرمایئے تو کچھ رقم بھیج دوں۔ پروف واپس کرنے پر جو ڈاک خرچ ہوتا ہے، وہ بھی آپ اسی حساب میں شامل کر لیا کیجے۔

کل تحسین فراقی صاحب کراچی پہنچ رہے ہیں۔ رسالہ العلم الطاف علی بریلوی نمبر اور آپ کے اخبارات (شیرازہ وغیرہ) اُن کے حوالے کر دوں گا۔

آپ کے ارسال کردہ پروفوں میں سے ابھی میں نے صرف دو کتابوں کے بارے میں آپ کے ارشادات سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کے بیشتر اعتراضات درست ہیں۔ البتہ چند امور ایسے ہیں، جن کے بارے میں میری رائے مختلف ہے۔ عرض کرتا ہوں۔

(۱) "آ کا" ترکی لفظ ہے۔ یہ مغل گھرانوں میں عام استعمال ہوتا ہے۔ سید ہاشمی فرید آبادی کی ننھیال مغل تھی۔ اس لیے اُن کے گھر میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔ اس کے معنی ہیں۔ بھائی، خصوصاً بڑا بھائی۔ یہ لفظ

اردو کی عام لغات میں مل جاتا ہے۔

(۲) شعر "۔۔۔طاعت بے ریا" کا پہلا مصرع مصنف نے یوں لکھا ہے۔"یک نفس صحبتِ با اولیا" جو غلط ہے۔آپ نے "یک نفس" کی جگہ "یک زمانہ" کردیا ہے۔لیکن درست "یک زمانے" ہے۔

(۳) مہینہ کو میر کے "تتبع" میں آپ نے "مہینا" بنادیا ہے۔یہ لفظ فارسی ہے اور فارسی میں مہینہ ہی لکھا جاتا ہے (ملاحظہ ہو اسٹین گاس کی ڈکشنری) ہم اردو والوں نے غلط لکھنا شروع کردیا اور یہی مروّج ہوگیا۔

(۴) "قاعدہ چھوڑ انگریزی مائدہ پر آن پڑے"۔آپ نے پوچھا ہے کہ یہ "انگریزی مائدہ" کیا ہے۔مصنف نے لطفِ بیان کی خاطر قاعدہ اور مائدہ کا قافیہ ملایا ہے۔مائدہ دسترخوان کو کہتے ہیں۔

(۵) ایک جملہ ہے "کہیں روٹی کا ٹھکانا نہیں" یہ درست ہے اور روزمرہ کے عین مطابق ہے۔یہ جملہ مولوی نذیر احمد کا ہے۔جو اپنی جگہ سند ہیں۔

(۶) "یہ اُن کے ارشدِ حوارین تھے۔" آپ کا ارشاد ہے کہ "حوارین" کے بعد "سے" آنا چاہیے۔لیکن جب ارشد اضافت کے ساتھ ہو تو "سے" کی ضرورت نہیں رہتی۔مولوی عبدالحق مرحوم کے ہاں بھی "ارشدِ تلامذہ" کی ترکیب ملتی ہے۔

(۷) ایک جگہ کتاب نذیر احمد میں یہ جملہ ملتا ہے— "شیخ محمد اکرام نے حال ہی میں اپنی کتاب موجِ کوثر۔۔۔" اس پر آپ نے فرمایا ہے کہ موجِ کوثر کی تصنیف کو ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے۔اس لیے "حال ہی میں" کے الفاظ محلِ نظر ہیں۔عرض ہے کہ یہ جملہ مولوی ہاشمی فرید آبادی کی کتاب "تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت" کا ہے جو ۳۲ برس قبل لکھی گئی تھی۔

(۸) سید یوسف بخاری نے دہلی کے اردو بازار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بازار "آج بھی اُسی نام سے باجتا ہے"۔"بجنا" کے ایک

معنی "مشہور ہونا" بھی ہیں۔"بجنا" کے معروف معنوں سے تمیز پیدا کرنے کے لیے اہلِ زبان (یا اہلِ دہلی) باجنا استعمال کرتے ہیں۔

(۹) سدرلینڈ درست ہے۔یہ شمالی اسکاٹ لینڈ کا ایک علاقہ ہے۔

امید ہے میرا پچھلا خط مل گیا ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۰۔۷۔۸۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۸۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

معذرت خواہ ہوں کہ ایک عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔کراچی کے حالات کی وجہ سے زندگی پریشان حالی میں بسر ہوتی رہی۔دس پندرہ دن اسلام آباد میں گزارے۔سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔خدا جانے اس شہر کو کس کی نظر کھا گئی۔

پروف ریڈنگ کے سلسلے میں آپ کو زائد رقم نہیں گئی۔حساب برابر ہے۔اس لیے آپ فکر نہ کریں۔اخبارات کے سلسلے میں =/۵۰۰ روپے کا چیک بھیج رہا ہوں۔وصولی سے مطلع فرمائیے۔

"اسلوب" کا جو "حساب" آپ نے لکھا ہے، وہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔آپ یوں کیجیے کہ جو شمارے آپ کے پاس موجود ہیں، اُن کی فہرست بنا کر بھیج دیجیے۔جو موجود نہیں ہوں گے، وہ میں ارسال خدمت کردوں گا۔تخلیقی ادب نمبر ۱ و نمبر ۲ کا اسلوب سے کوئی تعلق نہیں۔تخلیقی ادب نمبر ۳ تا نمبر ۱۵ اسلوب کے سلسلے کے ہیں۔اور ان پر تمام تفصیلات درج ہیں۔

آپ کے رسالے میں نے تحسین فراقی صاحب کو دے دیے تھے۔آپ اورینٹل کالج میں اُن سے رابطہ قائم کیجیے۔

میں ۲۷ راگست کو صرف ایک دن کے لیے لاہور گیا تھا۔چونکہ ایک تقریب میں

شرکت کر کے دوسرے دن واپس آنا تھا، اس لیے میں آپ سے نہیں مل سکا۔ ورنہ دل بہت چاہتا تھا کہ ملاقات ہو۔ میں شہر سے دور کینٹ کے علاقے میں ٹھہرا تھا، اس لیے مناسب نہ تھا کہ آپ کو زحمت دیتا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۵-۱۰-۸۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۸۶)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

چند روز ہوئے ایک خط لکھا تھا، اُس کے ساتھ پانچ سو روپے کا چیک بھی تھا۔ امید ہے ملا ہوگا۔

اس خط کے ساتھ ابو سعید قریشی کے ناول ''پرانا قالین'' کا مسودہ بھیج رہا ہوں اور کتابت کا عکس بھی۔ عکس پر سرخ روشنائی سے جو تصحیحات ہیں، وہ مصنف کے قلم سے ہیں۔ مصنف کی پروف ریڈنگ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۹-۱۰-۸۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۸۷)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ایک پیکٹ پروفوں کا پہلے بھیجا تھا، ایک اب بھیج رہا ہوں۔ مولانا اعجاز الحق قدوسی کی آپ بیتی کے ۱۷۵ صفحات (عکسِ کتابت) مع مسودہ پیش خدمت ہیں۔ انھیں پڑھ کر ممنون فرمائیے۔ اس کتاب کے باقی صفحات کتابت ہونے پر پیش کروں گا۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۱-۱۰-۸۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۸۸)

۳-ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

سب سے پہلے اس کی معذرت کہ میں ۵ سے ۹ نومبر تک لاہور میں تھا، لیکن آپ سے نہ مل سکا۔ ان پانچ دنوں میں تین چھٹیاں تھیں۔ آپ کے گھر کا رستہ یاد نہ تھا، سوچا نقوش کے دفتر جاؤں گا اور وہاں سے کسی کو لے کر آپ سے مل لوں گا۔ میرزا ادیب کے بیٹے کی شادی میں جاوید طفیل سے ملاقات ہوئی تھی اور اُن سے یہی طے ہوا تھا کہ میں اُن کے ساتھ آپ سے ملوں گا۔ مگر ہوٹل میں آنے والوں کی یلغار کی وجہ سے یہ ارادہ عمل سے ہم آہنگ نہ ہو سکا۔ ان شاء اللہ جنوری میں آؤں گا تو اس کوتاہی کی تلافی کروں گا۔

لاہور جانے سے پہلے آپ کا خط اور واپسی کے بعد اخبارات مل گئے تھے۔ یہ آپ نے اچھا کیا کہ اُن پرچوں کی فہرست بھیج دی جو آپ کے پاس ہیں۔ باقی میں ارسال خدمت کردوں گا اور اس طرح آپ کا فائل مکمل ہو جائے گا۔

مکتبہ اسلوب کی تین نئی کتابیں ۱۴۸ ارسال خدمت ہیں۔ ملنے پر رسید سے نوازیے۔ یہ کتابیں اگلے دو تین روز میں پوسٹ ہوں گی۔ آج کی ڈاک سے مولانا قدوسی کی آپ بیتی کے باقی صفحات مع مسودہ بھیجے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حمزہ فاروقی کی کتاب

"سفرنامۂ اقبال" کا عکس بھی بھیج رہا ہوں۔ اس کا مسودہ گم ہو گیا ہے۔ آپ اسی کو پڑھ دیجیے جہاں کوئی شک گزرے، وہاں نشان لگا دیجیے گا اور کتابت کی غلطیاں درست فرما دیجیے۔

امید ہے پچھلے صفحات آپ نے پڑھ لیے ہوں گے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۲-۱۱-۸۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۸۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

تینوں کتابوں کے پروف مل گئے۔ اس عنایت کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ ان تینوں کے ۸۲۳ صفحات ہیں۔ اتنی ہی رقم کا چیک منسلک ہے۔ گزشتہ سال، بہت سے برسوں کی طرح، یوں ہی گزر گیا۔ جلیل قدوائی کا یہ شعر میرے حسب حال ہے:

اک زندگی عمل کے لیے بھی نصیب ہو
یہ زندگی تو نیک ارادوں میں کٹ گئی

اس سال پروگرام بنایا ہے کہ اپنی بعض کتابیں شائع کی جائیں۔ اس سلسلے میں آپ کو زحمت دوں گا۔ مضامین کا مجموعہ "تحقیق نامہ" تو تقریباً تیار ہے۔ پہلے اسی کو چھاپوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲-۱-۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۹۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم، سلام مسنون۔

ایک خط لکھا تھا جس کے ساتھ ایک چیک بھی تھا، امید ہے ملا ہوگا۔ آج کی ڈاک سے اخبارات کا پیکٹ ملا ہے۔ اس کے لیے ممنون ہوں۔

میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے مقالات کا مجموعہ جلد از جلد شائع کرنا چاہتا ہوں۔ آج کل ان پر نظر ثانی کر رہا ہوں۔ یہ کام اسی ہفتے ختم ہو جائے گا۔ اس میں سات مقالے ہوں گے۔ دو مقالے شریف گل صاحب کے کتابت کردہ ہیں جو ۲۵۲ صفحات میں مکمل ہوئے ہیں۔ باقی مقالات تقریباً دو سو صفحات کے ہیں۔ گویا اس کتاب کا بڑا حصہ شریف صاحب نے لکھا ہے، میری خواہش ہے کہ باقی حصہ بھی وہی کتابت کریں۔ کتابت کا ایک صفحہ (عکس) بطور نمونہ بھیج رہا ہوں۔ باقی مقالوں کی کتابت بھی ایسی ہی ہوگی۔ از رہ کرم شریف صاحب سے بات کر لیجے۔ ایک تو یہ کتابت جلد از جلد کر دیں، دوسرے یہ کہ اجرت فی صفحہ اتنی زیادہ نہ ہو کہ پانی سر سے اونچا ہو جائے۔ آپ اُن سے بات کر کے مجھے لکھیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۵-۱-۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۹۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کا شکریہ۔ کتابت کا نمونہ بھیج رہا ہوں۔ شریف گل صاحب سے بات کر کے مطلع فرمایئے۔ عجلت اور رعایت دونوں کا خیال رہے۔

دو روز ہوئے اسلوب کے تمام شمارے آپ کو بھیج دیے گئے ہیں۔ امید ہے اب

آپ کا فائل مکمل ہوگیا ہوگا۔ یہ کام بہت تاخیر سے ہوا۔ مگر میرے پاس جو عملہ ہے، یہ اُس کا کرشمہ ہے۔ رسالے کے زائد شمارے ترتیب سے نہیں رکھے گئے تھے۔ اس لیے تلاش کرنے میں وقت ہوئی۔

حساب چیک کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کم رقم بھیجی ہوتی تو میں مزید بھیج دیتا۔ اگر آپ کے حساب سے ۲۶/= روپے زائد ہیں تو انھیں خریداری اخبارات کی مد میں ڈال دیجیے۔ آپ کی مطلوبہ کتاب ۱۳۹ آج کی ڈاک سے بھیجی جارہی ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۷-۱-۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۹۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اخبارات کا پیکٹ ملا۔ شکریہ۔ آج میں نے آپ کے نام دو نئی کتابوں ۱۵۰ کا پیکٹ بھیجا ہے۔ مل جائے تو اطلاع دیجیے گا۔ انجمن ترقی اردو کی طرف سے آپ کو پروف ریڈنگ کا کچھ کام بھیجا جائے گا۔ ازرہِ کرم یہ کام کردیجیے گا۔

۸/ستمبر کو اقبال اکیڈیمی کی ایک میٹنگ کے سلسلے میں لاہور آرہا ہوں۔ ان شاء اللہ آپ سے ملاقات ہوگی۔ قیام بہت کم وقت کے لیے ہوگا۔ کوشش کروں گا کہ آپ کے دفتر میں حاضر ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۵-۹-۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۱۹۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

لاہور میں میرا قیام بے حد مختصر تھا، ۹/ستمبر کو جمعہ اور ۱۱/کو یوم قائد اعظم کی تعطیلات تھیں۔ اس روز دفتر بند تھے۔ میرا پروگرام تھا کہ نقوش کے دفتر جاؤں گا اور وہاں سے کسی کو ساتھ لے کر آپ سے ملوں گا۔ افسوس کہ یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ بہر حال اب دسمبر میں لاہور پھر آؤں گا تو لازماً ملاقات کروں گا۔ میں نے لاہور روانگی سے قبل کتابوں کا ایک پیکٹ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ امید ہے ملا ہوگا۔

ایک کتاب ہے "حالی اور سرسید کا نظریۂ فطرت" اس کی کتابت کے عکس ارسالِ خدمت ہیں۔ ازرہِ کرم اسے پڑھ دیجیے۔ مسودے سے ملانے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ مسودے میں بہت تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بس آپ یہ دیکھ لیجے کہ کہیں کوئی املا کی غلطی ہے کہ نہیں۔ اگر زبان کی کوئی غلطی نظر آئے تو اُس پر بھی نشان لگا دیجیے۔ یہ کتاب دو مرتبہ پڑھوائی جاچکی ہے، مگر میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ ایک نظر ڈال لیں گے تو اطمینان ہو جائے گا۔

جلیل قدوائی صاحب کا دیوان ۱۵۱ "خاکسترِ پروانہ" حال ہی میں شائع ہوا ہے، اس کا ایک نسخہ بھی ارسال ہے۔

جس کتاب کے پروف بھیجے جا رہے ہیں، اُس کے مصنف ڈاکٹر ظفر حسن ہیں۔ یہ علمی دنیا میں متعارف نہیں ہیں۔ یہ اُن کی پہلی کتاب ہے جو پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۸-۹-۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور رجسٹرڈ پیکٹ۔اخبارات، پروف (سرسید) اور مولانا مہر کی کتاب سب چیزیں مل گئیں۔ان عنایات کے لیے تہ دل سے شکر گزار ہوں۔مولانا مہر کی کتاب[۱۵۲] میں پڑھ چکا ہوں۔مولانا ابوسلمان صاحب نے عنایت کی تھی۔یہ بہت اچھا کام ہوگیا۔کاش مولانا اپنی ڈائری کو اپنی یادداشت سے مکمل کر دیتے۔اب اس کے بعض مقامات تشنہ اور ناقابلِ فہم ہیں۔میرے پاس اس کتاب کے دو زائد نسخے ہوگئے۔یہ میں تبصرے کے لیے دے دوں گا۔

کتاب ''سرسید'' کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے، اُس کی روشنی میں ترمیم کر دی جائے گی۔''تکبیر'' میں خط[۱۵۳] اشاعت کے لیے بھیج دوں گا۔انجمن کے دفتر میں فون کر دیا ہے کہ ''سیف الملوک''[۱۵۴] کے پروفوں کی وصولی کی رسید آپ کو بھیجی جائے۔آپ نے جو نکات لکھے تھے، وہ میں نے دیکھے ہیں۔ان شاء اللہ ان ارشادات کے مطابق تصحیح ہوگی۔مزید کتابت کے صفحات بھی آپ کو جلد ملیں گے۔جلیل قدوائی کی ''چند اکابر'' کا ایک نسخہ آپ کو جلد بھیجوں گا۔

آج ایک پیکٹ آپ کے نام بھیجا ہے۔اس میں ایک کتاب کا مسودہ اور کتابت کا عکس ہے۔کتاب کا نام ''ظلمت نیمروز'' ہے اور اس میں ۱۹۴۷ء کے زمانے سے متعلق افسانے ہیں۔ازرہِ کرم اس کتاب کو پڑھ کر اغلاط کی نشان دہی فرما دیجیے۔دونوں کاموں کا اعزازیہ ایک ساتھ ارسال خدمت کروں گا۔

مولانا آزاد پر مولانا مہر کی کتاب کس مرحلے میں ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۱۔۱۰۔۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

اخبارات اور پروفوں کا پیکٹ مل گیا تھا۔آج گرامی نامہ بھی ملا۔ان عنایات کے لیے شکر گزار ہوں۔''تکبیر'' کے نام آپ نے جو خط بھجوایا تھا، وہ میں نے تکبیر کے دفتر اپنے کالم کے ساتھ بھیج دیا تھا۔مگر وہ انتخابات کے ہنگاموں کے دن تھے، اس لیے وہ خط دفتر میں اِدھر اُدھر ہوگیا۔آپ کو زحمت تو ہوگی، یہ خط دوبارہ اصمعی صاحب کے نام بھجوا دیجیے اور میرا حوالہ دے دیجیے۔ان شاء اللہ چھپ جائے گا۔آپ مجھ پر بدگمانی نہ فرمائیں۔آپ کا خط بھیجنے میں میرا کیا نقصان ہے۔عالی صاحب والا واقعہ درست نہیں ہے[۱۵۵]۔آپ کا خط میں نے انھیں بھیج دیا تھا، وہ بھول گئے ہوں گے۔

رئیس امروہوی کے خود نوشتہ حالات ''خود تماشا ہوں خود تماشائی'' ۳۰ ستمبر ۸۸ء کے اخبار جنگ میں چھپے تھے۔کیا آپ کو انھیں کی ضرورت ہے۔مطلع فرمائیے عکس بھجوا دوں گا۔

آپ نے ازرہِ کرم اب تک ذیل کی دو کتابوں کے پروف پڑھے ہیں (۱) سرسید ۸۵۰ صفحات (۲) ظلمت نیم روز ۴۹۶ صفحات۔ازرہِ کرم مطلع فرمائیے کہ ان کے علاوہ تو کوئی کتاب نہیں ہے۔آپ کا جواب آنے پر چیک بھیجوں گا۔پوچھا اس لیے ہے کہ میرے ریکارڈ کے مطابق صرف انھیں دو کتابوں کا معاملہ باقی ہے۔

ڈاک سے ایک کتاب ''حضرت بانسوی صاحب[۱۵۶]'' بھجوا رہا ہوں۔یہ مفتی محمد رضا فرنگی محلی کی تصنیف ہے۔مفتی صاحب آج کل کراچی میں تشریف رکھتے ہیں۔میرے اُن سے مخلصانہ مراسم ہیں۔مولانا ابوسلمان صاحب نے اسے چھاپا ہے۔اگر لاہور کے کسی کتب فروش سے آپ اس کی فروخت کا معاملہ کرا سکیں تو مولانا صاحب کا بوجھ کچھ کم ہو جائے گا۔میں اپنے طور پر بھی کوشش کر رہا ہوں۔چونکہ مولانا صاحب نے رقم لگائی ہے اور میری فرمائش پر، اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اُن کی رقم ڈوب جائے — لیکن اس کام کے لیے آپ بطور خاص تردد نہ فرمائیں۔اگر آسانی سے کسی کتب فروش سے بات ہو سکے تو کر لیجیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

۱۱۔۱۲۔۸۸ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۹۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

شرمندہ ہوں کہ ایک عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔دراصل اس تساہل کی کئی وجوہ ہیں۔بیماری، ناخواندہ مہمانوں کی آمد، اپنے تحقیقی مقالات کی نظر ثانی۔پہلی مصروفیت عارضی تھی، تقریباً ۱۵ روز کھانسی کی شکایت رہی۔دوسری مصروفیت مصروفیت نہیں، عذاب الٰہی ہے۔یقین کیجیے کہ دروازے پر لکھ کر لگا رکھا ہے کہ پیشگی اطلاع کے بغیر زحمت نہ فرمائیں، اس کے باوجود لوگ بہت پریشان کرتے ہیں۔تیسری مصروفیت کی تفصیل آپ کے لیے باعث مسرت ہوگی۔میں اپنے مقالات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کے منصوبے پر کام کر رہا ہوں۔کتاب کا نام ''تحقیق نامہ'' ہے۔اس میں بارہ مقالات ہیں۔بارہ میں سے دس مقالات کو ازسرنو لکھا جا رہا ہے۔یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ تحقیقی مضامین، نئے مواد کے منظر عام پر آنے کے بعد، آؤٹ آف ڈیٹ ہو جاتے ہیں۔میں نے جب اپنے مقالات کو مرتب کرنا شروع کیا تو اندازہ ہوا انھیں تو ازسرِ نو لکھنا پڑے گا۔سو آج کل یہ کام ہو رہا ہے — امید ہے اس ''حکایت'' کے سننے کے بعد آپ خط لکھنے میں کوتاہی کو معاف فرمائیں گے۔

اس خط کے ساتھ ایک چیک ہے۔یہ ظلمت نیمروز اور سرسید وحالی ۴۹۶ صفحات + ۳۵۹ ص) = ۸۵۵/ کتابوں کے سلسلے کا ہے۔قبول فرمائیے۔اس کے ساتھ الگ پیکٹ سے ایک کتاب حضرت صاحب ہانسوی کے دو نسخے بذریعہ رجسٹری ارسال ہیں۔ایک آپ کے لیے اور دوسرا بھی آپ کے لیے۔یہ کتاب میرے بزرگ دوست مفتی محمد رضا فرنگی محلی صاحب کی تصنیف ہے۔وہ پچھلے دنوں کراچی تشریف لائے تھے۔اُن کی خواہش تھی کہ کوئی ادارہ اسے شائع کر دے۔لیکن کوئی راضی نہ ہوا۔مجبوراً میں نے اپنے صرف سے اسے چھپوا دیا۔مولانا کے ادارے کا نام دے دیا۔کتاب کا سارا اسٹاک میرے پاس رکھا ہے۔

اگر لاہور کا کوئی مذہبی کتابوں کا کاروبار کرنے والا ادارہ اسے خرید لے تو میری رقم مجھے واپس مل جائے۔آپ کوشش کر کے دیکھیے۔سارا اسٹاک نہ فروخت ہو تو جتنی کتابیں بھی فروخت ہو جائیں غنیمت ہے۔

میں نے انجمن فون کر کے کہہ دیا ہے کہ آپ کی رقم فوراً بھجوا دی جائے۔وہ لوگ اس خیال میں تھے کہ کتاب کا باقی حصہ کتابت ہو جائے اور آپ سے پڑھوا لیا جائے تو رقم اکھٹی بھیج دی جائے۔آپ نے جن غلطیوں ۱۵۷ کی گرفت کی ہے، اُس کا کوئی برا کیوں مانے گا۔یہ تو آپ کا احسان ہے کہ آپ نے انجمن کو ایسی فاش اغلاط سے بچا لیا۔

پچھلے مہینے کے اخبار بھی مل گئے تھے اور اس مہینے کے بھی۔بے حد شکر گزار ہوں۔جنگ میں رئیس امروہوی کے بارے میں متعدد مضامین شائع ہوئے ہیں۔کئی مرتبہ تین تین چار چار مضامین ایک ساتھ چھپے ہیں۔معلوم نہیں آپ کس مضمون کے طالب ہیں؟

''دامن یوسف'' ۱۵۸ لاہور سے چھپی ہے۔ماورا پبلشرز نے چھاپی ہے۔یہ کتاب تبصرے کے لیے موصول نہیں ہوئی تھی، بازار سے خریدی تھی۔میں ''تکبیر'' میں جن کتابوں پر لکھتا ہوں، وہ تبصرے کے لیے نہیں آتیں۔اپنے ذرائع سے حاصل کرتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

۱۔۳۔۸۹ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پ۔ن۔

مولانا مہر پر آپ کی کتاب کب تک چھپ رہی ہے؟

(۱۹۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

کئی دن ہوئے ''تکبیر'' کے پرچوں کا ایک بنڈل آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔امید ہے یہ پرچے مل گئے ہوں گے۔تکبیر کا پہلا شمارہ ۲۳/مارچ ۱۹۸۴ء کو شائع ہوا تھا جو

جلد نمبر ۶ کا شمارہ نمبر ۱۳ تھا۔ اس سے پہلے یہ رسالہ ڈمی کی صورت میں شائع ہوتا رہا ہے، الہٰذا اس کی فائل جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۱۳ سے شروع ہوتی ہے۔ اب آپ میرے ارسال کردہ رسالوں کو اپنے رسالوں میں شامل کر کے دیکھیے کہ کون کون سے شمارے کم ہیں۔ یہ فہرست مجھے بجھوا دیجیے۔ ان شاء اللہ ان شماروں کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ میرے پاس تکبیر کے جتنے زائد شمارے تھے، اُن میں سے آپ کی ضرورت کے شمارے الگ کرا لیے اور آپ کو بھیج دیے۔ جو نہیں ملے وہ ''تکبیر'' کے دفتر سے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

''سفرنامۂ اقبال'' کا نیا ایڈیشن کیا آپ کو مل گیا؟ نہ ملا ہو تو مطلع فرمائیے۔ بجھوا دوں گا۔ ۱۵۹

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۹-۳-۸۹ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۹۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ اس سے پہلے ایک خط میں نے جولائی کے شروع میں لکھا تھا، افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا۔ اُن دنوں کراچی میں ڈاک کی ہڑتال تھی جو عید سے ایک دن قبل ختم ہوئی۔ سنا ہے کہ ہڑتال کے دوران بہت سی ڈاک ضائع کر دی گئی۔ ان شاء اللہ آیندہ آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔

آپ کے مطلوبہ شمارے (تکبیر کے) کچھ تو میں نے بھیج دیے تھے، باقی کی فہرست میرے پاس موجود ہے، کچھ اور مل گئے ہیں جب اس فہرست کے تمام شمارے مل جائیں گے تو ارسال خدمت کردوں گا۔ آپ کو یاد دہانی کی ضرورت نہیں، یہ کام مجھے کرنا ہے اور لازماً کروں گا۔

سچی بات یہ ہے کہ کالم لکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں اپنے تحقیقی کاموں میں اس طرح

مصر[illegible] ر اٹھانے کی فرصت نہیں ملتی۔ کالم نگاری تفریحی مشغلہ ہے، ظاہر ہے کہ میں اس کام کو دوسرے کاموں پر ترجیح نہیں دے سکتا، اسی لیے ناغہ ہو جاتا ہے۔ پھر ایک مجبوری بھی ہے کہ بعض اوقات لکھنے کے لیے کوئی موضوع نہیں ملتا۔ محض لکھنے کی خاطر لکھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی نہ لکھے۔

بہت دنوں سے آپ نے حساب نہیں بھیجا۔ میری طرف آپ کی خاصی رقم ہوگئی ہوگی۔ ارشاد فرمایے کہ اس ضمن میں مزید کچھ رقم بھیج دوں۔

آپ نے جو فوٹو اسٹیٹ ارسال فرمایا تھا، وہ میں نے ابھی مولانا ابوسلمان صاحب کو نہیں دیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ بہت دنوں سے میری طرف نہیں آئے اور میرا کوئی ایسا وسیلہ نہیں ہے کہ انھیں بجھوا دوں۔ وہ کتابیں لکھ لکھ کر مولانا ابوالکلام آزاد کو اُن کے ''گناہوں'' کی سزا دے رہے ہیں اور اس قدر مصروف ہو گئے ہیں کہ انجمن ترقی اردو سے بھی انھوں نے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اردو کی ادارت اور نئے خزانے ۱۶۰ کی تدوین سے انھوں نے معذرت کر لی ہے۔ اُن کا استعفا منظور کر لیا گیا ہے۔

انجمن والوں نے آپ کا چیک بجھوا دیا تھا یا نہیں؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۵-۸-۸۹ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۱۹۹)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ اخبارات بھی ماہ بماہ مل رہے ہیں۔ اس عنایت کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں! بس دعائے خیر ہی کرسکتا ہوں، سو کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے سوالوں کے نمبروار جواب عرض کرتا ہوں۔

(۱) ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب ۱۶۱ سے فون پر بات ہوئی۔ آپ کا ۲۵ رنومبر کا

خط اُن کے حافظے میں نہیں ہے۔ انھوں نے فائل نکلوا کر دیکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے اس خط میں کیا لکھا تھا۔ ازرو کرم یہ بھی مطلع فرمائیے کہ اس سلسلے میں آپ کو کوئی معاوضہ ملا یا نہیں؟ میرا خیال ہے کہ خود مصنف کی خواہش نہیں ہے کہ پروف آپ کو دکھائے جائیں۔ کیا زمانہ آ گیا ہے کہ لوگ اپنی غلطیوں کی اصلاح کی بجائے اُن پر فخر کرنے لگے ہیں۔

(۲) میں نے ڈاکٹر اسلم فرخی سے کہہ دیا ہے کہ ستمبر ۸۸ء سے اب تک کے اردو کے تمام شمارے آپ کو بھیج دیے جائیں۔ اگر اگلے آٹھ دس روز تک یہ آپ کو نہ ملیں تو مجھے اطلاع دیجیے گا۔

(۳) رسالہ غالب کا ایک شمارہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔

(۴) ''اسلوب'' تو محض ڈمی کی صورت میں شائع ہوتا ہے، ڈیکلریشن قائم رکھنے کے لیے۔ اس میں کوئی نئی چیز نہیں ہوتی۔ پرانی کتابوں کے اجزا ہوتے ہیں۔

(۵) مولانا مودودی مرحوم کی کتاب (مالویہ)[۱۶۲] خدا بخش جرنل کے شمارہ نمبر ۵۰ میں شائع ہوئی تھی۔

اب میری سنیے۔ میں جنوری کے شروع میں تین دن کے لیے لاہور گیا تھا۔ ایک شادی میں شرکت کے لیے۔ ارادہ تھا کہ آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا لیکن سردی اور دھند کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا۔ دھند اتنی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ پھر جہازوں کی پروازیں منسوخ ہو گئیں۔ اس وجہ سے خاصا وقت ضائع ہو گیا۔ بہر حال زندگی رہی تو ان شاء اللہ اپریل میں دوبارہ لاہور آنے کا ارادہ ہے۔ تب ضرور حاضر ہوں گا۔

آپ کو تکبیر کے جو شمارے مطلوب ہیں ان کی فہرست میرے پاس موجود ہے۔ میں نے دفتر تکبیر میں کہہ رکھا ہے کہ وہ یہ شمارے مجھے نکال دیں۔ جونہی یہ شمارے ملیں گے، ارسال خدمت کر دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۰-۱-۹۰ء

(۲۰۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

مخترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

ستمبر کے اخبارات کا پیکٹ ملا۔ اس عنایت کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ اس مہینے کے وسط میں لاہور پہنچ رہا ہوں[۱۶۳]۔ مہینے کے آخر تک وہاں قیام رہے گا۔ اس دوران میں ملاقات کے لیے درِ دولت پر دستک دوں گا۔ اگر آپ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر میں مجھ سے رابطہ قائم کر سکیں تو کرم ہوگا تاکہ آپ سے ملاقات کا وقت طے کر لیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کا فون نمبر یہ ہے: ۵۴۹۹۵

باقی بوقتِ ملاقات۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲-۱۰-۹۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

مخترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

بے حد شرمندہ ہوں کہ میں وعدے اور دلی خواہش کے باوجود آپ کے درِ دولت پر حاضر نہ ہو سکا۔ وجہ یہ ہوئی کہ جن شادیوں میں شرکت کے لیے میں لاہور گیا تھا، اُن سے متعلق مصروفیات نے اتنی مہلت نہ دی کہ میں اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا۔ اس دوران میں ایک برات کے ساتھ اسلام آباد بھی جانا پڑا۔ بہر حال خدا کا شکر ہے کہ آپ سے ایک مختصر ملاقات ہو گئی۔ ان شاء اللہ آئندہ آؤں گا تو تفصیلی ملاقات ہوگی۔

"نقوش" کے دفتر جانے کا پروگرام بھی تھا۔ لیکن موقع نہ مل سکا۔ اُن سے ایک کام بھی تھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کے لیے سیرت نمبر کا مکمل سیٹ خریدنا چاہتا ہوں۔ ازرہ کرم اپنے طور پر معلوم کیجیے کہ اس پر زیادہ سے زیادہ کتنی رعایت مل سکتی ہے۔

میرے مقالات کا مجموعہ "تحقیق نامہ" کتابت ہو رہا ہے۔ اس کی کتابت کا عکس ارسال خدمت کروں گا تاکہ آپ بھی اس پر ایک نظر ڈال لیں۔ کوئی چیز آپ کی نظر سے گزر جائے تو یہ اطمینان رہتا ہے کہ اب یہ غلطیوں سے پاک ہو گئی۔

ایک مرتبہ پھر حاضری نہ دینے کی معذرت پیش کرتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۶-۱۱-۹۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

میں نے کراچی واپس آتے ہی ایک خط لکھا تھا جس میں آپ کے ہاں حاضر نہ ہونے کی وجہ لکھی تھی اور معذرت پیش کی تھی۔ امید ہے میرا یہ خط آپ کو ملا ہوگا۔

اکتوبر کے اخبارات مجھے نہیں ملے۔ کیا آپ نے ارسال فرمائے تھے؟ اگر نہیں بھیجے تو آپ اب نومبر کے اخبارات کے ساتھ بھیج دیجیے گا۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد، مولانا غلام رسول مہر کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔ اُن کے طلب فرمانے پر میں نے اپنے نام کے خطوط کے عکس انھیں بھیج دیے ہیں۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب۔

آپ کا
مشفق خواجہ
۲۸-۱۱-۹۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۰۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

اخبارات باقاعدگی سے مل رہے ہیں۔ اس عنایت کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ نیا اخبار "پاکستان" آپ نے بھیجا۔ اس کا ادبی صفحہ اچھا خاصا ہوتا ہے۔ بہت دنوں سے آپ کو میں نے اس کھاتے میں کوئی رقم نہیں بھیجی۔ حکم دیجیے تاکہ تعمیل ارشاد کروں۔

میری کتاب "تحقیق نامہ" بلائے جان ہو گئی ہے۔ کاتب نے اتنی غلطیاں کی ہیں کہ ان کی تصحیح کا کام ابھی تک جاری ہے۔ یہ کام ختم ہو تو اس کا ایک عکس بنوا کر آپ کو بھیجوں گا تاکہ آپ اس پر ایک نظر ڈال لیں۔

میرے لائق کوئی خدمت!

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۲-۳-۹۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

یہ میری کتاب "تحقیق نامہ" کی کتابت کا عکس ہے۔ ازرہ کرم اسے حسب سابق، پوری توجہ سے پڑھ لیجیے۔ مسودے سے ملانے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے مسودہ نہیں بھیجا۔ پڑھنے کے بعد یہ صفحات ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو پیش کر دیجیے۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۰-۷-۹۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۰۵)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اخبارات باقاعدگی سے ملتے رہتے ہیں۔ اس مہینے کے شروع میں بھی پیکٹ مل گیا تھا۔ آپ میرے لیے جس باقاعدگی سے سالہا سال سے زحمت اُٹھا رہے ہیں، اُس کا شکریہ کاش لفظوں میں ادا ہو سکتا۔ ایک عرصے سے میں نے اس سلسلے میں کوئی ادائی نہیں کی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ علی الحساب پیش کروں۔

خدا خدا کر کے میری کتاب "تحقیق نامہ" کی کتابت مکمل ہو گئی۔ تصحیح میں بڑی زحمت ہوئی۔ تقریباً چار پانچ ماہ ضائع ہوئے اور تین مرتبہ تصحیح کا کام ہوا۔ ص ۱۱ سے ص ۴۱۵ تک کے کتابت شدہ صفحات کا عکس، الگ پیکٹ سے آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔ از راہ کرم اس پر ایک نظر ڈال لیجے۔ مسودے سے ملانے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ کتابت شدہ مواد میں خاصی تبدیلیاں کی ہیں۔ پڑھنے کے دوران کاتب کی اور میری جو غلطیاں نظر آئیں، اُن کی نشان دہی فرما دیجے۔ عربی عبارات کو بطور خاص دیکھیے۔ ان میں زیر زبر کی غلطی بھی نہیں رہنی چاہیے (عربی عبارتیں دو چار جگہ بمشکل ہوں گی)

درجنوں مضامین میں سے صرف چھ مضامین اس میں شامل کیے جا سکے ہیں۔ یہ تمام مضامین مطبوعہ ہیں۔ مگر کتاب میں شامل کرنے سے پہلے ان میں خاصی تبدیلیاں کی ہیں۔ صرف احمد دین والا مضمون تقریباً اصل حالت میں ہے، باقی سب میں خاصا کام کرنا پڑا ہے۔

ان اوراق کو پڑھنے کے بعد ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیجے۔ میں نے اُن سے درخواست کی ہے کہ وہ بھی اس پر ایک نظر ڈال لیں۔

مولانا مہر مرحوم کے صاحب زادے نے "اقبالیاتِ مہر" کے بعد کوئی کتاب شائع کی یا نہیں۔ آج کل لاہور میوزیم کے ڈاکٹر انجم رحمانی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے بتایا ہے کہ مولانا کے بڑے صاحب زادے ۱۹۶۴ نے خطوط کا کوئی مجموعہ مرتب کیا ہے۔

کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ ڈاکٹر مختار الدین احمد (علی گڑھ) مولانا مہر کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔ میں نے انھیں اپنے اور حمزہ فاروقی کے نام کے خطوط کے عکس دیے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۰۔۷۔۹۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۶)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مل گیا تھا، میں اس انتظار میں رہا کہ ڈاکٹر وحید قریشی کتابت کا عکس بھجوا دیں تو اُسے دیکھ کر اغلاط کے بارے میں آپ کے ارشادات کو اصل سے ملاؤں اور اگر میری رائے کہیں مختلف ہو تو اُس سے مطلع کروں۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے عکس ابھی تک نہیں بھجوایا۔ دوسرا خط عکس کے آنے کے بعد لکھوں گا۔ اخبارات کا پیکٹ بھی مل گیا تھا۔

آج کل اخبارات بہت مہنگے ہو گئے ہیں۔ میری وجہ سے آپ زیر بار کیوں ہوں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ حساب میں ان کی قیمت بھی شامل کر لیجے۔ ایک ہزار روپے کا چیک منسلک ہے۔ اس میں چار سو روپے تو کتاب کی پروف ریڈنگ کے ہیں اور باقی اخبارات کے ضمن میں۔ آپ کا خط آنے پر بقیہ رقم بھی بھجوا دوں گا۔ پروف ریڈنگ کی اجرت نہیں، اعزازیہ ہے۔ برسوں پہلے بھی یہی پیش کرتا تھا۔ اب بھی، احساس ندامت کے ساتھ، اسی حساب سے پیش کر رہا ہوں۔ مشرق بھی بھیج دیا ہے۔

مولانا مہر کے جو خطوط آپ کے نام ہیں اور جو دوسروں کے نام نقول کی صورت میں آپ کے پاس ہیں، انھیں ضرور اور جلد از جلد مرتب فرما کے شائع کرا دیجے۔ یہ کام بہت ضروری ہے۔ ایسی مفید چیزوں کا شائع نہ ہونا، علم اور ادب کا نقصانِ عظیم ہے۔ ان خطوط پر مفصل حواشی ہونے چاہییں۔

چند روز ہوئے ہندوستان کے مشہور اسکالر اکبر علی ترمذی صاحب ۱۹۲۵ کراچی آئے تھے۔ میرے ہاں بھی انھوں نے آنے کی زحمت فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ مولانا آزاد کی بہت سی غیر مطبوعہ تحریریں انھوں نے جمع کی ہیں جو انھیں اجمل خان مرحوم اور محکمہ آثار قدیمہ سے

ملی ہیں۔ یہ عنقریب شائع ہوں گی۔

آج کل میرے کتب خانے کی فہرست بن رہی ہے۔ خضر نوشاہی صاحب[۱۶۶] سے آپ واقف ہوں گے۔ یکم اگست سے وہ یہ کام کر رہے ہیں۔ کام خاصی تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ دن بھر میں وہ سو کتابوں کی فہرست بنا لیتے ہیں۔ اقبالیات اور غالبیات کی فہرستیں بن چکی ہیں۔ اقبال پر پونے آٹھ سو اور غالب پر پونے چار سو کتابیں میرے کتب خانے میں ہیں۔ اندازہ ہے کہ بیس ہزار کتابیں ہوں گی۔ اتنے ہی رسالے ہوں گے۔ میری اسّی فی صد کتابیں موضوع وار مرتب ہیں۔ بیس فی صد جگہ کی کمی کی وجہ سے غیر مرتب حالت میں ہیں — کیا آپ نے بھی اپنے کتب خانے کی فہرست مرتب کی ہے؟ کتب خانہ میرے لیے اب وبالِ جان ہوگیا ہے۔ اس کو سنبھالنا میرے بس میں نہیں رہا۔ پہلے کئی آدمی ملازم تھے جو اسے دیکھتے تھے۔ اب صرف ایک صفائی کرنے والا رہ گیا ہے۔ باقی لوگوں کو اس لیے الگ کرنا پڑا کہ ہر ماہ ایک بڑی رقم تنخواہوں میں دینا، بساط سے باہر ہوگیا ہے۔ میں صرف وہی کتابیں خریدتا ہوں جو انتہائی ضروری ہوتی ہیں، البتہ تحفتہً ملنے والی کتابیں مہینے میں پچاس ساٹھ ہوتی ہیں۔ اس لیے کتابوں میں اضافے کی وجہ سے جگہ کی کمی کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ مکان میں گیارہ کمرے ہیں۔ دس میں کتابیں ہیں۔ اب تو میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کتابیں کسی لائبریری کو دے دوں اور میں بھی وہیں بیٹھ کر کام کروں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۸۔۸۔۹۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

نومبر کے اخبارات مل گئے تھے۔ شکر گزار ہوں۔

چند روز ہوئے دہلی سے ڈاکٹر خلیق انجم صاحب[۱۶۷] تشریف لائے تھے۔ وہ اپنے

ساتھ ترجمان القرآن (آزاد) کی پہلی دو جلدیں لے کر آئے تھے۔ یہ مالک رام صاحب نے آپ کے لیے بھیجی ہیں۔ آج کی ڈاک سے یہ دونوں جلدیں آپ کے نام ارسال کردی گئی ہیں، وصولی سے مطلع فرمائیے۔

میری کتاب ''تحقیق نامہ'' چھپ گئی ہے۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے میں نے کہا ہے کہ اس کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو ''تحقیق نامہ'' کی پروف ریڈنگ کے سلسلے میں چار سو روپے کی رسید بھی ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو دے دیجیے گا تاکہ یہ پیسے ادارے کی طرف سے میں وصول کرلوں۔ کتاب جب ادارے نے چھاپی ہے تو پروف ریڈنگ کا معاوضہ بھی اُسی کو دینا چاہیے۔ پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ کتابت وغیرہ کی ادائی بھی میں نے کی تھی، ان کاموں کے بل انھیں بھجوا رہا ہوں۔

یہاں تک لکھ چکا تھا کہ آج کی ڈاک موصول ہوئی۔ اس میں مالک رام صاحب کا خط بھی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ خلیق انجم صاحب کے ہاتھ انھوں نے چار جلدیں ترجمان القرآن کی بھیجی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ وزن کی وجہ سے خلیق صاحب صرف دو جلدیں ساتھ لائے اور دو وہیں چھوڑ آئے۔ میں مالک رام صاحب کو لکھوں گا، آپ بھی دو جلدوں کی وصولی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھ دیجیے گا کہ باقی دو جلدیں خلیق انجم صاحب نہیں لائے۔ وہ انھیں کے پاس ہوں گی، اُن سے واپس لے کر کسی اور ذریعے سے بھجوا دیں۔

پچھلے دنوں ایک دوست دہلی گئے تھے۔ اُن کے ہاتھ میں نے ''تحقیق نامہ'' کے چند نسخے دہلی کے دوستوں کے لیے بھیجے تھے۔ مکتبۂ جامعہ دہلی نے ''تحقیق نامہ'' کا ہندوستانی ایڈیشن صرف ایک ہفتے میں شائع کردیا۔ ایک نسخہ مجھے بھیجا ہے۔ یہ پاکستانی ایڈیشن سے زیادہ خوبصورت ہے حالانکہ اُسی کا عکس لے کر چھاپا گیا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۰۔۱۲۔۹۱ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۰۸)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا، بلکہ خلافِ معمول آپ نے میرے خط کا جواب بھی عنایت نہیں فرمایا۔ آج اخباروں کا پیکٹ ملا۔ ساتھ ہی ''مخزنِ احمدی''[۱۶۸] کا ایک نسخہ بھی۔ اس عنایت کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ اس کتاب کا ذکر بہت پڑھا تھا، اتفاق ہے کہ کبھی نظر سے نہیں گزری تھی۔ آج آپ کی عنایت سے یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔

میں نے گزارش کی تھی کہ ''تحقیق نامہ'' کا ایک نسخہ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے لے لیجیے۔ معلوم نہیں اس کتاب کو آپ نے اس لائق سمجھا یا نہیں۔ آپ کو جان کر خوشی ہوگی کہ یہ کتاب ہندوستان میں شائع ہوگئی ہے۔ ۲۹ نومبر کو ایک دوست کے ذریعے ترجمان القرآن کی پہلی دو جلدیں ملی تھیں جو مالک رام صاحب نے آپ کے لیے ارسال فرمائی تھیں۔ یہ میں نے آپ کو بھجوادی تھیں۔ ان کی وصولی کی اطلاع بھی آپ نے نہیں دی۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری[۱۶۹] ہندوستان گئے تھے۔ ابھی کچھ دیر پہلے اُن کا فون آیا ہے کہ ترجمان کی ایک جلد آپ کے لیے وہ بھی لائے ہیں۔ وہ میرے پاس ایک دو روز میں بھجوادیں گے تو میں پوسٹ کردوں گا۔

لاہور آنے کا پروگرام بنتا ہے اور ملتوی ہوجاتا ہے۔ اب شاید اپریل میں آؤں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۶۔۱۔۹۲ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۰۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۱۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

طویل انتظار کے بعد گرامی نامہ ملا۔ بے حد ممنون ہوں۔ آپ باقاعدگی سے خط کا

جواب لکھتے ہیں، لیکن اب کے دو خطوں کا جواب نہ آیا تو پریشانی ہوئی۔ ایک روز، ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے بھی میں نے کہا تھا کہ معلوم کریں کہ آپ خط کیوں نہیں لکھ رہے۔ بارے شکر کہ پریشانی دور ہوئی۔ اخباروں کا پیکٹ بھی مل گیا۔

ترجمان القرآن کی دو جلدیں آپ کو مل گئیں۔ باقی دو آج کی ڈاک سے بھیج رہا ہوں۔ ایک تو وہی ہے جو فرمان صاحب لائے تھے۔ دوسری مسعود احمد برکاتی صاحب[۱۷۰] لائے ہیں۔ اس پیکٹ میں تین اور کتابیں بھی ہیں۔ یہ ڈاکٹر سلیم اختر[۱۷۱] اور ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کے لیے ہیں۔ یہ آپ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو دے دیجیے۔ وہ متعلقہ حضرات تک پہنچادیں گے۔ ان کتابوں میں سے کسی ایک میں دو خط بھی ہیں۔ یہ بھی ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے حوالے کردیجیے۔

''تحقیق نامہ'' کے ہندوستانی ایڈیشن کا میرے پاس ابھی ایک ہی نسخہ آیا ہے۔ مزید نسخے آئیں گے تو ایک آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ ''اسلوب'' میں نے ۱۹۹۰ء کے آخر میں بند کردیا تھا۔ مطلع فرمائیے کہ آپ کے پاس اس کے کون کون سے شمارے ہیں، جو نہ ہوں گے وہ بھیج دوں گا۔ کم از کم آپ کے پاس تو اس کا مکمل فائل رہے، گو اس رسالے میں کوئی خاص بات نہیں ہے، وہی کتابیں ہیں جو مکتبۂ اسلوب کی طرف سے شائع ہوئی ہیں، بعض تو ''اسلوب'' میں دو دو بار چھپی ہیں۔ قانونی مجبوری کے تحت رسالہ چھاپنا ہوتا تھا، نئی کتاب نہیں ملتی تھی تو کوئی پرانی کتاب ہی دوبارہ چھاپ دی جاتی تھی۔

میرے کتب خانے کی فہرست خضر نوشاہی صاحب (عارف نوشاہی[۱۷۲] نہیں) مرتب کررہے ہیں۔ انھیں کسی ادارے نے متعین نہیں کیا ہے، میری درخواست پر وہ یہ کام کررہے ہیں۔ پچھلے سال کے شروع میں وہ کراچی آئے تھے تو اُن سے طے ہوا تھا کہ وہ تین چار مہینے میرے پاس رہ کر یہ کام مکمل کردیں۔ اگست کا پورا مہینہ اُنھوں نے کام کیا۔ پھر اُنھیں ہمدرد کے کتب خانے میں ملازمت مل گئی (شعبۂ مخطوطات میں)۔ اب وہ روزانہ کام پر جاتے ہیں، فرصت کے اوقات میں میرا کام کرتے ہیں، میرے ہاں ہی رہتے ہیں۔ ابھی تک کام ۱۰/ا بھی نہیں ہوا۔ جتنا کام اُنھوں نے کیا ہے، وہ نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ نظرِ ثانی کے بعد ہی آپ کو عکس بھجواؤں گا۔

فلیپ کے لیے مناسب یہی ہوگا کہ میں مقالات دیکھ لوں۔ کتاب کی طباعت کے

بعد ملیپ چھپے گا۔ آپ مطبوعہ فارم مجھے بھیج دیجیے اور اس کے تیسرے روز میں آپ کو فلیپ بھیج دوں گا۔

"سخن در سخن" ۳؎ کا انتخاب مظفر علی سید صاحب نے کیا تھا۔ میں آج کل اس پر نظر ثانی کر رہا ہوں۔ یہ کام مکتبۂ جامعہ دہلی والوں کی فرمائش پر ہو رہا ہے۔ پہلے وہی چھاپیں گے، پھر یہاں بھی چھپے گا۔

جی ہاں، ڈاکٹر معین الرحمٰن صاحب ۴؎ کا رسالہ میں نے دیکھ لیا ہے۔

آپ کا گرامی نامہ سامنے رکھ کر جواب لکھا ہے۔ اب آپ کو شکایت نہیں ہوگی کہ میں خط سامنے رکھ کر جواب نہیں لکھتا۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۶۔۲۔۹۲ء
لاہور

(۲۱۰)

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

امید ہے میرا ۱۶ر فروری کا خط اور کتابوں کا پیکٹ مل چکا ہوگا۔

آپ نے اخباروں کے ساتھ رسالہ "الرشید" بھی مرحمت فرمایا تھا، اس میں "گوشۂ مہر" ۵؎ دیکھا۔ بے حد خوشی ہوئی۔ جو کام آپ کو بہت پہلے کرنا چاہیے تھا، وہ خدا کا شکر ہے کہ اب بالآخر شروع ہو گیا۔ مجھے پہلی مرتبہ آپ کی کوئی مطبوعہ تحریر پڑھنے کا اتفاق ہوا، چشم بددور بڑی عمدہ نثر آپ نے لکھی ہے۔ خالص علمی انداز ہے۔ خدا آپ کو صحت مند و توانا رکھے اور آپ جلد از جلد اس کام کو مکمل کر سکیں۔

اس وقت مجھے یہی عرض کرنا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹۔۲۔۹۲ء
لاہور

(۲۱۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اخباروں کا پیکٹ ملا۔ اور نوادر مہر کی قسطیں بھی۔ بے حد ممنون ہوں۔

تیسری قسط "گنجینۂ گوہر" ۶؎ واقعی گنجینۂ گوہر ہے۔ ان خطوط کو دیکھنے کا ایک عرصے سے انتظار تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ان کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ حواشی کے سلسلے میں میری گزارش ہے کہ ہر خط کے فوراً بعد اُس کے حواشی درج کر دیے جائیں تو پڑھنے والے کو بڑی سہولت ہوگی۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی مرتبہ عبداللہ قریشی ۷؎ آپ کے پیش نظر ہوں گے۔ اس میں یہی طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے بعض مزید مقامات پر بھی حواشی لکھنے کی ضرورت تھی۔ مثلاً خط نمبر۲ کے آخری پیراگراف میں کسی انگریزی کتاب کا ذکر ہے، یہ کون سی کتاب ہے؟ آپ کو بتانا چاہیے تھا۔ اشعار اکثر جگہ بے احتیاطی سے درج ہوئے ہیں، مثلاً خط نمبر۶ کے آخری شعر میں گردید کو گر دید لکھا ہے اور رابہ کو را بہ لکھا ہے۔ اسی طرح ازما (از ما) باشرار (با شرار) ازچہ (از چہ) اورا (او را) بولہی (بو لہبی) ماہر (ما ہر) اندو گفتگو (اند و گفتگو) گیر ودار (گیر و دار) جیسی غلط کتابت متعدد مقامات پر ملتی ہے۔

نور محمد نصرت نوشاہی ۸؎ کی تاریخ شرقپور کیا چھپ گئی ہے؟ اور کیا دستیاب ہے؟

چودھری محمد حسین ۹؎ کے سلسلے میں ایک اہم بات آپ نے نہیں لکھی کہ ان کے مضامین کا مجموعہ چھپ چکا ہے۔

مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ کی فہرست مطبوعات اگر شائع ہوئی ہو تو میرے لیے حاصل کر لیجے۔

یہ بات آپ کی دلچسپی کی ہوگی کہ ادارۂ معارف اسلامیہ کی مجلس انتظامیہ میں والد مرحوم (خواجہ عبدالوحید) بھی شامل تھے۔ جس محفل میں اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی، اُس میں وہ شریک تھے۔ روداروں میں اُن کا نام ملتا ہے۔

کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب کے نام "الرشید" اعزازی طور پر جاری کردیا جائے۔ جنوری سے اب تک کے پرچے بھجوا دیجیے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُنھیں یہ لکھ دیا جائے کہ رسالہ پڑھنے کے بعد وہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی لائبریری میں دے دیا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کرسکیں!

مولانا مہر کے سیکڑوں خطوط علی محمد راشدی ۱۸۰ اور حسام الدین راشدی صاحبان کے ذخیرے میں ہیں۔ ایک مرتبہ، کچھ عرصہ ہوا، اول الذکر کے فرزند حسین شاہ راشدی صاحب نے یہ ذخیرہ مجھے دکھایا بھی تھا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۵-۳-۹۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۱۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۰ رمئی آج موصول ہوا۔ آج کل میرے علاقے میں ڈاک کی تقسیم کا نظام ابتر ہے۔ ڈاکیہ اپنی مرضی سے ہفتے میں ایک یا دو بار آتا ہے۔ اسی لیے آپ کا خط ساتویں روز ملا جب کہ اسے تیسرے روز مل جانا چاہیے۔ آپ نے ازرہِ لطف و کرم میرے بارے میں اتنا مفصل نوٹ ۱۸۱ لکھا، حالانکہ صرف اتنا لکھ دینا کافی تھا کہ میں آپ کا نیازمند ہوں۔ آپ نے جو نوٹ لکھا ہے، اُس میں سبھی باتیں درست ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ایک طالب علم نے میرے کوائف طلب کیے تھے، اُس کی نقل میرے پاس رکھی تھی، یہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ نے اپنے نوٹ میں ایک حاشیہ لکھ کر قلم زد کیا ہے۔ یہ آپ نے بہت اچھا کیا۔ یہ حاشیہ شائع نہ ہوتو اچھا ہے۔

میرے پاس چٹان ۱۸۲ کا قائل ہے نہ اقدام کا۔ ورنہ تعمیل ارشاد کرتا۔

"الرشید" ابھی تک میرے نام جاری نہیں ہوا۔

۱۴ رمئی کا گرامی نامہ بھی مل گیا تھا۔ اس سے پہلے مارچ اور اپریل کے اخبارات بھی ملے تھے اور ان اخباروں کے ساتھ ایک مفصل خط بھی ملا تھا جس کا جواب میں نے "نمبروار" لکھا تھا، یعنی جس طرح نمبر درج کرکے آپ نے جواب طلب امور لکھے تھے، اُسی طرح میں نے نمبروار جواب لکھے تھے۔ شاید میرا یہ خط آپ کو نہیں ملا۔ آپ کے ان دونوں خطوں کو سامنے رکھ کر دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ:

(۱) عاشق کیرانوی صاحب سے رسالہ "طور" ۱۸۳ کا عکس حاصل کرکے آپ کی خدمت میں جلد ہی پیش کروں گا۔

(۲) لغت اردو ۱۸۴ لاہور میں دستیاب نہیں ہے۔ اب تک اس کی ۱۳ جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اگر آپ یہ خریدنا چاہتے ہیں تو آدھی قیمت پر اردو لغت بورڈ سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ وہ اہلِ علم کو پچاس فی صد رعایت دیتے ہیں۔ میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری سے قیمت معلوم کرکے آپ کو لکھوں گا۔ اُن کو دو تین مرتبہ فون کیا، وہ نہیں ملے۔

(۳) مولانا ابوسلمان صاحب کبھی کبھار ملتے رہتے ہیں۔ خط و کتابت اور میل ملاقات کے سلسلے میں اُن کی دلچسپی کے دائروں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ علمی کاموں کی طرح اُن کے کاروباری سلسلے بھی، ماشاء اللہ خاصے دراز ہیں۔ میں اُنھیں یاد دلاؤں گا کہ آپ کو خط لکھیں۔

(۴) ہندوستان ۱۸۵ سے "تحقیق نامہ" کے مزید نسخے نہیں آئے۔ اگر ایک بھی زائد نسخہ آیا تو آپ کو پیش کردوں گا۔ ("زائد" سے مراد یہ ہے کہ جو ایک نسخہ میرے پاس ہے، اُس سے زائد)

(۵) والد صاحب کی تصویریں ان شاء اللہ جلد ہی ارسالِ خدمت کروں گا۔ تاخیر کا سبب یہ ہے کہ تمام تصویریں ڈھیر کی صورت میں پڑی ہیں۔ ایک ڈھیر نہیں کئی ڈھیر۔ ان کو مرتب کرنے کا انتظام کررہا ہوں۔

(۶) پیر علی محمد راشدی کے بیٹے حسین شاہ راشدی نے اپنے والد اور چچا کے نام کے خطوط نہایت حفاظت سے البموں میں محفوظ کر رکھے ہیں۔ میں اگر اُن سے کہوں گا تو وہ ان کو چھپوانے کی کوئی صورت ضرور نکالیں

گے۔ ایسی صورت میں وہ مجھی سے کہیں گے کہ مرتب کردوں، اور میرا یہ حال ہے کہ میرے پاس مشاہیر کے جو ہزاروں خطوط رکھے ہیں، انھیں کو مرتب کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

(۷) مطلوبہ حوالہ۔ ''اقبال چوہدری محمد حسین کی نظر میں'' از محمد حنیف شاہد سنگ میل لاہور ۱۹۷۵ء۔ چوہدری محمد حسین پر ایک مضمون رسالہ ''تحقیق نامہ'' ۸۵ء میں بھی ہے جو کچھ عرصہ قبل گورنمنٹ کالج لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر سید معین الرحمٰن ہیں۔

(۸) ''اسلوب'' کے سلسلے میں میں نے عرض کیا تھا کہ اس کے تمام شمارے میرے پاس ہیں۔ آپ کے پاس جو ہیں، اُن کی فہرست ارسال فرمائیے، جو آپ کے پاس نہیں ہوں گے، وہ میں بھیج دوں گا۔

لیجے آپ کی تمام باتوں کا جواب عرض کر دیا۔ دیال سنگھ ٹرسٹ کی فہرست مطبوعات دستیاب ہوگئی ہو تو بھجوا دیجے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۷-۵-۹۲ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

مشفق خواجہ

اصلی نام : خواجہ عبدالحی
تاریخ پیدائش : ۱۹ دسمبر ۱۹۳۵ء
مقام : لاہور
ابتدائی تعلیم : لاہور میں۔ ۱۹۴۸ء سے کراچی میں قیام ہے۔

کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۵۷ء میں بی اے آنرز اور ۱۹۵۸ء میں ایم اے کیا۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۷۱ء تک بابائے اردو مولوی عبدالحق کے

ساتھ کام کیا۔

ماہنامہ ''قومی زبان'' اور ''اردو'' کی ادارت کی۔

انجمن ترقی اردو میں بطور شریک معتمد اور علمی منصوبوں کے نگران کی حیثیت سے کام کیا۔

انجمن ترقی اردو سے ۱۹۷۳ء تک تعلق قائم رہا۔ اس کے بعد گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی۔

مطبوعات:

۱۔ تذکرہ ''خوش معرکۂ زیبا'' مصنفہ سعادت خاں ناصر (ترتیب و مقدمہ) دو جلدوں میں مجلس ترقی ادب لاہور سے پہلی جلد ۱۹۷۰ء میں اور دوسری جلد ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی۔
۲۔ ابیات (مجموعۂ کلام) کراچی، ۱۹۷۸ء
۳۔ ''اقبال'' از احمد دین (ترتیب و مقدمہ) انجمن ترقی اردو کراچی ۱۹۷۹ء۔
۴۔ غالب اور صفیر بلگرامی۔ کراچی ۱۹۸۱ء۔ دہلی ۱۹۸۵ء۔
۵۔ جائزۂ مخطوطات اردو (جلد اول) سوانحی و کتابیاتی جائزہ۔ مرکزی اردو بورڈ لاہور ۱۹۷۹ء۔
۶۔ تحقیق نامہ (مقالات کا مجموعہ) مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور ۱۹۹۱ء۔ دہلی ۱۹۹۱ء۔
۷۔ تخلیقی ادب کے پانچ ضخیم شمارے ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک شائع کیے۔

زیر طبع:

۱۔ بازیافت (مقالات کا مجموعہ)
۲۔ فرمانِ سلیمانی مصنفہ لطافت لکھنوی (ترتیب و حواشی)
۳۔ کلیات یگانہ (ترتیب)
۴۔ جائزۂ مخطوطات اردو۔ جلد دوم

کالم نگاری:

۱۔ کالم نگاری کا آغاز ریڈیو پاکستان سے ہوا۔ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے زمانے میں "سنا آپ نے؟" کے عنوان سے تین ماہ تک یہ کالم روزانہ نشر ہوتا رہا۔

۲۔ ۱۹۷۱ء میں "اندیشۂ شہر" کے عنوان اور "غریب شہر" کے قلمی نام سے کراچی کے روزنامہ "جسارت" کے لیے روزانہ کالم لکھنا شروع کیا۔ یہ وقفے وقفے سے ۱۹۸۳ء تک لکھا جاتا رہا۔

۳۔ ۱۹۸۱ء سے خامہ بگوش کے قلمی نام سے ادبی کالم "سخن در سخن" کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۸۳ء تک یہ کالم روزنامہ "جسارت" کراچی میں اور پھر ہفتہ وار "تکبیر" کے شمارۂ اول (۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء) سے اگست ۱۹۹۰ء تک شائع ہوتا رہا۔

۴۔ ہفت روزہ "زندگی" لاہور اور روزنامہ "صداقت" کراچی میں بھی مختصر مدت کے لیے کالم نگاری کی۔

۵۔ اگست ۱۹۹۰ء سے کالم نگاری ترک کردی۔

(۲۱۳)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ایک مفصل خط بھیج چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔ اس کے جواب کا انتظار ہے۔

آپ کے کاموں میں سے ایک کام رہ گیا تھا۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب سے بات ہوئی۔ اردو لغت کی جو تیرہ (۱۳) جلدیں چھپ چکی ہیں، اُن کی مجموعی قیمت ۴۴۴۰/- روپے ہے۔ بورڈ والے ادیبوں کو پچاس فی صد رعایت دیتے ہیں۔ اس طرح یہ ڈکشنری آپ کو ۲۲۲۰/- روپے میں مل جائے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس رقم کا ڈرافٹ "اردو ڈکشنری بورڈ کراچی" کے نام بنوا کر ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے نام کے ایک خط کے ساتھ بھجوا دیجے۔ خط کا مضمون یہ ہو کہ معلوم ہوا ہے آپ کا ادارہ علمی و ادبی کام کرنے والوں کو ڈکشنری کی خریداری پر پچاس فی صد رعایت دیتا ہے۔ میں تیرہ جلدوں کی قیمت کا ڈرافٹ بھیج

رہا ہوں، میرا پتا یہ ہے ـــــ وغیرہ ڈرافٹ اور خط میرے پاس بھجوا دیجے۔ میں فرمان صاحب کو دے دوں گا، ڈکشنری آپ کو براہ راست گڈز ٹرانسپورٹ سے بھجوا دی جائے گی۔

مئی کے اخبارات مل گئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

میرے ایک دوست دہلی گئے تھے۔ اُن کے ہاتھ مالک رام صاحب نے اپنی کتاب "تذکرۂ ماہ و سال" ۱۹۸۶ء کا ایک نسخہ آپ کے لیے بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ایک خط بھی ہے۔ یہ دونوں چیزیں بھیج رہا ہوں۔ وصولی کی اطلاع مجھے دیجے اور مالک رام صاحب کو براہ راست خط لکھ دیجے۔ اس کتاب میں غلطیاں ضرور ہوں گی، لیکن ایسا کام بھی کون کرتا ہے۔ مالک رام صاحب کو خدا سلامت رکھے وہ اس ضعیفی میں بھی مثالی کام کرتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی دو کتابیں پروفیسر محمد اسلم صاحب نے لاہور سے اور ایک اسلام آباد سے شائع کی ہے ۱۹۸۷ء۔ یہ کتابیں بھی آپ ضرور حاصل کیجے۔ تفصیل پروفیسر صاحب کو فون کر کے معلوم کر لیجے۔ اُن کا فون نمبر ۸۶۳۹۸۳ ہے۔

کبھی کسی پرانے رسالے میں مرزا یاس یگانہ لکھنوی کا کوئی مضمون نظر آئے یا اُن کے بارے میں کوئی تحریر تو مجھے ضرور اطلاع دیجے۔ میں اِن پر کام کر رہا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹-۶-۹۲ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۱۴)

۳۔ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

اخباروں کا پیکٹ ملا، گرامی نامہ اور ڈکشنری کے لیے ڈرافٹ بھی۔ ڈرافٹ فرمان فتح پوری صاحب کو بھجوا دیا ہے اور فون پر اُن سے گفتگو بھی کر لی ہے۔ ڈکشنری ڈاک سے نہیں، گڈز ٹرانسپورٹ سے بھیجی جائے گی۔ پیکنگ نہایت احتیاط سے کی جائے گی۔ آپ مطمئن رہیے ڈکشنری آپ کو صحیح حالت میں ملے گی۔

یہ سطریں محض اطلاع دینے کے لیے لکھ رہا ہوں۔ڈاک کے جانے کا وقت ہے،اس لیے اجازت چاہتا ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹۲-۷-۲۳ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۱۵)

ابھی ابھی اخباروں کا پیکٹ ملا۔شکریہ ۱۸۸

م۔خ

(۲۱۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۰

میرے محترم۔سلام مسنون۔

فرمان صاحب نے بھی غضب کر دیا،مجھ سے کہتے رہے کہ بلٹی بھیج دی ہے،اور صورت حال اس کے برعکس رہی،بار بار کے تقاضوں کے بعد ۲۲ راگست کو اُنھوں نے رجسٹری سے خط آپ کو بھیجا ہے۔امید ہے یہ مل گیا ہوگا۔خط کے ساتھ بلٹی بھی ہے جس کو دکھا کر گڈز ٹرانسپورٹ سے آپ کو مفت کا سیٹ مل جائے گا۔

الرشید کا تازہ شمارہ ملا۔مہر صاحب کے خطوط واقعی گنجینۂ گوہر ہیں۔کیسی نادر معلومات ان میں ملتی ہیں۔آپ نے مہر صاحب سے یہ خطوط لکھوا کر ادب پر احسان کیا ہے۔یہ نادر مجموعۂ مکاتیب اردو ادب میں مستقل اضافہ ہے۔میرے بارے میں آپ نے جو حاشیہ لکھا ہے،اُسے پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور شرمندگی بھی۔خوشی اس بات کی کہ آپ مجھ سے محبت فرماتے ہیں،ایسی محبت جو آج کل کے دور میں ناپید ہے،شرمندگی اس بات کی کہ آپ،بابائے اردو کے الفاظ میں،مجھ آوارہ کوئے نا اہلاں کے بارے میں خوش گمانی رکھتے ہیں۔کاش میں وہ سب کچھ ہوتا جس کا ذکر آپ نے مجھ سے متعلق نوٹ کے دوسرے پیراگراف میں کیا ہے۔اب کے بھی کتابت کی غلطیاں موجود ہیں۔صیہون کو صیہون اور صفیر کو

صغیر لکھا ہے۔

علی گڑھ اور پانی پت سے جو''معارف'' نکلتا تھا،اور جس کے مدیر وحید الدین سلیم تھے،اُس کا''معارف''اعظم گڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔یہ دو مختلف رسالے تھے۔ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا۔اسی طرح''لیل و نہار'' لاہور اور''لیل و نہار'' کراچی بھی دو مختلف رسالے تھے۔ایک پاکستان ٹائمز کے ادارے کی ملکیت تھا اور دوسرا سید سبط حسن کا ذاتی رسالہ تھا۔نام کے اشتراک سے غلط فہمی ہوئی۔میں نے ۱۹۵۶ء میں جو رسالہ جاری کیا تھا،اُس کا نام''تخلیق'' تھا۔آپ کے نوٹ میں''تحقیق'' چھپا ہے۔

صیہون کو اخبارات میں کثرت سے غلط لکھا جاتا ہے یعنی ی پہلے اور ہ بعد میں۔حیرت تو یہ ہے کہ جو لغت آپ نے کراچی سے منگوائی ہے،اُس میں بھی غلط ہے اور غضب یہ کہ تیرھویں جلد کے سرورق پر یہ غلط لفظ لکھا ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے مقتدرہ ۱۸۹ سے جو انگریزی اردو ڈکشنری شائع کی ہے اُس میں ZION کا ترجمہ صیہون ہی لکھا ہے۔املا کے سلسلے میں ہمارے ہاں بڑی بے راہ روی پائی جاتی ہے۔معما،تمغا،طغرا جیسے الفاظ تو مسلسل غلط لکھے جاتے ہیں (معمہ،تمغہ،طغرہ) ایک اور لفظ تقریباً ننانوے فی صد تحریروں میں غلط لکھا جاتا ہے اور وہ ہے منہدی۔لوگ اسے م ہ ن دی لکھتے ہیں حالانکہ صحیح م ن ہ دی ہے۔

ڈکشنری مل جائے تو مطلع فرمائیے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹۲-۸-۲۷ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۱۷)

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

دسمبر کے اخبارات کا پیکٹ ملا۔اس عنایت کے لیے بے حد ممنون ہوں۔''الرشید'' میں''گنجینۂ مہر'' کی نئی قسط بھی پڑھی۔حقیقتاً یہ گنجینۂ معنی ہے۔مولانا مہر کے مکاتیب صحیح معنوں میں علمی مکاتیب ہیں۔ان کی کوئی سطر ایسی نہیں ہے جو پڑھنے والے کے علم میں اضافہ نہ کرتی

ہو۔ اگر یہ مکاتیب غیر مطبوعہ حالت میں پڑے رہتے تو علمی دنیا پر بڑا ظلم ہوتا۔ اردو میں شاید ہی کسی دوسرے مکتوب نگار کے ہاں ایسی معنی آفرینی پائی جاتی ہو۔

میں ۲۰ر جنوری کو لاہور آرہا ہوں ۹۰ء۔ ان شاء اللہ آپ سے ملاقات ہوگی۔

کراچی میں تو اب کے سردی آئی ہی نہیں۔ معلوم نہیں وہاں کیا حال ہے۔ بہرحال یہ سوچ کر ہی آؤں گا کہ وہاں شدید سردی ہوگی۔ ۱۹۵۹ء میں دسمبر کے مہینے میں میں لاہور گیا تھا۔ اتنی شدید سردی تھی کہ پروگرام کے مطابق قیام نہ کیا اور پہلے ہی واپس آ گیا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۷۔۱۔۹۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۱۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

چند روز ہوئے آپ کا خوب صورت عید کارڈ ملا تھا۔ اس عنایت کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو آنے والی بے شمار عیدوں کی خوشیاں نصیب ہوں۔

آج کی ڈاک سے اخبارات کا بنڈل بھی مل گیا۔ شکر گزار ہوں۔

کچھ عرصے سے "الرشید" کا کوئی شمارہ نہیں آیا۔ شاید وہ لوگ نعت نمبر ۱۹۱ میں مصروف ہوں گے اس لیے عام شمارہ شائع نہیں ہوا۔

میں نے گزارش کی تھی کہ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب (علی گڑھ) کو الرشید کے وہ تمام شمارے بھجوا دیجیے جن میں مولانا مہر کے خطوط شائع ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مولانا مہر کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔ اچھا ہے کہ آپ کے نام کے خطوط بھی اُن کے پیش نظر رہیں۔

میں نے دفتر انجمن کو ہدایت کر دی ہے کہ اپریل تا جون ۹۱ء کے شمارے کے بعد کے تمام شمارے آپ کو بھجوا دیے جائیں۔

آج کل کیا مشاغل ہیں۔ خطوط مہر کے علاوہ اور کس منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۔۴۔۹۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

مکرر:
کیا آپ نے اپنے کتب خانے کی فہرست بنائی ہے۔ میں نے بھی یہ کام شروع کرا دیا ہے۔ رفتار سست ہے مگر فہرست مفصل بن رہی ہے۔

م خواجہ

(۲۱۹)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

چند روز ہوئے مئی کے اخبارات مل گئے تھے۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ "الرشید" کا تازہ شمارہ بھی مل گیا تھا۔ اس میں مولانا مہر کے خطوں کی نئی قسط بھی دیکھی۔ یہ سلسلہ میرا خیال ہے دو تین سال تو چلے گا۔ اس وقت دو زحمتیں دینے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

(۱) حکیم محمد موسیٰ صاحب ۱۹۲ کی کتاب "مشاہیر امرت سر" کی مجھے ضرورت ہے۔ ازراہ کرم ناشر سے کہیے کہ اس کا ایک نسخہ بذریعہ وی پی بھجوا دیا جائے۔ حکیم صاحب کی جو کتابیں دستیاب ہیں، اگر اُن کی فہرست مل جائے تو کرم ہوگا۔ میں اپنے مطلب کی کتابیں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

(۲) آپ کو شاید معلوم ہو کہ میں ایک عرصے سے یاس یگانہ چنگیزی پر کام کر رہا ہوں۔ اُس کی کلیات نظم و نثر مرتب کر رہا ہوں۔ ازراہ کرم مطلع فرمائیے کہ آپ کے کتب خانے میں یگانہ کے متعلق کیا کچھ ہے۔ مجھے

جن چیزوں کی فوری ضرورت ہے، وہ یہ ہیں۔

(۱) غالب شکن کا پہلا ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۴ء۔

(۲) یگانہ نے ۱۹۲۱ء میں ''کارامروز'' کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا تھا۔ پہلا شمارہ جنوری ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا تھا۔ کل پانچ پرچے شائع ہوئے تھے۔ فروری۔ مارچ ۱۹۲۱ء کا شمارہ میرے پاس ہے۔ باقی شماروں کی ضرورت ہے۔

اگر یہ چیزیں آپ کے پاس نہ ہوں تو شاید کسی ذاتی یا پبلک کتب خانے میں مل جائیں۔ میری رہنمائی کیجیے۔ آج کل ساری توجہ کلیات یگانہ (نظم) پر ہے۔

کراچی میں ایک تو شدید گرمی ہے، اُس پر بجلی اور پانی کا بحران، مرے پہ سو دُرّے کے مصداق اہلِ کراچی کے لیے وبالِ جان ہے۔

۵؍جون کو ہم لوگوں نے انجمن ترقی اردو اور ادارۂ یادگارِ غالب کے اشتراک سے مالک رام صاحب کا تعزیتی جلسہ کیا تھا۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ خلاف توقع لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ آپ کے نام مالک رام کے کتنے خط موجود ہیں ۱۹۳۔ مہر صاحب سے بھی تو مالک رام کی خط و کتابت ۱۹۴ رہی ہے۔ وہ خط کہاں ہیں۔ مجھ سے ۵۶ء، ۵۷ء سے خط و کتابت تھی۔ ڈھائی تین سو سے کم خط کیا ہوں گے۔ مجھ پر وہ بے حد مہربان تھے اور اکثر خط لکھتے رہتے تھے۔ ایسے مہربان اب نظر نہیں آتے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۶۔۶۔۹۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲۰)

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

ابھی کچھ دیر پہلے جولائی کے اخباروں کا پیکٹ ملا ہے۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ پچھلے مہینے کے اخباروں کی رسید میں نے نہیں بھیجی، حالانکہ آپ نے

اخباروں کے ساتھ چند مفید کتابیں بھی ارسال فرمائی تھیں، ان کے لیے جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ازراہِ کرم میرا شکریہ اُن تک پہنچا دیجیے۔ ''مشاہیر امرت سر'' اگر مکمل ہو چکی ہے تو پھر اس کی طباعت میں کیا امر مانع ہے۔ ری سرچ سوسائٹی آف پاکستان اس قسم کی کتابیں چھاپتی ہے، اُن سے اگر رابطہ کیا جائے تو وہ بخوشی اسے چھاپ دیں گے۔ حکیم صاحب کا یہ کام علمی اعتبار سے ایک اہم ضرورت کو پورا کرے گا، اس لیے اس کا جلد چھپ جانا ضروری ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج تک حکیم صاحب سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ اس سال دسمبر میں ان شاء اللہ لاہور آؤں گا تو آپ کے ساتھ حکیم صاحب سے ملوں گا۔

یگانہ کی کتاب غالب شکن کے دونوں ایڈیشن میرے پاس ہیں۔ اس لیے اب کتاب کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ یگانہ کے ایک رسالے ''کارامروز'' کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے ۵۔۶ شمارے نکلے تھے۔ اگر کبھی کہیں نظر آئیں تو بتایئے گا۔

مالک رام صاحب کے جو خطوط آپ کے پاس ہیں، اگر آپ اُنھیں مرتب فرما دیں تو انھیں شائع کرا دیا جائے۔ ایک مختصر تمہید لکھ دیجیے اور جہاں کہیں ضرورت ہو، حواشی تحریر فرما دیجیے۔ میرے پاس مالک رام صاحب کے دو سو سے زاید خط ہوں گے۔ انھیں مرتب کرنے کے لیے خاصا وقت درکار ہوگا۔ انجمن کی طرف سے تعزیتی جلسہ ہوا تھا، اس کی روداد آپ نے قومی زبان میں پڑھی ہوگی۔

گنجینۂ گوہر کی تازہ قسط بھی نظر سے گزری۔ ماشاء اللہ نہایت عمدگی سے آپ ان خطوں پر حواشی لکھ رہے ہیں۔ اگر آپ ہر خط کے فوراً بعد اُس کے حواشی درج کر دیں تو پڑھنے میں سہولت ہوگی۔ عبداللہ قریشی صاحب نے خطوط اقبال بنام گرامی اسی طرح مرتب کیے ہیں۔ الرشید میں آپ کا تبصرہ ۱۹۵ بھی پڑھا تھا۔ یہ سلسلہ جاری رکھیے اور ہر مہینے کم از کم ایک کتاب پر تبصرہ ضرور لکھیے۔

آپ اپنے کتب خانے کی فہرست چھپوا کیوں نہیں دیتے۔ آپ کے پاس بہت سی نادر کتابیں ہیں، ان کا استفادہ عام ہونا چاہیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۳۱-۷-۹۳ء

لاہور

(۲۲۱)

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون

گرامی نامہ ملا، اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

مبارک باد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ایوارڈ ۱۹۹۶ء سے آپ میری اہلیت، صلاحیت اور استحقاق کا اندازہ نہ کیجیے گا۔ اسے یکے از اتفاقات زمانہ سمجھیے۔

"یگانہ احوال و آثار" دیکھ چکا ہوں۔ دیکھنا کیا، یہ میری فرمائش پر ہی مرتب کی گئی تھی، اور پہلی بار رسالہ "اردو" میں اسے میں نے ہی چھپوایا تھا۔ ہندوستانی ایڈیشن بعد میں چھپا تھا۔ میں نے نیر مسعود ۱۹۷۰ء کو لکھا تھا کہ آپ نے یگانہ پر جتنے مضامین لکھے ہیں، انھیں مرتب کر کے بھیج دیجیے۔

آپ نے "غالب اور صفیر بلگرامی" ۱۹۸۰ء ناحق خریدی۔ میرے پاس اس کا ایک نسخہ زاید ہے، وہ میں بھیج دیتا۔ یہ تو مالک رام صاحب نے اُسی زمانے میں چھپوائی تھی جب میں دہلی میں تھا۔ انھوں نے دیباچہ از خود لکھا تھا۔ میں نے اسے مطبوعہ صورت میں پہلی بار پڑھا تھا۔ بلکہ کتاب کی طباعت کا علم بھی پہلے سے نہ تھا۔ مالک رام صاحب کے خطوط آپ جلد از جلد ارسال فرمایئے تاکہ انھیں "قومی زبان" کے مالک رام نمبر میں شامل کیا جاسکے۔

میرا خیال ہے کہ آپ اپنے کتاب خانے کی فہرست موضوع وار مرتب فرمائیں۔ ایک ہی موضوع کی کتابوں کا حوالہ ایک ہی جگہ ہو۔ کتابوں کا اندراج مصنف وار ہو۔ آخر میں مفصل اشاریہ ہو جس میں ہر کتاب اور ہر مصنف کا نام شامل ہو۔ اس سے استفادہ کرنے والوں کو بڑی سہولت ہوگی۔ کتابیں عاریۃً دینے میں تو بڑی قباحتیں ہیں، لیکن اس سے زیادہ مشکل کام یہ ہے کہ لوگ گھر آ کر استفادہ کریں۔ میری رائے میں اس کا حل یہ ہے کہ فہرست کے شروع میں یہ لکھ دیا جائے کہ کتابیں عاریۃً نہیں دی جائیں گی، صرف اہلِ علم و تحقیق مقررہ وقت میں استفادہ کرسکتے ہیں۔ اس کے لیے آپ روزانہ دو تین گھنٹوں کا وقت مقرر کر دیجیے۔ ان اوقات میں جو کوئی آئے، وہ استفادہ کرے۔

ضروری توجہ طلب:

گزشتہ مہینے کے اخبار ابھی نہیں آئے۔ معلوم نہیں ڈاک کی نذر ہوگئے یا آپ ہی نے نہیں بھیجے۔ مجھے کچھ یوں یاد پڑتا ہے کہ مولانا مہر کا وہ ذخیرہ جو لاہور میوزیم میں ہے، اُس کی ایک فہرست چھپی تھی ۱۹۹۱ء۔ تلاش کی تو نظر نہیں آئی۔ آپ رہنمائی کیجیے۔ اگر یہ دستیاب ہو تو اس کا ایک نسخہ میرے لیے حاصل کر لیجیے۔ اس سلسلے میں اگر آپ جلد توجہ فرماسکیں تو کرم ہوگا۔

مولانا مہر کے پاس جو سیاسی کتابیں اور پمفلٹ وغیرہ تھے اُن کا بھی اس فہرست میں تذکرہ تھا۔ اس فہرست کی فوری ضرورت اس لیے ہے کہ لندن سے ایک فہرست اردو کی سیاسی کتابوں کی شائع ہو رہی ہے۔ اُسے ایک خاتون شبانہ محمود نے مرتب کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مولانا کی کتابوں کی فہرست اُنھیں بھیج دی جائے تاکہ اگر کسی پمفلٹ کا ذکر اُن کے ہاں نہ ہو تو مولانا کی فہرست کے حوالے سے اِس کمی کو پورا کر دیا جائے۔

گزشتہ مہینے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب تشریف لائے تھے۔ تقریباً بیس روز وہ یہاں رہے۔ اُن کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا۔ لاہور میں بھی وہ دو تین روز پروفیسر محمد اسلم صاحب ۰۰ع کے ہاں رہے۔ معلوم نہیں آپ سے ملاقات ہوئی یا نہیں؟

سنا ہے لاہور کی دکانوں پر ہندوستانی کتابیں بکثرت آرہی ہیں۔ یہاں بھی ایک دو دکانوں پر آتی ہیں۔ مگر قیمتیں بڑھا کر فروخت کی جاتی ہیں۔ مجھے تو، خدا کا شکر ہے میرے کام کی کتابیں براہِ راست ہندوستان سے آجاتی ہیں۔ "مرقع دہلی" کا ترجمہ مع اصل متن، ڈاکٹر خلیق انجم نے شائع کیا ہے۔ یہ ایک اچھا کام ہے۔ ڈاکٹر تنویر علوی نے غالب کے فارسی خطوط (مشمولہ پنج آہنگ) کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ پچھلے ترجموں سے بہتر ہے۔ سرسید اور جوش پر بھی کچھ کتابیں آئی ہیں۔

جون ۹۱ء سے اردو کے تمام شمارے آپ کو جلد ہی بھیج دیے جائیں گے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۳-۹-۹۳ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۲۲)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

میرے محترم۔سلام مسنون۔

ایک شادی کے سلسلے میں لاہور کا سفر درپیش ہے۔دسمبر کا آخری ہفتہ آپ کے شہر میں گزاروں گا۔دفتری اوقات میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر (بزم اقبال) میں رہوں گا۔اگر آپ فون پر رابطہ کر سکیں تو کرم ہوگا۔فون پر آپ سے مکان کا محلِ وقوع معلوم کر کے ان شاءاللہ حاضرِ خدمت ہوں گا۔

آپ کی صحت وسلامتی کی دعاؤں کے ساتھ۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۲۰-۱۲-۹۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲۳)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

دسمبر کے اخبارات کا پیکٹ ملا۔اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

لاہور میں آپ سے مختصر سی ملاقات ہوئی۔لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے ''دل بدل'' گفتگو نہ ہو سکی،ایک تو میرا خط آپ کو تاخیر سے ملا،دوسرے مجھے پروگرام سے پہلے واپس آنا پڑا۔مجھے ۵ جنوری کو واپس آنا تھا مگر کراچی سے اطلاع آئی کہ میری بھتیجی کا نکاح یکم کو ہوگا،لہٰذا ۳۱ کو میں واپس آ گیا۔اگر پروگرام کے مطابق پانچ دن اور مل جاتے تو میں آپ کے درِ دولت پر ضرور دستک دیتا اور آپ سے فیض حاصل کرتا۔

آپ سے بہت سی باتیں کرنے کی تھیں،مگر

دل میں کیا کیا مسودے تھے ولے
ایک پیش اُس کے روبرو نہ گیا

ایک اہم بات تو یہ تھی کہ مالک رام صاحب کے خطوط دستیاب ہوئے یا نہیں؟

دوسری بات یہ تھی کہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے والد کی سوانح عمری ۲۰۲ چھاپی ہے جو ڈاکٹر صاحب ہی نے لکھی ہے۔اس کا ایک نسخہ قیمتاً درکار ہے۔

تیسری بات یہ تھی کہ اخبارات کے ضمن میں اگر کچھ رقم بھیجنے کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیے۔لاہور میں نقد رقم دے دیتا،اب چیک بھیجوں گا۔

الرشید مل رہا ہے۔مہر صاحب کے خطوں اور آپ کے حواشی سے مستفید ہو رہا ہوں۔

آپ کی صحت وشادمانی کی دعاؤں کے ساتھ۔

آپ کا خیراندیش
مشفق خواجہ
۱۱-۱-۹۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲۴)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔کراچی ۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

آپ کا خوب صورت عید کارڈ مل گیا تھا،اس عنایت کے لیے بے حد ممنون ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو آنے والی بے شمار عیدوں کی خوشیاں نصیب ہوں۔آمین

خط تاخیر سے اس لیے لکھ رہا ہوں کہ میں عید کے بعد اسلام آباد چلا گیا تھا۔مارچ کے آخر میں واپس آیا تو طبیعت ناساز رہی۔اب دو تین روز سے روبصحت ہوں۔

فروری کے اخبارات کے ساتھ آپ نے ادارۂ معارف نعمانیہ کے کچھ کتابچے بھیجے تھے،ان کا شکریہ بھی مجھ پر واجب ہے۔یوں تو سبھی کتابچے بہت اچھے ہیں،لیکن ''حیات ملک العلما'' بڑی مفید کتاب ہے۔اس کے مطالعے سے معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔اس کتاب سے دلچسپی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کے مصنف میرے کرم فرما ڈاکٹر مختار الدین احمد ہیں،اور دوسری وجہ یہ ہے کہ موضوعِ کتاب خود ڈاکٹر صاحب کے والد مرحوم ہیں۔

اسلام آباد سے میں حسن ابدال،جہلم اور مری بھی گیا۔حسن ابدال میں واہ باغات

کے علاوہ اکبری نورتن حکیم فتح اللہ شیرازی اور اُن کے بھائی کا مقبرہ بھی دیکھا۔ پنجہ صاحب کی بھی ''زیارت'' کی۔ جہلم میں میرے بزرگ جلیل قدوائی صاحب[۲۰۳] اپنے بیٹے کے پاس مقیم ہیں۔ وہ وہاں فوج میں بریگیڈیر ہیں۔ تین چار گھنٹے قدوائی صاحب کے ساتھ گزارے۔

مارچ کے اخبارات اب تک نہیں ملے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایسا ہوا۔ معلوم نہیں کیا سبب ہے؟

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۸۔۴۔۹۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲۵)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

اخباروں کا پیکٹ اور گرامی نامہ ملا۔ یہ دونوں خاصی تاخیر سے ملے۔ وجہ وہی کراچی کے حالات۔ میرا علاقہ تو بہت ہی حساس ہے۔ ہر فتنہ سب سے پہلے یہیں سر اُٹھاتا ہے۔ بہر حال حسب الحکم فوراً جواب دے رہا ہوں۔

جی ہاں ''تکبیر'' میں دوبارہ کالم شروع کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا بے حد اصرار تھا۔ میں مسلسل ٹال رہا تھا، مگر اصرار کے سامنے سپر انداز ہونا ہی پڑا۔ پہلا کالم ۲۳/تا ۳۱/ مارچ ۹۴ء کے تکبیر میں چھپا تھا۔ اس کے بعد کے شمارے میں کالم نہیں ہے کیونکہ میں اسلام آباد چلا گیا تھا۔ ۱۴/اپریل سے کالم باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ تکبیر کے ہر شمارے پر نمبر شمار درج ہوتا ہے۔ ۳۱/مارچ کے شمارے پر نمبر ۱۳ درج ہے۔ ۱۴/اپریل کے شمارے پر نمبر ۱۵۔

کالموں کا انتخاب دہلی سے چھپے گا۔ اسے یہیں کمپوز کرایا ہے۔ جولائی کے آخر میں ایک صاحب دہلی جائیں گے تو کتابت شدہ صفحات ساتھ لے جائیں گے۔ ان شاء اللہ اسی سال شائع ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ سب سے پہلے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ دہلی میں

چھپ جائے تو پھر یہاں بھی اسے شائع کر دیا جائے گا۔ قومی زبان میں خواجہ محمد خاں اسد[۲۰۴] کے کتب خانے پر جن صاحب نے مضمون لکھا ہے، انھیں میں نہیں جانتا۔ یہ دفتر میں براہِ راست موصول ہوا تھا۔ اس سلسلے میں اٹک ہی کے کوئی صاحب آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ رسالہ اردو کا ۱۹۹۳ء کا بھی ایک شمارہ شائع ہوا ہے جس میں ڈاکٹر داؤد رہبر[۲۰۵] کا داغ پر مقالہ ہے۔ یہ مقالہ کیا ہے، پوری کتاب ہے۔ اس لیے رسالے میں صرف یہی شائع کیا گیا ہے۔ اگر اب تک یہ شمارہ آپ کو نہ ملا ہو تو مطلع فرمائیے۔ بھجوا دیا جائے گا۔

حضرت بلالؓ پر اردو کے پرانے (دکنی) شاعروں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اس سلسلے میں مخطوطات کی فہرستوں سے مدد مل سکتی ہے۔ ان فہرستوں کی فہرست میری کتاب ''جائزۂ مخطوطات اردو'' کے آخر میں ہے۔ یہ فہرستیں لاہور کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔ انجمن کی شائع کردہ ''قاموس الکتب'' کی تاریخ سے متعلق جلد بھی دیکھ لیجے۔

آپ کو یاد نہیں رہا، آپ جب میرے ہاں تشریف لائے تھے تو جس کمرے میں آپ نے کچھ وقت گزارا تھا، اُس کی دیواریں کتابوں سے ''آلودہ'' تھیں۔ یہی نہیں جس کمرے سے گزر کر آپ مذکورہ کمرے میں آئے تھے، اُس میں بھی کتابوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ میرے گھر کی تین منزلیں ہیں، ۱۳ کمرے ہیں، ان میں سے بارہ میں کتابیں ہیں۔ کتابوں کی تعداد ۳۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ اتنے ہی رسالے ہوں گے۔ یہ کتب خانہ نہیں، ورک شاپ ہے۔ کام کے لیے جن اوزاروں کی ضرورت پڑتی ہے، وہ سب موجود ہیں۔ اردو ادب کی حد تک ایسا ذخیرہ کسی دوسری جگہ شاید ہی ہو۔ میرے کتب خانے میں یومیہ تقریباً پانچ کتابوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ برصغیر کے تقریباً سبھی مصنف میرے حال پر کرم فرماتے ہیں، کئی ادارے بھی اپنی ہر کتاب بھیجتے ہیں، اور پھر خریداری کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔ میرے کتب خانے میں تین شعبے تصاویر، نوادر اور اخباری تراشوں کے بھی ہیں۔ ادیبوں اور آثارِ قدیمہ کی تصویریں خود میری کھینچی ہوئی کئی ہزار ہیں۔ ادیبوں کے خطوط بے شمار ہیں۔ اخباری تراشے (ادبی و علمی موضوعات پر) بھی اتنے ہیں کہ انھیں سنبھالنا مشکل ہے۔ اوسطاً ہر ماہ ہزار ڈیڑھ ہزار کی کتابیں تو خرید ہی لیتا ہوں۔ اب یہ فکر ہے کہ کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد۔

اخباروں کے ساتھ تینوں کتابیں بھی مل گئی تھیں۔ بے حد شکر گزار ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۶-۹۴ء
لاہور

(۲۲۶)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

۳ر جولائی سے بارشوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ اب تک ختم ہونے میں نہیں آیا۔ سارا نظام زندگی درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ ان سترہ دنوں میں ڈاک صرف دو مرتبہ آئی۔ ایک مرتبہ آپ کا ارسال کردہ جون کے اخباروں کا پیکٹ ملا اور دوسری مرتبہ گرامی نامہ جس کے ساتھ ڈاکٹر مختار الدین احمد کا خط تھا۔ ان عنایات کے لیے تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مختار الدین احمد صاحب ایک زمانے میں آرزو تخلص کرتے تھے، جب شاعری چھوڑی تو تخلص بھی چھوڑ دیا، لیکن اب بھی اُنھیں بہت سے لوگ تخلص ہی سے پہچانتے ہیں۔ اُن کے خط واقعی بہت دلچسپ ہوتے ہیں، میرے نام اُن کے کئی سو خط ہوں گے جن میں سے بہت سے آٹھ آٹھ دس دس صفحات پر مشتمل ہیں۔ وہ خط مفصل لکھتے ہیں اور بکثرت لکھتے ہیں۔ ایک خط آپ نے بھیجا ہے، دوسرا براہِ راست علی گڑھ سے آ گیا ہے۔ ان کے خطوں میں کتابوں اور اہلِ علم کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔ ان کا زیادہ کام عربی میں ہے، لیکن اردو میں بھی بہت اچھے اچھے کام کیے ہیں۔ خطوط سے بطور خاص دلچسپی ہے۔ وہ امتیاز علی عرشی ۲۰۶ اور قاضی عبدالودود کے خطوط مرتب کر رہے ہیں۔ اکبر الہ آبادی اور مولانا مہر کے خطوں سے بھی اُنھیں بڑی دلچسپی ہے۔ جمع کر رہے ہیں، مرتب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی لیے میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ گنجینۂ گوہر کی قسطیں انھیں بھجوا دیجیے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ مختار الدین صاحب کا خط پڑھ لیا۔ ان کے خط پڑھنے کے لائق ہوتے ہیں۔

پروین رقم کے بارے میں کوئی خاص مضمون میری نظر میں نہیں ہے۔ خطاطی سے متعلق کچھ تراشے کہیں رکھے ہیں، اُنھیں دیکھوں گا، شاید اُن میں کوئی مضمون ہو۔ اس میں چند روز لگیں گے کیونکہ بارشوں کی وجہ سے کام کرنے والا آدمی نہیں آ رہا۔ وہی دو چھتی سے ان

تراشوں کو نکال سکتا ہے۔

رسالہ اردو کا ۱۹۹۳ء کا ایک ہی شمارہ شائع ہوا ہے۔ جس میں داغ پر ڈاکٹر داؤد رہبر کا مقالہ شائع ہوا تھا۔ میرا خیال ہے یہ آپ کو بھیجا گیا تھا۔ اگر نہیں ملا تو مطلع فرمائیے۔ ۹۳ء اور ۹۴ء کے واجب الاشاعت شمارے کئی ہیں۔ اب دونوں برسوں کا ایک ایک مشترک شمارہ شائع کر کے حساب برابر کر دیا جائے گا۔

بارش کی وجہ سے یہاں سے جانے والی ڈاک بھی متاثر ہوئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ خط آپ کو کب ملتا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۰-۷-۹۴ء
لاہور

ابھی خط پوسٹ نہیں کیا تھا کہ کام کرنے والا آ گیا۔ خطاطی سے متعلق ۲۰۷ اخباری تراشے نکلوائے۔ پروین رقم کے بارے میں یہ دو تراشے ملے:

(۱) از حکیم ملک مظفر عزیز۔ نوائے وقت لاہور ۴-۳-۷۶ء
(۲) " " " ۔ مشرق لاہور ۹-۳-۶۷ء

دونوں ایک ہی مصنف کے ہیں۔ مشرق والا مضمون مفصل ہے۔ نوائے وقت والا خلاصہ۔ دونوں کے ساتھ پروین رقم کی مختلف تصویریں ہیں۔ مشرق میں خطاطی کے نمونے بھی ہیں۔ اگر یہ آپ کے پاس نہ ہوں تو بھجوا دوں گا۔

(۲۲۷)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۱۷ر نومبر ابھی کچھ دیر پہلے ملا۔ آپ نے مولانا مہر کے جو مضامین طلب فرمائے ہیں، وہ اگلے تین روز میں حاصل کر کے بھیج دوں گا۔ ممکن ہوا تو قومی زبان کا متعلقہ شمارہ حاصل کر لوں گا۔ ورنہ فوٹو اسٹیٹ تو لازماً بھیجوں گا۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مولانا مہر کے مضامین [۲۰۸] (بسلسلۂ آزاد) آپ نے شائع کر دیے ہیں۔ حضرت! سب سے پہلے آپ کو یہ کتاب میرے پاس بھیجنی چاہیے تھی۔ میں مولانا مہر کا اور آپ کا، دونوں کا نیازمند ہوں اور التفات اولین کا مستحق ہوں۔ جنگ، ڈان، قومی زبان میں تبصرہ مقصود ہو تو ان کے لیے بھی بھجوا دیجیے۔ ہندوستان کی خدا بخش لائبریری (پٹنہ) اور ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کو آپ براہ راست نہ بھیج سکیں تو مجھے بھجوا دیجیے۔

مولانا مہر کے خطوط جو میرے نام [۲۰۹] ہیں، وہ کہیں شائع نہیں ہوئے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو ان کے عکس بھیج دوں گا۔ پیر حسام الدین راشدی کے نام کے خطوط اُن کے بھتیجے حسین شاہ راشدی کے پاس ہیں، اُنھوں نے تمام خطوط نہایت سلیقے سے البم میں رکھے ہیں۔ مگر اُن سے اِن خطوں کو حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ پیر صاحب نے مجھ سے کئی مرتبہ کہا تھا کہ وہ اپنے نام کے مشاہیر کے خطوط مجھے دیں گے۔ مولوی عبدالحق مرحوم کے خطوط حاصل کر کے میں نے قومی زبان میں شائع کر دیے تھے مگر باقی خطوط حاصل کرنے کی مہلت نہ ملی۔ حمزہ فاروقی اپنے نام کے خط خود چھاپنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایوب قادری کے نام کے خطوط اُن کے بیٹے کے پاس ہیں۔ یہ خط مولانا ابو سلمان [۲۱۰] ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ خود مولانا کے نام ایک سو سے زیادہ خط ہیں۔ پیر علی محمد راشدی کے نام کے خطوط بھی حسین شاہ راشدی ہی کے پاس ہیں۔

میں خیال رکھوں گا کہ پرانے رسالوں میں مہر صاحب کی کوئی تحریر نظر آئے تو آپ کو مطلع کروں۔ کل ہی پٹنہ سے خدا بخش جرنل آیا ہے۔ اس میں رسالہ ''زمانہ'' کانپور کا انتخاب ہے۔ ''زمانہ'' کے مدیر دیا نرائن نگم نے مولانا مہر کی کتاب ''غالب'' پر تبصرہ کیا تھا۔ یہ تبصرہ اس انتخاب میں شامل ہے۔ اگر آپ کے پاس نہ ہو تو مطلع فرمائیے، اس کا عکس بھجوا دوں گا۔

''الرشید'' باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ سب سے پہلے مولانا کے خط پڑھتا ہوں۔ آپ نہایت عمدگی سے انھیں مدون فرما رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ علی گڑھ میں ڈاکٹر مختار الدین احمد بھی مولانا مہر کے خطوط جمع کر رہے ہیں، اور اُنھوں نے خاصی تعداد میں جمع کر لیے ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۲-۱۱-۹۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

پس نوشت:

یگانہ کی نظم اور خط میرے پاس ہے۔ آپ زحمت نہ فرمائیں۔

(۲۲۸)

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

منسلکہ خط لکھنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ آج کا کام کل پر کیوں چھوڑا جائے۔ آپ کی تین چیزوں میں سے دو، تقریباً دو گھنٹے صرف کر کے تلاش کر لیں۔ میری اپنی فائل میں ''قومی زبان'' [۲۱۱] کا مارچ ۵۷ کا پرچہ نامکمل تھا۔ مگر خوش قسمتی سے آپ کا مطلوبہ مضمون مکمل مل گیا۔ اس کا فوٹو ٹھیک نہیں آئے گا، اس لیے آپ اصل ہی رکھیے۔ ''مشرب'' کے مضمون کا عکس بھی منسلک ہے۔ شورش کی کتاب ''چہرے'' [۲۱۲] میرے پاس ہے۔ مگر وہ اپنی جگہ پر نہیں ملی۔ مولانا ابو سلمان صاحب کو فون کیا ہے کہ وہ اس سے مطلوبہ مضمون کا عکس آپ کو بھیج دیں۔ اُنھوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کل پہلا کام یہی کریں گے۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۲-۱۱-۹۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۲۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

کراچی کے مخصوص حالات کی وجہ سے اب ڈاک آٹھویں دسویں روز ہی آتی ہے۔ اخبارات کے پیکٹ کے ساتھ مولانا مہر کی کتاب ملی۔ یہ آپ نے بہت بڑا کام کر ڈالا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ مولانا مہر نے مولانا آزاد سے جس علمی عقیدت کا اظہار کیا تھا،

اُس کا صلہ اُنھیں یہ ملا کہ اب آپ مولانا مہر کے بکھرے ہوئے اوراق کو مرتب فرما رہے ہیں۔ مولانا مہر نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ اُن کے بعد اُن کی تحریریں اس اہتمام سے مرتب کی جائیں گی۔ خدا آپ کو صحت و شادمانی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور آپ ایسے ہی کارنامے انجام دیتے رہیں۔

یہ کتاب ہندوستان بھی جانی چاہیے۔ ڈاکٹر مختارالدین احمد، علی گڑھ یونی ورسٹی لائبریری، خدا بخش لائبریری پٹنہ اور انجمن ترقی اردو لائبریری دہلی کو تو ضرور بھیجیے۔ اگر کوئی دقت ہو تو مجھے بھجوا دیجیے۔ یہاں سے لوگ جاتے رہتے ہیں، کسی کے ہاتھ بھجوا دوں گا۔ جنگ، ڈان اور قومی زبان میں تبصرے چھپوانے مقصود ہوں تو ان کے لیے دو دو کتابیں بھجوا دیجیے۔ لاہور میں صفدر میر صاحب[۲۱۳] (۱۴۲۔ اے کاچ کارنرز نزد نیپا، اپر مال لاہور) ہیں، یہ ڈان میں کالم لکھتے ہیں جو عموماً کتابوں کے بارے میں ہوتا ہے۔ ان کو بھی کتاب بھجوایئے۔ میرے دوست نظیر صدیقی[۲۱۴] دی نیوز (انگریزی) میں کالم لکھتے ہیں۔ یہ بھی لکھ دیں گے۔ ان کے لیے کتاب میری معرفت بھجوا دیجیے۔ ہر جمعہ کو میرے ہاں آتے ہیں— میں نے آپ کی فرمائش پر ایک دو فوٹو اسٹیٹ بھیجے تھے۔ کیا یہ مل گئے تھے؟

گزشتہ ایک ہفتے سے کراچی کے حالات بہت ہی خراب ہیں۔ ہر وقت گولیاں چلنے کی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ دعا فرمایئے کہ یہ شہر امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۰۔۱۲۔۸۴ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۰)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ جو آپ نے ۸؍جنوری کو لکھا تھا، مجھے مل گیا تھا۔ اس کا تفصیلی جواب ان شاء اللہ نکتہ بہ نکتہ اگلے چند روز بعد لکھوں گا۔ اس وقت دو ایک ضروری باتیں عرض

کرنی ہیں۔ "جنگ" میں تبصرہ شائع ہو گیا ہے۔ اُس کا تراشہ منسلک ہے، ایک نسخہ نظیر صدیقی صاحب کو دیا گیا۔ اُن کا تبصرہ "دی نیوز" میں جلد ہی شائع ہو جائے گا۔ دو نسخے قومی زبان میں تبصرے کے لیے دیے گئے۔ یہ ہے آپ کے ارسال کردہ پانچ نسخوں کا حساب۔ ڈان کے لیے کتابیں نہیں دی جا سکیں۔ اگر آپ دو نسخے بھجوا دیں گے تو تبصرے کے لیے بھیج دوں گا۔ نظیر صدیقی صاحب کا کام ایک ہی نسخے سے چل گیا۔ اُنھیں دو کی ضرورت نہیں تھی۔

"اردو" کا ۱۹۹۳ء کا کوئی شمارہ شائع نہیں ہوا۔ دوسرا اور مشترکہ شمارہ پریس میں ہے۔ اس کے بعد ۱۹۹۴ء کا ایک مشترکہ شمارہ شائع ہوگا۔ پھر یہ پرچہ باقاعدگی سے شائع ہونے لگے گا۔ اس رسالے کے لیے اگر آپ مولانا مہر کی کوئی نادر تحریر (ڈائری، مقالہ وغیرہ) بھجوا سکیں تو کرم ہوگا۔

"تکبیر" کے کب سے کب تک کے شمارے آپ کے پاس نہیں ہیں۔ فہرست بھجوا دیجیے۔ آپ کا فائل مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

آج کل "کلیاتِ یگانہ" کے پروف پڑھ رہا ہوں۔ جتنا حصہ کمپوز ہوتا ہے، اُسے فوراً پڑھنا پڑتا ہے، اس لیے کوئی دوسرا کام کرنے کی مہلت نہیں ملتی۔

آپ اطمینان رکھیے، آپ کے خط کا مفصل جواب جلد ہی لکھوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۔۲۔۹۵ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

میرٹھ سے ایک رسالہ "نظارہ" اس صدی کی دوسری اور تیسری دہائی میں شائع ہوتا تھا۔ کیا یہ کہیں آپ کی نظر سے گزرا ہے۔

م خواجہ

۳ ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

سب سے پہلے تو معذرت کہ خط کا جواب بہت تاخیر سے لکھ رہا ہوں۔ کچھ مہمانوں کی آمد، کچھ شہر کے حالات کی آتش افروزی، کچھ کلیات یگانہ کے پروفوں کی خواندگی، ان سب عوامل نے خط و کتابت سے باز رکھا۔ امید ہے آپ ان مجبوریوں کو نظر میں رکھتے ہوئے میری معذرت قبول فرمائیں گے۔ مارچ کے اخبارات کا پیکٹ مل گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ کا خوبصورت عید کارڈ ملا تھا۔ یاد نہیں پڑتا کہ اس کا شکریہ ادا کر چکا ہوں یا نہیں۔ اگر نہیں تو اب عرض کرتا ہوں کہ آپ کا کارڈ ملنے سے بے حد خوشی ہوئی۔ دس روز بعد دوسری عید آ رہی ہے۔ اس کی پیشگی مبارک باد قبول فرمائیے۔ آپ سے خط و کتابت نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں آپ سے غافل رہا۔ اس دوران میں گنجینۂ گوہر کی قسطیں پڑھتا رہا۔ ان نوادر کو شائع کر کے آپ نے قارئین پر بڑا احسان کیا ہے۔ مولانائے مرحوم کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے کہ ان خطوط میں اُنھوں نے کیسے کیسے موضوعات پر لکھا ہے۔ بعض خط تو مختصر علمی مقالوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ ایسے اعلیٰ معیار کی قلم برداشتہ تحریریں لکھنے والے اب دور دور تک نظر نہیں آتے۔ مولانا کے مقالات پر نظیر صدیقی صاحب کا تبصرہ فروری میں چھپ گیا تھا۔ یاد نہیں پڑتا کہ آپ کو بھیجا تھا یا نہیں۔ اب اس خط کے ساتھ بھیجتا ہوں۔ یہ اُنھوں نے اچھا تبصرہ لکھا ہے جو The News کے سارے ایڈیشنوں میں چھپا تھا۔

''الرشید'' کے تازہ شمارے میں آپ کی دو چیزیں دیکھیں۔ دونوں بے حد مفید۔ پروین رقم کا اشاریہ ۲۱۵ تو تلاش و تحقیق کا شاہ کار ہے۔ مجھے اندازہ ہے کہ آپ نے اس پر کتنی محنت کی ہوگی۔ اس اشاریے کو دیکھ کر اس لیے بھی خوشی ہوئی کہ اس میں شامل کئی کتابیں میرے پاس بھی ہیں۔ وفیات المشاہیر کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ میری ایک عرصے سے خواہش رہی ہے کہ مالک رام کے سلسلۂ تذکرہ معاصرین کی طرح کا کام جاری رہنا چاہیے۔ ویسی تفصیل نہ سہی، مگر مختصر حالات اتنے ہوں کہ ان کا حوالہ دیا جاسکے۔ یہ معلومات ضرور ہونی چاہییں۔ اصل نام، ولدیت، جائے پیدائش، تاریخ پیدائش، تعلیمی کوائف، ذریعۂ معاش، تصانیف کی سنہ وار فہرست۔ تاریخ وفات۔ مدفن۔ کیوں نہ آپ ہی اس کام کو شروع کر دیں۔ یہ ایسا کام

ہوگا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یادگار رہے گا اور اہل علم اس کے حوالے دیتے رہیں گے۔ مرنے والوں کے حالات اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں۔ اگر نہ چھپیں تو اُن کے وارثوں سے معلوم کیے جاسکتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب چار پانچ مشاہیر کے حالات جمع ہو جائیں تو انھیں ''قومی زبان'' میں چھاپ دیا جائے۔ اس مسئلے پر آپ غور فرمائیے۔

''تکبیر'' کے زاید شمارے ادھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ انھیں یک جا کر لیا ہے۔ آپ کو جو شمارے مطلوب ہیں، اُن کی بڑی تعداد ان شاء اللہ دستیاب ہو جائے گی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے مطلوبہ شماروں کو چھانٹا جائے۔ یہ کام خاصا وقت لے گا۔ میرے ایک کرم فرما شبیر احمد میواتی کراچی آنے والے ہیں۔ انھیں بھی کچھ رسالوں کی ضرورت ہے۔ میں اُن سے کہوں گا کہ پہلے وہ ''تکبیر'' کے ڈھیر سے آپ کے مطلوبہ شمارے الگ کریں۔

میرے نام مولانا مہر کے جو خطوط ہیں، میں بازار جا کر اُن کے عکس خود بنواؤں گا۔ کسی دوسرے کے حوالے یہ نوادر نہیں کر سکتا۔ اس لیے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا ہوگا۔ رسالہ اردو اور غالب کے لیے مولانا مہر کی غیر مطبوعہ ڈائری کے کچھ حصے مل جائیں تو کرم ہوگا۔ اسلوب اور اردو کے مطلوبہ شمارے آپ کو جلد ہی ملیں گے۔ ''معارف'' اعظم گڑھ کا سالانہ چندہ پاکستان میں =/۱۵۰ روپے (ایک سو پچاس روپے) ہے۔ ترسیلِ زر کا پتا یہ ہے: حافظ محمد یحیٰ صاحب۔ شیرستان بلڈنگ۔ بالمقابل ایس ایم کالج۔ اسٹریچن روڈ۔ کراچی۔

آپ نے اپنے خطوں میں وقتاً فوقتاً جو کام لکھے ہیں، وہ میں نے ایک کاغذ پر درج کر کے، کاغذ میز پر اپنے سامنے رکھ لیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ کام جلد ہو جائیں گے۔ اردو لغت کی جلد نمبر ۱۵ چھپ گئی ہے۔

یہ آپ سے کس نے بتایا تھا کہ انجمن میں پروین رقم کا ایک قطعہ موجود تھا۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ وہاں کوئی ایسا قطعہ تھا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹۵-۵-۱

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

معلوم ہوا ہے کہ حکیم محمد موسیٰ صاحب پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ میں ایک نسخے کا قیمتاً طالب ہوں۔۲۱۶

م خواجہ

(۲۳۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

عزیزی محبوب عالم سلمہ کا فون آیا تو میں نے اُسی وقت رسالہ اردو کے مطلوبہ مضامین کے لیے دفتر انجمن فون کر دیا۔ کراچی کے حالات کی وجہ سے دو تین روز کی تاخیر ہو گئی۔ معذرت خواہ ہوں۔ ایک ہی مضمون دستیاب ہوا۔ اُس کا عکس بھیج رہا ہوں۔ دوسرا مضمون ''دیوان مراد''۲۱۷ نہیں ملا۔ وجہ یہ ہے کہ جولائی ۳۶ء کا شمارہ انجمن میں نہیں ہے۔ جب اردو کا اشاریہ بن رہا تھا تو اردو کے جو ایک دو شمارے انجمن میں نہیں تھے، اُن کے مضامین کی فہرستیں ملتان کے ایک صاحب پادری بشیر احمد ملک سے منگوائی تھیں، اُن کے پاس تمام شمارے تھے۔ ڈاکٹر باقر کا جو مضمون بھیج رہا ہوں، یہ اُن کے مجموعہ مضامین میں بھی شامل ہے جو ایک عرصہ قبل لاہور سے شائع ہوا تھا۔ اس وقت نام ذہن میں نہیں ہے۔ شاید ''قدیم اردو'' تھا اور یہ مجموعہ خیال ہے کہ مجلس ترقی ادب نے شائع کیا تھا۔ دوسرے مضمون کے مصنف کا نام معلوم ہو جائے تو شاید اُس کا سراغ مل جائے۔

اپریل کے اخبارات کے ساتھ رسالہ ''فاران'' اور چند کتابچے بھی ملے۔ بے حد ممنون ہوں۔ فاران میرے پاس تھا۔ اس لیے آپ کا عطا کردہ نسخہ غالب لائبریری میں جمع کرا دیا کہ دوسرے مستفید ہوں۔ اس میں محمد موسیٰ امرتسری صاحب پر مضمون دوبارہ پڑھا۔ اس میں ''مشاہیر امرتسر'' کو مطبوعہ کتاب بتایا گیا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے آپ کو خط لکھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا یہ کتاب چھپی نہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے؟

کراچی کے حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اب یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ جون اور جولائی میں مزید حالات خراب ہوں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اس صورت حال کی وجہ سے طبیعت بے قرار رہتی ہے۔

مہر صاحب مرحوم کے ذخیرہ خطوط میں مالک رام کے خطوط بھی ہوں گے۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔

آج کل میں یگانہ کے سلسلے میں نیرنگ خیال اور عالمگیر کی جلدیں دیکھ رہا ہوں۔ دونوں رسالے بہترین ہیں مگر نیرنگ خیال کا جواب نہیں۔ ایسا رسالہ اردو میں پھر نہیں نکلا۔ نقوش بھی بڑا رسالہ ہے مگر یہ رسالے سے زیادہ مجموعہ مضامین ہے۔ نیرنگ خیال صحیح معنوں میں رسالہ تھا جس سے ادب کی رفتار کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان رسالوں۲۱۸ میں سے کسی ایک میں مہر صاحب کی کتاب ''غالب'' کا اشتہار بھی نظر سے گزرا ہے۔ میں نے نشان لگا رکھا ہے، اس کا عکس بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۰-۵-۹۵ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

تمبر کے اخبارات مل گئے۔ بے حد شکریہ۔

کالموں کی کتاب۲۱۹ بھی شائع ہو گئی ہے۔ پیش خدمت ہے۔

لاہور سے ''مالک رام کا قبول اسلام''۲۲۰ کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے۔ یہ میرے نام ایک خط ہے جو ''اردو نیوز'' جدہ سے نقل کیا گیا ہے۔ پمفلٹ پر یہ پتا درج ہے: نفیس منزل۔ ۷۷/۳۱ کریم پارک لاہور۔ یہ مولانا سید نفیس الحسینی صاحب کا پتا معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس پمفلٹ کے چند نسخے آپ میرے لیے حاصل کر سکیں، بڑا کرم ہو گا۔

یہاں کے حالات ابھی معمول پر نہیں آئے۔ دعا کیجے کہ یہ صورت حال ختم ہو۔

آپ کی صحت و شادمانی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۵۔۱۰۔۹۵ء

(۲۳۴)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا اور قبلہ نفیس الحسینی صاحب کا شائع کردہ پمفلٹ بھی۔ بے حد ممنون ہوں۔ از رہ کرم محترم نفیس صاحب کی خدمت میں میرا شکریہ پہنچا دیجیے۔

جناب والا آپ کا یہ شکوہ درست نہیں ہے کہ میں نے اپنی کتاب دوسروں کو پہلے بھیجی اور آپ کو بعد میں۔ ہندوستان میں جو ایڈیشن چھپا، اُس کا صرف ایک نسخہ میرے پاس آیا۔ مکتبۂ جامعہ والوں نے متعدد لوگوں کو یہ کتاب اپنی مرضی سے براہِ راست بھیجی۔ تبصرہ جو آپ کی نظر سے گزرا، وہ میرے علم و اطلاع کے بغیر چھپا۔ اطلاعاً عرض ہے کہ میں اپنی کتاب کسی کو تبصرے کے لیے نہیں بھیجتا۔ پاکستانی ایڈیشن جس دن چھپا اور اس کے کچھ نسخے مجھے ملے تو میں نے اُسی دن چند دوستوں کے نام پیکٹ بنوائے اور ان پر پتے لکھ کر اپنے معاون کو دیے کہ انھیں پوسٹ کرادو۔ چونکہ پیکٹ ۲۵۔۳۰ کی تعداد میں تھے، اس لیے اُس نے انھیں دو تین قسطوں میں پوسٹ کیا اس لیے ایک آدھ دن کا فرق تو ہو سکتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسروں کو پہلے ملی ہو اور آپ کو بہت بعد میں۔ بلکہ اس کا امکان ہے کہ پہلے آپ کو ملی ہو اور دوسروں کو بعد میں۔

یہ جان کر بے حد تشویش ہوئی کہ آپ درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ جلد از جلد شفایاب ہو جائیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ ہومیو پیتھی کی بجائے ایلو پیتھی علاج کو آزمائیں۔ آج کل شعاعوں سے پتھریوں کو توڑ کر نکال دیا جاتا ہے۔ آپریشن کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

مولانا مہر کی کتاب کا اشتہار جو نیرنگ خیال میں چھپا تھا، منسلک ہے۔

مالک رام صاحب کے بارے میں جو مضامین ۲۲۱ شائع ہو رہے ہیں کہ وہ مسلمان

ہو گئے تھے، وہ غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ اس قصے کو اچھالنا نامناسب ہے کیونکہ اُن کا رجحان قادیانیت کی طرف تھا۔ اس سلسلے میں کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر گیان چند نے ایک مضمون لکھا تھا، اس پر بحث چل پڑی۔ ڈاکٹر گیان چند نے اس ساری بحث کو اپنے ایک نئے مضمون میں سمیٹا ہے۔ یہ مضمون اُنھوں نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کا عکس آپ کے ملاحظے کے لیے منسلک ہے۔ اسے پڑھ کر آپ از خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ اگر ہو سکے تو مولانا نفیس الحسینی صاحب کو بھی یہ مضمون پڑھوا دیجیے۔

میں غالب کے اگلے شمارے میں مالک رام کا گوشہ شامل کر رہا ہوں۔ بہت سی نادر تحریریں حاصل کر لی ہیں۔ خط بھی خاصی تعداد میں جمع کر لیے ہیں۔ اگر مہر صاحب کے نام کے خطوط مل سکیں تو کرم ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ نے جو تفصیل لکھی ہے، اُس سے تو ایسا لگتا ہے کہ اس کام میں خاصا وقت لگے گا۔

کراچی کے حالات خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ انجام کیا ہوگا۔

آپ کی صحت کے لیے ایک مرتبہ پھر دعا کرتا ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۱۷۔۱۰۔۹۵ء

(۲۳۵)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے دو خطوں کے جواب خاصی تاخیر سے دے رہا ہوں۔ یہاں جو حالات ہیں، اُن کا اندازہ کوئی ایسا شخص نہیں کر سکتا جو اس شہر میں نہیں رہتا۔ اور پھر میرا علاقہ تو سب سے زیادہ شورش زدہ ہے۔ جب اس کا یقین نہ ہو کہ ڈاک منزلِ مقصود پر پہنچے گی تو خط لکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ امید ہے کہ اس صورت حال کے پیشِ نظر آپ خط کے جواب میں تاخیر کے لیے میری معذرت کو ناکافی تصور نہیں فرمائیں گے۔ اب بھی جواب

طلب امور کا نمبر وار جواب عرض کرتا ہوں۔

(۱) میری رائے میں ''بہار شریعت''[۲۲۲] کی عبارت میں لفظ ''رُوکھ''—دراصل ''رُوکن'' ہے جس کے معنی ہیں کہ کوئی چیز خریدنے کے بعد اُسی چیز کی تھوڑی سی مقدار بلا قیمت لی جائے۔ اسی کو پنجابی میں ''چھُنگا'' یا ''چُنگھا'' کہتے ہیں۔ اردو میں اس کے لیے ایک لفظ ''گھاتا'' بھی ہے۔ ''رُوکھ''۔ ''رُوکن'' کی تصحیف ہے۔ ''تصحیف'' ایک اصطلاح ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کی جگہ اُس سے ملتا جلتا لفظ لکھ دیا جائے۔ قلمی کتابوں میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ ''بہار شریعت'' کے مسودے میں لفظ ''رُوکن'' کچھ اس طرح لکھا ہوگا کہ کاتب نے اسے ''رُوکھ'' پڑھ لیا۔ آپ کی ارسال کردہ عبارت میں ''رُوکن'' ہی موزوں ترین لفظ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا لفظ نہیں ہوسکتا۔

(۲) رسالہ ''ارتکاز'' کا شمارہ نمبر ۱۔۲ بازار میں تلاش کرایا۔ کہیں نہیں ملا۔ اس کے دفتر میں خط لکھا ہے۔ جونہی یہ رسالہ ملا، ارسال خدمت کردوں گا۔

(۳) خریطۂ جواہر[۲۲۳] کے بارے میں میں نے کہیں پڑھا ہے کہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے اسے شائع کردیا ہے۔ آپ ڈاکٹر نجم الاسلام کو خط لکھ کر صحیح صورت حال معلوم کیجیے۔ اگر ڈاکٹر صاحب سے آپ کا تعارف نہیں ہے تو میرے حوالے سے خط لکھ دیجیے۔ اُن کا پتا یہ ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب۔

C-27,Block C, Unit No.6

لطیف آباد۔ حیدرآباد سندھ۔ 71800

(۴) رضا لائبریری کے جرنل کا ایک ہی شمارہ چند سال قبل شائع ہوا تھا۔ (میرے علم کی حد تک) دوسرے شمارے کی اشاعت کی مجھے اطلاع نہیں ہے۔

(۵) ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کسی ہندوستانی کتاب کے دو نسخے آجائیں۔ پاکستانی کتابوں کے نسخے کبھی کبھار ایک سے زاید آجاتے ہیں۔ یہ میں خدا بخش لائبریری پٹنہ یا دوسری ہندوستانی لائبریریوں کو بھیج دیتا ہوں۔ ہندوستانی کتابیں اگر کبھی دو دو آجاتی ہیں تو وہ میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کو بھیج دیتا ہوں۔ مگر اب عرصے سے ایسا نہیں ہوا۔

(۶) میری کتابوں کی فہرست خضر نوشاہی صاحب نے بنانی شروع کی تھی۔ ابھی صرف چند موضوعات کی فہرست بنی تھی کہ موصوف دوستی یاری کے چکر میں پڑ کر دوسرے کاموں میں مصروف ہوگئے اور یہ کام نامکمل رہ گیا۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے مہر صاحب کے نام کے خطوط مالک رام حاصل کرلیے۔ میں دسمبر کے آخری ہفتے[۲۲۴] میں لاہور میں ہوں گا۔ ان شاء اللہ ملاقات ہوگی تو میں ان خطوط کی نقلیں حاصل کرلوں گا۔ مہر صاحب کے ایک مضمون کا مسودہ میرے کاغذات میں سے نکلا ہے۔ یہ میں ساتھ لا رہا ہوں۔ لاہور میں دفتری اوقات کے درمیان میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر میں موجود رہا کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۲۔۱۲۔۹۵ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۶)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

میں لاہور سے اسلام آباد گیا اور وہاں سے نو جنوری کی دوپہر کو کراچی پہنچا۔ اس دن سے لے کر تین روز قبل تک طبیعت ناساز رہی۔ کوئی کام معمول کے مطابق نہ ہوسکا۔ اسی لیے آپ کو بھی خط نہ لکھ سکا۔

لاہور میں آپ نے میرے حال پر جو کرم فرمایا، اُس کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔ میری خواہش تھی کہ آپ کے کتب خانے میں کم از کم پورا ایک دن گزارتا۔ کیونکہ کتابوں کو سرسری طور سے دیکھنے سے بات نہیں بنتی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس کتب خانے میں زیادہ وقت گزارتا تو بہت سی ایسی کتابوں کا علم ہوتا جو پہلے میری نظر سے نہیں گزری تھیں۔ بہر حال بشرطِ زندگی یہ آرزو پوری کروں گا۔

آپ کے کتب خانے کی تنظیم اور صفائی دیکھ کر بھی جی خوش ہوا۔ کتابیں جمع کر لینا بہت آسان ہے مگر انھیں سلیقے سے رکھنا بہت مشکل ہے۔

۲رجنوری ۲۳۵ کو آپ نے اقبال اکیڈمی میں تشریف لانے کی زحمت فرمائی اور میری مطلوبہ کتابوں کے عکس عنایت فرمائے۔ افسوس کہ اُس روز میں بہت عجلت میں تھا کیونکہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت افتخار عارف صاحب کے ساتھ مظفر علی سید صاحب کے ہاں جانا تھا۔ افتخار عارف صاحب اس مقصد کے لیے بطورِ خاص اسلام آباد سے آئے تھے۔ اس لیے میں پروگرام کے مطابق عمل کرنے پر مجبور تھا۔ اس طرح آخری ملاقات میں تشنگی رہ گئی۔

آپ کی صحت و شادمانی کے لیے دعا کرتا ہوں۔

ہاں، وہ تصویریں جو آپ کے ہاں کھینچی گئی تھیں، اگر اُن کی ایک ایک کاپی مل جائے تو کرم ہوگا۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۳۱۔۱۔۹۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

سب سے پہلے تو دست بستہ معافی چاہوں گا کہ ایک طویل عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔ لاہور سے آنے کے بعد بیماری اور بعض گھریلو مصروفیات کا ایسا سلسلہ چل نکلا کہ معمول کے مطابق کوئی کام نہ ہو سکا۔ میرے حال پر اس دوران بھی آپ کا کرم رہا۔ طرح طرح کے

نوادر سے نوازا۔ "مرأت خیالی" ۲۲۶ از نادر کا عکس ملا، نیرنگ کی نظم ملی اور آج کی ڈاک سے حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۲۲۷ کے ذخیرہ کتب کی فہرست سے آنکھیں روشن ہوئیں (اس کے ساتھ "مزاراتِ اولیائے قصور" ۲۲۸ اور "روشن راستہ" بھی ملے) غرض کہ لطف و کرم خاص کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ ہاں خط آپ نے بھی کم لکھے۔

قومی زبان اور تکبیر کے شمارے میرے پاس خاصی تعداد میں زائد موجود ہیں، ان میں سے آپ کے مطلوبہ شمارے نکل آئیں گے مگر ان رسالوں کو چھانٹنا ایک مصیبت ہے۔ اب اس کی ایک صورت نکل آئی ہے، شبیر احمد میواتی صاحب ۲۲۹ کراچی آرہے ہیں۔ اُنھیں اپنے لیے کچھ رسالوں کی ضرورت ہے، ان سے کہوں گا کہ وہ آپ کے مطلوبہ رسالے بھی نکال دیں۔ میواتی صاحب سے آپ کی ملاقات تو ہوتی ہوگی، آپ بھی اُن سے کہہ دیجیے۔

حکیم فیروز چشتی نظامی پر میرے پاس کوئی مضمون نہیں۔ ورنہ پیش کر دیتا Calligraphy of Thatha کے بارے میں عرض ہے کہ یہ کتاب ۳۰ برس پہلے چھپی تھی۔ اب نایاب ہے۔ میرے کتب خانے میں تھی مگر اب غائب ہے۔ ورنہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ اب یہ کتاب ڈاکٹر ریاض الاسلام (کراچی یونی ورسٹی) اپنے ادارے سے دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔ جونہی یہ شائع ہوگی، آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

شمع انجمن ۲۳۰ کے مطلوبہ چار صفحات اور قاموس المشاہیر کے آٹھ صفحات کے عکس بھیج رہا ہوں۔ شمع انجمن کے ص ۲۳۷ کا عکس باقی صفحوں سے اس لیے مختلف ہے کہ اس صفحے کا رنگ نیلا ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ یہ تذکرہ مختلف رنگوں کے کاغذ پر چھپا ہے، اس لیے فوٹو اسٹیٹ میں دقت ہوتی ہے۔ بہرحال یہ عکس جیسا بھی ہے، غنیمت ہے۔ مجھے تو اس کی بھی توقع نہ تھی۔ عجیب اتفاق ہے کہ جب آپ کا خط آیا تھا تو یہ تذکرہ میرے پاس نہیں تھا (بھوپال کے دوسرے تذکرے میرے کتب خانے میں ہیں)۔ پچھلے مہینے میرے ایک مرحوم بزرگ کرم فرما کے صاحبزادے آئے اور یہ بتایا کہ ان کے والد صاحب نے وصیت کی تھی کہ اُن کا کتب خانہ آپ کے سپرد کر دیا جائے۔ میں بہت خوش ہوا اور حیران بھی کہ صاحبزادے اپنے والد کے انتقال کے کئی برس بعد وصیت پر عمل کرنے آئے ہیں۔ خیر دوسرے روز وہ کوئی چار سو

کتابیں دے گئے جو انتہائی خستہ حالت میں تھیں۔ تقریباً ایک سو کتابیں نمی کی وجہ سے پتھر بن چکی تھیں۔ انھیں پھینکنا پڑا باقی تین سو ایسی ہیں کہ جلد سازی کے بعد استعمال کے لائق ہو جائیں۔ ان میں بعض کتابیں نہایت نادر و نایاب ہیں۔ خصوصاً نول کشور کے طبع کردہ تذکرے اور دواوین۔ اب تک تقریباً نصف درجن مرحومین کے کتب خانے اُن کی وصیت کے مطابق مجھے مل چکے ہیں۔ دیکھیے۔ کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد۔

اس خط کے ساتھ سات عدد کتابیں[۲۳۱] بھیج رہا ہوں۔ امید ہے یہ علمی تحائف آپ کی دلچسپی کے ہوں گے۔ لغت کی دو جلدیں آپ کے ایک دوست کے ہاتھ بھیج دی تھیں۔ اگلی جلد تا حال شائع نہیں ہوئی۔ جب شائع ہوگی تو بھجوا دوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲-۱۰-۹۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۸)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

لیجیے آپ سے ملاقات کی صورت نکل آئی ہے۔ نومبر[۲۳۲] کے آخری دس دن میں لاہور میں گزاروں گا۔ زیادہ وقت ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر میں گزرے گا۔ آپ سے فون پر رابطہ کر کے ان شاء اللہ ملاقات کے لیے حاضر ہوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۷-۱۱-۹۶ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۳۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مل گیا تھا، شدید گرمی اور بارشوں کی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی معذرت خواہ ہوں۔ کراچی میں آپ کی تشریف آوری[۲۳۳] ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح تھی کہ اِدھر آیا اور اُدھر گیا۔ یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ نے اتنا بہت سا وقت میرے ساتھ گزارا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں نے آپ جیسے علم دوست کم دیکھے ہیں کہ اپنا سارا وقت آپ نے اپنے علمی مقاصد پر صرف کیا۔ اس کی بھی خوشی ہے کہ آپ کو میرے ہاں پروین رقم کے کچھ نمونے مل گئے۔

آپ نے قومی زبان کے جو شمارے طلب فرمائے تھے، اُن میں سے نصف کے قریب دستیاب ہو گئے ہیں اور اس وقت میرے سامنے رکھے ہیں، باقی شمارے بھی ان شاء اللہ مل جائیں تو یہ سب اکٹھے روانہ کروں گا۔ بارشوں کی وجہ سے کتاب ''وہب الجمال'' کے دو ابتدائی صفحات کے عکس نہیں بنوا سکا۔ یہ کتاب میرے سامنے میز پر رکھی ہے۔ جلد ارسال خدمت کروں گا۔ ڈاکٹر وحید قریشی کے کتب خانے کی فہرست موضوع وار نہیں ہے۔ یہ بغیر کسی ترتیب کے بنائی گئی ہے اور مختلف موضوعات کی کتابیں تلاش کرنا مشکل کام ہے۔ کاش آپ یہ فہرست نہیں دیکھ لیتے۔ ویسے ڈاکٹر صاحب کے کتب خانے سے استفادہ کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ ساری کتابیں ڈھیروں کی صورت میں غیر مرتب حالت میں ہیں، یہاں تک کہ خود ڈاکٹر صاحب بھی اُن سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ علی گڑھ کی خسرو والی کتابیں میرے پاس زیادہ نہیں ہیں۔ دو چار ہی ہوں گی۔ آپ نے جو چٹ مجھے دی تھی، وہ میرے پاس محفوظ ہے۔ قومی زبان کے شمارے اسی چٹ کے مطابق حاصل کر رہا ہوں۔ اسی چٹ کے دوسری طرف تحفۃ الصغر[۲۳۴] کتب خانہ نذیریہ کا نام لکھا ہے۔ آپ کو یہ کتاب مطلوب ہے یا اس کا عکس؟ مجھے یقین نہیں کہ میرے پاس ہو۔ لیکن کسی نہ کسی جگہ مل جائے گی۔

مولانا مہر کے خطوط جو آپ نے الرشید میں بالاقساط چھپوائے تھے، اگر انھیں کتابی صورت میں شائع کرنے کا کوئی انتظام نہ ہو سکے تو مسودہ مجھے بھجوا دیجیے۔ میں اس کی اشاعت کی کوئی صورت نکال لوں گا۔ مالک رام کے خطوط بنام مولانا مہر ضرور حاصل کیجیے۔ وفیات کی

فہرست کا عکس بھی بھیجیے۔ تذکروں کی فہرست آرام سے بھیجیے۔ کوئی ایسی جلدی نہیں۔

امرت سر سے ایک رسالہ ''طور'' نکلتا تھا۔ حکیم محمد موسیٰ صاحب اس سے ضرور واقف ہوں گے۔ کیا اس کے شمارے کہیں موجود ہیں؟ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر کے ممنون فرمائیے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ دعاؤں میں یاد رکھیے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۲۸۔۷۔۹۷ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

کسریٰ منہاس صاحب[۲۳۵] کی تاریخ وفات کی ضرورت ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب (علی گڑھ) کو تھی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایسا عالم ہمارے درمیان سے اٹھ گیا اور اس کے بارے میں کہیں ایک سطر شائع نہیں ہوئی۔

(۲۴۰)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۴ راگست مل گیا تھا۔ ممنون ہوں۔

محمد راشد شیخ صاحب تشریف لاتے رہتے ہیں۔ ''قومی زبان'' کے آپ کے مطلوبہ شمارے اب تک جتنے دستیاب ہوئے ہیں، وہ اُن کو دے دیے ہیں۔ وہ آپ سے لاہور میں جب ملیں گے تو پیش کر دیں گے۔ ''وہب الجمال می سلک القال''[۲۳۶] کے ابتدائی دو صفحات کے عکس بھی انھیں دے دیے ہیں۔

''تحفۃ الصغر'' شاید علی گڑھ سے مل جائے۔ میں ڈاکٹر مختار الدین احمد کو لکھوں گا۔ آپ نے فرمایا ہے تو ان شاء اللہ یہاں بھی تلاش کروں گا۔

''قومی زبان'' کے بہت سے زاید پرچے میں نے رفاقت علی شاہد کو دیے تھے اور کہا تھا ان کی فہرست آپ کو بھی دکھا دی جائے اور جو پرچے آپ کو مطلوب ہوں، پیش کر دیے جائیں۔ معلوم نہیں ان صاحب نے آپ سے رابطہ کیا یا نہیں؟ یہ فضلی سنز لاہور میں ملازم

ہیں۔ فون نمبر ۷۵۸۷۰۵۹ اور ۷۵۹۰۱۲۳ ہے۔

میرے کتب خانے سے آپ نے صحیح طور پر استفادہ نہیں کیا۔ آپ آٹھ دس روز کے لیے کبھی آئیے اور کتب خانے کی ایک ایک کتاب دیکھیے۔ تب بات بنے گی۔ بے شمار کتابیں تو تیسری منزل پر ہیں۔ وہاں آپ کو جانے کا موقع ہی نہیں ملا۔ افسوس کہ میرے گھر میں، جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں، کسی مہمان کو ٹھہرانے کی گنجائش نہیں ہے، ورنہ میں کہتا کہ آپ یہیں قیام کیجے۔ اگر کبھی کبھار کوئی مہمان آجاتا ہے تو اُسے مجھ سے بھی زیادہ تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا سرائے فانی ہے۔ میرا گھر تو ویران سرائے فانی ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں سے ۱۶ گھنٹے اکیلا رہتا ہوں۔ ایسے میں مہمان آئے تو اُسے تکلیف ہی ہوگی۔

وفیات کی دونوں قسطیں مل گئیں۔ بے حد ممنون ہوں۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد کو مجھ سے زیادہ ان کی ضرورت تھی۔ اتفاق سے جس روز آپ کا خط ملا، میں ڈاکٹر صاحب کو کتابوں کا ایک پیکٹ بھیج رہا تھا، دونوں قسطیں اسی میں رکھ دیں۔ یہ فوٹو اسٹیٹ اتنے مدھم تھے کہ اُن کی کاپی نہ بن سکتی تھی۔ اب آپ ازرہ کرم مجھے دوبارہ بھیجیے۔ لیکن عکس ذرا روشن ہوں۔

خطوط مہر کی اشاعت کے سلسلے میں آپ کی تجاویز بہت عمدہ ہیں، مگر مالی وجوہ سے ان پر عمل درآمد مشکل ہوگا۔ آپ کے خطوط کی اشاعت سے ضخامت بڑھ جائے گی۔ صرف ضروری حواشی کافی ہوں گے۔ مہر صاحب کے تمام خطوط کے عکس چھاپنا غیر ضروری ہے۔ دو چار خطوں کے عکس کافی ہوں گے۔ کتاب کو اس طرح سے چھپنا چاہیے کہ لاگت کم سے کم ہو۔

میں نے ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کی کتابوں پر وہی تین مضمون لکھے ہیں جو ''ایک مطالعہ''[۲۳۷] میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کبھی کوئی مضمون نہیں لکھا۔ یہ تینوں مضامین یا تبصرے پہلے رسالوں میں چھپے تھے۔ ''تاریخ ادب'' پر مضمون ''نیا دور'' کراچی میں چھپا تھا۔ یہ بھی آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔

ڈاکٹر حمید اللہ[۲۳۸] کے خطوط حواشی کے ساتھ مرتب فرما دیجیے۔ انھیں میں رسالہ ''غالب'' میں شائع کروں گا۔ اگر جلد مل گئے تو زیر ترتیب شمارے میں شامل کر لوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۸۔۸۔ ۹۷ء

لاہور

(۲۴۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

میری صحت کچھ عرصے سے خراب چلی آرہی تھی۔ ستمبر کے پہلے ہفتے میں ران پر ایک پھوڑا نکل آیا، سخت تکلیف دہ۔ اس کا علاج آپریشن قرار پایا۔ ۱۱؍ستمبر کو اسپتال میں داخل ہوا۔ اُسی روز آپریشن ہوا۔ ۱۸؍تک وہاں رہا۔ پھر اسپتال سے اپنے بھائی کے گھر کلفٹن چلا گیا کیونکہ وہاں سے اسپتال قریب تھا جہاں روزانہ مرہم پٹی کے لیے جانا پڑتا تھا۔ ۴؍اکتوبر کو گھر واپس آیا۔ اب ایک دن چھوڑ کر اسپتال جاتا ہوں۔ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ کچھ وقت لگے گا۔ مہینے بھر کی جو ڈاک جمع ہوئی تھی، اُس میں آپ کے بھیجے ہوئے تراشے اور خطوط بھی ہیں۔ میں ابھی اس لائق نہیں کہ مفصل خط لکھ سکوں۔ یہ سطور محض اطلاعاً لکھ رہا ہوں۔ صحت یابی کے بعد خط لکھوں گا۔ دعا فرمایئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۸۔۱۰۔۹۷ء

لاہور

(۲۴۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۳؍اکتوبر مل گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ زخم مندمل ہو گیا ہے اور میں کسی حد تک معمول کے مطابق کام کرنے لگا ہوں۔ آرام کے وقفے بڑھا دیے ہیں کہ ڈاکٹروں نے اس کی ہدایت کی ہے۔ میں نے زندگی میں کبھی بے کاری کا ایسا زمانہ نہیں گزارا۔ تقریباً ایک مہینے تک تو اخبار کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ سارا دن لیٹا رہتا تھا اور سمندر کا نظارہ

کرتا رہتا تھا۔ میرے بھائی کا مکان عین سمندر کے کنارے ہے۔ صبح سے شام تک سمندر کے عجیب وغریب مناظر سامنے آتے تھے۔ یہ ایک خوشگوار تجربہ تھا۔

والد مرحوم کی جن کتابوں کے بارے میں آپ نے استفسار کیا ہے، اُن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) تبویب القرآن۔ ۱۹۸۹ء میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد سے ''موضوعاتِ قرآن اور انسانی زندگی'' کے نام سے چھپ گئی تھی۔

(۲) ببلیو گرافی آف اسلامک اسٹڈیز کا منصوبہ ۲۴ جلدوں کا تھا، لیکن ابھی صرف چند ہزار اندراجات ہوئے تھے۔ اس کا مسودہ بھی ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں ہے۔ یہ نامکمل کام ہے۔

(۳) قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ بھی مکمل نہیں ہے۔ صرف سترہ پاروں کا ترجمہ ہوا تھا جو بالاقساط ''اسلام'' لاہور اور ''الاسلام'' کراچی میں چھپا تھا۔

خواجہ عبدالرشید مرحوم کے مملوکہ خطاطی کے جس نمونے کا آپ نے ذکر کیا ہے، وہ میرے ذہن میں نہیں ہے۔ اُن کے گھر میں اب بھی کچھ نمونے دیواروں پر آویزاں ہیں۔ میں نومبر کے تیسرے ہفتے میں لاہور آرہا ہوں۔ اُن کے ہاں جا کر دیکھوں گا۔ ویسے اُنھوں نے اپنے نوادر کا بڑا حصہ لاہور میوزیم کو دے دیا تھا۔ آپ وہاں رابطہ کیجیے۔ شاید وہ نمونہ میوزیم میں ہو۔

تراشے مل گئے تھے۔ راغب مراد آبادی خبیث نہیں اخبث ہے۔ میں نے ایک دو کالموں میں اُس کی شاعری کے بارے میں صحیح رائے دے دی تھی، اُس وقت سے وہ آتش زیرِ پا ہے۔ اُس نے میرے خلاف بہت سی فحش رباعیاں بھی لکھ کر تقسیم کی ہیں، اور دلچسپ بات یہ ہے کہ مجھ سے تحریری طور پر معذرت بھی کی ہے کہ یہ رباعیاں اُس نے نہیں لکھیں۔ لیکن میں اس ملعون کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ اس کی کسی بات کا جواب لکھوں۔ اس کے بارے میں میرا ایک جملہ ضرب المثل کی طرح مشہور ہے: ''راغب مراد آبادی کے کلام میں کوئی عروضی خامی اور کوئی غیر عروضی خوبی نہیں پائی جاتی۔''

میں نے بچپن میں اپنے گھر میں اقبال کے جو قطعات آویزاں دیکھے تھے، اُن میں

سے ایک تو وہی ہے "مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے" دوسرا قطعہ تھا:

خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جا
مقامِ رنگ و بو کا راز پا جا

ان کے علاوہ اور کوئی یاد نہیں۔

حضرت! یہ آپ نے جوابی لفافہ کیوں بھیجا۔ آیندہ ایسا نہ کیجے گا۔

اب آپ کے خطوط کی کوئی بات جواب طلب نہیں رہی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹-۱۰-۹۷ء
لاہور

(۲۴۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

خدا کے فضل و کرم سے میں بہ خیریت کراچی واپس آ گیا ہوں۔

میرا پختہ ارادہ تھا کہ حسب سابق آپ کے در دولت پر حاضری دیتا مگر مجھے بتایا گیا کہ بارش کی وجہ سے آپ کی طرف کی تمام سڑکیں "ناقابل عبور" ہیں۔ آپ نے بڑا کرم فرمایا کہ خود تشریف لے آئے [۲۳۹] اور میری عزت افزائی فرمائی۔ اس کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کا خط آپ کے نام موصول ہوا ہے۔ وہ ارسال خدمت ہے۔

امرتسریوں سے رسالہ "طور" کے متعلق پوچھتے رہیے۔ شاید کہیں مل جائے۔ امرتسر کی ایک مفصل علمی، تہذیبی اور سیاسی تاریخ لکھی جانی چاہیے۔ کاش کوئی اسکالر اس طرف توجہ کرے۔ حکیم محمد موسیٰ صاحب اپنی نگرانی میں یہ کام کرا سکتے ہیں۔ برصغیر میں مسلم ثقافت کے اس اہم مرکز کو اب تک نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کی تلافی ہونی چاہیے۔

عزیزی محبوب سلمہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ اُنھوں نے آپ کے ساتھ آنے کی زحمت اُٹھائی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۶-۱۲-۹۷ء
لاہور

(۲۴۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بہت دنوں بعد حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔ عجیب صورت حال ہے کہ کام سُست رفتاری سے ہو رہے ہیں اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ گزشتہ مہینے کی ۱۹ کو میں نے ۶۳ سال پورے کر لیے۔ مُڑ کر دیکھتا ہوں تو افسوس ہوتا ہے کہ جتنی مہلت ملی، اُس کے مطابق کوئی ڈھنگ کا کام نہیں کیا۔ اپنی تہی دامنی پر شرم آتی ہے۔ نامکمل کاموں کا ایک انبار سامنے ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکوں!

آپ نے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کو اپنا مضمون [۲۴۰] (پروفیسر اسلم پر) بھیجا تھا۔ اُنھوں نے بڑی محنت اور توجہ سے اس پر نظر ثانی کی ہے، اور بہت سے مفید اضافے کیے ہیں۔ اُنھیں مضمون کو ترمیم شدہ صورت میں چھپوانے میں تامّل ہے کہ کہیں آپ بُرا نہ مان جائیں، لہٰذا اُنھوں نے ترمیم شدہ مضمون کا عکس مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو دکھا لوں۔ اور یہ عکس میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ میرے خیال میں مضمون موجودہ صورت میں بہت عمدہ ہو گیا ہے، اور آپ کے لیے اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے بلکہ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اُنھوں نے مضمون پر اتنا وقت صرف کیا۔ آپ کا جواب آنے پر میں ڈاکٹر صاحب کو لکھ دوں گا کہ وہ مضمون کو شائع کرا دیں۔ ازرہِ کرم فوراً جواب سے نوازیں۔ آپ اگر مناسب خیال فرمائیں تو ڈاکٹر صاحب کے نام خط لکھ کر مجھے بھیج دیں۔ میں اپنے خط کے ساتھ اُنھیں بھیج دوں گا۔

خطاطی سے آپ کی دلچسپی کے پیشِ نظر مجھے یقین ہے کہ آپ کے پاس خطاطی کے موضوع پر لکھی گئی قدیم کتابوں اور تذکروں کی فہرست ضرور ہوگی۔ غلام محمد ہفت قلمی کے تذکرے سے پہلے اس موضوع پر کیا کچھ لکھا گیا ہے، میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔

نقوش کے قرآن نمبر[۲۴۱] کی پہلی دو جلدیں جاوید طفیل صاحب نے بھیجی تھیں۔ یہ بہت اچھا کام ہو گیا۔ اس کا اجراان شاء اللہ آپ کو بھی ملے گا۔

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت و عافیت کے لیے دعا گو۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

۳-۱-۹۸ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۴۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ نے میرے حال پر کرم فرمایا اور اقبال اکیڈیمی میں ملاقات کی مسرت بخشی۔ میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا مگر ڈاکٹر وحید قریشی صاحب لاہور میں نہیں تھے۔ میرا پروگرام تھا کہ اُنھیں کے ساتھ دردولت پر دستک دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب اُس روز لاہور واپس آئے جس روز میں پابرکاب تھا۔

دوران ملاقات ایک اہم بات کرنا بھول گیا۔ میرے پاس ایک مثنوی ہے ''تحفۂ امانیہ''[۲۴۲] بزبان فارسی۔ مصنف ہیں مولوی نجف علی۔ یہ امیر امان اللہ (افغانستان) کے اتالیق تھے۔ ۱۳۲۷ھ میں کابل میں جیل میں تھے۔ اُس دوران یہ مثنوی لکھی تھی۔ اس کی کتابت پروین رقم نے کی ہے۔ آخری سرورق کے آخر میں ''کتبہ عبدالمجید خوش نویس لوہاری منڈی لاہور'' لکھا ہے۔ مطبع کریمی لاہور سے چھپی تھی، اس پر مولانا اصغر علی روحی کا دیباچہ اور علامہ اقبال کی یک سطری تقریظ ہے۔

کیا یہ کتاب آپ کے پاس ہے؟ اگر نہ ہو تو مطلع فرمائیے۔ یہ کتاب میں راشد شیخ صاحب[۲۴۳] کو دوں گا کہ لاہور لے جائیں تاکہ آپ اس کا عکس بنوالیں۔ ٹائیٹل کی عبارتیں

رنگین ہیں جواب خاصی مدھم ہوگئی ہیں۔ اس لیے کسی ماہر ہی سے عکس بنوایا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کو ۱۹۹۶ء کی وفیات کی فہرست[۲۴۴] بھیجی تھی۔ اُنھوں نے ۱۹۹۷ء کی وفیات کی فہرست طلب فرمائی ہے۔ کیا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

۳۰-۴-۹۸ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۴۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا۔ جواب میں تاخیر کا سبب آپ ہی ہیں کہ آپ نے جو کام لکھے تھے، اُن کے سلسلے میں خاصا وقت صرف ہوا[۲۴۵]۔

(۱) مخزن کے جو شمارے میرے پاس ہیں، اُن میں آپ کا مطلوبہ شمارہ نہیں ہے۔ خوشی محمد ناظر کی مطلوبہ نظم کیا اُن کے مجموعۂ کلام میں نہیں ہے، یہ چند سال پہلے لاہور سے دوبارہ شائع ہوا ہے۔ ''مخزن'' لاہور کے کئی کتب خانوں میں ہے۔

(۲) ضمیر حسن کی کتاب بھی میرے پاس نہیں ہے۔

(۳) الیاس برنی سے مجھے کبھی دلچسپی نہیں رہی، اس لیے اُن کے بارے میں حوالے نوٹ نہیں کیے۔ اب آپ کی فرمایش پر بلا مبالغہ درجنوں کتابیں دیکھ ڈالیں۔ حیرت ہے کہ ''حیدر آباد دکن کے نثر نگار'' اور ''دکن میں اردو'' جیسی کتابوں میں بھی اُن کا ذکر نہیں ہے حالانکہ ان دونوں کتابوں میں گزشتہ پچاس برسوں کے ایسے ادیبوں کا بھی ذکر ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں۔ بہرحال جوئندہ یابندہ کے مصداق غیر متوقع طور پر حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست میں ان کے حالات اور کتابوں کے

نام مل گئے۔ سالِ وفات اب بھی نہیں ملا۔

حیرت ہے کہ رسالہ "طور" کسی امرتسری کے پاس نہیں ہے۔ ایک شمارہ ملا اور وہ بھی علی گڑھ یونی ورسٹی کی لائبریری سے۔ اس رسالے کی شدید ضرورت ہے۔ میری یہ ضرورت ذہن میں رکھیے، شاید کہیں یہ رسالہ نظر آ جائے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۹۔۷۔۹۸ء
لاہور

(۲۴۷)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

خط کے جواب میں تاخیر اس لیے ہوئی کہ ترجمہ ۲۴۶ کرنے والے صاحب نے خاصا وقت لیا۔ یہ ترجمہ آج ہی ملا ہے اور پیش کر رہا ہوں۔

آپ نے الیاس برنی کے حالات کے لیے فرمایا تھا۔ بے حد تلاش کے باوجود اُن کے مفصل حالات نہیں مل سکے۔ حیدر آباد دکن سے بھی ابھی تک جواب نہیں آیا، وہاں ایک دوست کو خط لکھا تھا۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست کتب جو "تذکرۂ مصنفین" کے نام سے ۶۰۔۶۲ سال پہلے چھپی تھی، اُس میں مختصر حالات ملے تھے۔ ان کا عکس میں نے آپ کو بھیج دیا تھا۔ امید ہے ملا ہوگا۔

گزشتہ دو تین ماہ سے کراچی کے حالات پھر تشویش ناک ہیں، گھر سے باہر نکلنا تقریباً ترک کر دیا ہے، یہاں تک کہ روزانہ سیر کے لیے بھی نہیں نکلتا جو میری صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ البتہ اتوار کے روز ملنے والے بدستور آ جاتے ہیں اور اس طرح باہر کی دنیا سے رابطہ رہتا ہے۔

میں نے اس صدی کی دوسری دہائی کے دو اہم رسالے "خیال" ہاپوڑ اور "نظارہ" میرٹھ کے فائل تقریباً مکمل کر لیے ہیں، برصغیر کے آٹھ دس شہروں سے ریزہ ریزہ جمع کیے ہیں

(بصورت عکس) مگر "طور" امرتسر کا صرف ایک شمارہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے دستیاب ہوا ہے۔ امرتسری احباب سے معلوم کرتے رہیے شاید کسی کے پاس اس رسالے کے کچھ شمارے ہوں۔

ترجمے کی وصولی کی اطلاع ضرور دیجیے گا۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۷۔۹۔۹۸ء
لاہور

(۲۴۸)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے نام آپ کا خط پوسٹ کر دیا ہے۔ اب آپ کا مضمون کسی ہندوستانی رسالے میں چھپے گا۔ "قومی زبان" میں تو شائع ہو گیا۔ امید ہے ملا ہوگا۔ ڈاکٹر مختار الدین صاحب نے میرے نام جو خط لکھا تھا، اُس کا عکس بھیج رہا ہوں۔ ساتھ ہی پروفیسر محمد اسلم مرحوم کا میرے نام خط مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۹۸ء بھی ارسال ہے (بصورت عکس) یہ میرے نام مرحوم کا آخری خط ہے جو انھوں نے امریکہ سے لکھا تھا۔ بڑا دلچسپ خط ہے۔ اس لیے آپ کی نظر سے ضرور گزرنا چاہیے۔ مرحوم کے خطوط میرے پاس خاصی تعداد میں ہیں۔ ہر خط میں کوئی نہ کوئی کام کی بات ضرور ہوتی ہے۔ منسلکہ خط میں بعض الفاظ پر ٹیڑھی میڑھی لکیریں نظر آئیں گی جیسا کہ مرحوم نے خط کے حاشیے میں لکھا ہے، یہ اُن کی پوتی نے بنائی ہیں۔

راشد شیخ صاحب کی "تذکرۂ خطاطین" شائع ہو گئی ہے۔ بہت ہی عمدہ طباعت ہے۔ اس کے آخر میں خطاطی سے متعلق کتابوں کی فہرست ہے۔ مگر یہ فہرست نامکمل ہے۔ کیونکہ اس میں مغلیہ عہد کی خطاطی سے متعلق کئی کتابوں کا ذکر نہیں ہے۔ مثلاً اصول الخط از فضل اللہ انصاری والفاروقی، نصاب الخط (منظوم) محمد فقیر الدین عباد اللہ، تذکرۂ خوش نویساں، بختاور خاں عالمگیری، خط و سواد خط از مجنوں بن محمود، وغیرہ۔ کیا اس نوعیت کی کتابوں

کی کوئی فہرست آپ نے بنائی ہے؟ اورینٹل کالج میں خطاطی اور خطاطوں سے متعلق جو کچھ شائع ہوا ہے، کیا اُس کی فہرست بھی آپ کے پاس ہے۔ راشد شیخ صاحب سے بات ہوئی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ سے کوئی فہرست انھیں نہیں ملی۔

"قطعات الجواہر" میرے پاس نہیں ہے۔ دیکھوں گا، یہاں شاید کسی کتب خانے میں ہو۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ خطاطی سے متعلق تمام کتابوں اور مضامین کا مفصل اشاریہ بنایا جائے۔ یہ کام آپ جیسا کوئی عاشقِ خطاطی ہی کرسکتا ہے۔ راشد شیخ صاحب کے پاس بھی اچھا خاصا ذخیرہ ہے مگر برصغیر کی کلاسیکی کتابوں سے اُنھیں زیادہ آگاہی نہیں ہے۔

میرے کتب خانے میں اس کثرت سے اضافے ہو رہے ہیں کہ اب اس ذخیرے کو سنبھالنا مشکل ہوگیا ہے۔ تقریباً نصف کتب خانہ غیر مرتب حالت میں ہے۔ صرف وہ کتابیں مرتب ہیں جن کی آئے دن ضرورت پڑتی ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ نئی کتابوں کی خریداری سے قطع نظر، صرف جلد سازی کا خرچ ہزاروں میں ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹-۱-۹۹ء

لاہور

مکرر:

آپ نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کے کتب خانے کی تیسری جلد ۲۴۷ مجھے عنایت فرمائیں گے! رسالہ "طور" امرتسر کو یاد رکھیے۔

(۲۴۹)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ نے "نذر نظیر" طلب فرمائی تھی، یہ بھیج رہا ہوں اور اس نوعیت کی تین اور کتابیں بھی آپ کی نذر ہیں ۲۴۸۔ بعض اوقات اس قسم کی کتابوں میں ایک آدھ کام کی چیز بھی

مل جاتی ہے۔

خطاطی کی فہرست مل گئی تھی۔ میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ میں اس کے بارے میں کوئی رائے دے سکوں، مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ مزید مآخذ کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً مخطوطات کی فہرستیں کہ ان میں قلمی نسخوں کی تفصیل ملے گی۔ (خطاطی سے متعلق قلمی نسخے)۔ چار جلدوں میں اسلامیات پر شائع شدہ مقالوں کا اشاریہ انگریزی میں شائع ہوا تھا، اُس میں بھی بعض مقالوں کا ذکر ہے۔ مختلف رسائل (برہان، معارف، نگار وغیرہ) کے اشاریے بھی دیکھنے ہوں گے۔

میرے پاس خطاطی پر جو کتابیں ہیں، وہ آپ نے دیکھی ہیں، لیکن اس کے بعد بھی ان میں اضافہ ہوا ہے۔ خصوصاً چند قلمی کتابیں جو حال ہی میں دستیاب ہوئی ہیں۔ شیخ راشد صاحب سے طے ہوا ہے کہ وہ میرے کتب خانے کا جائزہ لیں گے اور ان کی فہرست بنا دیں گے۔

آپ کا اشاریہ ۲۴۹ نہایت عمدہ ہے۔ اتنے حوالے شاید ہی کسی دوسری جگہ دستیاب ہوں۔ اور پھر سب سے بڑی بات کہ یہ سب چیزیں آپ کے پاس ہیں۔

خطاطی سے متعلق بے شمار تراشے میرے پاس بھی ہیں مگر افسوس کہ یہ چیزیں مرتب حالت میں نہیں ہیں۔ کئی مرتبہ کوشش کرچکا ہوں کہ کوئی اہل شخص مل جائے جو انھیں مرتب کردے۔ کئی لوگوں کو رکھا مگر وہ بھاری پتھر کو چومے بغیر ہی چھوڑ گئے۔

میرے ذاتی حالات ابھی تک درست نہیں ہوئے۔ بیگم کی طبیعت ناساز تھی ہی ان کی بہن بھی شدید بیمار ہوگئیں۔ ۳ رمارچ سے وہ اسپتال میں ہیں، اور بیگم اُن کے ساتھ وہیں ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۰-۶-۱۹۹۹ء

لاہور

(۲۵۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

لاہور ۲۵۰ سے آنے کے بعد طبیعت ایسی ناساز رہی کہ معمول کے مطابق کوئی کام نہ ہوسکا۔ اہلیہ بھی بیمار رہیں۔ جس گھر کی آبادی دو افراد پر مشتمل ہو اور دونوں ہی بیمار پڑ جائیں تو آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کیا حال ہوگا۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اب صورت حال بہتر ہے۔

اس دوران حکیم محمد موسیٰ صاحب کے انتقال کی خبر سنی۔ بے حد افسوس ہوا۔ ایسے صاحب فضل وکمال کا ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا بہت ہی بڑا سانحہ ہے۔ میری بدقسمتی کہ اُن سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ وہ اُن چیدہ افراد میں سے تھے کہ جن سے بھی ذکر ہوا تعریف ہی سُنی۔ وہ صحیح معنوں میں مقبولِ خلائق تھے۔ حق مغفرت کرے کہ اب ان کی جگہ لینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

عزیزی محبوب احمد سلمہ نے ابھی کچھ دیر پہلے یہ اطلاع دی کہ پروفیسر محمد اسلم مرحوم کے پاس اقبال شیدائی مرحوم ۲۵۱ سے متعلق میرے جو کاغذات تھے، وہ مل گئے ہیں۔ مجھے ان کاغذات کی طرف سے بڑی تشویش تھی۔ اب آپ انھیں اپنے پاس رکھیے، لاہور آؤں گا تو لے لوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ ان کاغذات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

لاہور میں اب کے وقت اچھا نہیں گزرا۔ میری طبیعت وہیں خراب ہوگئی تھی۔ ورنہ میں آپ کے در دولت پر ضرور حاضری دیتا۔ بہرحال یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ اقبال اکیڈمی تشریف لے آئے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۴-۱۲-۹۹ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

یہ خط تو میں حکیم صاحب مرحوم کے پتے پر ہی لکھ رہا ہوں۔ آیندہ کے لیے آپ کا پتا کیا ہوگا؟

۔ حکیم صاحب کی تاریخ وفات کیا ہے؟

پس نوشت:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ خط لکھ کر لفافہ بند کرچکا تھا کہ ڈاک میں ایک بڑا سا لفافہ موصول ہوا دیکھا تو اس میں اقبال شیدائی سے متعلق وہ تمام کاغذات تھے جو میں نے پروفیسر محمد اسلم مرحوم کو دیے تھے۔ یہ کاغذات ڈاکٹر صاحب کے بیٹے عزیزی فاروق نافع سلمہ نے بھیجے ہیں۔ ازرہِ کرم عزیز موصوف کو فون پر اطلاع دے دیجیے کہ یہ کاغذات مجھے مل گئے ہیں۔ اور اگر زحمت نہ ہو تو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کو فون پر اس کی اطلاع دے دیجیے۔ ابھی دو روز پہلے ہی ہاشمی صاحب کو میں نے اس سلسلے میں خط لکھا تھا۔ اُن کا فون نمبر یہ ہے۔ ۷۸۴۵۸۸۷

م خواجہ

۴-۱۲-۹۹ء

(۲۵۱)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

"مہرو ماہ" ۲۵۲ کا حکیم محمد موسیٰ نمبر اور "امتاع النظیر" ۲۵۳ کا ایک نسخہ ملا۔ ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ "مہرو ماہ" سے حکیم صاحب مرحوم کے بارے میں میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ "امتاع النظیر" ایک نادر چیز ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اس مفید کتاب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوجائے۔

لاہور سے آنے کے بعد میں بیمار ہوا۔ دسمبر میں طبیعت بحال ہوگئی مگر جنوری کے شروع میں پھر پہلے جیسا حال ہوگیا۔ ذیابیطس کی شکایت تو پہلے ہی تھی۔ ۲۴؍دسمبر سے بلڈ پریشر بھی ہوگیا۔ نئی دوائیں جو استعمال کیں تو ذیابیطس کی دواؤں کے ساتھ مل کر اُن کا ردعمل منفی ہوا۔ اب پچھلے چار پانچ دنوں سے رُو بصحت ہوں۔ اس دوران کوئی کام نہ ہوسکا۔ صرف مطالعہ جاری رہا کہ اس کے علاوہ کسی کام کی طرف طبیعت مائل نہ ہوتی تھی۔ بہرحال خدا کا شکر ہے اب کام شروع کردیا ہے۔ خطوں کے جواب لکھ رہا ہوں۔ اس دوران میں ساٹھ ستر کے قریب کتابیں بھی پاک وہند کے مصنفین کی طرف سے موصول ہوئیں۔ کرم فرماؤں کو ان

کی وصولی کی اطلاع دینی ضروری ہے۔

''مہر و ماہ'' پر سردار علی احمد خان صاحب ۲۵۴ کا نام دیکھا۔ کیا یہ وہی صاحب ہیں جو کسی زمانے میں بعض بزرگوں کے مزارات پر وفود لے کر ہندوستان جایا کرتے تھے؟ ان سے مالک رام صاحب کی خط و کتابت تھی۔ معلوم کیجیے کہ ان کے پاس مالک رام کے خط محفوظ ہیں یا نہیں۔ انھوں نے خواجہ میر درد پر ایک کتاب لکھی تھی۔ اس کی بھی ضرورت ہے۔ قیمتاً حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ اگر آپ اور میں ایک ہی شہر میں ہوتے تو مجھے آپ سے اور آپ کے کتب خانے سے استفادہ کرنے کے زیادہ مواقع حاصل ہوتے۔ میرے کتب خانے میں بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو آپ کے کام آتیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۱-۲-۲۰۰۰

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

حکیم محمد موسیٰ صاحب مرحوم کے خطوط آپ کے نام ''مہر و ماہ'' میں دیکھے۔ آپ خطوط پر حواشی لکھنے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ مگر تمام حواشی آخر میں یک جا کر دینے سے پڑھنے والے کو دقت ہوتی ہے۔ خطوط پر حواشی لکھنے کا عبداللہ قریشی مرحوم نے جو انداز اختیار کیا تھا، وہ نہایت عمدہ تھا۔ ہر خط کے فوراً بعد اُس کے حواشی ہوتے تھے۔ آپ بھی ایسا ہی کیا کیجے۔

(۲۵۲)

محترمی و مکرمی۔ ۲۵۵ سلام مسنون۔

آپ کا مضمون ''جواب آں غزل'' موصول ہوا۔ میں نے اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ آپ کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے مولانا غلام رسول مہر مرحوم کے دفاع میں ایک ایسے موضوع پر داد تحقیق دی، جو کبھی آپ کا موضوع نہیں رہا۔ لیکن ــــ اس ''لیکن'' کے بعد مجھے جو کچھ لکھنا ہے، وہ شاید آپ کو پسند نہ آئے، لہٰذا میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ سے میری نیاز مندی کو ربع صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، باہمی خلوص و محبت کا تقاضا ہے کہ

میں اپنے خیالات کا برملا اظہار کروں اور کسی مصلحت سے کام نہ لوں۔ آپ سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں۔ اگر میری کوئی بات ناگوار گزرے تو اُس کے لیے معذرت خواہ ہوں، لیکن اس کے ساتھ یہ توقع بھی رکھتا ہوں کہ آپ میری گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ میرے نزدیک یہ مضمون ہرگز اس لائق نہیں کہ شائع ہو۔ اس کی اشاعت سے آپ کے بارے میں کوئی خوشگوار تاثر قائم نہیں ہوگا۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو اس پر اعتراض ہے کہ کالی داس گپتا رضا نے کتاب ''غالب'' کی اشاعت کے پچاس برس بعد اس پر تنقید لکھی۔ اگر مصنف کی زندگی میں لکھی جاتی تو کوئی بات بھی تھی۔ یہ اعتراض درست نہیں۔ کسی بھی کتاب پر پچاس برس تو کیا، پانچ سو برس بعد بھی تنقید لکھی جاسکتی ہے، اور اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ اگر کسی مصنف کی زندگی ہی میں اُس کی کتابوں پر تنقید لکھنے کی شرط عائد کر دی جائے تو پھر تنقید کا فن ہی ختم ہو جائے گا۔ اہم کتابیں ہر دور میں اہلِ نقد کا موضوع بنتی ہیں۔ اُن کے حق میں بھی لکھا جاتا ہے اور خلاف بھی۔ اس کی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ کیا حافظ محمود شیرانی کی ''تنقید شعر العجم'' شبلی کی زندگی میں لکھی گئی تھی؟ کیا قاضی عبدالودود کی تنقید ''آبِ حیات'' محمد حسین آزاد کی زندگی میں لکھی گئی تھی؟ اگر یہ تنقیدیں نہ لکھی جاتیں تو آج ہم ''شعر العجم'' اور ''آبِ حیات'' کی بہت سی اغلاط سے بے خبر ہوتے۔ لیکن ان تنقیدوں سے ان دونوں کتابوں کی عظمت و اہمیت میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح کالی داس گپتا رضا کی تنقید سے مہر صاحب کی کتاب ''غالب'' کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔

دوسری اہم بات جس کو آپ نے نظر انداز کیا ہے، وہ یہ ہے کہ رضا صاحب کا موضوع، مولانا مہر کی کتاب ہے، خود مہر صاحب نہیں ہیں۔ انھوں نے ساری بحث کو اس کتاب تک محدود رکھا ہے، غالبیات سے متعلق مہر صاحب کے سارے کاموں کو پیش نظر نہیں رکھا۔ لہٰذا انھیں اس سے سروکار نہیں کہ مہر صاحب نے کسی خاص مسئلے میں کسی دوسری جگہ کیا لکھا ہے۔ اُن کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص کتاب ''غالب'' کا مطالعہ کرے، وہ اس کی اغلاط سے آگاہ ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ رضا صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں کتاب کی تعریف کی ہے اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد غالبیات میں جو اضافے ہوئے، مہر صاحب اُن سے بے خبر نہیں تھے، وہ چاہتے تو اپنی کتاب کو اپ ٹو ڈیٹ کر سکتے تھے۔

نرینہ سے محروم تھے۔ بیٹا، بہر حال بیٹا ہے، جائز یا ناجائز ہونے سے اُس کے وجود اور عدم وجود کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔

(۶) آپ کا یہ استدلال عجیب وغریب ہے کہ "مولانا نے کہیں سے دیکھ کر ہی سراج الدین احمد خاں سائل کا سالِ وفات ۱۸۴۳ء لکھا ہوگا۔ دیکھ کر لکھا ہو یا دل سے لکھا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ غلطی کا جواز پیش کرنا بذاتِ خود ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

(۷) نواب شمس الدین احمد خاں کی گرفتاری میں غالب کا ہرگز کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ حیرت ہے آپ رضا صاحب سے اس کی دلیل مانگ رہے ہیں۔ اس موضوع پر اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ جس کی نظر میں حیاتِ غالب سے متعلق تمام مآخذ و مصادر ہیں، وہ ہرگز دلیل طلب نہیں کرے گا۔

(۸) مہر صاحب نے شیخ نصیر الدینؒ کی عرفیت "میاں کالے صاحب" کی بجائے "کالے میاں" لکھی ہے جو نہیں لکھنی چاہیے تھی کیونکہ کسی مصنف کو کسی فرد کے نام یا عرفیت میں تبدیلی کا حق حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو غلطی پر ہے۔ آپ اس غلطی کا جواز اس غیر علمی انداز میں پیش کرتے ہیں: "مہر صاحب نے کالے میاں لکھ دیا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اُن کے لکھنے سے کالا گورا تو نہیں ہو جائے گا۔" — بہت فرق پڑتا ہے۔ کیا آپ "اسد اللہ غالب" کو "غالب اللہ" اور صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کو "تبسم غلام" لکھ سکتے ہیں؟

(۹) غالب کے اس جملے "کروڑا مل والی حویلی مجھ کو رہنے کو دی" سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ غالب نے اس حویلی میں رہائش اختیار کی۔ آپ کا یہ استدلال: ہوسکتا ہے، ماہ جولائی کے چند روز کروڑا مل کی حویلی میں گزارنے کے بعد میر شبراتی کے مکان میں منتقل ہو گئے ہوں"۔ ناقابلِ عمل قیاس آرائی ہے کہ تبدیلی مکان جیسا عمل صرف چند روز کے لیے ہو۔ رضا صاحب کا خیال درست ہے کیونکہ اُن کے موقف کے

خلاف کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

(۱۰) کلکتے میں غالب کی قیام گاہ کے تعین میں مولانا آزاد نے حافظے سے کام لیا تھا جب کہ مالک رام نے باقاعدہ تحقیق کی۔ کسی ایک کو دوسرے سے ثقاہت میں اعلیٰ وارفع بتانا بھی غیر علمی انداز ہے۔

(۱۱) مولانا مہر نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر محمد محسن کو محمد حسن لکھا ہے۔ کتابت کی غلطی ایک دو جگہ ہوسکتی ہے ہر جگہ نہیں۔ اس کا جواز پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

(۱۲) مولوی احمد علی کے بارے میں مولانا مہر نے مولانا آزاد کا بیان نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "اس سلسلے میں اگر مالک رام کا بیان درست بھی مان لیا جائے تو اس کے ذمہ دار مولانا آزاد ہیں نہ کہ مولانا مہر"۔ مولانا آزاد کے بیان کو درست سمجھ کر نقل کرنے والا بھی اُتنا ہی ذمہ دار ہے جتنے کہ مولانا آزاد۔ یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی کہ کسی غلط بات کو نقل کرنے والے کو معصوم تصور کر لیا جائے۔ مولانا مہر کو مولانا آزاد کا بیان نقل کرتے ہوئے دیکھ لینا چاہیے تھا کہ ہنگامہ کلکتہ کے وقت مولوی احمد علی پیدا بھی ہوئے تھے یا نہیں۔ مولانا آزاد کی ہر بات کو بلا تحقیق مان لینا، غیر تحقیقی اسلوب ہے اور پھر آپ کا یہ کہنا "اگر مالک رام کا بیان درست بھی مان لیا جائے۔۔۔۔۔" بھی حیرت ناک ہے۔ گویا آپ مالک رام کے بیان کو غلط ثابت کر سکتے ہیں۔ حیرت ہے کہ آپ نے اس بحث میں یہ دلیل کیوں نہیں دی، چونکہ مولانا آزاد، مالک رام سے ثقاہت میں ارفع ہیں، اس لیے وہی درست ہیں۔

(۱۳) غالب پر سکّے کے الزام والی بات مہر صاحب نے اگر عرشی صاحب کے حوالے سے لکھی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات کو درست سمجھتے ہیں۔ یہاں بھی آپ کا استدلال کمزور ہے کہ موردِ الزام عرشی صاحب کو ہونا چاہیے۔ حالانکہ عرشی صاحب کے ساتھ مہر صاحب بھی برابر کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اُنھوں نے عرشی صاحب کے بیان کو غلط

نہیں سمجھا۔

(۱۴) مرزا نصر اللہ بیگ کے مشاہرے کی رقم مولانا مہر نے غلط لکھی ہے۔ آپ کا یہ فرمانا درست نہیں کہ ''اگر رقم ہندسوں میں لکھی ہوتی تو شاید یہ غلطی نہ ہوتی''۔ حالانکہ غلطی ہمیشہ ہندسوں میں لکھی ہوئی عبارت سے ہوتی ہے، اسی لیے تو ہماری اکثر قدیم خصوصاً قلمی کتابوں میں سنین عبارت ہی میں لکھے جاتے تھے۔ ہندسوں میں اگر لکھے بھی جاتے تو اس کے ساتھ عبارت میں ضرور ہوتے تھے۔

(۱۵) نواب صدیق علی خان کے نام خط کے سلسلے میں آپ نے حالی کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے اور جس نے اس بیان کو درست سمجھ کر نقل کیا ہے، اُسے آپ نے بری الذمہ قرار دیا ہے۔

(۱۶) مولانا مہر نے لکھا ہے کہ: ''نواب یوسف علی خاں نے مستقل طور پر دو سو روپے ماہوار تنخواہ مقرر کر دی''۔ مولانا نے سو روپے کو دو سو روپے بنا دیا۔ یہ غلطی دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔ اس کو تسلیم کرنا چاہیے نہ کہ یہ عذر پیش کرنا چاہیے کہ مولانا مہر کے ذہن میں سو، دو سو اور ڈھائی سو کے عدد سما گئے تھے، اس لیے اُنھوں نے دو سو روپے لکھ دیا۔ ذہن میں سمانے کی بھی خوب رہی۔

(۱۷) وفات کے وقت غالب پر آٹھ سو روپے کا جو قرض تھا، اُس میں سے چھ سو روپے نواب کلب علی خاں نے بھجوا دیے تھے۔ آپ اس کے لیے رضا صاحب سے حوالہ مانگ رہے ہیں۔ مولانا مہر کے دفاع میں مضمون لکھنے والے کو ایک معروف واقعے کے لیے حوالہ مانگنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ یہ بات آپ کو ہر اُس تحریر میں ملے گی جو کلب علی خاں اور غالب کے تعلق سے لکھی گئی ہے۔

(۱۸) یہ طے شدہ امر ہے کہ غالب کی غزل (اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے) ۱۸۵۷ء سے پہلے کی ہے۔ اسے ۱۸۵۷ء کی تباہی و بربادی کا نوحہ بتانا غلط ہے۔ مولانا مہر کے جملے کی داد دینے کی ضرورت تو اُس

وقت ہوتی جب وہ صحیح بات کہہ رہے ہوتے۔ ایک غلط بات کتنے ہی خوب صورت انداز میں کیوں نہ کہی جائے، وہ غلط ہی رہتی ہے۔ آپ کا یہ استدلال بے حد کمزور ہے کہ اس غزل میں چونکہ ۱۸۵۷ء کے حالات کی پیش گوئی کی گئی ہے، اس لیے مولانا مہر نے جو کچھ لکھا ہے، وہ درست ہے۔ غالب شاعر تھے، نجومی نہیں تھے جو پیش گوئیاں کرتے۔

(۱۹) آپ فرماتے ہیں: ''قادر نامہ کے تصنیفِ غالب ہونے کے متعلق اگر مولانا کو کلام تھا تو یہ اعتراض کی بات نہیں۔ یہ اُن کی ذاتی رائے تھی جس پر کسی کو قدغن لگانے کا حق نہیں''۔ مسلّمات کے سلسلے میں ذاتی رائے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ جس کتاب کے دو ایڈیشن غالب کی زندگی میں شائع ہو چکے ہوں، اُسے تصنیفِ غالب تسلیم نہ کرنا، حیرت ناک ہے۔ اس کو ذاتی رائے نہیں لاعلمی کہا جائے گا۔ جب مولانا مہر نے بعد میں اپنی اس غلطی کو تسلیم کر لیا تھا تو پھر اس کا جواز پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کتاب ''غالب'' میں یہ غلطی موجود ہے اور اس کی نشان دہی برحق ہے۔

(۲۰) مولانا مہر نے قطعۂ تاریخ وفات غالب از سالک کے ایک مصرعے میں ''اون'' کی بجائے ''اُن'' لکھا ہے، اس بنا پر حرف واؤ کے عدد کم ہو جانے سے مطلوبہ سنہ (۱۲۸۵ھ) برآمد نہیں ہوتا۔ رضا صاحب نے اس غلطی کی نشان دہی کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مطبع فاروقی دہلی اور شیخ مبارک علی کے شائع کردہ ایڈیشنوں میں شعر اُسی طرح نقل ہوا ہے جس طرح مہر صاحب نے لکھا ہے۔ لہٰذا

''ثابت ہوا کہ یہ غلطی شروع دن سے چلی آ رہی ہے۔ مولانا کا دامن اس سے کلیتہً پاک ہے۔ وہ تو محض ناقل ہیں اور نقل میں کوئی خامی نہیں''۔

آپ کے اس فرمان سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولانا عالم و محقق کی بجائے محض ناقل تھے جو بغیر

سوچے سمجھے دوسروں کی عبارتیں نقل کردیتے تھے۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی مادہ تاریخ نقل کیا جاتا ہے تو اُس کے اعداد کی جانچ کرلی جاتی ہے۔ جانچ کے بغیر نقل کرنا درست نہیں۔ لہٰذا مولانا سے غلطی ہوئی جسے تسلیم کرلینا چاہیے۔ جواز پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۲۱) غالب نے دعویٰ کیا ہے کہ ''دستنبو'' میں کوئی عربی لفظ نہیں آیا۔ آپ فرماتے ہیں: ''یہی بات مولانا نے اپنے لفظوں میں کہہ دی تھی تو وہ موردِ الزام کیوں، غالب کیوں نہیں''۔ غلطی دونوں کی ہے، غالب نے غلط دعویٰ کیا اور مولانا مہر نے اُسے صحیح تسلیم کرکے نقل کردیا۔ بحیثیت محقق اُن کا فرض تھا کہ وہ ''دستنبو'' کو دیکھ کر یہ اطمینان کرلیتے کہ غالب کا دعویٰ درست ہے یا نہیں۔

(۲۲) مولانا مہر کا قول ہے کہ قاطع برہان (نہ کہ برہان قاطع، جیسا کہ آپ نے لکھا ہے) کے جواب میں پہلی کتاب ''محرق قاطع برہان'' لکھی گئی۔ رضا صاحب نے اس کی تصحیح کی ہے اور بتایا ہے کہ پہلی کتاب جو لکھی گئی وہ ''قاطع القاطع'' ہے۔ البتہ ''محرق قاطع برہان'' سب سے پہلے چھپی۔ آپ فرماتے ہیں: ''اگر سب سے پہلے چھپنے کے حوالے سے مولانا نے اِسے سب سے پہلی کتاب کہہ دیا تو یہ کون سی جائے اعتراض ہے''۔ کسی کتاب کا پہلے لکھا جانا اور پہلے چھپنا دو بالکل مختلف باتیں ہیں۔ ان دونوں میں امتیاز کرنا، محقق کا فرض ہے۔ ایسا نہ کرنا، حقیقت کے خلاف ہوگا۔

(۲۳) ''غالب'' ص ۲۶۱ پر مولانا مہر نے عبدالباری آسی کی شرح دیوان غالب سے جو سات اشعار نقل کیے ہیں، رضا صاحب کا کہنا ہے کہ ان میں سے کوئی شعر بھی غالب کا نہیں ہے اس بیان پر آپ نے غیر ضروری بحث کی ہے کہ رضا صاحب نے مولانا کے انتخاب کو چیلنج کیا ہے جب کہ انھوں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ غالب کے اشعار نہیں ہیں اور بالکل درست کہا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ آپ کے سامنے تمام مصادر نہیں ہیں۔ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ عبدالباری آسی نے شرح کلام غالب میں

غالب کا جتنا نو دریافت کلام درج کیا ہے، وہ سارے کا سارا جعلی ہے اور خود آسی کی تصنیف ہے۔ آپ مولانا عرشی کی سند پیش کرتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنے مرتبہ دیوان غالب میں ان اشعار کو شامل کرکے غالب سے ان اشعار کی نسبت کو محقق کردیا ہے۔ مگر افسوس آپ نے دیوان غالب، نسخۂ عرشی کا پہلا ایڈیشن دیکھا، دوسرا نہیں دیکھا جس میں سے مذکورہ تمام اشعار ہی کو نہیں، اُن تمام غزلوں کو بھی خارج کردیا ہے جو شرح دیوان غالب از آسی سے لی گئی تھیں۔ یہ دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں انجمن ترقی اردو ہند، دہلی نے شائع کیا تھا۔ اس کے مقدمے میں عرشی صاحب لکھتے ہیں:

''رہیں آسی مرحوم کی غالب کے نام سے شائع کردہ غزلیں تو اُنھیں قطعی طور پر کلامِ غالب نہیں کہا جاسکتا، اس لیے انھیں خارج کردیا گیا ہے''۔ (ص ۷۶)

جب مولانا عرشی کے مرتبہ دیوان غالب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو یہ بات منظرِ عام پر آئی کہ آسی نے جعل سازی کی تھی۔ جلیل قدوائی جن کے سامنے یہ جعل سازی ہوئی تھی، اُنھوں نے اس راز سے پردہ اُٹھایا۔ اور پھر ۱۹۶۵ء میں اکبر علی خاں عرشی زادہ نے جب ''ضمیمہ نسخۂ عرشی'' شائع کیا تو اس میں لکھا کہ شرح کلام غالب میں شامل غالب کی نو دریافت غزلیں خود آسی کی تصنیف ہیں۔ افسوس کہ یہ ضمیمہ بھی آپ کی نظر سے نہیں گزرا۔

خط بہت طویل ہوگیا ہے۔ بے حد معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ کا بہت وقت ضائع کیا۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۱۳۔۷۔۲۰۰۰ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۵۳)

۴۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

مسلکہ خط [۲۵۶] میں نے ۱۲۔۱۳ دن پہلے لکھا تھا،مگر اس خیال سے پوسٹ نہیں کیا تھا کہ کہیں آپ کے لیے اس کا مطالعہ ناگوار خاطر نہ ہو۔چند روز قبل آپ سے فون پر بات ہوئی تو میں نے اس خط کا ذکر کیا اور آپ نے از رہِ کرم فرمایا کہ میں یہ خط آپ کو ضرور بھجوادوں۔

قصہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ اکثر قریبی لوگ بھی،کسی غلطی کی نشان دہی پر چراغ پا ہو جاتے ہیں۔اور وہ کسی قیمت پر یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ غلطی کی نشان دہی کرنے والا کسی منفی مقصد سے ایسا نہیں کرتا۔میری دلی خواہش ہے کہ آپ کے نام سے جو تحریر شائع ہو،وہ ایسی ہو کہ اُس پر کوئی انگلی نہ رکھ سکے۔امید ہے آپ میرے مسلکہ خط کو پڑھ کر بے مزہ نہیں ہوں گے۔

ادارۂ یادگار غالب کی طرف سے غالب پر کتابیں شائع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔پانچ چھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور تقریباً ایک درجن کتابیں طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ادارہ یادگارِ غالبؔ سے جو کتابیں شائع کی گئی ہیں،کیا وہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی تھیں؟اگر نہیں تو لکھیے میں بھیج دوں گا۔میری خواہش ہے کہ مولانا غلام رسول مہر کے غالب سے متعلق مقالات کو بھی ایک یا دو جلدوں میں شائع کر دیا جائے۔ظاہر ہے کہ یہ کام آپ کے تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔کیا ہی اچھا ہو اگر آپ غالب سے متعلق مولانا کے تمام مقالات کو مرتب فرما دیں۔

مولانا کی کتاب ''غالب'' کا نیا ایڈیشن بھی شائع ہونا چاہیے۔اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

مسلکہ خط کے بارے میں آپ کے تاثرات جاننے کا مشتاق ہوں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۶۔۷۔۲۰۰۰ء

لاہور

(۲۵۴)

۴۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

آپ نے شاید خط نہ لکھنے کی قسم کھالی ہے۔اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مولانا مہر سے متعلق میرے خط کا اتنا شدید ردِ عمل ہوگا،تو میں کبھی وہ خط لکھ کر آپ کے التفات اور اپنے ذہنی سکون سے محروم نہ ہوتا۔میں نے تو فون پر آپ سے اجازت لے کر خط لکھا تھا اور باتوں کو نظر انداز کیجیے،مگر اس کی تو داد دیجیے کہ میں نے خاصا وقت صرف کر کے یہ خط لکھا تھا۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے آپ کے اور اقبال احمد فاروقی صاحب [۲۵۷] کے نام خطوط بھیجے ہیں۔یہ اس خط کے ساتھ مسلک ہیں۔احتیاطاً رجسٹری سے خط بھیج رہا ہوں۔ان کی وصولی کی اطلاع ڈاکٹر صاحب کو تو آپ دیں گے ہی،اگر زحمت نہ ہو تو مجھے بھی مطلع فرمایئے تا کہ یہ اطمینان ہو کہ خط آپ کو مل گئے۔

دیوان غالب [۲۵۸] کا قضیہ ختم ہونے ہی میں نہیں آتا۔اب سید قدرت نقوی صاحب نے بھی ایک کتابچہ چھپوا دیا ہے۔کیا یہ آپ کی نظر سے گزرا ہے؟

خطاطی سے متعلق بعض نادر چیزیں مجھے ملی ہیں۔کچھ مخطوطات،کچھ وصلیاں۔ان میں عہد عالمگیری کے مشہور خطاط زریں رقم کی بھی ایک وصلی ہے۔ایسی خوبصورت ہے کہ دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔کبھی آپ کراچی تشریف لائیں گے تو ان نوادر کو آپ کے ملاحظے کے لیے پیش کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۱۳۔۱۰۔۲۰۰۰ء
لاہور

(۲۵۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا خوبصورت عید کارڈ ملا۔ بے حد ممنون ہوں کہ اس ساعتِ سعید میں آپ نے مجھے یاد رکھا۔ میری دلی دعا ہے کہ آپ کو اور آپ کے تمام متعلقین کو آنے والی بے شمار عیدوں کی خوشیاں حاصل ہوں۔ اگرچہ نیا سال اور نیا ہزاریہ ہمارا نہیں ہے، مگر ہماری زندگی انھیں کے حلقۂ اثر میں گزرتی ہے۔ لہٰذا ان دونوں کی بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

آج کل لاہور میں بہت سردی ہوگی۔ اس کے تصور ہی سے میں کپکپانے لگتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہاں سردی برائے نام ہے اور خاصی خوشگوار ہے۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

۹-۱-۲۰۰۱ء

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۵۶)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ سے دو مرتبہ فون پر بات ہوئی اور دونوں مرتبہ میں ایک ضروری بات بھول گیا۔ میں نے گزارش کی تھی کہ مولانا مہر مرحوم کے غالب سے متعلق تمام مضامین کو کتابی صورت میں مرتب کر دیجیے۔ یہ کتاب ادارۂ یادگار غالب سے شائع کی جائے گی۔ امید ہے آپ جلد توجہ فرمائیں گے۔ اس وقت ادارے کے وسائل ایسے ہیں کہ کتاب فوری طور پر شائع کی جا سکے۔ آیندہ خدا معلوم کیا صورت ہو۔ اس لیے اس کام میں عجلت ضروری ہے۔

پرسوں رات شیخ راشد صاحب تشریف لائے تھے۔ میں نے انھیں آپ کے لیے تیرہ (۱۳)[۲۵۹] کتابیں دی ہیں۔ خدا کرے یہ آپ کو پسند آئیں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹-۳-۲۰۰۱ء

لاہور

(۲۵۷)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲ اگست کل کی ڈاک سے ملا۔ یہ خط بیرنگ تھا۔ دو روپے والا لفافہ تھا جس پر مزید دو روپے کے ٹکٹ لگانا آپ بھول گئے۔ بیرنگ ڈاک عموماً تاخیر سے ملتی ہے۔ اس سے پہلے آپ کا کوئی خط نہیں ملا، ورنہ میں جواب ضرور دیتا۔ ممکن ہے وہ بھی بیرنگ ہو۔ ڈاکیہ ایسے وقت آیا ہو جب میں گھر پر موجود نہ ہوں اور وہ خط واپس لے گیا ہو۔ بیرنگ ڈاک صرف ایک دفعہ آتی ہے۔ اگر گھر پر کوئی موجود نہ ہو تو پھر وہ دوبارہ نہیں آتی۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کا پوسٹ کارڈ مل گیا۔

آپ نے ایک ہی سانس میں اتنے کام لکھ ڈالے ہیں کہ انھیں انجام دینے کے لیے عمرِ نوح[۲۶۰] نہیں تو عمر پسر نوح درکار ہوگی (وہ ناخلف بھی کئی سو برس کا تھا) بہر حال میں کوشش کروں گا۔

فن تاریخ گوئی[۲۶۱] پر میرے پاس دو چار کتابیں ہیں، ان میں سے بیشتر آپ نے دیکھی ہوں گی۔ ویسے یہ موضوع بڑا وسیع ہے۔ خط کتابت سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ عجلت میں یہ کام انجام نہ دیا جائے تو بہتر ہے۔ حامد حسن قادری مرحوم کی جو کتابیں آپ کو بھیج چکا ہوں، ان کے علاوہ میرے پاس کوئی کتاب نہیں ہے، ورنہ ضرور پیش کر دیتا۔ اس کام میں مدد ایک ہی طریقے سے ہو سکتی ہے کہ آپ نے جو فہرست بنائی ہے، وہ بھجوا دیجیے۔ جو کتابیں آپ کی فہرست میں نہیں ہوں گی، اُن کے کوائف لکھ بھیجوں گا۔

وفیات والا مضمون[۲۶۲] قومی زبان میں ضرور شائع ہوگا۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے یہ اب تک شائع نہیں ہو سکا۔ آپ اطمینان رکھیے۔

اردو بورڈ کی ڈکشنری کی قیمت پانچ سو روپے ہے۔ یہ آدھی قیمت میں مل جائے گی۔ ڈاک میں گم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ راشد شیخ صاحب سے کہیے کہ اب کے وہ کراچی آئیں تو مجھ سے رابطہ کریں۔ ان کے ہاتھ بھجوا دوں گا۔ یا پھر کوئی اور آنے جانے والا مل گیا تو

بھیج دوں گا۔

میرے پاس تاریخ گوئی ۲۶۳ پر ایک نادر کتاب ہے۔ جو بازار میں فروخت کے لیے نہیں آئی۔ مصنفہ تقی رضا بلگرامی۔ اس کا ایک نسخہ بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ آپ کی دلچسپی کی چار اور کتابیں بھی ہیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۱۴۔۸۔۲۰۰۱ء

(۲۵۸)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ اور فہرست کتب مل گئی تھی۔ میں اس انتظار میں تھا کہ انجمن ترقی اردو میں موجود، اس موضوع سے متعلق کتابوں کی فہرست مل جائے تو اُس کے ساتھ ہی خط کا جواب لکھوں۔ مگر تا حال یہ فہرست نہیں ملی، ان شاءاللہ چند روز میں مل جائے گی۔

میں نے آپ کی مرتبہ فہرست دیکھی۔ معاف کیجیے گا یہ نہایت گمراہ کن فہرست ۲۶۴ ہے۔ آپ نے اس میں متعدد ایسی کتابیں شامل کر لی ہیں جن کا تاریخ گوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ آثار قدیمہ (کتبات وغیرہ) بالکل جداگانہ نوعیت کا علم ہے۔ اس کا تاریخ گوئی سے کیا تعلق؟ اور اگر ایسی کتابوں کو شامل کرنا تھا تو پھر درجنوں دیگر کتابوں کو کیوں نظر انداز کر دیا۔ جنتری اور مطابقت سنین کا فن بھی بالکل مختلف نوعیت کا ہے۔ اس کا تاریخ گوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ حد تو یہ ہے کہ آپ نے دہلی کی عمارتوں وغیرہ سے متعلق کتابوں کو بھی اسی زمرے میں شامل کر لیا ہے جب کہ ایسی متعدد کتابیں اور بھی ہیں، انھیں کیوں نظر انداز کیا؟ متعدد دیوان بھی آپ کی فہرست میں ہیں۔ کلاسیکی شعرا کے دواوین میں عموماً تاریخیں ہوتی تھیں۔ میں کم از کم ایک ہزار دیوانوں کی نشان دہی کر سکتا ہوں جو آپ چاہیں تو اپنی فہرست میں شامل کر سکتے ہیں۔ تاریخ اور تاریخ گوئی بالکل دو مختلف چیزیں ہیں۔ اس لیے میری گزارش

ہے کہ آپ یہ فہرست دوبارہ مرتب فرمائیں اور اس میں صرف مندرجۂ ذیل نوعیت کی کتابیں شامل کریں۔

(۱) وہ کتابیں جو تاریخ گوئی کے فن کے بارے میں ہیں۔
(۲) وہ کتابیں جن میں صرف تاریخ گو شاعروں کا تذکرہ ہے۔ یا فن تاریخ گوئی کی تاریخ ہے۔
(۳) وہ کتابیں جن میں شروع سے آخر تک مادہ ہائے تاریخ (منظوم یا منثور) شامل کیے گئے ہیں۔

باقی تمام کتابیں اس دائرے سے باہر رکھیے۔

آپ کی مرتبہ ۲۰۰۰ء کے مرحومین کی فہرست جلد ہی قومی زبان میں بالاقساط شائع ہو جائے گی۔ بعض ناگزیر موانع کی وجہ سے اب تک اس کی اشاعت التوا میں رہی۔ معذرت خواہ ہوں۔

اگلے چند ہفتوں میں اسلام آباد جانے کا پروگرام ہے۔ وہاں سے لازماً لاہور بھی آؤں گا۔ تب ان شاءاللہ آپ سے ملاقات کی مسرّت حاصل کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

(۲۵۹)

۳۔ڈی ۲۶/۹ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

انجمن ترقی اردو کے کتب خانۂ خاص میں تاریخ گوئی سے متعلق جو کتابیں ہیں، اُن کی فہرست منسلک ہے۔ اس کے دوسری جانب میرے کتب خانے کی کچھ کتابوں کی تفصیلات بھی ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو آپ کی فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ کسری منہاس صاحب نے اپنے مآخذ کی فہرست بنائی تھی نہ کہ تاریخ گوئی سے متعلق کتابوں کی۔ ظاہر ہے اُن کے مآخذ

میں دیوان بھی شامل تھے اور بعض ایسی کتابیں بھی جو براہِ راست تاریخ گوئی سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بہر حال اب آپ فہرست موضوع کے دائرے کے اندر مرتب کیجے۔

راشد شیخ صاحب جس روز لاہور جانے والے تھے، اُس سے ایک روز پہلے انھوں نے مجھے فون کیا کہ لغت لینے آرہا ہوں۔ میں نے کہا، حضرت آپ پہلے سے بتاتے تو میں منگوا رکھتا۔ پھر انھیں میں نے بتایا کہ وہ براہ راست اردو ڈکشنری بورڈ سے حاصل کرلیں۔ انھوں نے یقین دلایا کہ وہ لغت لے کر ہی لاہور جائیں گے۔ معلوم نہیں اُنھیں اس کا وقت ملا یا نہیں۔ یہ تو آپ کا خط آنے پر ہی معلوم ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۹-۹-۲۰۰۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

مولانا مہر کے غالب سے متعلق مقالات کا کیا ہوا۔ میں اس وقت اِس پوزیشن میں ہوں کہ کتاب چھپوا سکوں۔ آیندہ کا حال خدا جانتا ہے۔

م خواجہ

(۲۶۰)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

لاہور مختصر وقت کے لیے آتا ہوں، اس کے باوجود کوشش ہوتی ہے کہ خاص خاص کرم فرماؤں سے ملاقات کرلوں۔ آپ کا دولت خانہ شہر سے اتنی دور ہے کہ وہاں تک پہنچنا خاصا مشکل ہے، لیکن طلب صادق رہنما ہو تو ایسے مرحلے آسان ہو جاتے ہیں۔ افسوس اس کا ہے کہ میں حسبِ خواہش وقت نہ دے سکا،[۶۵] اور آپ کے کتب خانے سے استفادہ نہ کرسکا۔ عزیزی محبوب احمد سلمہ سے ملاقات نہ ہونے کا بھی افسوس ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے بھی شہر سے باہر ایک جنگل میں پڑاؤ ڈالا ہے۔[۶۶] وہاں بھی

حاضری دی۔ ایک گھنٹہ آنے میں اور ایک گھنٹہ جانے میں صرف ہوا۔

دوران گفتگو آپ سے طے پایا تھا کہ

(۱) مولانا مہر مرحوم کی شرح دیوان غالب میں اضافوں پر آپ ایک مضمون لکھ دیں گے۔ صورت یہ ہوگی:

الف : پہلے متعلقہ شعر

ب : پھر مطبوعہ شرح

ج : پھر اضافہ

یہ مضمون جلد تیار ہو جائے تو اسے زیر ترتیب ''غالب'' میں شامل کرلوں گا۔

(۲) مولانا مرحوم کی وہ ڈائری جس میں نثر زیادہ ہے، اُسے بھی آپ نقل کرادیں گے۔ اس کے شروع میں آپ ایک وضاحتی نوٹ لکھ دیجے تاکہ معلوم ہو کہ یہ ڈائری کس طرح لکھی گئی۔

آپ کے ہاں دیمک کا اندیشہ ہے۔ آپ نے بعض ضائع شدہ کتابیں بھی دکھائی تھیں۔ ازرہ کرم اس معاملے میں ضروری کارروائی فوراً کیجے۔ سب سے پہلے تو دیمک سے محفوظ رہنے کا عمل ہونا چاہیے۔ اس قسم کے ادارے جگہ جگہ موجود ہیں جو مکان کی بنیادوں میں ڈرلنگ کر کے ایک دوا ڈال دیتے ہیں جو دس برس تک دیمک کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔ اس کے اخراجات عموماً دو ہزار روپے کے اندر ہوتے ہیں۔ دوسرا اور ضروری کام یہ ہونا چاہیے کہ ہر چھٹے مہینے کتابوں کو شیلفوں سے نکال کر ان کی صفائی کرنی چاہیے۔ آپ کے پاس ماشاءاللہ زمین خاصی ہے۔ ایک اور کمرہ بنوا لیجے اور کتابوں کو کھلا کھلا رکھیے۔ آپ کے شیلفوں میں کتابیں ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی ہیں۔ اس سے وہ کیڑا پیدا ہوتا ہے جو کتابوں کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو گیہوں سے گھُن۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹-۱۱-۲۰۰۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۶۱)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

آج ہی ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کا ایک لفافہ موصول ہوا تھا۔اس میں ایک خط آپ کے نام کا اور ایک پیرزادہ صاحب ۷۶ء کے نام کا تھا۔یہ دونوں خط ایک لفافے میں رکھ دیے تھے۔پوسٹ کرنے کے لیے بھیجنے ہی والا تھا کہ ڈاک آ گئی۔اس میں آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۷ نومبر بھی تھا۔اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔

شرح غالب والا کام اگر آپ جلد کر دیں تو بہت اچھا ہو۔میں اسے زیر ترتیب شمارے ہی میں شامل کر لوں گا۔

"قومی زبان" کے لیے میں نے کہہ دیا ہے کہ اکتوبر ۲۰۰۱ء کے پانچ اور نومبر ۹۸ و دسمبر ۲۰۰۰ء کا ایک ایک شمارہ آپ کو رجسٹری سے بھیج دیا جائے۔رسالہ "اردو" کے شمارے بعد میں بھجواؤں گا۔ایک بات شاید میں آپ کو بتانی بھول گیا کہ یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء سے میں نے انجمن ترقی اردو سے قطع تعلق کر لیا ہے۔وجہ یہ ہے کہ اب بیگار مجھ سے نہیں ہوتی۔دوسرے جو وقت میں انجمن کے کاموں پر صرف کرتا تھا، بہتر کاموں پر صرف کروں گا۔میں نے متعلقہ لوگوں سے کہہ دیا ہے کہ قومی زبان کی مجلس ادارت سے بھی میرا نام خارج کر دیا جائے۔شاکر کنڈان ۶۸ء کو قومی زبان آپ خود ہی بھیج دیجیے گا۔

قومی زبان کے دفتر میں آپ کے نام کا کوئی خط نہیں آیا۔اس کی توقع بھی نہ رکھیے۔ان معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ویسے زبانی ردعمل معلوم ہوا ہے۔کہا جاتا ہے کہ آپ نے گمنام قبروں کا ڈھیر لگا دیا ہے۔جن لوگوں کی تاریخ ہائے وفات آپ نے جمع کی ہیں، ان میں دس فی صد بھی ایسے لوگ نہیں ہیں، جن کی کوئی اہمیت ہو۔اس قسم کا کام ہمیشہ انتخابی ہونا چاہیے اور کسی ایک طبقے تک محدود۔ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ تو میونسپلٹی کا اموات کا رجسٹر آپ نے چھاپ دیا۔اگلی مرتبہ پیدائش کا رجسٹر بھی چھاپ دیجیے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے بارے میں میرے پاس کوئی خاص چیز نہیں ہے۔حیدر آباد دکن سے متعلق کئی کتابوں میں اُن کا حال ہے۔حال ہی میں شاہ بلیغ الدین کی ضخیم تصنیف "تذکرہ عثمانین" ۶۹ء شائع ہوئی ہے۔اُس میں ۱۷۔۱۸ صفحات کے حالات ہیں۔ایک مرتبہ کراچی

کے ایک رسالے "ارمغان" ۷۰ء میں بھی اُن کے بہت سے خطوط شائع ہوئے تھے۔

میں مذہبی رسالے نہیں رکھتا۔اشاعت السنہ ۷۱ء کا تو میں نے نام بھی نہیں سنا۔

مولانا مہر کے غالب سے متعلق مضامین آپ مرتب کر دیجیے۔انھیں ادارۂ یادگار غالب کی طرف سے شائع کیا جائے گا۔مگر یہ دیکھ لیجیے کہ کہیں فرزندانِ ناہنجار ۷۲ء کوئی جھگڑا کھڑا نہ کر دیں۔اگر وہ اس کتاب کی تحریری اجازت (برائے اشاعت) دے دیں تو اُنھیں تین ہزار روپے معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۰۔۱۱۔۲۰۰۱ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

(۲۶۲)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

عید سے ایک دن پہلے آپ کا خوبصورت عید کارڈ ملا اور پھر عین عید کے روز آپ نے فون کر کے، عید کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔خدا آپ کو خوش رکھے کہ آپ اپنے نیاز مندوں کو خوش رکھتے ہیں۔عید کارڈ کے ساتھ کتب خانہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کی فہرست بھی ملی۔اس کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔

آپ کے مضمون "نقد غالب" ۷۳ء میں ایک جگہ مجھے شک ہے کہ کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ص ۹ کے آخری اندراج اور اس کے بعد کے اندراج میں کچھ کمی محسوس ہوتی ہے۔ازرہ کرم اس پر ایک نظر ڈال لیجے۔

شرح غالب کے اضافوں کا کام بہت ضروری ہے۔آپ ہر حالت میں اس کے لیے وقت نکالیے اور اُسے مکمل کیجیے۔

لاہور سے جعفر بلوچ ۷۴ء کا خط آیا ہے کہ امجد علوی صاحب مولانا مہر کے غالب سے متعلق مضامین آپ کے ذریعے چھپوانا چاہتے ہیں۔میں نے اُنھیں جواب میں لکھا ہے:

"میں تو خود اس کا خواہش مند ہوں اور ادارۂ یادگار غالب کی طرف سے پیشکش بھی

کرچکاہوں۔مگر امجد علوی توجہ نہیں کرتے۔میں نے محمد عالم مختار حق صاحب کو وسیلہ بنایا تھا۔آپ اُن سے کہیے صرف اجازت نامہ لکھ دیں۔ادارہ یادگارِ غالب کی طرف سے کتاب کی اشاعت کے بعد،بطور حق تصنیف پانچ ہزار روپے پیش کیے جائیں گے۔میں یہ مضامین محمد عالم مختار حق صاحب سے مرتب کراؤں گا۔وجہ یہ ہے کہ اُن کے پاس بعض مقالات کے اصل مسودات ہیں جو متن کی صحت کے لیے بہت اہم ہیں۔ایک دو مقالات جو میں نے مولانائے مرحوم سے لکھوائے تھے،اُن کے مسودات میرے پاس ہیں۔میں نے سنا ہے کہ امجد صاحب نے مقالات کو کمپوز کرالیا ہے۔اگر یہ کمپوزنگ اشاعت کے لائق ہوا اور اس کی تصدیق محمد عالم مختار حق صاحب کردیں تو یہ کمپوزنگ بھی ادارہ لے لے گا اور اس پر جو اخراجات اُٹھے ہیں،وہ ادا کردے گا''۔

دیکھیے جعفر بلوچ صاحب اس خط کا کیا جواب دیتے ہیں۔

مولانا مہر کی ڈائری آپ مرتب فرما دیجیے۔اس کی اشاعت کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔آپ نے بعض مذہبی رسائل کے شماروں کے بارے میں لکھا ہے۔اطلاعاً عرض ہے کہ میرے پاس صرف ادبی رسائل ہیں۔مذہبی رسائل جمع کرنا بہت مشکل کام ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۵۔۱۲۔۲۰۰۱ء
لاہور

(۲۶۳)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ سے کوئی رابطہ نہیں۔میں تو ادھر خاصا پریشان رہا۔۲۹ مئی کو یکایک طبیعت بگڑی،اور عجیب عارضہ لاحق ہوا کہ پیشاب بند ہوگیا۔فوراً اسپتال پہنچا۔اُنھوں نے داخل کرلیا۔گیارہ دن وہاں رہا۔آپریشن کے مرحلے سے گزرا۔اس کے بعد ۲۴ روز تک میں آرام کے لیے سمندر کے کنارے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ رہا۔۳ رجولائی کو پوری

طرح صحت یاب ہوکر گھر واپس آیا۔جسمانی کمزوری ابھی ہے،مگر ان شاءاللہ اُس پر قابو پالوں گا۔چند روز سے معمول کے مطابق اپنے کاموں میں مصروف ہوں۔

ادھر ادارۂ یادگارِ غالب کی طرف سے ہم نے خاصی کتابیں شائع کی ہیں۔فہرست بھیج رہا ہوں۔اس سے آپ کو اندازہ ہوگا۔اب ایسی کتابیں شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو عام طور پر دستیاب نہیں ہیں،سب سے زیادہ توجہ اس پر دی جاتی ہے کہ متن بالکل درست ہو۔ظاہر ہے کہ یہ کام آپ کے تعاون کے بغیر نہیں ہوسکتا۔کیا ہی اچھا ہو اگر آپ ادارے کی کتابوں کی پروف ریڈنگ کے لیے کچھ وقت نکال سکیں۔عبدالباری آسی نے غالب کی دو شرحیں لکھی تھیں۔ایک متداول دیوان کی اور دوسری غیر متداول کلام کی ۲۷۵۔ان کی کمپوزنگ کرالی گئی ہے۔دونوں کے تقریباً ایک ہزار صفحات ہیں۔اگر آپ ان کی پروف ریڈنگ کردیں تو بڑا کرم ہوگا۔آپ کا جواب آتے ہی مسودہ اور کمپوزنگ ارسال خدمت ہوگی۔

ادارے کی طرف سے اس کام کا معاوضہ پانچ روپے صفحہ ہے۔لیکن آپ کا کام کچھ زیادہ ہوگا۔شرحوں میں شامل کلام کو نسخۂ عرشی (طبع ثانی مجلس ترقی ادب لاہور) سے بھی ملانا ہوگا نیز کتابت وغیرہ کی جو غلطیاں اصل میں ہیں،اُن کو بھی دور کرنا ہوگا۔ان کاموں کا الگ سے معاوضہ پانچ روپے صفحہ ہوگا۔گویا پورے کام کا آپ کو دس روپے فی صفحہ معاوضہ ملے گا۔کتاب میں آپ کا نام بھی دیا جائے گا۔اس طرح! ''فی تدوین،محمد عالم مختار حق''۔لیکن یہ معاوضہ آپ کے کام کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔اصل چیز تو یہ ہے کہ ادارے کو آپ کا تعاون حاصل ہوجائے گا۔

فہرستِ کتب کو دیکھیے۔یاد پڑتا ہے کچھ کتابیں میں نے آپ کو بھیجی تھیں۔باقی بھی اعزازی طور پر بھیجی جاسکتی ہیں۔مطلوبہ کتابوں کے نام لکھ بھیجیے۔ستمبر میں لاہور آنے کا پروگرام ہے۔تب مہر صاحب مرحوم کے صاحب زادے سے مل کر ''غالبیاتِ مہر'' کا معاملہ طے کروں گا۔

آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

عزیزی محبوب عالم سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا خیر اندیش

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

مشفق خواجہ
۶۔۸۔۲۰۰۲ء

(۲۶۴)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰۸

مکرمی و محترمی۔ سلام مسنون۔

بہت اچھا ہوا کہ رات آپ کا فون آ گیا۔ آج سب سے پہلا کام یہ کر رہا ہوں کہ دونوں شرحوں کی کمپوزنگ ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ وہ خط جو میں نے چند روز پہلے لکھا تھا، امید ہے آپ کو مل گیا ہوگا۔ معاوضے وغیرہ کے بارے میں اُس میں تفصیلاً لکھا ہے۔

ادارے کے پیشِ نظر املا کا جو طریق کار رہتا ہے، اُس کی تفصیل منسلک ہے۔ اگرچہ ان تمام امور کا آپ خیال رکھتے ہیں، تاہم یہ آپ کے پیشِ نظر رہے تو اچھا ہے۔ یہ بہت اچھا ہے کہ آپ کے پاس دونوں شرحیں موجود ہیں۔ اب ان کے فوٹو اسٹیٹ بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ میں دونوں کے سرورق کے فوٹو اسٹیٹ بھیج رہا ہوں۔ دیوانِ غالب کی شرح کی کمپوزنگ اِس کے دوسرے ایڈیشن سے کرائی گئی ہے۔ احتیاطاً پہلے ایڈیشن کے سرورق کا عکس بھی منسلک ہے۔

یہ کام اگر آپ اپنی پہلی فرصت میں انجام دے سکیں تو بے حد کرم ہوگا۔ جو کام مکمل ہو جائے وہ فوراً بھجوا دیجے تا کہ تصحیح کا کام ساتھ ساتھ کرایا جا سکے۔

یہ کمپوزنگ دو پیکٹوں میں بھیجی جا رہی ہے۔ ازرہ کرم ان پیکٹوں کی وصولی سے مطلع فرمایئے۔

ادارۂ یادگارِ غالب کی فہرستِ کتب الگ لفافے میں بھیجی گئی ہے۔ امید ہے، وہ بھی مل ہو گی۔ احتیاطاً ایک فہرست اور بھیج رہا ہوں۔

عزیزی محبوب احمد سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

۹۔۸۔۲۰۰۲ء

رہنما اصول برائے کتابت

(۱) الفاظ ملا کر نہ لکھے جائیں۔ جیسے جائینگے، بخندانی، دیکھکر، خوشنوا وغیرہ۔ ان کی بجائے جائیں گے، سخن دانی، دیکھ کر اور خوش نوا لکھے جائیں۔

(۲) بعض مرکب الفاظ بطور مفرد ہی لکھے جاتے ہیں۔ ان سے آنکھیں اس حد تک مانوس ہوتی ہیں کہ الگ الگ لکھنے سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ مثلاً بلکہ، کامیاب، خوشنود، پائیدار۔ اس قسم کے الفاظ کو بل کہ، کام یاب، خوش نود، پائے دار نہ لکھا جائے۔

(۳) انھیں، جنھیں، تمھیں، تمھی، تمھاری جیسے الفاظ ہائے دوچشمی سے لکھے جائیں۔ انہیں، جنہیں، تمہیں، تمہی، تمہاری نہ لکھا جائے۔

(۴) جو الفاظ ی (یائے معروف) یا ے (یائے مجہول) پر ختم ہوتے ہیں، جب کسی ترکیب میں جزوِ اول کے طور پر آئیں تو ان کے نیچے زیر لگائی جائے گی۔ اوپر ہمزہ نہیں ہوگا۔ مثلاً

زندگیِ جاوداں درست	زندگئ جاوداں غلط
ترقیِ اردو "	ترقئ اردو "
ہستیِ ناپائیدار "	ہستئ ناپائیدار "
مےِ لالہ فام "	مئے لالہ فام "
شےِ لطیف "	شئے لطیف "

(۵) لیے۔ پیے۔ سیے۔ کیے۔ جیے۔ دیے۔ چاہیے درست
لئے۔ پئے۔ سئے۔ کئے۔ جئے۔ دئے۔ چاہئے غلط

جمع کی صورت میں پیے، سیے، جیے، چاہیے وغیرہ کو دو ی سے لکھا جائے۔ پییں۔ سییں۔ جییں۔ چاہییں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ اگر ی سے پہلے کا حرف مکسور (زیر کے ساتھ) ہو تو ی پر ہمزہ نہیں آئے گا۔ اوپر کے تمام حروف میں ے سے پہلے کے حروف کے نیچے زیر ہے۔ اس لیے یہ ہمزہ کے بغیر لکھے گئے

ہیں۔ اگر ے سے پہلے کے حرف پر زبر ہو تو ے پر ہمزہ درج ہوگا۔ جیسے
آئے۔ گئے۔ لائے۔ اُٹھائے۔ جائے۔ گائے۔ کھائے۔

(۶) یہی اصول واو والے الفاظ میں ہے۔ جن الفاظ میں واوٗ سے پہلے کے حرف پر پیش ہو، تراکیب میں وہ ئے سے لکھے جائیں گے جیسے گلوئے بریدہ۔ خوئے بد۔ آرزوئے دل۔ خوشبوئے تازہ۔ جستجوئے دل وغیرہ۔

اگر واوٗ سے پہلے کے حرف پر زبر ہو تو ئے کا استعمال نہیں ہوگا، زیر استعمال کی جائے گی۔ جیسے رہروِ تیز گام۔ تگ ودوِ عشق۔ کاو کاوِ سخت جانی۔ وغیرہ

(۷) فارسی الفاظ گزارش، گزرگاہ، راہ گزر وغیرہ زٓ سے لکھے جائیں گے نہ کہ ذٓ سے (صرف کاغذ اور پذیرائی میں ذال آئے گی)

(۸) طغرا، معما، تماشا، تمغا، تقاضا، الف سے لکھے جائیں۔ انھیں طغریٰ، معمہ، تماشہ، تمغہ، تقاضہ لکھنا غلط ہے۔

(۹) پرانی کتابت میں پہونچنا، اولجھنا وغیرہ واوٗ کے ساتھ لکھے جاتے تھے۔ مگر اب یہ واوٗ کے بغیر ہیں۔ پہنچنا، الجھنا۔

(۱۰) ہندی الفاظ پتا، راجا، باجا وغیرہ الف سے لکھے جائیں ہٓ سے نہیں (پتہ، راجہ، باجہ نہ لکھا جائے)

(۱۱) ناشتہ ہٓ سے لکھنا غلط ہے۔ صحیح ناشتا ہے۔

کچھ ہدایات کمپوزنگ کے لیے

(۱) کسی لفظ کے دو ٹکڑے نہ کیے جائیں۔ مثلاً کوئی نام ''سیماب اکبر آبادی'' لکھنا ہے تو اکبر آبادی ایک ساتھ آنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ ایک سطر کے آخر میں اکبر ہو اور دوسری سطر کے شروع میں ''آبادی''۔

(۲) یہی صورت مرکبات کی ہے۔ نقطۂ نظر، خانۂ خالی، لفظ و معنی، دل و نظر جیسی تراکیب ایک ساتھ ہونی چاہییں۔ اگر بہت مجبوری ہو تو عطف والی (واو والی) تراکیب کے دو ٹکڑے کیے جاسکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ واوٗ لازماً پہلے لفظ کے ساتھ ہو یعنی ایک سطر کے آخر میں ''دل و'' لکھا جائے اور دوسری سطر کے شروع میں ''نظر''۔

(۳) نثر کی جس عبارت میں شعر ہوں تو نثر کے آخر میں علامت : (کولن) درج کر کے نئی سطر سے صفحے کے درمیان شعر لکھا جائے۔

(۴) شعر کے دونوں مصرعے اوپر نیچے ہوں نہ کہ آمنے سامنے۔

(۵) شعر کے دونوں مصرعے ساتھ ساتھ ہونے چاہییں نہ کہ ایک مصرع ایک صفحے کے آخر میں اور دوسرا دوسرے صفحے کے شروع میں۔

(۶) رسالے کے ہر مضمون یا کتاب کے ہر باب کا آغاز جس صفحے سے کیا جائے، اُس کے شروع میں سات سطروں کے بقدر جگہ خالی چھوڑی جائے اور اس خالی جگہ میں عنوان لکھا جائے۔

مشفق خواجہ

(۲۶۵)

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

ابھی کچھ دیر پہلے شرح کلام غالب کے پروف ملے اور گرامی نامہ۔ ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی کہ شرح میں شامل کلام کسی دوسری جگہ نہیں ہے۔ آسی نے سارا کلام نسخۂ حمیدیہ ۱۹۲۷ء سے لیا ہے، سوائے اُن غزلوں کے جن کے ساتھ غیر مطبوعہ لکھا ہے۔ یہ سارا کلام ''نسخۂ عرشی'' میں بھی ہے۔ آسی نے دراصل اِس سارے کلام کو غیر مطبوعہ اس لیے کہا ہے کہ نسخۂ حمیدیہ میں بہت سا ایسا کلام ہے جو متداول دیوان میں نہیں ہے۔ آسی نے مقدمے میں اس کی صراحت کی ہے۔ لہٰذا اب جب میں تصحیح کے بعد یہ پروف دوبارہ آپ کو بھجواؤں گا تو ان کا نسخۂ عرشی سے مقابلہ کرلیجے گا۔ جن غزلوں کے ساتھ ''غیر مطبوعہ'' لکھا ہے وہ جعلی غزلیں ہیں۔ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ غزلیں خود آسی نے لکھ کر غالب کے نام سے مشہور کردی تھیں۔ ان غزلوں کو مولانا عرشی نے اپنے مرتبہ دیوان کے پہلے ایڈیشن میں شامل کیا تھا مگر دوسرے سے خارج کردیا تھا۔

ایک شعر میں ''تنخواہ'' کا لفظ آیا ہے۔ آپ نے اس کی جگہ ''سزاوار'' تجویز کیا ہے۔ یہاں ''تنخواہ'' ہی درست ہے کیونکہ اس کے ایک معنی ''حصے میں آنا'' بھی ہیں۔ غالب نے یہی لفظ استعمال کیا تھا۔ نسخۂ عرشی میں یہی لفظ ہے۔ ''سزاوار'' لکھنے سے مصرع وزن سے

خارج ہو جاتا ہے۔

آپ نے آسی کی شرح اول (دیوان) کے جو پروف پڑھ کر بھیجے تھے، اُن کی تصحیح ہو گئی ہے۔ یہ پروف، نئے پروفوں کے ساتھ آپ کے گھر کے پتے پر بصورت پارسل بھیجے جارہے ہیں (غالب لائبریری کے اہل کار پارسل بنا کر پوسٹ کریں گے)۔ ان میں ہر نئی غزل کا امتیازی نشان بنایا گیا ہے اور جن شعروں کی شرح لکھی گئی ہے، اُن کا قلم جلی کر دیا گیا ہے۔ اس طرح شرح کے شعروں اور دوسرے شعروں میں امتیاز کیا جا سکے گا۔ یہی کچھ موجودہ پروفوں میں بھی کیا جائے گا۔

جو پروف آپ کو بھیجے جارہے ہیں، ازراہِ کرم ان پر ایک نظر ڈال لیجے۔ پروفوں کو مزید توجہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ شعروں سے پہلے نشان ضرور ہونا چاہیے۔ بعض الفاظ غیر ضروری طور پر قریب یا دور آگئے ہیں، یہ خرابی دور ہونی چاہیے۔ بعض جملوں میں رموز و اوقاف کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس کو بھی نظر میں رکھیے۔

آپ کو جو پروف بھیجے جارہے ہیں، اُن میں بعض مشکوک الفاظ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا، اس لیے آپ نئے پروفوں میں بھی یہی نشان لگا دیجے۔

تحفۃ الکرام [۲۷۷] میرے پاس نہیں ہے۔

کراچی سے ''صریر خامہ'' نام کا کوئی رسالہ نہیں نکلتا۔ ''صریر'' نام کا نکلتا ہے۔ عبدالعزیز خالد کے مضمون کا عنوان کیا ہے؟ یہ آپ اُنھیں فون کر کے معلوم کر لیجے۔ میں اس کا عکس بھجوا دوں گا۔

علی گڑھ سے کتاب ''مختار نامہ'' [۲۷۸] چھپی ہے۔ یہ ڈاکٹر مختار الدین احمد کی ببلیو گرافی ہے۔ یعنی اُن کی تصانیف اور مضامین کی مکمل فہرست۔ کیا یہ آپ کو مل گئی ہے! اگر نہیں تو مطلع فرمائیے۔ میرے پاس اس کا ایک زاید نسخہ ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
۲۱-۱۱-۲۰۰۲ء
لاہور

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

جن صاحب کے انتظار میں کلیات یگانہ نہیں بھیجا، وہ اب تک لاہور سے نہیں آئے۔ لہٰذا میں یہ آپ کو ڈاک ہی سے بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر مختار الدین احمد کے ایک مضمون کا عکس بھی ہے۔ یہ عکس مجھے ایک دوست نے امریکہ سے بھیجا ہے، اصل رسالہ میرے پاس نہیں آیا۔ اس مضمون [۲۷۹] میں آپ کا ذکرِ خیر بھی ہے۔

ایک کتاب کے پروف آپ کو گھر کے پتے پر پوسٹ کر دیے گئے تھے، امید ہے مل ہوں گے۔ آپ کے کتب خانے کی فہرست [۲۸۰] مجھے مل گئی تھی۔

عزیزی محبوب عالم سلمہ کے لیے دعائیں۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
۱۸-۳-۲۰۰۳ء
لاہور

پس نوشت:

آپ لاہور میں مختلف کتب فروشوں کے ہاں جاتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کسی کتب فروش سے یہ فرما دیں کہ وہ یہ کتابیں مجھے بھیج دے تو کرم ہوگا [۲۸۱]۔

(۱) پروین شاکر۔ احوال و آثار۔ احمد پراچہ۔ علم و عرفان پبلشرز۔ اردو بازار۔ لاہور

(۲) لمحوں کا سفر (آپ بیتی) اسلم لودھی۔ وفا پبلی کیشنز۔ شملہ ٹاور۔ شملہ پہاڑی

اگر اس سلسلے میں کوئی زحمت ہو تو آپ بلا تکلف اس فرمائش کو نظر انداز کر دیں۔ — اگر کتابوں پر تھوڑی بہت رعایت مل سکے تو سبحان اللہ۔

۴۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

بہت دنوں سے آپ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔پہلے آپ کبھی کبھی فون پر بات کرلیا کرتے تھے،اب یہ سلسلہ بھی نہیں۔ازرہ کرم بواپسی ڈاک اپنی صحت سے مطلع فرمایئے۔

مکمل شرح کلام غالب کے پروف بھی واپس نہیں آئے۔یہ آجائیں تو پھر مکمل شرح دیوان غالب کے آخری پروف ارسال خدمت کروں گا۔

آپ کے لیے دو کتابیں حاصل کی ہیں۔مطلع فرمایئے کہ یہ آپ کے پاس پہلے تو نہیں۔

(۱) رسالہ تعمیر افکار، پروفیسر سید محمد سلیم نمبر۲۸۲۔خاصا ضخیم ہے اور اس میں بڑی تعداد میں مشاہیر کے خطوط ہیں۔

(۲) عربی تذکرہ نگاری کا ارتقا از طارق مختار، مطبوعہ علی گڑھ

ادارۂ یادگار غالب کی فہرست بھیج رہا ہوں۔اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ متعدد کتابیں شائع کی گئی ہیں۔جو کتابیں آپ کے پاس نہ ہوں،اُن کی فہرست بھیج دیجے۔ارسال خدمت کردی جائیں گی۔

باتیں تو اور بھی لکھنے کی ہیں،لیکن پہلے اِن باتوں کا جواب آجائے تو مزید کچھ عرض کروں گا۔

میری صحت ڈانواں ڈول ہی رہتی ہے۔بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہوں۔میرے حق میں دعا فرمایئے۔

عزیزی محبوب احمد سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا
مشفق خواجہ
۱۶۔۷۔۰۳ء

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

۳۔ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۵؍جولائی موصول ہوا اور مکمل شرح کلام غالب کے پروف بھی۔اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔آپ کا گرامی نامہ رحمت نامہ بھی ہوتا ہے اور زحمت نامہ بھی۔مطالب سراسر رحمت،لیکن سواد خط سراپا زحمت۔بڑی کوشش اور مشکل سے مطالب تک رسائی ہوتی ہے۔اگر مخطوطات کو پڑھنے کی مزاولت نہ ہوتی تو میرے لیے اس مہم کو سر کرنا، ناممکن ہوجاتا۔خیر۔ادارہ یادگار غالب۲۸۳ کی وہ تمام کتابیں جو آپ کے کتب خانے میں نہیں ہیں،الگ ارسال کی جاتی ہیں۔ان کے ساتھ مکمل شرح دیوانِ غالب کے پروف بھی ہیں،II پروف جو آپ نے پڑھے تھے،III پروف جو آخری پروف بھی ہیں۔یہ دیکھ لیجے کہ آپ کی نشان شدہ اغلاط کی تصحیح کردی گئی ہے یا نہیں۔اگر زحمت نہ ہو تو ان آخری پروفوں پر ایک مجموعی سرسری نظر بھی ڈال لیجے کہ امکانی حد تک کوئی غلطی نہ رہ جائے۔

—ہاں کتابوں کے ساتھ پروفیسر محمد سلیم نمبر بھی آپ کو ملے گا۔

مالک رام کی دو تصانیف ''تذکرۂ ماہ وسال'' اور ''قانونِ حمورابی'' میرے علم میں ہیں جو نذر مالک رام کے بعد شائع ہوئیں۔عندلیب۲۸۴ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ پر آج کل بڑا ظلم ہو رہا ہے۔اب تک بلا مبالغہ ایک درجن سے زیادہ افراد کے خطوط آچکے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب پر کام کر رہے ہیں۔کیا ڈاکٹر صاحب کے مرنے کا انتظار تھا۔جو لوگ صرف اردو جانتے ہیں،وہ ڈاکٹر صاحب پر ہرگز کام نہیں کرسکتے۔—آپ کے پیشِ نظر کیا کام ہے۔

میرے پاس جو مضامین۲۸۵ تھے وہ میں نے تحسین فراقی صاحب کو دے دیے تھے۔ایک کا صرف حوالہ ملا تھا وہ بھی اُنھیں دے دیا تھا اور لکھا تھا اسے لاہور کے کتب خانوں میں تلاش کرلیجے۔

میں نے لاہور سے ایک دو کتابیں حاصل کرنے کے لیے لکھا تھا۔کیا یہ کتابیں دستیاب ہوگئی تھیں۔ان کی قیمت معلوم ہوجائے تو منی آرڈر سے بھجوادوں۔

اب ایک زحمت دینا چاہتا ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے آپ سے آپ کے کتب خانے میں موجود سفرناموں کی فہرست منگوائی تھی۔ میرے ایک کرم فرما امریکہ میں ہیں، عبدالوہاب خاں سلیم صاحب۔ انھیں حج کے سفرنامے اور آپ بیتیاں جمع کرنے کا شوق ہے۔ آپ کی ارسال کردہ فہرست میں سات سفرنامے[۲۸۶] ایسے ہیں جو اُن کو درکار ہیں۔ کیا یہ سفرنامے بازار میں مل جاتے ہیں؟ اگر مل جائیں تو سبحان اللہ۔ ورنہ پھر آپ کو ان کے عکس بنوا کر دینے ہوں گے۔ اخراجات کے لیے جتنی رقم آپ فرمائیں گے، پیشگی پیش کردوں گا۔ یہ کارِثواب ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اسے ضرور انجام دیا جائے۔ عبدالرشید ارشد صاحب کے مکتبہ رشیدیہ پر یہ ضرور مل جائیں گے۔ فہرست الگ کاغذ پر درج کررہا ہوں۔

— باقی حالات بدستور ہیں، میری صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ ڈھیٹ بن کر کام کیے جاتا ہوں۔ آپ دعا فرماتے رہیے کہ اصل علاج دوا نہیں، دعا ہے۔ — پیکٹ گھر کے پتے پر بھیجے ہیں اور یہ خط حکیم صاحب مرحوم کے پتے پر بھیج رہا ہوں۔

عزیزی محبوب احمد سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا
مشفق خواجہ
۵-۸-۰۳

بخدمت گرامی
محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔
لاہور

مطلوبہ سفرنامے

(۱)	سفر حجاز	حکیم عبدالقوی دریابادی	(اگر یہ سفرنامہ مولانا عبدالماجد دریابادی کا ہے تو پھر ضرورت نہیں)
(۲)	سفرنامہ مدینہ منورہ	از محمد حمیداللہ	
(۳)	لبیک یا سیدی	مولانا محمد بشیر کوٹلوی	
(۴)	راہِ عقیدت	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	(کوشش کررہا ہوں کہ کراچی میں دستیاب ہوجائے)
(۵)	جادۂ شوق و محبت	از شاکر کنڈان	
(۶)	الجواہرات من الزیارات	از مولانا محمد اطہر قادری	
(۷)	ہدیۃ الحجاج	از شاہ عبدالغفار قادری	

اگر ان میں سے کوئی کراچی کا مطبوعہ ہو تو مطلع فرمایئے۔ میں یہاں حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(۲۶۹)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

گرامی نامہ ملا۔ ڈاکٹر حمیداللہ کے مضامین کی فہرست دیکھی۔ اس میں مجلّہ عثمانیہ اور دکن کے دوسرے رسائل کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ صدق جدید میں اُن کے درجنوں خطوط شائع ہوئے ہیں، ان کے حوالے بھی بہت کم ہیں۔ ہندوستان میں اس موضوع پر کام ہورہا ہے، اُس کا انتظار کرلینا چاہیے۔ حال ہی میں حیدرآباد دکن میں ایک کتاب ''آثار ڈاکٹر محمد حمیداللہ'' شائع ہوئی ہے۔ اس پر تبصرہ[۲۸۷] میری نظر سے گزرا ہے۔ یہ آپ کے ملاحظے کے لیے بھیج رہا ہوں۔

آپ کی مطلوبہ مطبوعات (ادارہ یادگار غالب) جلد ہی آپ کی خدمت میں ارسال کردی جائیں گی۔

آپ کے پاس جو سفرنامے ہیں، اُن میں سے مولانا اوکاڑوی کا سفرنامہ میں نے حاصل کرلیا تھا۔ ایک سفرنامے کا فوٹو آپ نے بھیج دیا تھا۔ باقی کوئی مطلوبہ سفرنامہ مجھے نہیں ملا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میرے مطلوبہ سفرناموں میں سے جو بازار میں مل سکیں وہ لے لیجے اور باقی کے فوٹو اسٹیٹ کرادیجے، توجہ فرمایئے۔ اس سلسلے میں جو اخراجات ہوں گے بذریعہ منی آرڈر ارسال کردوں گا۔

آپ نے ادارہ یادگار غالب کی دو کتابیں (۱) شرح کلام غالب اور (۲) شرح دیوان غالب کے پروف پڑھے اور ان پر حواشی لکھے۔ اس کام کی اجرت آپ کو ادا کرنی ہے، ازرہ کرم ان کے بل بھجوادیجے۔ دونوں کتابوں کے الگ الگ بل ہوں گے جو اس حساب سے بنیں۔

(۱) پروف ریڈنگ۔ پانچ روپے فی صفحہ

فنی تدوین۔ (۲)

گویا دونوں کتابوں کے آپ کو دس دس روپے فی صفحہ کے حساب سے اجرت ملے گی۔ اگرچہ آپ کی محنت کے مقابلے میں یہ رقم بہت حقیر ہے، مگر آپ کی علم دوستی سے توقع ہے کہ ادارے کے نامساعد حالات کا خیال کرتے ہوئے قبول فرمائیں گے۔ ادائی کے لیے بل کا آنا ضروری ہے۔ اب ان پروفوں پر میں ایک نظر ڈالوں گا، اگر آپ کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی تو زحمت دینے کی جسارت کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

عزیزی محبوب عالم سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۱۱۔۱۰۔۲۰۰۳ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

میری صحت کا وہی حال ہے۔ جو پہلے تھا۔ مگر کام کرتا رہتا ہوں۔ دعا فرمائیے۔ خیال پڑتا ہے کہ پچھلے دنوں آپ نے مجھے کچھ کتابیں بازار سے خرید کر بھیجی تھیں، ازرہ کرم ان کی قیمت سے مطلع فرمائیے تاکہ میں ادائی کرسکوں۔

م خواجہ

(۲۷۰)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

بیماری کے دوران جس طرح آپ نے میری دلجوئی کی اور میری صحت یابی کے لیے دعائیں کیں اور کرائیں، اس کا شکریہ ادا کرنا چاہوں بھی تو نہیں کرسکتا، خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے آپ جیسے محب صادق کی محبت سے نوازا۔ عزیزی محبوب سلمہ نے بھی پرسش احوال سے میرا حوصلہ بڑھایا۔ خدا آپ دونوں کو اس نیکی کا اجر عظیم عطا کرے۔

میں ۱۱ر مارچ کو پورے چار ماہ بعد اپنے گھر واپس آ گیا ہوں۔ فی الحال چار مہینوں کی جمع شدہ ڈاک دیکھ رہا ہوں۔ کسی رسالے میں یہ اطلاع نظر سے گزری کہ آپ نے

کالی داس گپتا رضا پر جو مضمون لکھا تھا، شائع ہو گیا ہے۔ یہ کہاں چھپا ہے؟ مطلع فرمائیے۔

آسی کی دونوں شرحوں کے آخری پروف ان شاءاللہ اگلے چند روز میں پوسٹ کردیے جائیں گے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۲۰۔۳۔۲۰۰۴ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

پس نوشت:

یہ خط پرسوں لکھا تھا۔ کل اتوار کی وجہ سے پوسٹ نہ ہوسکا۔ اس دوران دونوں شرحوں کے پروف دیکھے تو معلوم ہوا شرح دیوان کا تیسرا پروف آپ نے پڑھ کر بھیجا تھا اور شرح کلام کے جو پروف آپ نے پڑھ کر بھیجے تھے، اُن کی تصحیح ہو رہی ہے۔ اس لیے فی الحال کوئی پروف آپ کو نہیں بھیجے جا رہے۔ آپ اس دوران میں یہ کیجیے کہ دونوں کتابوں کے بل بھجوا دیجیے جو اس نرخ سے ہوں۔ پروف ریڈنگ پانچ روپے فی صفحہ + فنی تدوین پانچ روپے فی صفحہ۔ دونوں کتابوں کی دو دو مرتبہ پروف ریڈنگ کا معاوضہ طے پایا تھا۔ اس طرح آپ کو کل ۱۵ روپے صفحہ معاوضہ ملے گا۔ بل کا نمونہ منسلک ہے۔

م خواجہ

(۲۷۱)

۳۔ ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آپ سے فون پر بات کرکے دلی مسرت ہوتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فون خط کا بدل بن جائے۔ خط کتابت کا اپنا ایک الگ مزہ ہے۔ اس لیے یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔

والدِ مرحوم کی ڈائری "یادِایام" ۲۸۸ء کے پہلے پروف میں نے پڑھے تھے۔ تصحیح کے بعد دوسرے پروف موصول ہوئے ہیں۔ آپ ان پر ایک نظر ڈال لیجے۔ اصل مسودے سے

ملانے کی ضرورت نہیں۔ یہ کام میں کر چکا ہوں، اور دوبارہ کر رہا ہوں۔ کوئی غلطی نظر آئے تو اُس کی نشان دہی کر دیجیے۔ اس میں جن افراد کا ذکر ہے، ان میں سے مشاہیر کو چھوڑ کر، باقی کے بارے میں آپ اگر حواشی لکھنے میں مدد فرما سکیں تو بڑا کرم ہوگا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۹-۳-۲۰۰۴ء

لاہور

آیتوں اور عربی عبارتوں پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

(۲۷۲)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

آج ہی رسالہ ''مخزن'' موصول ہوا۔ سب سے پہلے آپ کا مضمون ۲۸۹ پڑھا۔ پروفیسر محمد اسلم مرحوم کے علمی کاموں کا اشاریہ بنا کر آپ نے ایک اہم علمی ضرورت پوری کی ہے۔ اسی کی داد دینے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ مرحوم نے اتنی تعداد میں اور ایسے متنوع موضوعات پر مقالے سپردِ قلم کیے ہیں۔

اب دوسرے مرحلے پر یہ کام ہونا چاہیے کہ تمام مقالوں کو موضوع وار مرتب کیا جائے ۲۹۰۔ جب یہ کام ختم ہو تو ان کی اشاعت کا مرحلہ آئے گا۔ اس سلسلے میں میں ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہوں۔ کچھ مجموعے ڈاکٹر وحید قریشی کی اکیڈیمی سے اور کچھ ادارہ یادگار غالب سے شائع کیے جا سکتے ہیں۔

اردو لغت کی ۱۹ویں جلد کے میرے پاس دو نسخے آ گئے ہیں۔ ایک صدرِ ادارہ نے عنایت کیا اور ایک سکرٹری نے۔ زائد نسخہ میں نے واپس کرنا چاہا تو کہا گیا کسی کو دے دیجیے۔ ظاہر ہے آپ سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آپ کی یہ امانت میرے پاس رکھی ہے۔ راشد شیخ صاحب سے پوچھوں گا کہ وہ کب لاہور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں ڈاک سے بھیج دیتا لیکن ڈاک خانے والے دو کلو تک کے بک پوسٹ کے پیکٹ قبول کرتے ہیں اور

اس کا وزن دو کلو سے زیادہ ہے۔

آج مولانا ابو سلمان صاحب نے فون کیا تھا کہ آپ کو حمزہ فاروقی کا فون نمبر مطلوب ہے۔ وہ یہ ہے۔ ۹-۵۸۷۴۵۱۸ (یہ دو نمبر ہیں)

آپ نے والد مرحوم کے روزنامچے کے سلسلے میں اے۔جی آفس سے متعلق حضرات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ۲۹۱۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔ ۲۱-۱۰-۲۰۰۴ء

لاہور

(۲۷۳)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

میرے محترم۔ سلام مسنون۔

آپ کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کروں۔ چودھری عبدالغنی مرحوم کے حالات ملے۔ میاں جمیل احمد شرق پوری ۲۹۲ کی کتابوں کی فہرست ملی۔

چودھری صاحب کے حالات خاصے مفصل ہیں۔ کتاب میں اتنے مفصل حالات کسی کے نہیں ہیں ۲۹۳۔ اس لیے میں نے ان میں سے بقدرِ ضرورت آپ کے حوالے سے لیے ہیں۔ اگر ان کی ریٹائرمنٹ کا سال معلوم ہو جاتا تو اچھا تھا۔ اُس زمانے میں ۵۸ برس کی عمر میں ریٹائرمنٹ ہوتی تھی۔ تو کیا وہ ۱۹۴۸ء میں ریٹائر ہو گئے تھے۔ والد صاحب سے وہ دس سال بڑے تھے! میرا خیال ہے اتنا زیادہ فرق نہیں ہو سکتا۔ والد صاحب ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے تھے۔ عمروں میں اتنے فرق کے ساتھ یہ اسکول کے ساتھی کیسے ہو سکتے ہیں، چودھری صاحب کے حالات میں آپ نے جو تصحیحات کی تھیں، وہ میں نے نوٹ کر لیں۔

شرقپوری صاحب کی کتابوں کی فہرست بہت عمدہ چھپی ہے، مگر سچی بات یہ ہے کہ اس میں کسی بھی موضوع پر کوئی نادر کتاب نہیں ہے۔ بلکہ بعض نصابی کتابیں بھی اس میں شامل ہیں۔ کاش یونی ورسٹی کے اُن ذخیروں کی فہرستیں بھی شائع ہوں جن میں نوادر کی بڑی تعداد

ہے۔ بلکہ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ پنجاب یونی ورسٹی لاہور میں مولوی محبوب عالم (پیسہ اخبار) اور پنڈت کیفی وغیرہ کے ذخیرے الماریوں میں ردی کی طرح بھرے ہیں۔ ان کی فہرستیں بھی نہیں بنائی گئیں۔ مولوی محبوب عالم کی کتابوں میں سے بعض میں تو مشاہیر کے خطوط بھی رکھے ہیں۔ حیرت ہے کہ نادر کتابوں کو نظر انداز کیا جائے اور غیر اہم کتابوں کی فہرستیں شائع ہوں۔

کل میں نے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کو فون کیا تھا۔ چار منٹ تک بات ہوئی۔ اُن کی آواز میں نے دس برس بعد سنی تھی۔ ۱۹۹۴ء میں وہ آئے تھے۔ وہ خیریت سے ہیں اور اپنے کاموں میں مصروف۔

پروفیسر اسلم صاحب کے وارثوں کے جواب سے مایوسی ہوئی۔ بہرحال خدا کرے کہ اُن کی غیر مدون تحریروں کی اشاعت کی کوئی صورت نکل آئے۔ ویسے آپ اُن کے خطوط ۲۹۴ء مرتب کر سکتے ہیں۔ اُن کے خطوط عموماً دلچسپ ہوتے ہیں۔ میرے نام بھی خاصی تعداد میں ہوں گے۔

آپ کا بل بھی مل گیا تھا۔ ان شاء اللہ جلد چیک آپ کو مل جائے گا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ پچھلے بل میں سے کچھ رقم رہ گئی تھی۔

پچھلے دنوں علی گڑھ طبیہ کالج کے حکیم سید ظل الرحمٰن صاحب ۲۹۵ء کراچی آئے تھے۔ آپ ان سے واقف ہوں گے۔ انھوں نے کرم فرمایا اور میرے ہاں دو مرتبہ تشریف لائے۔ طب پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ایران کا سفر نامہ بھی لکھا ہے اور ایک کتاب ''تذکرۂ خاندانِ عزیزیہ'' تو بہت مشہور ہے۔ یہ لکھنؤ کے حکما کا تذکرہ ہے مگر ضمنی طور پر بہت سے شاعر ادیب بھی اس میں آگئے ہیں۔ اس سے پہلے ڈاکٹر انور معظم اور اُن کی اہلیہ افسانہ نگار جیلانی بانو آئے تھے۔ ڈاکٹر انور معظم کی کتاب ''جمال الدین افغانی'' (انگریزی) آپ کی نظر سے ضرور گزری ہوگی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں، عزیزی محبوب عالم سلمہ کے لیے دعائیں۔

آپ کا

مشفق خواجہ

۴-۱۱-۲۰۰۴ء

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

ڈاکٹر سفیر اختر صاحب ۲۹۶ء نے ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' ۲۹۷ء بھیجی۔ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ آپ نے مختار الدین احمد صاحب کے جو خطوط ''جہان رضا'' ۲۹۸ء میں چھپوائے ہیں، وہ مجھے نہیں بھیجے۔ کیا اس رسالے کو حاصل کرنے کے لیے ''بریلوی'' ہونا ضروری ہے۔ اب تو پاکستان میں اتنے بریلوی ہو گئے ہیں کہ اتنے تو بریلی میں بھی نہ ہوں گے۔ بلکہ سنا ہے بریلی میں بریلوی بالکل نہیں رہے۔ سب بیرونی آباد ہو گئے ہیں۔

(۲۷۴)

۳-ڈی ۹/۲۶ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۸

محترمی و مکرمی۔ سلام مسنون۔

عید مبارک۔ ایسی بے شمار عیدوں کی خوشیاں آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو دیکھنی نصیب ہوں۔ آمین۔

لغت کی انیسویں جلد تو آپ کے لیے میرے پاس رکھی تھی، اٹھارویں بھی منگوالی۔ آدمی کو پیسے دے کر بھیجا مگر مدیر لغت رؤف پاریکھ صاحب نے اعزازی نسخہ عنایت کر دیا۔ میں نے اُنھیں بتایا تھا کہ یہ نسخہ مجھے اپنے کرم فرما محمد عالم مختار حق صاحب کے لیے درکار ہے۔ اُنھوں نے کہا، وہ آپ کے کرم فرما ہیں تو ہمارے بھی کرم فرما ہوئے۔ اُنھوں نے آپ کا نام لکھ کر نسخہ بھیج دیا۔ میں نے راشد شیخ صاحب سے بات کر لی ہے۔ اُنھیں آپ کا خط مل گیا ہے۔ وہ کسی دن تشریف لائیں گے اور دونوں نسخے لے جائیں گے۔

چودھری عبدالغنی مرحوم کے علاوہ بھی تو اے جی آفس میں بہت سے لوگ تھے۔ کیا ان کے حالات کہیں مل سکتے ہیں۔ کچھ حضرات کے نام ذیل میں لکھ رہا ہوں۔ اگر حالات مل جائیں تو سبحان اللہ ورنہ میں ان کے لیے کتاب کی اشاعت میں تاخیر نہ ہونے دوں گا ۲۹۹ء۔

(۱) نجم الدین شیخ
(۲) چودھری امتیاز علی
(۳) سر ارنسٹ براؤن
(۴) شیخ دین محمد قصوری
(۵) خان صاحب میاں احمد دین
(۶) محمد حسین قریشی
(۷) شیخ محمد امین
(۸) مولوی محمد شفیع
(۹) شفیع ملک
(۱۰) عبدالحکیم

مکتوب بنام محمد ایوب قادری مرحوم میں کیا ہے۔ افسوس کہ قادری صاحب نے پورا خط شائع نہیں کیا۔ مہر صاحب نے اچھا کیا کہ اس کتاب کا جواب نہیں لکھا ورنہ کتاب کو بلا ضرورت اہمیت حاصل ہو جاتی۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

بخدمت گرامی

محترم محمد عالم مختار حق صاحب۔

لاہور

۲۹۔۱۲۔۲۰۰۴ء

روزنامچے کا کام جاری ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو شخصیات پر حواشی لکھے جا چکے ہیں۔ سوچا ہے کہ مزید کی فکر نہ کی جائے اور کتاب جلد چھاپ دی جائے۔ توقع ہے فروری تک کتاب ان شاء اللہ چھپ جائے گی۔

(۲۷۶)

محترمی محمد عالم مختار حق صاحب کی خدمت میں

مشفق خواجہ

۱۳۔۲۔۲۰۰۵ء

گرامی نامہ مل گیا ہے ان شاء اللہ جلد ارشاد کی تعمیل ہوگی ۳۰۳ع

حواشی

(۱) راقم کے روزنامچے کے مطابق خواجہ صاحب پہلی مرتبہ محترمی محمد اکرام چغتائی صاحب کی معیت میں ۳/مارچ ۱۹۷۶ء کو کاشانہ غریب پر تشریف لائے۔ خواجہ صاحب نے کم و بیش دو گھنٹے قیام کیا۔ اس دوران وہ راقم کی مختصری لائبریری دیکھنے میں مصروف رہے اور اسے تعارفی تقریب قرار دیا اور آیندہ پھر آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ کیونکہ اس قلیل وقت میں وہ سب کتابوں پر نظر نہ ڈال سکے۔ البتہ کتابوں

کی موضوع وار ترتیب کو انھوں نے بہت سراہا۔ میں نے والد مرحوم الحاج میاں محمد حسین نقشبندی مجددی (متوفی ۲۸/دسمبر ۱۹۵۸ء) کے حالات پر ایک رسالہ "نقوشِ جمیل" چھپوایا تھا جسے دیکھ کر فرمایا کہ تمھارا منفرد طرزِ تحریر ہے اور تمھیں لکھنا چاہیے۔ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مولانا ابوسلمان شاہجہانپوری چھوٹی سی بات کو پہاڑ بنا کر دکھا دیتے ہیں جب کہ پروفیسر محمد ایوب قادری بے شمار معلومات (بالخصوص رجال کے متعلق) رکھنے کے باوجود مختصر نویس ہیں۔ میرے غالب کولیکشن کے متعلق بتایا کہ اتنی کتابیں لاہور میں کسی کے پاس نہیں ہیں اور پروفیسر وزیر الحسن عابدی کے پاس؟ میرا سوال تھا۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایسے کتب خانے کا کیا فائدہ جس تک کسی دوسرے کی رسائی نہ ہو۔ مولانا غلام رسول مہر کے کتب خانے کے متعلق کہا کہ ایسا ذخیرہ بالخصوص مخطوطات و مسودات کے حوالے سے تو کسی دوسرے کے پاس ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قصہ مختصر وہ اس کتب خانے کے متعلق رطب اللسان رہے۔

(۲) مولانا ابوسلمان شاہجہانپوری مشہور مصنف، محقق، گورنمنٹ کالج اورنگی کراچی میں صدر شعبہ اردو رہے۔ اپنے قائم کردہ ادارہ "آزاد نیشنل کمیٹی پاکستان کراچی" کے زیر اہتمام آزاد صدی کے سلسلے میں کم و بیش تین درجن کتب شائع کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ مولانا آزاد کے ماہوار رسالہ "لسان الصدق" اور ہفت روزہ "پیغام" کی عکسی اشاعتوں کا کارنامہ انجام دیا۔ بیسیوں کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ انہیں آزادیات پر درجہ تخصص حاصل ہے۔

(۳) ضمیر نیازی: ایک باضمیر صحافی۔ ۱۹۴۲ء میں "ہندوستان چھوڑ دو" تحریک میں شامل رہے۔ ۱۹۵۴ء میں صحافتی کیریر کا آغاز روزنامہ ڈان سے کیا۔ انھیں اپنی چار تصانیف کے سبب پاکستانی صحافت میں لافانی مقام حاصل ہے۔ (۱) Press in chains 1986 (اردو ترجمہ "صحافت پابند سلاسل" شائع ہو چکا ہے) (۲) Press Under Sledge 1992 (۳) Web of Censorship 1994 (۴) حکایات خونچکاں (مضامین و انٹرویوز کا مجموعہ) ۱۹۹۷ء۔ "صدارتی ایوارڈ برائے حسن

"کارکردگی" کراچی کے شام کے چھے اخبارات پر پابندی لگانے کے خلاف بطور احتجاج واپس کردیا جب کہ اپریل ۱۹۹۷ء میں "انسانی حقوق کمیشن پاکستان" کا "نثار عثمانی ایوارڈ برائے جہادِ قلمی" بخوشی قبول کرلیا۔

(۴) یہ تھی "حیاتِ جلیل" (تذکرہ علامہ میر عبدالجلیل بلگرامی) مطبوعہ الہ آباد ۱۹۲۹ء جسے آپ عاریتہً برائے مطالعہ ہمراہ لے گئے۔

(۵) حکیم محمد موسیٰ امرتسری (م ۱۷ر نومبر ۱۹۹۹ء)۔ طبیب حاذق دانشور، فرزند فخر الاطباء حکیم فقیر محمد چشتی نظامی۔ بانی مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور۔ سوانحی تحقیق اور تصوف ان کی خاص جولان گاہ تھی۔ چشتی رائٹرز گلڈ کے بھی روح رواں رہے۔ اپنا بیش قیمت ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کو عطیہ کردیا۔ کشف المحجوب مصنفہ علی بن عثمان ہجویری معروف بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری پر ان کے لکھے ہوئے مقدمہ نے اتنی شہرت حاصل کی کہ اہل ایران نے اسے فارسی میں منتقل کیا۔ آپ سے چند کتابیں بھی یادگار ہیں۔ جن کی تفصیل حاشیہ نمبر ۱۹۲ میں دی گئی ہے۔

(۶) ان دنوں میں نے سیرت النبیؐ کی کتابیات پر کام شروع کیا تھا۔ اسی سلسلے میں یہ عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔

(۷) میرزا ادیب— دلاور علی (م ۳۱ر جولائی ۱۹۹۹ء)۔ ڈرامہ نگار، افسانہ نگار، اردو کے عہد ساز ادیب، کئی کتابوں کے مصنف، بچوں کے لیے چالیس کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی مشہور کتاب "صحرا نورد کے خطوط" نے ادبی دنیا میں تہلکہ مچادیا۔ خود نوشت سوانح عمری "مٹی کا دیا" کو اردو ادب میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ ۱۹۸۲ء میں تمغۂ حسن کارکردگی سے نوازے گئے۔ علاوہ ازیں انھیں آدم جی ایوارڈ سمیت کئی اور ایوارڈز بھی دیے گئے۔ ادب لطیف اور بعض دیگر رسائل کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیے۔ مطلوبہ مضمون میرزا صاحب نے مشفق خواجہ صاحب پر لکھا تھا جسے ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" نے اپنی اشاعت بابت ماہ اپریل ۲۰۰۵ء میں ازسرِنو شائع کردیا ہے۔ خواجہ صاحب کو اس مضمون کا عکس فراہم کردیا گیا تھا۔

(۸) نصرۃ المسلمین— یہ ابو محمد عبدالغفور خاں نساخ کی غیر مقلدین کے رد میں کتاب ہے جو مطبع حامی الاسلام دہلی سے طبع ہوئی۔ کتاب کا پورا نام اس طرح ہے: "نصرۃ المسلمین فی الرد علیٰ غیر المقلدین معروف بہ قرع الضالین۔" کتاب ناقص الآخر تھی۔ اسی سبب خواجہ صاحب سے استفسار کیا گیا۔

(۹) مشہور اردو ادیب مالک رام (متوفی ۱۶ر اپریل ۱۹۹۳ء) کی خدمت میں مجلس ارمغانِ مالک نئی دلی کی طرف سے پیش کیے گئے ارمغان علمی کے محتویات کی فہرست۔

(۱۰) گزشتہ خط میں مذکور سیرت کتابوں کے کوائف مع اضافہ۔

(۱۱) مولانا ابوالکلام آزاد پر مولانا غلام رسول مہر کے مضامین میں نے جمع کر لیے تھے جو بعنوان "مولانا ابوالکلام آزاد— ایک نادر روزگار شخصیت" مہر سنز (پرائیویٹ لمیٹڈ) مسلم ٹاؤن لاہور کی جانب سے ۱۹۹۴ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔ اسی طرح علامہ اقبال پر مضامین موصوف کے صاحبزادہ امجد سلیم علوی نے مرتب کر کے "اقبالیات" کے نام سے اپنے مذکورہ ادارے سے ۱۹۸۸ء میں چھاپ دیے تھے۔ البتہ غالب پر مضامین کا مجموعہ صاحبزادہ محمد یوسف طاہر نے مرتب کیا جو اسی ادارہ کی طرف سے منتظر اشاعت ہے۔ مہر صاحب کے متفرق مقالات ر مضامین بھی امجد سلیم علوی صاحب کے زیر تدوین ہیں۔

(۱۲) محمد اکبر الدین صدیقی ادیب، محقق، نقاد، قدیم اردو ادب اور دکن کے روایتی کلچر سے بے انتہا محبت۔ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن سے وابستہ رہے اور بہت سی اہم اور نادر کتابیں ایڈٹ کر کے شائع کیں۔ رسالہ "سب رس" حیدرآباد کے دیر تک مدیر رہے اور کئی یادگار نمبر شائع کیے جن میں غالب نمبر، زور نمبر اور ہاشمی نمبر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کو عہد حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز اور شاہ برہان الدین جانم کے خاندان پر پورا عبور حاصل تھا۔

(۱۳) یہ مقالہ بعد ازاں "علامہ اقبال کے سفر کی روئیداد اور خطبات" نقوش لاہور اقبال نمبر (شمارہ نمبر ۱۲۱) بابت ستمبر ۱۹۷۷ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۱۴) یعنی "اقبال" از مولوی احمد دین۔ کتابت کا اعزاز میرے خواہرزادہ محمد شریف گل کو

حاصل ہوا۔ یہ کتاب انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی کی طرف سے ۱۹۷۹ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اس کی پروف ریڈنگ کی سعادت راقم کو حاصل ہوئی۔

(۱۵) ڈاکٹر معزالدین۔ سابقہ ڈائرکٹر اقبال اکادمی لاہور۔ علی گڑھ اسکول اسلام آباد کے پرنسپل بھی رہے۔ اب اسلام آباد میں ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔

(۱۶) اس کتاب سے مراد ''جائزہ مخطوطات اردو'' (جلد اول) ہے جو مرکزی اردو بورڈ لاہور کی جانب سے فروری ۱۹۷۹ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ یہ ''تحفۂ درویش'' بوساطت جناب ڈاکٹر وحید قریشی ۱۹ر جنوری ۱۹۸۰ء کو موصول ہوا۔

(۱۷) ''غالب اور صفیر بلگرامی'' عصری مطبوعات ناظم آباد کراچی نے ۱۹۸۱ء میں شائع کی جس کا ایک نسخہ خواجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب ۱۹ر جولائی ۱۹۸۱ء کو موصول ہوا۔

(۱۸) قاضی عبدالنبی کوکب۔ عربی زبان وادب کے اسکالر، فہرست نگار، مصنف، شاعر۔ ڈیڑھ درجن کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کیں۔ فہرست ساز یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ جامع مسجد تاج شاہ اور جامع مسجد دربار داتا گنج بخش میں کئی سال تک بلامعاوضہ درس قرآن دیتے رہے۔ ''الخزائن'' (فہرست مفصل نادر مخطوطات عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور جلد اول ۱۹۷۵ء) آپ کا یادگار کارنامہ ہے۔ ۱۹ رجنوری ۱۹۷۸ء کو اورینٹل کالج کی ملازمت کا چارج لینے سے پہلے حادثاتی موت کا شکار ہوئے۔

(۱۹) ''اقبال'' از مولوی احمد دین۔ آئندہ مکتوبات میں بھی اسی کتاب کے متعلق جابجا اشارات ملیں گے۔

(۲۰) کسریٰ منہاس (غلام حسن)۔ (متوفی ۱۹۹۵-۱۱-۳۰)۔ شاعر، نقاد، ادیب، فنِ تاریخ گوئی پر انھیں کامل عبور حاصل تھا اور اس فن میں ان سے ''فنِ تاریخ گوئی'' مطبوعہ نقوش اردو بازار لاہور (۱۹۹۳ء) یادگار ہے۔ ملک کے معروف رسائل میں اس موضوع پر ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

(۲۱) خواجہ عبدالوحید کا مضمون ''اقبال کے حضور'' نقوش اقبال نمبر۲ (دسمبر ۱۹۷۷ء) میں طبع ہوا۔

(۲۲) اس کتاب کا نام ہے Islamic Background of modern Society and Culture- اس کا دستخطی نسخہ راقم کو ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو موصول ہوگیا تھا۔

(۲۳) شبیر علی کاظمی (متوفی ۳۱ر جنوری ۱۹۸۵ء) ایم اے علیگ، ادیب، نقاد، لسانیات کے ماہر۔ عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کے علاوہ پالی، سنسکرت، بنگالی اور ہندی بھی جانتے تھے۔ آپ سے کم وبیش ایک درجن کتابیں یادگار ہیں۔ آپ کو اردو اور بنگلہ کے مشترک الفاظ پر ۱۹۶۵ء میں داؤد ادبی انعام ملا۔

(۲۴) ڈاکٹر وزیر آغا۔ ایم اے پی ایچ ڈی۔ شاعر، نقاد، انشائیہ نگاری خاص پہچان۔ کم و بیش دو درجن کتابوں کے مصنف۔ ۱۹۸۴ء میں تمغۂ حسنِ کارکردگی سے نوازے گئے۔ ادبی مجلّہ ''اوراق'' کے شریک مدیر۔ ڈاکٹر انور سدید نے ''ڈاکٹر وزیر آغا۔ ایک مطالعہ'' لکھ کر قلم کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب کراچی سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ اس کا فلیپ خواجہ صاحب کا لکھا ہوا ہے جس کا ابتدائی فقرہ ''وزیر آغا ان لکھنے والوں میں سے ہیں جو اپنے عہد کی شناخت بن جاتے ہیں'' وزیر آغا کے لیے سندِ فضیلت رکھتا ہے۔

(۲۵) فوائد بدریہ۔ یہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر مشتمل ہے۔ مصنف کا نام ہے محمد صبغۃ اللہ امام العلماء قاضی الملک مفتی بدرالدولہ مرحوم ومغفور۔ کتاب ھذا مطبع شمس المطابع مشین پریس عثمان گنج میں ۱۳۴۱ف میں شائع ہوئی۔ مصنف کی عربی، فارسی اور اردو میں بکثرت تصانیف ہیں۔ فوائد بدریہ کو جنوبی ہند میں قبولیت عام حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن مدراس اور بمبئی وغیرہ سے شائع ہوئے۔ مصنف کا انتقال ۱۲۸۸ھ بعمر ۶۷ سال نماز صبح میں بحالتِ رکوع ہوا اور جامع مسجد مدراس کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

(۲۶) ڈاکٹر معین الدین عقیل: محقق، نقاد۔ سابق صدر شعبۂ اردو کراچی یونیورسٹی۔ جامعہ ٹوکیو جاپان میں مہمان پروفیسر برائے تعلقات خارجی متعین رہے۔ اس سے قبل جامعہ علوم شرقیہ نیپلز اٹلی سے اسی سلسلے میں وابستہ رہے۔ کئی کتابوں کے مصنف اور مرتب ہیں جیسے (۱) نوادرات ادب (مجموعہ مقالات) ''وائد ولائف فاؤنڈیشن''

اوساکا (جاپان) سے موصوف کو موصولہ مالی تعاون سے آرٹ پیپر پر ۱۹۹۷ء میں الوقار پبلی کیشنز نے شائع کی۔ (۲) بیتی کہانی (خودنوشت شہر بانو بیگم دختر نواب اکبر علی خاں رئیس پاٹودی باضافہ وتعلیقات (۳) اقبال اور جدید دنیا (۴) تحریک آزادی میں اردو کا حصہ (۵) تحریک آزادی اور مملکتِ حیدر آباد (۶) تحریک پاکستان کا تعلیمی پس منظر (۷) پاکستان میں اردو ادب (۸) پاکستان میں اردو تحقیق۔

(۲۷) ''زمانہ تحصیل''۔ یہ عطیہ بیگم رحمین کے ان خطوط کا انتخاب ہے جو انہوں نے قیام لندن (۱۹۰۶ء میں بہ سلسلہ گورنمنٹ اسکالرشپ) اپنی ہمشیرہ زہرہ بیگم کو لکھے تھے۔ یہ خطوط مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئے۔ ان دنوں علامہ اقبال بھی لندن میں مقیم تھے۔ ان کے متعلق عطیہ بیگم نے ۲۲/اپریل ۱۹۰۷ء کے خط میں تحریر کیا:

''یہ صاحب نہایت درجے عالم، فاضل اور فیلسوف اور شاعر ہیں۔''

(۲۸) ڈاکٹر وحید قریشی: ایم اے پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، محقق، نقاد، شاعر، استاذ الاساتذہ، بسطۃ فی العلم والجسم، ڈین فیکلٹی علوم اسلامیہ شرقیہ، سابق پرنسپل اورینٹل کالج لاہور، سابق صدر نشین مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، حمید نظامی چیئر اور غالب شناسی چیئر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ سابق ڈائریکٹر اقبال اکادمی، سیکرٹری بزم اقبال، مدیر مجلہ ''اقبال''، کم وبیش اسی کتب کے مصنف و مرتب۔ جن میں سے ''شبلی کی حیات معاشقہ'' ایک شاندار تصنیف ہے۔ اصناف شعر میں نظم وغزل دونوں پر عبور رکھتے ہیں۔ بقول احسان دانش، ''ان کا ذوق ادب نہایت منہ زور واقع ہوا ہے۔ وہ حقیقت میں چوکھے ادیب اور صحیح قسم کے معلم ہیں''۔ اور بقول جناب انور سدید صاحب ''ان کے دم سے پاکستان میں تحقیق کا معیار قائم ہے'' ان دنوں وہ قائد اعظم لائبریری کے ششماہی مجلہ ''مخزن'' کے مدیر اعزازی ہیں۔ ۱۹۹۳ء کے اوائل میں روزنامہ جنگ لاہور میں مزاحیہ کالم ''حاصل کلام'' کے نام سے لکھتے رہے۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں مجلس ادبیاتِ مشرق کی طرف سے ۱۹۹۳ء میں آپ کی خدمت میں ایک ''ارمغان علمی''

پیش کیا گیا۔ ۱۹۹۳ء میں تمغہ حسن کارکردگی ملا۔ آپ کی ذاتی لائبریری نجی کتب خانوں میں سب سے بڑی اور نادر ونایاب کتب پر مشتمل ہے جس میں رسائل کے علاوہ چھتیس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ ان میں تین ہزار پنجابی ادب پر اور پانچ ہزار کتب حوالہ شامل ہیں۔ لائبریری کا سب سے اہم سیکشن اقبالیات ہے۔ بعض نہایت قیمتی مسودات بھی ہیں جن میں شرح ہدایہ (مکتوبہ ۷۲۵ھ) کا دنیا کا قدیم ترین نسخہ بھی شامل ہے۔ اب یہ بیش قیمت مطبوعہ کتب و رسائل کا ذخیرہ ڈاکٹر صاحب نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کو ہبہ کر دیا ہے۔

(۲۹) ڈاکٹر سفیر اختر (قلمی نام اختر راہی)۔ ایم اے پی ایچ ڈی۔ ریسرچ اسکالر، ادیب، مصنف، تبصرہ نگاری اور اشاریہ سازی ان کی پہچان ہے۔ آپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ''ادارہ تحقیقات اسلامی'' سے وابستہ ہیں۔ ششماہی رسالہ ''نقطۂ نظر'' کے مدیر ہیں۔ ان کی متعدد علمی کاوشیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، ان میں (۱) تذکرہ مصنفین درسِ نظامی (۲) علمائے دیوبند اور مطالعۂ مسیحیت (۳) تذکرہ علمائے پنجاب (دو جلد) (۴) اشاریہ ماہنامہ ''الرحیم'' حیدر آباد (۵) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور ان کا ماہنامہ الاعتصام شامل ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں کتابیں دار المعارف لوہسر شرفو واہ کینٹ سے جنوری ۲۰۰۴ء میں اشاعت پذیر ہوئیں۔

(۳۰) رحیم بخش شاہین، پروفیسر ڈاکٹر، ایم اے پی ایچ ڈی (متوفی ۱۹۹۸-۷-۱۸)۔ سابق صدر شعبۂ اقبالیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ اقبال کی زندگی پر تحقیقی وتنقیدی کام ان کا خاص موضوع رہا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اقبال کے منظوم و منثور گم گشتہ جواہر پارے تلاش کر کے انھیں ''اوراقِ گم گشتہ'' کے نام سے مفید حواشی اور تعلیقات کے اضافے کے ساتھ ۱۹۷۵ء میں اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور سے شائع کیا۔ دیگر تصانیف یہ ہیں۔ (۱) نقوش قائد اعظم۔ (۲) اقبال کے معاشی نظریات۔ (۳) ارمغان اقبال۔ (۴) مکاتیب اقبال کا تنقیدی جائزہ (مقالہ ڈاکٹریٹ)۔

(۳۱) حضرت بریلوی سے مراد مشہور عالم دین حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں۔

رسالہ تھا غالباً ''اعلیٰحضرت کی شاعری پر ایک نظر'' از سید نور محمد قادری۔ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۳۹۵ھ۔

(۳۲) مذاہب الاسلام۔ حکیم نجم الغنی خاں رامپوری (م ۱۹۳۲-۷-۱) کی تصنیف ہے۔ اس کا آخری مکمل ایڈیشن نولکشور پریس لکھنو سے ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔ اسی طباعت کا عکسی ایڈیشن رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا صاحب لاہور سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا۔ اس میں پروفیسر محمد ایوب قادری کے فاضلانہ مقدمہ کا اضافہ ہے۔ یہ نسخہ خواجہ صاحب کو بھجوادیا گیا۔

(۳۳) قاضی عبدالودود (م ۱۹۸۴-۱-۲۵)۔ دانشور، اردو و فارسی کے ممتاز ترین محقق، غالب ان کے مطالعہ کا خاص موضوع تھا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی کے بانیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اسی انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے انھیں ان کی خدمات کے اعتراف میں ایک 'یادگار نامہ قاضی عبدالودود' ۲۰۰۰ء میں پیش کیا گیا۔

(۳۴) اقبال مجددی، پروفیسر۔ محقق، مصنف، مترجم۔ برصغیر پاک وہند کی سیاسی، معاشرتی اور علمی تاریخ کے علاوہ علماء و صوفیہ کی تحریکوں میں گہری دلچسپی، خانوادہ مجددیت پر درجۂ تخصص حاصل ہے۔ برصغیر پاک وہند، بالخصوص ایران کے مقتدر رسائل میں ان کے تحقیقی مضامین قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ ایک بیش قیمت کتب خانہ جو کم و بیش پینتیس ہزار نادر و منتخب کتب پر مشتمل ہے، کے مالک ہیں۔ جن میں بعض بیش قیمت اور منحصر بہ فرد مخطوطات بھی شامل ہیں۔ کتب خانہ نقشبندیہ مجددیہ سلسلے کی نہایت نادر و نایاب کتب کے حوالے سے خاص پہچان رکھتا ہے۔ ان کی قلمی کاوشوں میں مقامات معصومی کی ایڈیٹنگ خاص طور پر قابل ذکر ہے جو چار جلدوں (مقدمہ، متن فارسی، ترجمہ اردو اور تعلیقات) پر مشتمل ہے۔ اب تک تقریباً ایک ہزار تحقیقی مقالات موقر جرائد میں شائع ہو چکے ہیں جن میں سے ۲۵۰ مقالات دانش نامہ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ تہران ایران میں چھپ چکے ہیں۔

(۳۵) مذکورہ شعر قاضی امام شمس الدین منصور بن محمود اوز جندی کا ہے اور لباب الالباب کی جلد اول میں شامل ہے جو سعید نفیسی کی تصحیح حواشی و تعلیقات کے اضافہ سے

کتاب خانہ ابن سینا طہران ایران سے ۱۳۳۵ میں چھپا۔

(۳۶) مہر، مولانا غلام رسول (متوفی ۱۹۷۱-۱۱-۱۶)۔ صحافی، ادیب، محقق، مورخ، غالب شناس، مدیر و مالک روزنامہ انقلاب لاہور۔ تقریباً ۱۵۰ کتب کے مصنف و مترجم۔ ان کا یادگار کارنامہ سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کی سوانح عمری ہے جس کی تصنیف میں آپ نے عمر عزیز کے کم و بیش بیس برس صرف کیے۔ آپ کا کتب خانہ نہایت نادر و نایاب کتب پر مشتمل تھا۔ جسے بعد از رحلتِ موصوف عجائب گھر لاہور میں محفوظ کرادیا گیا۔ رسائل و کتب کے علاوہ روزنامہ انقلاب کا مکمل سیٹ بھی دیا گیا۔ مولانا آزاد کے وہ مکاتیب جوان کے نام آئے، انھیں ''نقش آزاد'' کے نام سے چھپوادیا اور باقیات کلام اقبال کو ''سرودِ رفتہ'' کے نام سے چھپوایا۔ آپ کی جملہ کتابیں (سوائے چند کے) شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب لاہور کو چھاپنے کا شرف حاصل ہے۔

(۳۷) محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر، ایم اے (گولڈ میڈلسٹ)، پی ایچ ڈی۔ مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ کے فرزند گرامی قدر۔ درس و تدریس سے وابستہ رہے اور مختلف کالجوں میں اٹھارہ سال تک بطور پرنسپل فرائض انجام دیے۔ ریٹائر ہونے کے بعد وزارتِ تعلیم میں ایڈیشنل سیکرٹری بھی رہے۔ ۱۹۷۱ء میں ''اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر'' پر پی ایچ ڈی کی۔ آپ پر ڈاکٹریٹ کرنے کا اعزاز ۱۹۹۷ء میں اعجاز انجم لطیفی بہار یونیورسٹی (بھارت) کو حاصل ہوا۔ ان کا مقالہ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز کراچی سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔ آپ کا مہتم بالشان کارنامہ ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ'' ہے جو چھ ضخیم جلدوں میں چار ہزار صفحات پر مشتمل امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی سے ۲۰۰۵ء میں منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوا۔ امام احمد رضا خاں پر اتنا تحقیقی کام کیا کہ محسنِ رضویت کہلائے۔ آپ منفرد انداز تحریر کے مالک ہیں۔ ماشاء اللہ آپ شیخ طریقت بھی ہیں اور برصغیر پاک و ہند کے ہزاروں طالبان آپ کے حلقۂ ارادت سے وابستہ ہیں۔ آپ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سرپرست اعلیٰ بھی ہیں۔

(۳۸) ''تحقیق نامہ'' مطبوعہ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور ۱۹۹۱ء۔ اس میں مندرجہ

ذیل تحریرات شریکِ اشاعت ہیں نہ کہ وہ جن کی تفصیل خواجہ صاحب نے دی ہے:
(۱) میرزا محمد رضا قزلباش خاں امید (۲) شاہ قدرت اللہ قدرت (۳) مرزا جعفر علی حسرت (۴) تذکرہ گلستانِ مشتاق (۵) خوشِ معرکہ زیبا (۶) احمد دین

(۳۹) محمد شریف گل: راقم کے خواہر زادہ، خوشنویس، زود نویس اور درست نویس۔ تلمیذ برادرم الحاج محمد اعظم منور رقم۔ بڑی ضخیم و جسیم کتابوں کی کتابت کا فخر انھیں حاصل ہے۔ ان کے خاص کارناموں میں (۱) فتاویٰ رضویہ از مولانا احمد رضا خاں بریلوی زیر اہتمام رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور (۳۰ جلد، صفحات = ۲۱۲۰۰) (۲) فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ و تفسیر روح البیان از علامہ شیخ اسماعیل حقی۔ مترجمہ شیخ الحدیث و التفسیر مولانا محمد فیض احمد اویسی۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور (۳۰ جلد، صفحات = ۱۵۰۰۰) (۳) مجلہ نقوش لاہور رسول نمبر، مدیر محمد طفیل۔ (۱۳ جلد، صفحات = ۱۰۴۰۰) کی کتابت شامل ہے۔ ذہن اخاذ پایا ہے۔ جو کچھ کتابت کیا انھیں ازبر ہے۔ وہ اپنے گاؤں موضع کڑیال کلاں ضلع گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔

(۴۰) ''شاہ حسین حقیقت اور ان کا خاندان'' از مشرف احمد، ادارہ ادبیات پاکستان کراچی کی طرف سے ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی اور یہ مجھے ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو موصول ہوئی۔ کتاب میں مشفق خواجہ صاحب کا تعارف شریکِ اشاعت ہے۔

(۴۱) ''اقبال کا آخری معرکہ'' از سید نور محمد قادری، رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا صاحب لاہور سے اسی سال طبع ہوئی جب کہ مؤخر الذکر از مولانا ابو صالح محمد فیض احمد اویسی ۱۹۷۸ء میں مرکزی مجلسِ رضا لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔

(۴۲) میری ڈاک حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ر ریلوے روڈ لاہور کے توسط سے آیا کرتی تھی، اس لیے حکیم صاحب ہی وصول کرتے تھے۔

(۴۳) مذکورہ سہ ماہی مجلہ کے پہلے شمارہ (شمارہ خاص ۱-۲) میں پہلا مضمون ہی خواجہ صاحب کا ہے جس کا عنوان ہے ''شاہ قدرت اللہ قدرت'' —— رسالہ کے سال و ماہ کی تصریح نہیں کی گئی۔ اس کے شمارے ڈاکٹر صاحب کی مہربانی سے اعزازی طور پر کچھ عرصہ تک راقم الحروف کو موصول ہوتے رہے۔

(۴۴) ''تدریس خطاطی'' یہ میرے برادر بزرگ الحاج محمد اعظم منور رقم (متوفی ۱۹۹۷-۱-۱۲) تلمیذ صوفی عبدالمجید پرویں رقم (موجد طرز جدید) کی تصنیف ہے جو ۱۹۷۹ء میں ندیم مظہر پبلشرز اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی۔ کتاب کا ایک نسخہ خواجہ صاحب کو برائے تبصرہ ارسال کیا گیا تھا۔

(۴۵) ''شریف التواریخ'' سید شریف احمد شرافت نوشاہی (متوفی ۱۹۸۳-۷-۴) کا پندرہ جلدوں پر مشتمل مہتم بالشان علمی کارنامہ جسے نوشاہیت کا دائرہ معارف کہیں تو بجا ہے۔ یہ کتاب ادارہ معارف نوشاہیہ ساہن پال شریف گجرات کی طرف سے ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۴ء تک کے عرصہ میں اشاعت پذیر ہوئی۔ ابتدائی تین جلدیں کتابت کے مرحلہ سے گزریں جب کہ بقیہ بارہ جلدیں بخط مصنف طبع ہوئیں۔ خواجہ صاحب کو اس وقت جلد اول ارسال کی گئی۔ سولھویں جلد اشاریہ پر مشتمل ہے جسے سید شفیق الرحمٰن نوشاہی نے مرتب کیا اور ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔

(۴۶) خواجہ عبدالوحید: آپ کے والد گرامی کا سانحۂ ارتحال ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو پیش آیا جس پر خواجہ صاحب کو تعزیتی خط لکھا گیا۔ آپ کے والد عظیم مفکر، بلند پایہ محقق، جید عالم دین، نامور مورخ اور مرد مومن تھے۔ ان کی تیس سال تک علامہ اقبال سے رفاقت رہی۔ مولانا احمد علی لاہوری امیر انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام ایک پندرہ روزہ انگریزی اخبار ''الاسلام'' ۱۹۳۲ء میں جاری ہوا جس کی ایڈیٹری کے فرائض خواجہ صاحب کے سپرد کیے گئے۔ علامہ اقبال کا مشہور مضمون ''اسلام اور احمدیت'' اسی رسالہ میں چھپا۔ اس کا مسودہ خواجہ صاحب کے پاس محفوظ تھا۔ قادیانیوں نے اس مسودہ کے حصول کے لیے ایک لاکھ روپیہ تک کی پیش کش کی مگر خواجہ صاحب نے یہ کہہ کر ان کی پیش کش ٹھکرا دی کہ یہ دستاویز قوم کی امانت ہے، میں اس میں خیانت نہیں کر سکتا۔ آپ شروع میں اے جی آفس لاہور میں ملازم رہے۔ اس کے بعد وہ ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری ڈنڈوت (جہلم) کے منیجر مقرر ہوئے جہاں سے مستعفی ہو کر حکومت پاکستان محکمہ اطلاعات سے وابستہ ہو گئے۔ دس بارہ سال تک پی ای سی ایچ ایس گرلز کالج میں اسلامیات کے

استادہ ہے۔ انگریزی میں ہزاروں مضامین لکھے۔ ان کا مہتم بالشان کارنامہ ''ببلیوگرافی آف اسلامک سٹڈیز'' ہے جو چالیس سال میں پچیس جلدوں میں مکمل ہوئی۔ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ''تبویب القرآن'' کے نام سے کیا جو اسلام اور الاسلام میں بالاقساط چھپتا رہا۔ آپ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بانی بھی تھے۔ (ان کے تفصیلی حالات شیخ سعید صاحب نے قلمبند کیے جو ماہنامہ ''علامت'' لاہور کے سالنامہ (۲) فروری ۱۹۹۲ء میں اشاعت پذیر ہوئے)۔

(۴۷) آپ کے والد گرامی کی رحلت کی خبر روزنامہ نوائے وقت لاہور کے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں شائع ہوئی جس کا تراشا حسب الارشاد ارسال کر دیا گیا۔

(۴۸) انوار الحدیث۔ یہ ۵۵۴ احادیث کا انتخاب ہے جس سے ۴۷۴ فقہی مسائل متخرج کیے گئے ہیں۔ اسے مولانا جلال الدین احمد امجدی مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی نے مرتب کیا اور رضا پبلی کیشنز لاہور سے ۱۹۷۹ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۴۹) یہ ایک مطبوعہ مکتوب ہے جو خواجہ صاحب کے والد کے سانحہ ارتحال پر ان کے اعزہ، احباب و دیگر متعلقین نے جو تعزیت نامے ارسال کیے، ان کے جواب میں بھیجا گیا۔

(۵۰) چراغ ابدی / ۱۲۲۱ھ۔ قرآن شریف کے جزعم کی ایک قدیم تفسیر ہے۔ اس کے مصنف کا نام محمد عزیز اللہ المتخلص بہ ہمرنگ اورنگ آبادی ہے۔ یہ حکیم محمد امام امامی کی نظرِ ثانی کے بعد انجمن ترقی اردو ریاست میسور (بنگلور) سے ۱۳۷۶ھ میں اول مرتبہ اشاعت پذیر ہوئی۔

(۵۱) تقویۃ الایمان: یہ نہایت نادر الوجود نسخہ ہے جو مطبع دارالسلام دہلی سے فروری ۱۸۴۷ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۵۲) روزگارِ فقیر (جیبی سائز)۔ شاعرِ مشرق سے چند ملاقاتوں کی یادداشت از سید فقیر وحید الدین سید برادرز دی مال لاہور ۱۹۵۰ء (خاص بات یہ ہے کہ یہ حافظ محمد یوسف چشتی سدیدی کی خطاطی کی یادگار ہے)۔ اس کی اشاعت ثانی اضافوں کے ساتھ آرٹ پریس دی مال لاہور سے ۱۹۶۳ء میں ہوئی جب کہ جلد دوم لائن

آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور سے ۱۹۶۴ء میں چھپی۔

(۵۳) یہ مضمون ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور کے ۱۱ر فروری، ۱۸ر فروری اور ۲۵ر فروری ۱۹۸۰ء کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوا۔

(۵۴) ''معارف'' کا مذکورہ اداریہ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۶ر ستمبر ۱۹۷۹ء میں نقل ہوا۔

(۵۵) کتاب کا نام تو یاد نہیں البتہ اتنا یاد ہے کہ کسی کتاب کے میرے ہاں دو نسخے مولانا مہر کے دستخط شدہ موجود تھے جن میں سے میں نے ایک دستخطی نسخہ بطور یادگار خواجہ صاحب کو روانہ کر دیا تھا۔

(۵۶) ''فیضان'' ماہوار رسالہ تھا جو فیصل آباد سے زیر ادارت قاری عطاء اللہ نکلتا تھا۔ یہ چند سال کے بعد دم توڑ گیا کیونکہ اس کے مدیر بسلسلۂ روزگار کینیڈا چلے گئے۔

(۵۷) ''تخلیقی ادب'' غیر مطبوعہ ادبی تخلیقات پر مشتمل ہوتا تھا جو کتابی صورت میں خواجہ صاحب کے ادارہ عصری مطبوعات سے شائع ہوتا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا اور دوسرا شمارہ بھی اسی سال اشاعت پذیر ہوا۔ اس میں اردو ادب کے دس سال (۱۹۷۰ء-۱۹۷۹ء) کی تخلیقات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ دسمبر ۱۹۸۱ء و جنوری ۱۹۸۲ء میں خواجہ صاحب نے نیا ماہنامہ ''اسلوب'' جاری کیا اور تخلیقی ادب کی بقیہ تین اشاعتیں اسلوب کے کھاتے میں بہ تفصیل ذیل شائع ہوئیں:

تخلیقی ادب نمبر ۳ برائے ''اسلوب'' اکتوبر و نومبر ۱۹۸۳ء

نمبر ۴ جولائی ۱۹۸۵ء

نمبر ۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء

ع پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

(۵۸) مولانا عبید اللہ انور (متوفی ۱۹۸۵/۴/۲۶)۔ مولانا احمد علی لاہوری کے فرزند۔ ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے رئیس ادارہ، مہتمم انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور۔ انھوں نے اپنے والد کے مشن کو ۳۳ برس تک جاری رکھا۔

(۵۹) تحقیق نامہ: ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۳۸۔ مگر اس کے بعد کوئی تحقیق نامہ چھپ نہ سکا۔

(۶۰) اس تحفہ میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں:

(۱) تذکرہ طالب آملی (مع انتخاب کلام)۔ لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید۔ فیروز سنز کراچی ۱۹۶۵ء۔

(۲) زمان و مکان اور بھی ہیں (سفر نامہ)۔ محمد حمزہ فاروقی۔ عصری مطبوعات کراچی ۱۹۷۸ء۔

(۳) اردو لسانیات۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری۔ مکتبۂ تخلیقِ ادب کراچی ۱۹۶۶ء۔

(۴) شامِ غریباں (تذکرہ شعرائے فارسی)۔ لچھمی نرائن شفیق۔ مرتبہ: محمد اکبر الدین صدیقی۔ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی ۱۹۷۷ء۔

(۵) ہمیشہ بہار (تذکرہ شعرائے فارسی) کشن چند اخلاص۔ مرتبہ: ڈاکٹر وحید قریشی۔ انجمن ترقی اردو پاکستان۔ کراچی ۱۹۷۳ء۔

(۶) ماخذات (احوال شعراء و مشاہیر) جلد اول۔ سرفراز علی رضوی۔ انجمن ترقی اردو پاکستان۔ کراچی ۷۸-۱۹۷۷ء۔

(۷) احسن الکلام (مجموعہ کلام احسن مارہروی)۔ مرتبہ: سید سعید احسن۔ مکتبۂ تخلیقی ادب کراچی۔ ۱۹۶۵ء۔

(۶۱) فاروقی صاحب تاحال مولانا مہر پر کتاب نہیں لکھ سکے۔

(۶۲) تحسین فراقی (منظور احمد)۔ ان دنوں پروفیسر ڈاکٹر ہیں اور اورینٹل کالج لاہور سے وابستہ ہیں۔ وہ شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور اورینٹل کالج کے تحقیقی مجلّہ ''بازیافت'' کے مدیر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف، مترجم و مرتب ہیں۔ جس وقت یہ سطریں لکھی جارہی ہیں، آپ ایران روانہ ہوچکے ہیں، جہاں وہ تہران یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دیں گے۔ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ''عبدالماجد دریا بادی — احوال و آثار'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے ۱۹۹۳ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکا ہے۔

(۶۳) پیر حسام الدین راشدی (م ۱۹۸۲-۴-۱)۔ صحافی، ادیب، شاعر، مصنف، ذاتی کتب خانے میں پندرہ ہزار کتب عربی، فارسی، اردو اور سندھی میں موجود تھیں۔ سندھی میں ۴۲ تصانیف، اردو میں ۴ جب کہ فارسی کی بہت سی نایاب کتب تصحیح و مفید حواشی کے ساتھ سندھی ادبی بورڈ کراچی کی جانب سے شائع ہوئیں جیسے تاریخ مظہر شاہجہانی، ترخان نامہ، تحفۃ الکرام، مثنوی چنیسر نامہ، مثنوی مظہر الآثار، مثنویات و قصائد میر علی شیر قانع ٹھٹوی، مکلی نامہ، مقالات الشعراء کشمیر مع اضافہ تکملہ بہ چہار جلد اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے شائع ہوئی۔ سندھی میں بھی بہت سی بلند پایہ کتابیں اور مقالات سپردِ قلم کیے۔

(۶۴) مقاصد الاسلام: فقہ اسلامی کے متعلق تحقیقی مقالات کا مجموعہ جو گیارہ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے سات حصے صدیقی صاحب پیشتر ازیں بذریعہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری بھیج چکے تھے۔ مذکورہ حصہ نمبر ۲ انھوں نے خواجہ صاحب کی معرفت ارسال کیا۔ بقیہ حصے (۷، ۸، ۹) موصوف کو دستیاب نہ ہوسکے۔ کتاب کے مصنف مولوی حافظ محمد انوار اللہ خاں ہیں۔ یہ کتاب مجلس اشاعۃ العلوم جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن سے باہتمام مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی صدر الصدور مجلس اشاعۃ العلوم شائع ہوئی۔

(۶۵) اقبال ریویو: یہ اقبال اکیڈمی حیدر آباد (آندھرا پردیش۔ انڈیا) کا سہ ماہی رسالہ ہے۔ جس کے ابتدائی چند شمارے مختلف اوقات میں اکبر الدین صاحب نے ارسال کیے تھے۔ بس۔ یاد رہے کہ اسی نام کا ایک رسالہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے بھی شائع ہوتا ہے۔

(۶۶) انتظار حسین (روزنامہ مشرق والے)۔ ایم اے اردو۔ صحافت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ادیب، نقاد، سفرنامہ نگار اور کامیاب مترجم ہیں۔ ان موضوعات پر ان کی کم و بیش دو درجن کتابیں چھپ چکی ہیں۔

(۶۷) جمیل الدین عالی، بی اے ایل ایل بی۔ شاعر، سفرنامہ نگار، کالم نویس، کئی کتابوں کے مصنف، روزنامہ جنگ میں ''نقار خانے میں'' کے عنوان سے مستقل کالم لکھتے ہیں۔ انجمن ترقی اردو کے معتمد اعزازی اور پاکستان رائٹرز گلڈ کے بانی رکن

ہیں۔ پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی کراچی نے ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں انھیں ۱۹۹۸ء میں ''ارمغانِ عالی'' شایانِ شان انداز میں پیش کیا۔ انھوں نے غالباً اگست ۱۹۸۰ء کے اوائل میں روزنامہ جنگ میں ایک مضمون بعنوان ''مضامین قرآن کے انڈیکس'' لکھا تھا جس کے متعلق چند گزارشات خواجہ صاحب کے توسط سے انھیں پیش کی گئی تھیں۔

(۶۸) روزنامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۲ جون ۱۹۸۰ء میں میرزا ادیب نے اپنے کالم ''افکار و اذکار'' میں خواجہ عبدالوحید کی کتاب ''اسلامک بیک گراؤنڈ آف ماڈرن سائنس اینڈ کلچر'' کا اردو میں تعارف کرایا تھا۔ مگر یہ کتاب قارئین کو بازار سے دستیاب نہ ہوئی جس کے جواب میں راقم کا ایک مراسلہ ''کتاب موجود ہے'' کے عنوان سے نوائے وقت مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔ اسی کی وضاحت خواجہ صاحب نے اپنے مکتوب میں کی ہے۔

(۶۹) حافظ محمد یوسف سدیدی: تمغۂ حسنِ کارکردگی، سلطان الخطاطین، جملہ اقسامِ خطاطی کے یگانہ خطاط۔ حضرت غلام سدید الدین مرولہ شریف ضلع سرگودھا کے مرید ہونے کے ناطے سدیدی کہلاتے۔ روزنامہ امروز لاہور کے شعبہ کتابت کے طویل عرصہ تک انچارج رہے۔ بے شمار عمارتوں کے کتبات آپ سے یادگار ہیں جن میں یہ عمارات قابلِ ذکر ہیں: (مزارات) حضرت داتا گنج بخش، میاں علی محمد پاک پتن، قطب الدین ایبک، سید وارث شاہ اور مساجد میں جامعہ منصورہ، جامعہ اشرفیہ، جامعہ شیر ربانی، جامعہ کریمیہ، مسلم مسجد، مسجد شہداء کے علاوہ دارالعلوم حزب الاحناف اور اسلامک سمٹ۔ ریاض (سعودی عرب) میں ۱۹۸۵۔۷۔۱ کو حادثہ سے دوچار ہوئے اور طویل علالت کے بعد ۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء کو رحلت کر گئے۔ روزنامہ امروز کا چین نمبر (نستعلیق بہ شکل چینی) اور مزار قطب الدین ایبک کی خطاطی ان کے عدیم النظیر کارنامے ہیں۔

(۷۰) منور رقم (الحاج محمد اعظم): خطاب منور رقم عطا کردہ مولانا غلام رسول مہر۔ تلمیذ و جانشین منشی عبدالمجید پروین رقم۔ فنِ خطاطی میں تخلیقی ذہن کے مالک۔ انھیں کلمہ طیبہ ایک سو ایک بار خطِ نستعلیق میں، بحروف جلی مختلف انداز میں تحریر کرنے کا منفرد

اعزاز حاصل ہے۔ فنِ خطاطی پر کتابیں بھی لکھیں جیسے تدریس خطاطی، رہنمائے خوشخطی (تین جلد)، نگارستان۔ آخری اعزاز یہ کہ انھیں ۱۹۹۳ء کے حج کے زمانہ میں محلہ مسفلہ (مکہ شریف) کی زیرِ تعمیر ''مسجد قماش'' کی محراب اور بیرونی پیشانی پر کلمہ طیبہ کی کتابت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(۷۱) آپ بیتی۔ جلیل قدوائی۔ اس کا درست نام حیاتِ مستعار ہے۔

(۷۲) اردو قواعد از ڈاکٹر شوکت سبزواری مرحوم۔ یہ کتاب خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب سے ۱۹۸۲ء میں طبع ہوئی۔ اس کی کتابت کے فرائض میرے خواہرزادہ محمد شریف گل نے ادا کیے۔

(۷۳) نعمت اللہ قادری، ابو معاویہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے برادر خرد۔ کتب فروش۔ مولوی شمس الدین نادرہ کتب فروش انھیں پیار سے بے چین روح کہا کرتے۔ ۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو حادثاتی موت کا شکار ہوئے۔

(۷۴) ڈاکٹر پروفیسر محمد ایوب قادری (م ۱۹۸۳۔۱۱۔۲۵): مصنف، محقق، مورخ، تذکرہ نویس، سابق صدر شعبۂ اردو اردو کالج کراچی۔ دس کتابوں کے مصنف اور سات فارسی کتابوں کے مترجم۔ تصانیف میں: مخدوم جہانیاں جہاں گشت، مولانا محمد احسن نانوتوی، اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ، وقائع نصیر خانی، عہدِ بنگش اور تبلیغی جماعت کا تاریخی جائزہ شامل ہیں جب کہ بعض تراجم کے نام یہ ہیں: (۱) تذکرہ علمائے ہند از رحمٰن علی مع اضافہ تکملہ (۲) مآثر العلماء از صمصام الدولہ شاہنواز خاں (۳) طبقاتِ اکبری از خواجہ نظام الدین احمد اور (۴) سیر العارفین از حامد بن فضل اللہ جمالی۔

(۷۵) محمد طفیل (محمد نقوش): (م ۱۹۸۶۔۷۔۵): نامور ادیب، برصغیر پاک و ہند کے منفرد خاکہ نگار، اردو کے عہد ساز رسالہ ''نقوش'' کے مدیر۔ انھوں نے نقوش کے جو ضخیم نمبر شائع کیے، ان میں منٹو نمبر، شوکت تھانوی نمبر، پطرس نمبر، آپ بیتی نمبر، شخصیات نمبر، طنز و مزاح نمبر، افسانہ نمبر، لاہور نمبر، غالب نمبرز، اقبال نمبرز، خطوط نمبرز اور سب سے معرکہ آرا کارنامہ رسول نمبر (۱۳ جلد) شامل ہیں۔ مؤخر الذکر نمبر کی اشاعت پر انھیں حکومت پاکستان کی طرف سے ایک لاکھ روپے کا ایوارڈ دیا

گیا۔ مرحوم نے ادبی تحقیقات پر ''نقوش ایوارڈ'' کا اجرا بھی کیا۔ ان کے خاکوں میں آپ، مخدومی، محترم، مکرم، معظم، محبی، جناب اور صاحب شامل ہیں۔

(۷۶) صباح الدین عبدالرحمن (م: ۷۔۱۹۸۷۔۱۱۔۱۸): ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ۔ مصنف، مؤلف، ادیب، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ کے مدیر بھی رہے۔ ہندوستانی تاریخ (مسلم پیریڈ) پر ان کی نظر عمیق تھی۔ اس حوالے سے ان کی بعض یادگار تصانیف کے نام لکھے جاتے ہیں: (۱) ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک (۲) ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام (۳) ہندوستان کے عہدِ ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری (۴) ہندوستان کے مسلمانوں کے تمدنی جلوے (۵) بزم مملوکیہ (۶) بزم تیموریہ (۷) بزم صوفیہ۔ موصوف کو ان کی علمی وادبی خدمات پر کئی انعامات سے نوازا گیا۔

(۷۷) مولانا سعید احمد اکبرآبادی (م ۱۹۸۵۔۵۔۲۴ کراچی)۔ دانشور، ادیب، مصنف، ندوۃ المصنفین دہلی کے ترجمان۔ ماہنامہ برہان کے مدیر۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ، صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ان کا شمار اکابرین دیوبند میں ہوتا ہے۔ ان کی تصانیف میں: صدیق اکبرؓ، شانِ ذوالنورینؓ، غلامانِ اسلام، فہم قرآن، مسلمانوں کا عروج وزوال اور وحی الٰہی شامل ہیں۔

(۷۸) پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد فاروقی (متوفی ۲۰۰۴۔۱۱۔۲۸)۔ ایم اے عربی ادبیات۔ پی ایچ ڈی۔ صدر شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی دہلی۔ انگریزی مجلہ Islam and the modern age کے شریک مدیر اور عربی مجلہ ثقافۃ الہند کے مدیر۔ کم وبیش دو درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں: تذکرہ حضرت نظام الدین اولیاء۔ مقاصد العارفین۔ تلاشِ غالب۔ تلاشِ میر۔ نقد ملفوظات۔ دراسات اور دید ودریافت۔

(۷۹) یہ خواجہ صاحب کے والد گرامی کی انگریزی تصنیف ہے جسے اقبال اکادمی آف پاکستان کراچی نے ۱۹۶۵ء میں شائع کیا۔ اس کا ایک نسخہ خواجہ صاحب نے میری لائبریری کے لیے ۱۹۸۱۔۵۔۲۰ کو ارسال فرمایا۔

(۸۰) نفیس رقم (سید انور حسین): مضمون نگار، شاعر، تمغۂ حسن کارکردگی، خطاط ہفت

قلم، خط نسخ ونستعلیق میں امتیازی فکر کے حامل۔ خلیفۂ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ سید محمد حسین گیسودراز آپ کے اجداد سے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے نائب صدر۔ ان کا ہفت قلم میں مکتوبہ درود شریف ابراہیمی بصورت چارٹ بہت مقبول ہے۔ ان کا کتب خانہ متنوع موضوعات کی ہزاروں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں پر مشتمل ہے۔ وہ بلا مبالغہ سیکڑوں کتابوں کے ٹائٹل کتابت کر چکے ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں قاضی سلمان منصور پوری کی ''رحمت للعالمین'' کتابت کی۔ دیوانِ غالب مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی، کلامِ بلھے شاہ (پیکجز لمیٹڈ)، سید احمد شہید حصہ دوم از ابوالحسن علی ندوی کی کتابت کا شرف حاصل ہے۔ فارسی واردو کے قادر الکلام شاعر بھی ہیں۔ شاعری کا مجموعہ ''برگِ گل'' خوبصورتی اور رعنائی کا مرقع ہے۔ مسجدِ اقبال اور ایوانِ اقبال لاہور کے لیے جو کتبات لکھے وہ ''نفائس اقبال'' کے نام سے نفیس منزل کریم پارک لاہور سے ۲۰۰۵ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔ یہ کتاب حسنِ ترتیب، طباعت اور نفاست کا مرقع ہے، جس کی زیارت آنکھوں کو تازگی اور طراوت عطا کرتی ہے۔

(۸۱) یہ مصرع برادرم الحاج محمد اعظم منور رقم سے کتابت کرا کے بھیج دیا تھا جسے انھوں نے فریم کروا کر اپنے مطالعہ کے کمرے میں آویزاں کر رکھا تھا۔

(۸۲) قیوم راہی: مشہور افسانہ نگار۔ ان کے بعض مطبوعہ افسانوں کے نام اس طرح ہیں: تیسری آپا، روشنی کا پتھر، ہنستا ہوا شخص اور ۱۹۸۴ء کے افسانے۔

(۸۳) عطاء الحق قاسمی: مشہور عالم دین مولانا بہاء الحق قاسمی کے صاحبزادے۔ سہ ماہی ''معاصر انٹرنیشنل'' کے مدیر، شاعر، علمی وادبی حلقوں میں اپنے منفرد انداز کالم نویسی کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آج کل روزنامہ جنگ لاہور میں ''روزنِ دیوار سے'' اپنے مخصوص شگفتہ انداز میں کالم نویسی کر رہے ہیں۔ وہ اپنے کالم میں تلمیحات اور استعارات سے ایسی باتیں حکومت کے خلاف لکھ جاتے ہیں جو مشاق اخبار نویس ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔ نواز شریف کے دورِ اقتدار میں ناروے میں سفارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

(۸۴) میلاد معصومین وکلام نیرنگ کے سرورق برادرم محمد اعظم منور رقم سے کتابت کروا کر

بھیج دیے تھے۔ میلادِ معصومین ۱۹۸۴ء میں صفیر بلگرامی اکیڈمی کراچی سے چھپی۔
کتابت کے بعد میلادِ معصومین کا مسودہ خواجہ صاحب نے ازرہِ کرم راقم کو عنایت کر دیا تھا۔ کلامِ نیرنگ خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب سے ۱۹۸۳ء میں چھپا۔ نیرنگ نے ورڈز ورتھ کی ایک نظم کا اردو میں منظوم ترجمہ ''زمزمہ قدم'' کے نام سے کیا تھا جو بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ (انبالہ) سے ۱۹۰۱ء میں چھپا۔ یہ ترجمہ کلامِ نیرنگ کی طباعت کے بعد دستیاب ہوا تھا، اس کا عکس خواجہ صاحب کو بھیج دیا گیا تھا مگر کلامِ نیرنگ کی جدید طباعت کی نوبت نہ آئی۔

(۸۵) سبع سنابل: سید سادات بلگرام میر عبدالواحد بلگرامی (م ۱۰۱۷ھ) کی عقاید و تصوف پر عمدہ ترین فارسی تصنیف ہے۔ یہ کتاب مطبع نظامی کانپور سے ۱۳۰۱ھ میں اشاعت پذیر ہوئی اور پھر نایاب ہوگئی۔ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے راقم کے کتب خانہ سے اس نسخہ کا عکس لے کر اسے ۱۹۸۲ء میں چھپوا دیا۔ اس کا ایک نسخہ خواجہ صاحب کو ارسال کیا گیا تھا۔

(۸۶) خواجہ صاحب ۲۸ رمئی ۱۹۸۲ء کو لاہور تشریف لائے تھے مگر ملاقات ۲۹ رمئی کو اورینٹل کالج میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے چیمبر میں ہوئی۔ اس وقت مجلسِ خواجہ میں خاطر غزنوی، رفیق ڈوگر (نوائے وقت)، انجم رحمانی (ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور میوزیم)، خورشید احمد خاں (مکتبہ حسن سہیل راحت مارکیٹ) وغیرہم موجود تھے۔ وقت کی کمی کے سبب خواجہ صاحب نے غریب خانہ پر تشریف آوری سے معذرت کرلی۔ مہر صاحب پر یادگاری مجلہ اور ابیات کے دوسرے ایڈیشن کے بارے میں باتیں ہوئیں۔ انھوں نے بتایا کہ گزشتہ تین ماہ سے مسلسل مہمانوں کی زد میں رہا، اس لیے کچھ کام نہیں ہوسکا۔ میں صرف آپ کو دیکھنا چاہتا تھا، اس لیے یہاں آنے کی زحمت دی۔ خواجہ صاحب نے بتایا کہ میں اب مری جاؤں گا اور پھر کراچی۔ خدا حافظ۔

(۸۷) ''ابیات''۔ خواجہ صاحب کا یہ کلام مکتبہ نیا دور کراچی سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا۔ اس میں روایتی انداز سے ہٹ کر دیباچہ ایک رباعی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے وھوھذا:

یہی غزل مری محرومیوں کا نوحۂ غم — یہی غزل ترا آئینۂ جمال بھی ہے
جو پاسکا نہ تجھے میں تو کھو دیا خود کو — یہ میرا عجز بھی ہے، یہ مرا کمال بھی ہے

(۸۸) خالد یعنی عبدالعزیز خالد: مشہور نغز گو شاعر، کم و بیش تین درجن شعری مجموعوں کے خالق، مصنف، قرآن مجید کا منظوم اردو ترجمہ بنام ''فرقانِ جاوید'' کیا جو مقبول اکیڈمی لاہور سے ۱۹۸۹ء میں طبع ہوا۔ علم و حکم پر مشتمل ''کتاب العلم'' تصنیف کی جسے خالد اکیڈمی لاہور نے ۱۹۹۰ء میں شائع کیا۔ خالد صاحب پر لکھے گئے مقالات ''ارمغانِ خالد'' کے نام سے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے مرتب کیے اور یہ مجموعہ مقبول اکیڈمی نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔ (مشتمل بر ۱۱۰۰ صفحات)

(۸۹) یعنی میلادِ معصومین جس کا ذکر حاشیہ نمبر ۸۴ میں گزر چکا ہے۔

(۹۰) ان شاء اللہ۔ یہ عربی کا ایک فقرہ ہے جس کے معنی ہیں ''اگر اللہ نے چاہا''۔ اسے مرکب صورت میں انشا (بمعنی مضمون نویسی) لکھنا درست نہیں۔ یہ غلط العام ہے اور اہلِ علم کے شایاں نہیں۔

(۹۱) قاموس الکتب: یہ اردو کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی تعارفی فہرست ہے جو انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نے وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی معاونت سے تین جلدوں میں شائع کی۔
جلد اول، جو ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی، یہ مذہبیات پر مشتمل ہے۔
جلد دوم جو ۷۵-۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی، یہ تاریخیات پر مشتمل ہے۔
جلد سوم، عمرانیات کا احاطہ کرتی ہے اور ۸۰-۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔

(۹۲) 'ایک نادر سفر نامہ: یہ عبدالغفار خاں' (متوفی ۱۹۳۳ء) رئیس قائم گنج کے سفرِ دکن کی روداد ہے، عقیل صاحب نے 'عبرت' کی فائلوں سے اس مدفون سفرنامے کو ڈھونڈ نکالا اور اس پر سیر حاصل مقدمہ اور مفید حواشی کا اضافہ کیا، جسے خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا۔ پہلے یہ سفرنامہ ''سیر دکن'' کے نام سے رسالہ ''عبرت'' میں ۱۹۱۶ء میں بالاقساط شائع ہوا۔

(۹۳) رسول نمبر سے مراد مشہور جریدہ ''نقوش'' لاہور کا رسول نمبر ہے جو ۱۳ ضخیم جلدوں میں دسمبر ۱۹۸۰ء سے جنوری ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔ محمد نقوش کا ابھی مزید جلدیں

لانے کا پروگرام تھا مگر موت نے مہلت نہ دی اور وہ خاموشی سے ۵ر جولائی ۱۹۸۶ء کو راہی ملکِ عدم ہوئے۔ سچ ہے: کارِ دنیا کسے تمام نکرد۔ مشفق خواجہ مرحوم نے جو رائے دی ہے وہ ان کا ذاتی تاثر ہے ہمیں اس سے اتفاق نہیں۔

(۹۴) اس عطیہ میں مندرجہ ذیل کتب موصول ہوئیں:

(i) کلامِ نیرنگ۔ غلام بھیک نیرنگ۔ مرتبہ: معین الدین عقیل

(ii) خونِ دل کی کشید۔ فیض احمد فیض۔ مرتبہ: مرزا ظفر الحسن

(iii) یادِ یارِ مہربان۔ زیڈ اے بخاری۔

(iv) پراچین اردو۔ سید شبیر علی کاظمی۔

(v) آج بھی اس دیس میں (سفر نامہ)۔ محمد حمزہ فاروقی۔

(۹۵) کرنل خواجہ عبدالرشید (م ۱۹۸۳-۳-۱۳)۔ کتاب دوست، عالم، فاضل، ادیب، مصنف، مورخ۔ مشفق خواجہ صاحب کے چچا زاد بھائی۔ چالیس کتابوں کے مصنف جن میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) معارف النفس (۲) معارف الآثار (۳) مجلس اخوان الصفا (۴) تذکرہ طالب آملی (۵) تذکرہ شعرائے پنجاب (فارسی)۔

انھوں نے دیوان طالب آملی بھی مرتب کیا۔ آپ کے لکھے ہوئے ۸۷۴ مکاتیب نیشنل کمیشن آن ہسٹاریکل اینڈ کلچرل ریسرچ اسلام آباد میں محفوظ ہیں۔

(۹۶) مخدوم نوح ہالائی: برصغیر پاک و ہند کے پہلے مترجم ہیں جن کا فارسی ترجمہ قرآن پہلی مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مرحوم کے مقدمہ کے ساتھ سندی ادبی بورڈ جام شورو سندھ پاکستان سے ۱۴۰۱ھ میں بسلسلہ جشن قرآن پانزدہم ہجری شائع ہوا۔

(۹۷) نقشِ حیات، خود نوشت سوانح عمری مولانا سید حسین احمد مدنی۔

(۹۸) اثر زبیری (مجید الدین احمد)۔ منظوم ترجمہ قرآن مجید (اردو) بعنوان "سحر البیان" اعجاز پبلشرز فیروز پور والا بلڈنگ کراچی سے چھپا۔

(۹۹) ماخذات (جلد دوم) مصنفہ سرفراز علی رضوی۔ یہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نے ۸۱-۱۹۸۰ء میں شائع کی۔ یہ کتاب راقم کو ۲۶ رمئی کو موصول ہوگئی تھی۔

(۱۰۰) قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر۔ ڈاکٹر سید حمید شطاری۔ حیدر آباد دکن سے

۱۹۸۲ء میں چھپی تھی۔ بعد میں اکبر الدین صدیقی صاحب کے توسط سے اس کا ایک نسخہ مجھے بھی دستیاب ہوگیا۔

(۱۰۱) پیام شاہجہان پوری ان دنوں رسالہ تقاضے کراچی کے مدیر تھے۔

(۱۰۲) ڈاکٹر مختار الدین احمد ایم اے پی ایچ ڈی ڈی فل۔ سابق پروفیسر و صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ وائس چانسلر مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی پٹنہ۔ آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی محققانہ حیثیت کو عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہے۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں تحقیق و تدوین کے کارنامے انجام دیے۔ آپ کو علمی و ادبی خدمات کے اعتراف پر صدارتی اور دیگر اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ آپ کی تصانیف و تالیفات میں احوالِ غالب، نقدِ غالب، تذکرہ گلشن ہند، تذکرہ صدر الدین آزردہ، فہرست مخطوطات احسن کولیکشن، فہرست مخطوطات فارسی یونیورسٹی علی گڑھ شامل ہیں۔ آپ نے استادِ محترم علامہ عبدالعزیز میمنی کی یاد میں مجلّہ "المجمع العلمی الہندی" علی گڑھ کا خصوصی نمبر دو جلدوں میں ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ آپ کے مقالات اور تالیفات کا اشاریہ "مختار نامہ" علی گڑھ ہیریٹیج و پبلی کیشنز علی گڑھ سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں مجلس نذر مختار دہلی نے ۱۹۸۸ء میں ایک علمی ارمغان "نذر مختار" پیش کیا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کی طرف سے آپ کو ایک اور علمی ارمغان "پروفیسر مختار الدین۔ محقق اور دانشور" مرتبہ شاہد ماہلی ۲۰۰۵ء میں پیش کیا گیا۔

(۱۰۳) خطوط مہر۔ یہ خطوط سید انیس شاہ جیلانی، مہتمم و مالک مبارک اردو لائبریری محمد آباد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کے نام ہیں اور انھی کے حواشی کے ساتھ "المہر" وحدت روڈ لاہور سے ۱۹۸۳ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔

(۱۰۴) مولانا غلام رسول مہر کا یہ سفرنامہ "سفرنامہ حجاز" کے نام سے خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب کراچی سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔

(۱۰۵) اس ایک سطری اطلاع نامہ کے ساتھ خطوط مہر پر روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۸-۱۱-۱۹۸۳ کے تبصرے کا تراشہ منسلک ہے۔

(۱۰۶) ایک کتاب تھی "کاروانِ رفتہ" از ڈاکٹر محمد ایوب کراچی۔ مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۸۳ء۔ دوسری کتاب کا میرے یہاں اندراج نہیں۔ غالباً یہ مکررات میں سے ہوگی۔

(۱۰۷) خواجہ صاحب میرے ہاں ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو تشریف لائے۔ یہ ان کا دوسرا دورہ تھا اور اس مرتبہ بھی آپ حسبِ سابق اکرام چغتائی صاحب کے ہمراہ ہی میرے "دیوان خانے" (خواجہ صاحب کا تجویز کردہ نام) تشریف لائے اور کہا کہ آپ سے ملاقات کی خاطر میں نے کل کی سیٹ منسوخ کروالی ہے۔ چغتائی صاحب تو "تذکرہ بے بہا" (شیعہ علماء کا تذکرہ) کے مطالعے میں مصروف رہے البتہ خواجہ صاحب کتابوں پر مجموعی طور پر اچٹتی نظر ڈالتے رہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی لائبریری کے متعلق بتایا کہ "میری لائبریری میں کیٹلاگنگ۔ اردو ادب پر تنقید اور تذکرہ پر شاید ہی کوئی کتاب ہو، جو موجود نہ ہو۔ تذکروں میں عربی، فارسی اور اردو کے تذکرے شامل ہیں۔ میری لائبریری آٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔ ایک ملازم دیکھ بھال کے لیے مقرر ہے۔ روزانہ چھے اخبارات لائبریری میں آتے ہیں۔ ضروری چیزوں پر میں سرخ پنسل سے نشان لگا دیتا ہوں۔ ملازم انھیں تراش کر متعلقہ فائلوں میں لگا دیتا ہے۔ بقیہ اخبار ردی کی نذر"۔ خواجہ صاحب "شیرازہ" اور "احسان" کے اقبال نمبرز کا فائل ہمراہ لے گئے ہیں تاکہ کراچی میں اطمینان سے ان کا عکس بنوا سکیں۔ میں نے اپنی طرف سے دیوان سیف الدین اسفرائنی اور نقشِ حیات (مکمل سیٹ) بطور یادگار ان کی نذر کیے۔ میرے کتب خانے میں شریف التواریخ جلد اول، جو شرافت صاحب نے مجھے اپنا طبع زاد قطعہ لکھ کر پیش کی تھی، کے اس مصرعہ پر "بر مقامِ حضرت موسیٰ حکیم" خواجہ صاحب نے اعتراض کیا کہ اس مصرعہ میں لفظ مقام ذم کا پہلو رکھتا ہے۔ خواجہ صاحب کو آٹھ بجے کی فلائٹ سے ایک منگنی میں شرکت کے بعد واپس جانا ہے۔ لہٰذا وہ پانچ بجے کے قریب رخصت ہوگئے: وہ آئے بھی اور چلے گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں۔ خواجہ صاحب نے یہ بھی میرے ذمہ کیا ہے کہ میں ماہ بہ ماہ روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور مشرق کے ہفتہ وار ادبی ایڈیشن انھیں ارسال کرتا رہوں۔

(۱۰۸) یہ غازی عبدالرحمٰن شہید پشاوری کی سوانح حیات پر مشتمل ہے جس کے مصنف پروفیسر ابوسلمان شاہجہانپوری ہیں اور محمد یوسف برادرِ خُرد عبدالرحمٰن شہید اس کے مرتب ہیں اور خود ہی ناشر ہیں جو نارتھ ویسٹرن ہوٹل کراچی کے مالک بھی ہیں۔ کتاب کا پیش لفظ خواجہ صاحب کے والد خواجہ عبدالوحید کا لکھا ہوا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

(۱۰۹) سید نظیر الحسنین زیدی (متوفی ۱۹۹۳-۱۱-۳)۔ درست نام نظیر حسنین ہے۔ آپ عربی فارسی کے فاضل تھے۔ اُس وقت گورنمنٹ کالج سکھر سے وابستہ تھے۔ تحقیق و تاریخ آپ کا موضوع ہے۔ آپ کی کتاب "مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی" خواجہ صاحب کے مکتبہ اسلوب سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔ انھوں نے "مولانا ظفر علی خاں۔۔ احوال و آثار" بھی لکھی جسے مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔

(۱۱۰) یہ ڈائری علم، ادب، حکمت، حقائق، لطائف نفیسہ اور معلومات مفیدہ کا نادر الوجود مجموعہ ہے جو مہر صاحب نے راقم کی درخواست پر مرتب فرمایا اور راقم ہی کو ۱۷ را کتوبر ۱۹۶۹ء کو عطا فرما دیا اور اس کا نام تجویز کیا: "دستہ گل"۔

(۱۱۱) "شبلی کی رنگین زندگی" کا ایک نسخہ اس کے مرتب جمیل نقوی صاحب سے دستخط کروا کر خواجہ صاحب نے مجھے بھیج دیا تھا۔ یہ کتاب فاروق عمر پبلشرز مال روڈ لاہور سے ۱۹۵۲ء میں چھپی تھی۔ محترم جناب وحید قریشی صاحب نے بھی اسی قسم کے موضوع "شبلی کی حیاتِ معاشقہ" پر قلم اٹھایا جسے مکتبہ جدید لاہور نے ۱۹۵۰ء میں شائع کیا۔

(۱۱۲) لطیف ساحل۔ ایم اے ایل ایل بی۔ ادیب، شاعر، نقاد۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔

(۱۱۳) یہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی مرتبہ سٹینڈرڈ انگریزی اردو ڈکشنری تھی جس کے تیسرے ایڈیشن ۱۹۸۱ء کی تصحیح کے فرائض خواجہ صاحب کی معرفت میں نے انجام دیے۔

(۱۱۴) سیرِ فرنگ۔ یہ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) خواجہ عبدالرشید کی تصنیف ہے جو کتب خانہ شان اسلام اردو بازار لاہور سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔

(۱۱۵) "اقبال جہانِ دیگر"۔ یہ علامہ اقبال کے ۴۴ غیر مطبوعہ خطوط ہیں جو انھوں نے

مولانا راغب احسن کو تحریر کیے۔ یہ خطوط محمد فریدالحق ایڈووکیٹ کی تدوین کے بعد گردیزی پبلشرز کراچی نے ۱۹۸۳ء میں شائع کیے۔

(۱۱۶) سید نور محمد قادری (م ۱۹۹۶-۱۱-۱۴)۔ مورخ، ادیب، نقاد۔ ایک قیمتی کتب خانہ کے مالک۔ ملک کے مقتدر رسائل میں مضمون لکھتے رہے۔ بعض تصانیف کے اسماء اس طرح ہیں: اقبال کے دینی اور سیاسی افکار، میلاد شریف اور علامہ اقبال، اقبال کا آخری معرکہ، اعلیحضرت امام احمد رضا خاں کی شاعری پر ایک نظر، اعلیحضرت کی سیاسی بصیرت، اردو کی بہترین نعتیہ غزلیں، قطب العارفین (حالات خواجہ سلطان محمود آف اعوان شریف)۔

(۱۱۷) جائزہ مخطوطات اردو (جلد دوم) کے بارے میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب اسے مکمل کر کے اردو سائنس بورڈ کے حوالے کر چکے تھے۔ جہاں سے ڈائریکٹر اشفاق احمد (م ۲۰۰۴-۹-۷) کے دور میں مسودہ گم ہو گیا اور بازیافت نہ ہو سکا۔ خواجہ صاحب اس علمی نقصان سے اتنے دلبرداشتہ ہوئے کہ انھوں نے اس کی بقیہ دو جلدیں، جو تیار تھیں، انھیں بھی روک لیا اور پھر آخر تک انھیں چھپوا نہ سکے۔

(۱۱۸) میاں امیر الدین (م ۱۹۸۹-۸-۱۰) (سابق صدر انجمن حمایت اسلام لاہور) کی خودنوشت سوانح عمری ہے جو کتب خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور سے ۱۹۸۳ء میں چھپی۔ کتاب کے مطلوبہ کوائف معلوم نہ ہونے کے سبب کتاب مہیا نہ کر سکا۔ اب عزیز محترم افضل حق قرشی سے معلوم ہوا کہ کتاب کا نام "ذرا بند قبا دیکھ" ہے۔ اس کے مرتب اکبر ملک ہیں اور یہ ادارہ فروغ تحقیق لاہور کی طرف سے بلا اعلان تاریخ شائع ہوئی البتہ "یادِ ایام" پر فوری ردِعمل کا اظہار جناب عاشق حسین بٹالوی کی طرف سے ہوا اور انھوں نے "یادِ ایام۔ حقیقت کے آئینے میں" کے عنوان سے ایک طویل مضمون روزنامہ جنگ لاہور میں لکھا جو آٹھ قسطوں میں ۱۹۸۴-۲-۱۵ سے لے کر ۱۹۸۴-۲-۲۶ تک شائع ہوا۔ اس میں مذکورہ کتاب کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

(۱۱۹) ابلاغ نہیں صرف الہلال دورِ اول (۱۹۱۲ تا ۱۹۱۴ء) کا ری پرنٹ ہی الہلال اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور کی جانب سے ۱۹۸۳ء میں تین جلدوں میں

چھپا۔ جلد اول جولائی تا دسمبر ۱۹۱۲ء، جلد دوم و سوم ۱۹۱۳ء اور جلد چہارم و پنجم ۱۹۱۴ء کے پرچوں پر مشتمل ہے۔

(۱۲۰) منور رقم برادرم محمد اعظم کی خطاطی پر کتابوں کا ذکر، حاشیہ نمبر ۷۰ میں گزر چکا ہے۔ کتاب خواجہ صاحب کو تحفۃً بھیج دی گئی۔

(۱۲۱) "اسلوب" کا مکمل فائل خواجہ صاحب کی عنایت سے میرے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس کا پہلا دوسرا مشترک شمارہ دسمبر ۱۹۸۱ء و جنوری ۱۹۸۲ء کا تھا اور آخری دسمبر ۱۹۹۰ء کا۔

(۱۲۲) مدحتِ رسول: اس کتاب کے کوائف اب محفوظ نہیں۔

(۱۲۳) انجمن کی ڈکشنری کا مذکورہ نسخہ اعزازی طور پر میرے کتب خانہ کے لیے ارسال کیا تھا۔ درستی کرنے والا نسخہ اس سے الگ تھا۔

(۱۲۴) فیض احمد فیض شاعر شہیر پاکستان کی وفات ۲۳ رنومبر ۱۹۸۴ء کو ہوئی۔ اس سلسلے میں خواجہ صاحب نے فیض سے متعلق رسائل و اخبارات میں چھپنے والی تحریرات طلب کی تھیں۔

(۱۲۵) یہ کتابچہ ہے "جوانِ امروز" مصنفہ حکیم محمد سعید دہلوی (ہمدرد دواخانہ)۔

(۱۲۶) اپنے مکتبہ کی مطبوعہ کتابیں خواجہ صاحب ساتھ کے ساتھ بھیجتے رہتے تھے۔ اس لیے موصولہ فہرست میں کوئی کتاب ایسی نہ تھی جو خواجہ صاحب مجھے بھیج نہ چکے ہوں۔ ان کی نوازش ان کا شکریہ۔

(۱۲۷) "انقلابی کی سرگزشت" کی مطلوبہ دونوں قسطیں نمبر ۳۴ مورخہ ۶۹-۹-۱۴ اور نمبر ۵۴ مورخہ ۷۰-۵-۷ دفتر امروز سے خرید کر بھیج دی گئیں۔

(۱۲۸) "چراغِ نیم شب"۔ مشہور شاعر سلیم احمد کی شاعری کا آخری مجموعۂ کلام ہے جو ۱۹۸۲ء سے لے کر اگست ۱۹۸۳ء تک کے عرصہ کی غزلیات پر مشتمل ہے۔ یہ ان کی وفات ۱۹۸۳-۹-۱ کے بعد مکتبہ اسلوب کراچی سے ۱۹۸۵ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ سلیم احمد نے ریڈیو کے لیے بے شمار فیچر اور ڈراموں کے علاوہ بے شمار تنقیدی مضامین لکھے جو سات مجموعوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

(۱۲۹) مالک رام (م ۱۹۹۳-۴-۱۶)۔ ادیب، دانشور، محقق، ماہر اقبالیات، خاکہ نگار،

آزاد شناس۔ مولانا آزاد کی کتابوں کو ایڈٹ کر کے ساہتیہ اکادمی نئی دلی سے شائع کیں۔ علمی مجلس دہلی کے زیر اہتمام سہ ماہی رسالہ ''تحریر'' جاری کیا۔ مشاہیر اہل علم کو نذریں پیش کرنے کی روایت بھی آپ ہی نے قائم کی۔ خطوط مولانا ابوالکلام آزاد کی جلد اول بھی ساہتیہ اکادمی سے ۱۹۹۱ء میں شائع کی۔ بعض اہم تصانیف کے نام اس طرح ہیں: ذکر غالب، تلامذۂ غالب، تذکرۂ معاصرین (چار جلد)، وہ صورتیں الٰہی، تذکرۂ ماہ و سال۔ مجلس ارمغانِ مالک نئی دلی کی طرف سے ان کی خدمت میں ایک مجموعۂ مضامین ''ارمغانِ مالک'' (دو جلد) ۱۹۷۱ء میں پیش کیا گیا۔ ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں کئی انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔ ان کی ادبی خدمات پر ''مالک نامہ'' کرنل بشیر حسین زیدی نے مرتب کیا جسے جشنِ مالک رام کمیٹی دلی نے ۱۹۸۷ء میں شائع کیا جب کہ مالک رام کو بطور ''غالب شناس'' ڈاکٹر گیان چند نے متعارف کرایا جسے ادارہ یادگار غالب کراچی نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔

(۱۳۰) خواجہ صاحب پیشتر ازیں دو مرتبہ غریب خانے پر تشریف لا چکے ہیں مگر اس مرتبہ وہ راستہ بھول گئے۔ پھر وہ طفیل صاحب (مدیر نقوش) کے برخوردار پرویز کو ساتھ لے کر میرے دفتر ۱۱ بجے تشریف لائے۔ اور باتوں کے علاوہ انھوں نے پیشکش کی کہ میں ریٹائر ہو کر کراچی ان کے پاس جا بسوں۔ میں نے کہا مجھے طفیل صاحب کب جانے دیتے ہیں۔ انھوں نے سفرِ ہند کے متعلق بتایا کہ خلیق انجم صاحب نے ان کے اعزاز میں ''مشفق خواجہ۔۔ایک مطالعہ'' پیش کی تھی جس کا صرف ایک نسخہ میری اہلیہ کو دیا گیا یا پھر طفیل صاحب کے پاس ہے۔ ملاقات مختصر رہی۔ اب خواجہ صاحب برخوردار پرویز کے ساتھ سیدھے ہوائی اڈہ پہنچیں گے۔ رخصت کے وقت تپاک سے ملے اور گویا ہوئے کہ دوزخ میں اور لوگ تو فرداً فرداً جائیں گے مگر سرکاری دفاتر مع عمارات جائیں گے۔ میں نے لقمہ دیا یعنی عملہ کے ساتھ۔ یہ ملاقات ۷ر مئی ۱۹۸۶ء کو ہوئی۔

(۱۳۱) موصولہ کتابوں کی تفصیل اس طرح ہے: (۱) جوالامکھ۔۔از ابوالفضل صدیقی (۲) انصاف از ابوالفضل صدیقی (۳) آئینہ از ابوالفضل صدیقی (۴) ن۔م راشد

از ڈاکٹر جمیل جالبی (۵) فکشن فن اور فلسفہ از ڈی ایچ لارنس۔ ترجمہ مظفر علی سید (۶) منٹو نوری نہ ناری از ممتاز شیریں (۷) سلسلہ سوالوں کا؟ از احمد ہمدانی۔

(۱۳۲) ''کاشف الحقائق'' ترقی اردو بیورو نئی دہلی سے ۱۹۸۲ء میں چھپی۔ اس کا پہلا ایڈیشن مہیا نہ ہو سکا اس لیے میں خواجہ صاحب کی خدمت سے معذور رہا۔

(۱۳۳) ڈاکٹر سید عبداللہ (م ۱۹۸۶۔۸۔۱۴)۔ عالم، ادیب، محقق، معلم۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے سابق سربراہ۔ عربی، فارسی، انگریزی اور اردو پر یکساں عبور حاصل تھا۔ حکومتِ ایران نے ''نشانِ سپاس'' سے اور حکومتِ پاکستان نے صدارتی انعام و تمغا سے نوازا۔ متعدد ادبی تنظیموں کے رکن اور کئی کتابوں کے مصنف تھے جیسے ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ، سرسید احمد خاں اور ان کے رفقاء۔ شعرائے اردو کے تذکرے، نقدِ میر، ولی سے اقبال تک، اردو ادب ۱۸۵۷ء سے ۱۹۵۸ء تک، اردو ادب جنگِ عظیم کے بعد۔ سید صاحب کے تلامذہ اور مداحوں نے سید صاحب کی ساٹھویں سالگرہ پر اپریل ۱۹۶۶ء میں جو مقالات و مضامین پڑھے، انھیں ''سوغات'' کے نام سے ممتاز منگلوری نے مرتب کر کے منجانب مجلس ارادت مندان سید اپریل ۱۹۶۷ء میں شائع کر کے ان کی خدمت میں پیش کیے۔

(۱۳۴) ڈاکٹر جمیل جالبی (ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ)۔ نقاد، محقق، دانشور، مصنف۔ بعض اہم تصانیف: (۱) پاکستانی کلچر۔ تنقید اور تجربہ (۲) محمد تقی۔ ایک مطالعہ (۳) ادب، کلچر اور مسائل (۴) نئی تنقید۔ آپ کا یادگار کارنامہ ''قومی انگریزی اردو لغت'' ہے جسے مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے ۱۹۹۲ء میں شائع کیا۔ ''تاریخ ادب اردو'' ان کا دوسرا اہم کارنامہ ہے۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے موصوف کی شخصیت کا بھرپور تعارف ''ڈاکٹر جمیل جالبی۔۔ایک مطالعہ'' میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ادارہ فروغ اردو لاہور سے ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی۔

(۱۳۵) محمد سہیل عمر۔ ایم اے، ایم فل۔ مفکر، مدیر، مصنف، اقبال شناس، اقبال اکادمی پاکستان کے ناظم۔ سہ ماہی مجلہ ''اقبالیات'' اور ''اقبال ریویو'' (انگریزی، اردو، فارسی اور عربی) کے مدیر۔ اسلامی فکر و تہذیب کے بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ

کوالالمپور سے اعلیٰ تحقیق کی سند حاصل کی۔ وہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے ڈائریکٹر بھی رہے۔ متعدد ملکوں میں مذاکرات اور کانفرنسوں سے علمی موضوعات پر خطاب کرچکے ہیں۔ وہ ایک رسالہ ''روایت'' بھی نکالتے رہے ہیں۔ انھیں فارسی متون سے گہری وابستگی ہے چنانچہ انھوں نے خواجہ درویش محمد بخاری کی نادرو نایاب کتاب ''لب لباب مثنوی معنوی'' مطبوعہ کانپور ۱۲۷۱ھ کا عکسی ایڈیشن اپنے مکتبہ روایت سے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔

(۱۳۶) رشید احمد صدیقی (م ۱۹۷۷-۱-۱۵)۔ مشہور مزاح نگار، انشا پرداز، معلم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اردو کے استاد رہے۔ آپ سے ۲۷ کتابیں یادگار ہیں۔ آپ کے خطوط کے مجموعے بھی بعض اصحاب نے مرتب کرکے شائع کیے۔ ان میں خطوط رشید احمد صدیقی (جلد اول) مرتبہ لطف الزمان خان مجلس ادبیات مشرق ناظم آباد کراچی سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی جب کہ دوسری جلد رائل بک کمپنی کراچی سے ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح ''مکاتیب رشید احمد صدیقی'' پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ترتیب دیے جو ادارہ ادبیات دلی سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئے۔

(۱۳۷) تخلیق: برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز مجلّہ ''معارف'' کے کینڈے کا ادبی پرچہ تھا جس میں ملک کے نامور قلمکاروں کی تخلیقات شائع ہوتی تھیں مگر افسوس یہ مجلّہ صرف دو ہی ماہ (اکتوبر۔ نومبر ۱۹۵۶ء) کے بعد دم توڑ گیا۔ آہ! خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود۔

(۱۳۸) ابوسلمان کے مکان میں آتشزدگی۔ مولانا ابوسلمان صاحب نے مکان جلائے جانے کے سلسلے میں ایک اخباری بیان جاری کیا جو روزنامہ جنگ کراچی میں ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۶ء کو چھپا۔ اس میں انھوں نے اپنی قیمتی لائبریری اور مکتبہ کی کتابوں کی تباہی کا تفصیلاً ذکر کیا ہے اور آخر میں یہ کہہ کر کہ ''اگر میری اور میرے خاندان کے تمام افراد کی جانوں کی قربانی کے بعد بھی دلوں کی رنجش دور ہو جائے ۔۔۔۔ تو یہ سودا مہنگا ہرگز نہ ہوگا'' اپنے اولوالعزم ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

(۱۳۹) آزاد سیمینار اردو اکادمی دلی کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا اور اس میں پڑھے جانے والے مقالات خلیق انجم نے کتابی صورت میں مرتب کیے تھے اور مذکورہ اکادمی

نے ۱۹۸۶ء میں شائع کردیے تھے۔

(۱۴۰) مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے معاصرین۔ یہ کتاب خواجہ صاحب نے نہیں بلکہ خود اس کے مصنف ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے اپنے قائم کردہ مکتبہ ادارۂ تصنیف و تالیف پاکستان کراچی سے چھاپ دی تھی۔ یہ کتاب بہ مناسبت تقریب صد سالہ یوم پیدائش مولانا ابوالکلام آزاد شائع کی گئی۔

(۱۴۱) اس کتاب کا نام ہے: ''مشفق خواجہ۔۔ ایک مطالعہ''۔ اسے خلیق انجم نے مرتب کیا اور ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی نے دسمبر ۱۹۸۵ء میں شائع کی۔ برصغیر پاک و ہند میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے۔ پہلی بار شخصیت اور ادبی خدمات کے بارے میں مقالوں پر مشتمل کتاب پیش کرکے ایک ادیب کا استقبال کیا گیا اور یہ خواجہ صاحب کے لیے منفرد اعزاز ہے جس میں ان کا تا حال کوئی سہیم و شریک نہیں ہے۔ خواجہ صاحب کی تصنیف ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کا ہندوستانی ایڈیشن بھی اسی موقع پر شائع کیا گیا اور لطف یہ کہ یہ دونوں کتابیں ڈیڑھ ہفتہ کی قلیل مدت میں شائع کردی گئیں۔

(۱۴۲) تینوں کتابوں (فیضانِ فیضی، شبلی ایک مطالعہ، ابوالکلام آزاد۔ فن اور شخصیت) کا اندراج میرے ہاں نہیں ہے۔

(۱۴۳) محمد معصوم قادری: میرے چچا زاد بھائی تھے اور روزنامہ مغربی پاکستان لاہور میں بطور ہیڈ کاتب فرائض انجام دیتے رہے۔ ان کا انتقال ۴ر جون ۱۹۸۷ء کو ہوا۔

(۱۴۴) ''العلم'' اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی کا سہ ماہی رسالہ ہے جس کا اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۶ء کا شمارہ بیاد سید الطاف علی بریلوی شائع کیا گیا۔ موصوف کا انتقال ۲۴ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو ہوا۔ آپ نامور ماہر تعلیم، دانشور، معلم، مورخ، تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور ۱۸ سے زاید علمی و ادبی کتابوں کے مصنف تھے۔ ان میں ''حیات حافظ رحمت خاں'' (آخری روہیلہ ہیرو کے حالات زندگی) ان کی شاہکار کتاب ہے جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ شائع ہوا۔

(۱۴۵) سید احمد حسین تمنا مراد آبادی: لندن مشنری سکول میرزا پور میں ہیڈ مولوی رہے۔

صوفی منش بزرگ تھے۔ فارسی و اردو میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ ''نوائے ایمان'' ان کا نعتیہ دیوان ہے جو مطبع دارالعلوم مرادآباد سے ۱۸۹۷ء میں طبع ہوا۔ ان کی بعض دیگر تصانیف کے نام اس طرح ہیں: (۱) تفرید التوحید (۲) اثبات العقل و النقل (۳) برہان القدس (۴) تحفۃ الائمہ۔ ان کا انتقال ۱۳۱۷ھ / ۱۹۰۰ء بعمر ۹۰ سال ہوا۔

(۱۴۶) تذکرہ اہل دہلی: یہ سرسید احمد خاں کی مستقل تصنیف نہیں ہے بلکہ ان کی شہرہ آفاق کتاب ''آثار الصنادید'' کا چوتھا باب ہے جسے انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نے ۱۹۵۵ء میں الگ کتابی صورت میں تصحیح و تحشیہ قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی شائع کیا۔

(۱۴۷) مدیر نقوش محمد طفیل (م ۱۹۸۶-۷-۵) مرحوم کی یاد میں انجمن ترقی اردو ہند دہلی کے ہفت روزہ ''ہماری زبان'' نے ایک مخصوص شمارہ ۸/ مارچ ۱۹۸۷ء کو شائع کیا تھا۔ یہ بعد میں مجھے بھی جاوید طفیل صاحب مدیر نقوش سے دستیاب ہو گیا تھا۔

(۱۴۸) یہ کتابیں ہیں: (۱) یارانِ رفتہ از سید یوسف بخاری دہلوی (۲) مولوی نذیر احمد و علی گڑھ تحریک از شجاع احمد زیبا (۳) دعا کر چلے از جمیل الدین عالی۔

(۱۴۹) مطلوبہ کتاب سے مراد ''مشفق خواجہ — ایک مطالعہ'' از خلیق انجم ہے جس کا تعارف حاشیہ نمبر ۱۴۱ میں پیش کیا جا چکا ہے۔

(۱۵۰) یہ کتابیں ہیں: (۱) خطوطِ رشید احمد صدیقی (تعارف کے لیے دیکھیے حاشیہ نمبر ۱۳۶) (۲) میری زندگی کے ۷۵ سال از اعجاز الحق قدوسی۔

(۱۵۱) یہ دیوان مکتبہ ہمزبان کراچی سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔

(۱۵۲) مہر کی کتاب سے مراد ''اقبالیات'' از مولانا غلام رسول مہر ہے۔ اسے مرحوم کے برخوردار امجد سلیم علوی نے مرتب کیا تھا اور پایانِ کتاب مولانا مہر کے روزنامچہ سے علامہ اقبال کے متعلق یادداشتیں شامل کر دی گئی ہیں۔ خواجہ صاحب کا اشارہ ان یادداشتوں کی طرف ہے۔

(۱۵۳) ہفت روزہ تکبیر کراچی کے شمارہ ۱۹۸۸-۱۰-۳ میں حضرت قائد اعظم کی ایک تقریر ''سیرت النبی'' کے عنوان سے شائع ہوئی تھی جس کی پاکستان میں اولین

اشاعت کے سلسلے میں ایک وضاحتی مراسلہ مدیر تکبیر کو خواجہ صاحب کی وساطت سے لکھا گیا تھا جو تکبیر کے شمارہ ۱۹۸۹-۴-۲۷ میں شائع ہوا۔

(۱۵۴) ''سیف الملوک'' میاں محمد بخش (سجادہ نشین دربار پیر شاہ غازی) کھڑی شریف ضلع جہلم کی پنجابی نظم میں شاہکار تصنیف ہے جس کا اردو میں ترجمہ انجمن ترقی اردو، پاکستان کراچی نے شفیع عقیل سے کرایا اور راقم کو خواجہ صاحب کی وساطت سے پروف ریڈنگ کے لیے ارسال کیا۔ بعض ترجمے مصنف کے خیالات کی درست ترجمانی نہیں کرتے تھے اس لیے میں نے ساتھ اعتراضات بھی لکھ بھیجے۔ نتیجہ یہ کہ انجمن نے آیندہ کام بھیجنا بند کر دیا اور میری جان چھوٹ گئی۔

(۱۵۵) عالی (جمیل الدین) والا واقعہ اب ذہن میں محفوظ نہیں۔

(۱۵۶) حضرت بانسوی یعنی سید شاہ عبدالرزاق بانسوی کے سوانح حیات اور احوال و مقامات مطبوعہ ادارہ تحقیقات افکار و تحریکات ملی پاکستان کراچی ۱۹۸۸ء۔

(۱۵۷) یعنی سیف الملوک کے اردو ترجمہ کی غلطیاں۔

(۱۵۸) دامنِ یوسف: اس میں مشہور انقلابی شاعر فیض احمد فیض کے خطوط بیگم سرفراز اقبال کے نام ہیں جس میں کچھ خط ابن انشا اور سبطِ حسن کے نام کے بھی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ ماوَرا پبلشرز لاہور نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔

(۱۵۹) سفر نامہ اقبال از محمد حمزہ فاروقی تو میرے ہاں ہے البتہ خواجہ صاحب والا موصول نہیں ہوا۔

(۱۶۰) انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی کے ماہنامہ قومی زبان میں وہ مستقل طور پر ''نئے خزانے'' کے عنوان سے گزشتہ ماہ کے رسالوں میں چھپنے والے مضامین کا اشاریہ مرتب کیا کرتے تھے۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۱۶۱) ڈاکٹر اسلم فرخی ایم اے پی ایچ ڈی۔ محقق، نقاد، شاعر، ڈرامہ نویس۔ انھوں نے تذکرہ گلشن ہمیشہ بہار اور مولانا محمد حسین آزاد کی بعض کتابوں کو تصحیح و تحشیہ کے ساتھ شائع کیا۔ انھوں نے محمد حسین آزاد کی حیات و تصانیف پر دو جلدوں میں کتاب بھی مرتب کی۔ یہ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ انھیں ۱۹۶۵ء میں داؤد ادبی انعام سے نوازا گیا۔

(۱۶۲) مالویہ— یہ صرف ۳۲ صفحات پر مشتمل کتابچہ ہے جس کا عنوان ہے ''حالاتِ زندگی آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ آف الہ آباد'' جو دفتر تاج جبلپور سے اشتراکی پبلیشرز دہلی سے ۱۹۱۹ء میں چھپ کر شائع ہوا۔ جماعتِ اسلامی اسے مولانا مودودی سے منسوب کرنے سے ہچکچاتی ہے اور اسے مولانا کی تصانیف میں شمار نہیں کرتی۔ حالانکہ اس زمانے میں مولانا مودودی قومی سیاسی تحریکوں اور سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ اس اعتبار سے پنڈت مالویہ جیسے قومی لیڈر کی خدمات کو ابنائے وطن کے سامنے پیش کرنا بالکل فطری تھا۔ جماعتِ اسلامی اس نکتہ کو پیش نظر رکھے تو اس کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

(۱۶۳) خواجہ صاحب حسبِ وعدہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو تشریف لائے اور ان سے بزم اقبال کے دفتر کلب روڈ لاہور میں ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب تو دفتر میں موجود تھے ہی بعد میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اور تحسین فراقی صاحب بھی تشریف لے آئے اور اس کے تھوڑی دیر بعد خواجہ صاحب۔ خواجہ صاحب بعض اعزہ کی شادیاں نپٹانے کے سلسلے میں تشریف لائے ہیں۔ یہ ملاقات مختصر رہی اور خواجہ صاحب شادیوں کے متعلق مصروفیات کے سبب عدیم الفرصت۔

(۱۶۴) مولانا غلام رسول مہر صاحب کے بڑے صاحبزادے چودھری عبدالسلام اسلم نے اپنے نام کے خطوط کتابت کرا لیے تھے اور مجھ سے تصحیح بھی کرائی تھی۔ چونکہ بعض مکاتیب خانگی معاملات کے بھی اس مجموعہ میں شامل تھے لہٰذا طے پایا کہ ایسے خطوط اس مجموعہ سے خارج کر کے بقیہ چھاپ دیے جائیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مالی مسائل حائل رہے اور وہ اپنے ارادے کو روبہ عمل نہ لا سکے اور ۱۵ مارچ ۲۰۰۱ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ البتہ راقم کے کتب خانہ میں اس مجموعہ کی فوٹو کاپی چودھری صاحب کے برخوردار محمد نعیم اسلم کی عنایت سے محفوظ ہے۔

(۱۶۵) اکبر علی ترمذی ہندوستان سے آئے تھے۔

(۱۶۶) خضر نوشاہی۔ کتب خانہ ہمدرد فاؤنڈیشن (موسسہ حکیم محمد سعید دہلوی) کے انچارج رہے ہیں۔ فہرست سازی ان کا دل پسند موضوع ہے۔ انھوں نے اقبال اکادمی پاکستان کے لیے ''کلیات نثر اقبال'' کو مرتب کیا جو منتظر اشاعت ہے۔ اب شہروں

کے شور و غل اور حرص و ہوا کے زور سے تنگ آ کر ساہن پال شریف (گجرات) میں پناہ ڈھونڈ لی ہے اور وہیں ''دارالفقراء نوشاہیہ'' قایم کر کے من کی دنیا بسالی ہے۔

(۱۶۷) ڈاکٹر خلیق انجم پی ایچ ڈی۔ سیکرٹری انجمن ترقی اردو ہند۔ ہفتہ وار ''ہماری زبان'' اور سہ ماہی ''اردو ادب'' کے مدیر، دانشور، ادیب، مصنف۔ کئی کتابیں سلیقے سے مرتب کیں جیسے: غالب کے خطوط (دو جلد)، غالب کی نادر تحریریں، معراج العاشقین، مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط مع اردو ترجمہ، افاداتِ سلیم (وحید الدین)، مشفق خواجہ— ایک مطالعہ، مولانا ابوالکلام آزاد (غالب سیمینار کے مقالات)، رسومِ ہند از سید احمد دہلوی، آثار الصنادید (۳ جلد) از سر سید احمد خاں آپ کو علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں کئی اعزازات سے نوازا بھی گیا۔

(۱۶۸) مخزنِ احمدی (فارسی)۔ سید احمد شہید کے بڑے بھانجے محمد علی علی نے مرتب کی جس میں سید صاحب کی پیدایش سے ہجرت تک کے حالات جمع کر دیے گئے ہیں۔ نواب محمد علی خاں نے اسے ۱۸۸۲ء میں مطبع مفید عام آگرہ سے چھپوا دیا تھا۔ اس کا عکسی ایڈیشن کم و بیش ایک صدی کے بعد مکتبہ حبیبیہ بازار داتا گنج بخش لاہور سے شائع ہوا۔

(۱۶۹) ڈاکٹر فرمان فتح پوری (سید دلدار علی) ایم اے ڈی لٹ۔ شاعر، نقاد، محقق، مترجم۔ آپ کی بعض کتابوں کے نام اس طرح ہیں۔ (۱) غالب شاعر امروز و فردا (۲) اردو کی منظوم داستانیں، (۳) اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری (۴) فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت (۵) ارمغان گوکل پرشاد، ماہنامہ نگار کراچی کے مدیر رہے اور بہت سے یادگار نمبر شائع کیے۔ انھیں ۱۹۷۲ء میں داؤد ادبی انعام سے نوازا گیا۔

(۱۷۰) مسعود احمد برکاتی: معروف ادیب، صحافی، مدیر۔ چودہ سال کی عمر میں رسالہ ''البرکات'' نکالا ۱۹۵۲ء سے بچوں کے کثیر الاشاعت رسالہ ''ہمدرد نونہال'' کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ وہ ''ہمدرد صحت'' کے بھی ایگزیکٹو ایڈیٹر ہیں۔ یونیسکو کے ماہنامہ ''پیامی'' کے بھی شریک مدیر رہے۔ اے پی این ایس نے ۱۹۹۶ء میں

انھیں پاکستان کے سب سے سینئر پروفیشنل ایڈیٹر کی حیثیت سے ''نشانِ سپاس'' پیش کیا۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی کے علاوہ روسی زبان بھی جانتے ہیں۔ کم و بیش، ڈیڑھ درجن کتب کے مصنف و مترجم ہیں۔

(۱۷۱) ڈاکٹر سلیم اختر ایم اے پی ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی۔ ادیب، دانشور، محقق، نقاد، متعدد کتابوں کے مصنف۔ اقبال پر اور جنسیات پر متعدد کتابیں لکھیں۔ ''اقبال اور فکری رویے'' پر رائٹرز گلڈ انعام ملا جب کہ ''ادب اور لاشعور'' پر داؤد ادبی انعام سے نوازے گئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔

(۱۷۲) عارف نوشاہی، ڈاکٹر۔ تاریخی نام رضاء اللہ شاہ ہے جس سے سنہ ولادت ۱۳۷۴ھ مستخرج ہوتا ہے۔ آپ محقق، مصنف، مترجم اور شاعر بھی ہیں۔ فارسی کے ممتاز فاضل۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات ایران و پاکستان اسلام آباد سے ایک طویل عرصہ تک وابستہ رہے۔ آپ نے ۱۹۹۳ء میں تہران یونیورسٹی سے خواجہ عبیداللہ احرار پر پی ایچ ڈی کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس مقالہ پر ایرانی اساتذہ نے اعتراف کیا کہ کسی غیر ملکی طالب علم نے ایسا جامع مقالہ گزشتہ تیس برسوں میں نہیں لکھا اور یہ موصوف کے لیے فخر و مباہات کی بات ہے۔ ان کا مقالہ بعد میں مزید اضافوں اور ضمائم کے ساتھ بعنوان ''احوال و سخنان خواجہ عبیداللہ احرار'' دانشگاہ تہران سے ۱۳۸۰ میں شائع ہوا۔ فہرست سازی آپ کا خاص موضوع ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے کئی لائبریریوں میں موجود مخطوطات کی فہرستیں مرتب کی ہیں جن میں نیشنل میوزیم کراچی، اردو اکیڈمی آف پاکستان کراچی، گنج بخش لائبریری اسلام آباد کی لائبریریوں کے مخطوطات کی فہرستیں شامل ہیں۔ انھوں نے مشہور ایرانی دانشور علی اصغر حکمت کی ''جامی'' کا اردو ترجمہ مع تکملہ کے شائع کیا ہے۔ وہ سہ ماہی فارسی مجلہ ''دانش'' اسلام آباد کو بھی ایڈٹ کرتے رہے ہیں۔ ان کا فقید المثال کارنامہ ''کتاب شناسی، آثار فارسی چاپ شدہ در شبہ قارہ از ابتدا تا ۲۰۰۴ء'' ہے جو چار ضخیم جلدوں میں بیس ہزار سے زاید کتابوں کے کوائف پر مبنی ایران میں زیر طبع ہے۔ آپ نے جناب معین نظامی کے اشتراک سے ایک منخصر بہ

فرد خطی نسخہ ''معدن الدرر'' (سیرت نامہ حاجی ناصرالدین عمر مرشدی) مفید تعلیقات و حواشی کے ساتھ مدون کیا جسے کتاب خانہ مجلس ایران کے زیر اہتمام حامیان نسخ خطی نے ۲۰۰۴ء کی بہترین کتاب قرار دیتے ہوئے دونوں صاحبوں کو مخصوص ایوارڈ کا حقدار قرار دیا اور یہ ایوارڈ موصوف کو پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں ۸ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو منعقدہ سیمینار بعنوان ''ادب فارسی شبہ قارہ در ایران'' کے موقع پر پیش کیا گیا۔ ان دنوں وہ بطور صدر شعبۂ فارسی گورنمنٹ گورڈن کالج راولپنڈی میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(۱۷۳) سخن در سخن: خواجہ صاحب کے کالموں کے انتخاب کا مجموعہ جسے ممتاز نقاد مظفر علی سید نے مرتب کیا اور اکادمی بازیافت کراچی سے اپریل ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا۔ انھوں نے خواجہ صاحب کے کالموں کے دو اور انتخاب بھی شائع کیے سخہائے ناگفتنی ۲۰۰۴ء میں اکادمی بازیافت کراچی سے جب کہ ''خانہ بگوش کے قلم سے'' پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی لاہور سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔

(۱۷۴) معین الرحمٰن، ڈاکٹر سید۔ (م ۲۰۰۵-۸-۱۵) محقق، نقاد، ماہر غالبیات۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے مجلّہ ''تحقیق نامہ'' کے مدیر۔ کئی کتابوں کے مصنف و مرتب۔ بعض کتابوں کے نام: (۱) بابائے اردو۔ احوال و افکار (۲) سید وقار عظیم (۳) نقدِ عبدالحق (۴) اشاریہ غالب (۵) غالب اور انقلاب ستاون (۶) محمد نقوش (۷) آپ بیتی رشید احمد صدیقی (۸) ذکرِ عبدالحق۔ ''ڈاکٹر معین الرحمٰن شخص اور عکس'' کے نام سے نائیلہ انجم نے موصوف سے اپنی مراسلت شائع کی ہے جو الوقار پبلشرز لاہور سے ۲۰۰۳ء میں طبع ہوئی۔

(۱۷۵) ''گوشۂ مہر'' کے تحت مولانا غلام رسول مہر مرحوم و مغفور کی شعر فہمی پر اظہار خیال کیا گیا ہے اور موصوف نے اپنی عطا کردہ کتابوں پر وقتاً فوقتاً جو اشعار تحریر فرمائے انھیں بحوالہ کتب نقل کیا گیا تھا۔ یہ گوشہ ''الرشید'' کے جنوری۔ فروری ۱۹۹۴ء کے شماروں میں شائع ہوا۔

(۱۷۶) گنجینۂ گوہر یعنی مولانا غلام رسول مہر کے مکاتیب بنام راقم۔ یہ مکتوبات بالاقساط ماہنامہ ''الرشید'' لاہور میں مارچ ۱۹۹۲ء سے مارچ ۲۰۰۰ء تک وقفوں وقفوں سے

چھپتے رہے اور یہ سلسلہ ہنوز ناتمام ہے۔

(۱۷۷) مکاتیب اقبال بنام گرامی مرتبہ محمد عبداللہ قریشی، اقبال اکادمی پاکستان کراچی سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئے۔ راقم کو اس کا نسخہ تمہید و تعارف نگار مولانا غلام رسول مہر نے اپنے دستخط سے عنایت فرمایا۔

(۱۷۸) نصرت نوشاہی (نور محمد) ایم اے ایم او ایل (گولڈ میڈلسٹ)، مقرر خوش بیان، شاعر، خوشنویس، ادیب۔ شفاء الملت حضرت میاں نیک محمد نوشاہیؒ کے فرزند ارجمند۔ زیب سجادہ حضرت شاہ محمد مراد نوشاہی۔ مہتمم روشن دواخانہ شرقپور شریف۔ آپ نے اپنے قصبہ شرقپور شریف کی تاریخ لکھنے کا پروگرام بنایا تھا مگر افسوس یہ پروگرام روبہ عمل نہ ہوسکا۔ البتہ یہ سعادت ماسٹر محمد انور قمر کے حصہ میں آئی اور انھوں نے ''مطالعہ نقوش شرقپور'' کے نام سے شرقپور کی تاریخ مرتب کر کے مقصود پبلشرز لاہور سے ۲۰۰۲ء میں شائع کر دی۔

(۱۷۹) چودھری محمد حسین (م ۱۹۵۰-۷-۱۶)۔ علامہ محمد اقبال کے قریب ترین رفقاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ علامہ اقبال کی کتابوں کے مہتمم بھی رہے۔ اصولِ فقہ اور عربی منطق پر عبور حاصل تھا۔ خان بہادر اور خان صاحب کے خطابات یافتہ تھے۔ علامہ نے وصیت نامہ میں انھیں اپنے بچوں اور جائیداد کا ولی مقرر کیا تھا۔

(۱۸۰) پیر علی محمد راشدی۔ (م=۸۷-۳-۱۴) سابق وفاقی وزیر۔ فارسی، سندھی، اردو اور انگریزی زبانوں میں مہارت حاصل تھی۔ مختلف اوقات میں کئی رسالوں اور اخبارات کے مدیر رہے۔ ان کا شمار صفِ اول کے ادیبوں میں ہوتا ہے۔ سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۲۸ء میں سندھ محمڈن ایسوسی ایشن میں شامل ہونے کے بعد ہوا۔ فلپائن میں پاکستان کے سفیر بھی رہے۔

(۱۸۱) گنجینۂ گوہر کی اگست ۱۹۹۲ء میں تیسری قسط طبع ہوئی تھی۔ اس کے حاشیہ نمبر ۲۲ میں مشفق خواجہ صاحب کا تعارف کرایا گیا تھا جس پر خواجہ صاحب نے اظہار پسندیدگی فرمایا ہے۔

(۱۸۲) ''چٹان'' ہفت روزہ تھا جس کے مدیر شورش کاشمیری (عبدالکریم) تھے جب کہ ''اقدام'' بھی ہفت روزہ تھا اور اسے مشہور کالم نگار م۔ش (میاں شفیع) نکالتے

تھے۔

(۱۸۳) رسالہ ''طور'' کے مدیر میرے استاد محترم اور مشہور صوفی بزرگ چودھری جلال الدین اکبر (م ۱۹۸۸-۵-۸) تھے۔ یہ رسالہ بھنگالی ضلع امرتسر سے شائع ہوتا تھا۔ مجھے موصوف پر مضمون لکھنے کے سلسلے میں یہ مطلوب تھا مگر خواجہ صاحب اس کی نقل مہیا نہ کر سکے۔

(۱۸۴) اردو لغت ترقی اردو بورڈ کراچی سے چھپنا شروع ہوئی۔ اس کی جلد اول ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی اور ابھی تک اس کی صرف ۲۰ جلدیں چھپ سکی ہیں جو خواجہ صاحب کی وساطت سے پہلے تیرہ جلدیں یکمشت اور بعد میں یکے بعد دیگرے پچاس فیصد رعایت پر موصول ہوتی رہیں۔ البتہ آخری تین جلدیں خواجہ صاحب کے توسط سے اردو لغت کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر رؤف پاریکھ سے اعزازی طور پر موصول ہوئیں۔

(۱۸۵) مذکورہ مضمون ''چودھری محمد حسین اور علامہ اقبال'': روابط اور مکاتیب از ثاقف نفیس ''تحقیق نامہ'' کے شمارہ اول برائے ۹۲-۱۹۹۱ء میں شائع ہوا تھا۔

(۱۸۶) تذکرۂ ماہ و سال: مشاہیر اہلِ علم و فضل کی تاریخہائے وفات کا گوشوارہ جو مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی سے نومبر ۱۹۹۱ء میں چھپا۔

(۱۸۷) وفیات نویسی پر پروفیسر محمد اسلم (م ۱۹۹۸-۱۰-۶) سے چار کتابیں بہ تفصیل ذیل یادگار ہیں:

(i) خفتگانِ کراچی۔ ادارہ تحقیقات پاکستان دانشگاہ پنجاب لاہور ۱۹۹۱ء۔

(ii) خفتگانِ خاکِ لاہور ۱۹۹۳ء۔

(iii) وفیات اعیان پاکستان ندوۃ المصنفین رحمن آباد لاہور ۱۹۹۶ء۔

(iv) وفیات مشاہیر پاکستان۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد۔ ۱۹۹۰ء۔

ڈاکٹر منیر احمد سلیچ نے بھی اس موضوع پر ''خفتگانِ خاکِ گجرات'' کے نام سے تذکرہ لکھا جو سلیچ پبلی کیشنز گجرات سے ۱۹۹۶ء میں چھپا۔

(۱۸۸) غالب لائبریری کراچی کا رسالہ ''غالب'' شمارہ ۱۰-۶ برائے ۱۹۹۲ء ارسال کیا تو اس کے پیکٹ پر یہ سطر تحریر کی۔

(۱۸۹) جمیل جالبی کی اس لغت کا نام ''قومی انگریزی اردو لغت'' ہے جو مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے ۱۹۹۲ء میں بائبل پیپر پر طبع ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن سروسز بک کلب اسلام آباد نے رف کاغذ پر ۱۹۹۴ء میں شائع کیا۔

(۱۹۰) خواجہ صاحب ۲۰ر جنوری کو لاہور تشریف لائے تھے مگر قیام ان کا فیلٹیز میں رہا۔ مجھ سے ملاقات ۲۶ جنوری کو ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر بزمِ اقبال کلب روڈ لاہور میں ہوئی۔ کچھ اور اصحاب بھی تشریف لے آئے جن میں ڈاکٹر وحید قریشی صاحب (صاحب خانہ) کے علاوہ اکرام چغتائی، پروفیسر طارق عزیز، محیط اسمٰعیل، احسن خاں، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار وغیرہم شامل ہیں۔ خواجہ صاحب بڑی باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ اپنی ذو معنی بذلہ سنجی اور قریشی صاحب اپنی لطیفہ گوئی کی وجہ سے چھائے رہے۔ قریشی صاحب میں ایک یہ خوبی بھی دیکھی کہ وہ بعض ناموں کو مصرعوں میں تبدیل کرنے کا ڈھنگ بھی جانتے ہیں جیسے ڈاکٹر انور سدید کا ذکر آیا تو قریشی صاحب نے فرمایا ''انور سدید ماست کہ انور سدید ماست'' اور جب تحسین فراقی کا ذکر آیا تو فرمایا: تحسین فراقی ست او مردِ مراقی ست''۔ خواجہ صاحب کچھ دیر کے بعد ایک کتاب خریدنے کے سلسلے میں محیط اسمٰعیل کے ہمراہ بازار چلے گئے اور یوں یہ پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اب دوسری نشست دو بجے کے بعد منعقد ہوگی جب تحسین فراقی بھی تشریف لے آئیں گے مگر ہم نہیں ہوں گے۔

(۱۹۱) ماہنامہ ''الرشید'' کا نعت نمبر دو خوبصورت جلدوں میں ۱۴۸۴ صفحات پر محیط مصنوعی آرٹ پیپر پر ۱۹۹۲ء کے اواخر میں شائع ہوا تھا۔ پیشتر ازیں ایسا نعت نمبر راقم کی معلومات کی حد تک شائع نہیں ہوا۔ راقم کا مرتب کردہ اشاریہ ''اسماء مدحت سرایانِ رسول ﷺ'' پایانِ رسالہ شریک اشاعت ہے۔

(۱۹۲) حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مضامین مشاہیر امرتسر پر روزنامہ ''امروز'' لاہور میں چھپتے رہے مگر افسوس کہ یہ کتابی صورت نہ اختیار کر سکے۔ حکیم صاحب کی دیگر تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

(i) اذکارِ جمیل (حالات سید برکت علی خلجیانوی)۔ تعلیمی پرنٹنگ پریس

لاہور ۱۹۶۳ء۔

(ii) مولانا غلام محمد ترنم۔ انجمن تبلیغ الاحناف لاہور ۱۹۷۱ء۔

(iii) ذکرِ مغفور (حالات سید مغفور القادری)۔ مکتبہ مہر و ماہ لاہور ۱۹۷۲ء۔

حکیم صاحب کا زیادہ کام کتابوں پر مقدموں اور تبصروں پر مشتمل ہے۔ دستیاب کتابیں خواجہ صاحب کو بھیج دی گئی تھیں جن کا شکریہ اگلے خط میں ادا کیا گیا ہے۔

(۱۹۳) مالک رام کے خطوط راقم کے نام کی تعداد ۲۵ ہے۔ ان کی عکسی نقول خواجہ صاحب کو مہیا کر دی گئی تھیں۔

(۱۹۴) مہر صاحب کے نام مالک رام کے ۲۰ خطوط ہیں۔ ان کی عکسی نقول بھی مہر صاحب کے صاحبزادہ امجد سلیم علوی سے حاصل کر کے خواجہ صاحب کو بھیج دی گئی تھیں۔

(۱۹۵) یہ تبصرہ ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب ''سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی، حال اور مستقبل اور مسلمانانِ پاکستان کی خصوصی ذمہ داری''، مطبوعہ مرکزی انجمن خدام القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۹۹۳ء پر ماہنامہ ''الرشید'' کے اکتوبر ۱۹۹۴ء کے پرچہ میں چھپا۔

(۱۹۶) خواجہ صاحب کو اسی سال (۱۹۹۳ء) میں تمغا حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔

(۱۹۷) نیر مسعود، ڈاکٹر، سید۔ ایم اے پی ایچ ڈی (فارسی)۔ استاد شعبہ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی۔ کئی کتابوں کے مصنف و مرتب۔ مشہور محقق پروفیسر مسعود حسن رضوی کے فرزند ارجمند۔ رجب علی بیگ سرور پر میر اکادمی لکھنؤ اور کافکا کے افسانے اور سیمیا پر اتر پردیش اردو اکیڈمی کے اعزازات یافتہ ہیں۔

(۱۹۸) ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کا انڈین ایڈیشن پاکستانی ایڈیشن سے بہتر انداز میں شائع کیا گیا جس میں مالک رام کے دیباچہ اور بلگرامی کی تصویر کا اضافہ بھی ہے۔ یہ ایڈیشن مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی سے نومبر ۱۹۵۸ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۱۹۹) مولانا مہر کا جو ذخیرہ لاہور میوزیم میں محفوظ ہے، اس کی فہرست تا دم تحریر نہیں چھپی اور نہ چھپنے کی امید ہی ہے۔ البتہ سیاسیات سے متعلق تحریرات مولانا اپنی ضمن حیات ہی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور کو فروخت کر گئے

تھے جس کی فہرست List of Mihr Collection کے نام سے ۱۹۶۹ء میں مذکورہ سوسائٹی نے شائع کردی تھی۔

(۲۰۰) ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب لاہور تشریف لائے تھے۔ یہ ملاقات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں ۲۵/اپریل ۱۹۸۲ء کو پروفیسر محمد اسلم کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی بھی ہمراہ تھے۔ میں نے ان سے ان کی بعض تالیفات پر یادگاری دستخط بھی اس موقع پر کروائے تھے۔

(۲۰۱) خواجہ صاحب سے ۲۹/دسمبر کو ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے دفتر بزم اقبال کلب روڈ لاہور پر مختصری ملاقات ہوئی تھی مگر کوئی بات لائق ذکر نہیں۔

(۲۰۲) ''حیات ملک العلماء'' (علامہ ظفر الدین قادری رضوی بہاری)۔ حکیم صاحب نے نہیں بلکہ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور نے مئی ۱۹۹۴ء میں شائع کی تھی جو بلا قیمت تقسیم ہوئی۔ اس کا ایک نسخہ ادارہ کی چند دیگر مطبوعات کے ساتھ روانہ کردیا گیا تھا۔

(۲۰۳) جلیل قدوائی ایم اے علیگ۔ وزارت اطلاعات حکومت پاکستان سے وابستہ رہے۔ راس مسعود ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی آف پاکستان کراچی کے بانی۔ انجمن ترقی اردو کے معاون اور تقریباً دو درجن کتابوں کے مصنف۔

(۲۰۴) کتب خانہ خواجہ محمد خاں اسد اٹک۔ موصوف کے کتب خانہ پر راشد علی زئی کا ایک مضمون قومی زبان کے مئی ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں شامل ہے۔ خواجہ محمد اسد کے احوال و آثار پر مضمون نگار نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جو میرا کتب خانہ حضرو (اٹک) سے ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔ کتب خانہ کی تفصیل اس میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۲۰۵) ڈاکٹر داؤد رہبر: دانشور، نقاد، شاعر، موسیقار، مصنف۔ منفرد انداز تحریر کے مالک۔ ۱۹۵۹ء میں امریکہ گئے۔ پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ان کی بعض تصانیف کے نام یہ ہیں: (۱) سلام و پیام (خطوط کا مجموعہ دو جلدوں میں)۔ اس مجموعہ میں مشفق خواجہ کے نام خطوط بھی شامل ہیں۔ (۲) پراگندہ طبع لوگ (۳) کلچر کے روحانی عناصر (۴) باتیں کچھ سریلی سی (۵) نسخہ ہائے وفا۔ یہ سب کتابیں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئیں۔

(۲۰۶) امتیاز علی خاں عرشی (متوفی ۱۹۸۱-۲-۲۵): لائبریرین رضا لائبریری رامپور۔ محقق، مدون۔ عربی، فارسی، انگریزی کے علاوہ جرمن اور پشتو زبان سے بھی واقف تھے۔ ان کی کئی کتابیں بیرونی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں انتخاب غالب (فارسی) اور نسخۂ عرشی (اردو) نے ان کے تحقیقی معیار کو بلند کیا۔ معتمد خان کی تاریخ محمدی (دو حصہ) تصحیح و تحشیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ موصوف کے حالات و آثار کے لیے دیکھیے غالب نامہ دہلی جنوری ۱۹۹۲ء (مولانا امتیاز علی خان عرشی نمبر)۔

(۲۰۷) پرویں رقم پر مذکورہ مضامین میرے پاس موجود تھے۔ اس لیے خواجہ صاحب کو زحمت نہیں دی گئی۔

(۲۰۸) مولانا آزاد پر مولانا مہر کے مضامین بعنوان ''مولانا ابوالکلام آزاد ـــ ایک نادر روزگار شخصیت'' مہر سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ مسلم ٹاؤن لاہور سے ۱۹۹۳ء میں چھپے۔

(۲۰۹) خواجہ صاحب نے اپنے نام مہر صاحب کے خطوط کی عکسی نقول مجھے عنایت کردی تھیں۔ یہ تعداد میں تیس ہیں۔

(۲۱۰) ابوسلمان شاہجہانپوری کے نام خطوط کتابت ہو چکے ہیں اور اب طباعت کے مراحل طے کر رہے ہیں۔

(۲۱۱) قومی زبان کے مذکورہ شمارے میں مکاتیب مہر بنام ظفر حجازی چھپے ہیں جنھیں اختر راہی نے ترتیب دیا۔

(۲۱۲) کتاب کا نام ہے ''قلمی چہرے''۔ شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ چٹان یا دیگر اخبارات و رسائل میں مشاہیر اہل علم کے جو خاکے اپنے مخصوص انداز میں رقم کیے، انھیں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے مدون کرکے مجلس یادگار شورش کاشمیری پاکستان کراچی کی طرف سے ۱۹۹۹ء میں شائع کردیا۔

(۲۱۳) صفدر میر (محمد صفدر) ایم اے۔ شاعر، ڈرامہ نگار، مبصر۔ چند کتابیں بھی تصنیف کیں جیسے شاعر اور سمندر، درد کے پھول وغیرہ۔

(۲۱۴) نظیر صدیقی۔ شاعر، نقاد، انشائیہ نگار، خاکہ نگار۔ ایک درجن کتابوں کے مصنف مثلاً تفہیم و تعبیر، جدید اردو غزل۔ ایک مطالعہ، ڈاکٹر عندلیب شادانی ـــ ایک

مطالعہ، شہرت کی خاطر وغیرہ۔

(۲۱۵) یہ اشاریہ ''نوادر پروین رقم'' کے عنوان سے ماہنامہ الرشید برائے اپریل ۱۹۹۵ء میں چھپا جب کہ دوسری قسط اسی رسالہ کے جولائی ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں اشاعت پذیر ہوئی۔

(۲۱۶) حکیم صاحب پر یہ پہلی کتاب ہے جسے سید محمد عبداللہ قادری نے تصنیف کیا اور داتا گنج بخش اکیڈمی بلال گنج لاہور سے ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔ خواجہ صاحب کو مطلوبہ نسخہ بھیج دیا گیا تھا۔

(۲۱۷) دیوان پیر مراد شاہ قریشی لاہوری (م ۱۲۱۵ھ)۔ اس کا واحد قلمی نسخہ منحصر بفرد پیر غلام دستگیر نامی (م ۱۹۶۱-۱۲-۱۶) کے جدی کتب خانہ میں موجود تھا جسے نامی صاحب نے صاحب دیوان کے مختصر حالات کا اضافہ کر کے انجمن ترقی اردو ہند دہلی کے سہ ماہی رسالہ ''اردو'' (ایڈیٹر: عبدالحق) کے جولائی ۱۹۴۶ء کے شمارہ میں شائع کر دیا تھا۔ اس دیوان کا عکس بعد میں ایک عزیز نے مجھے مہیا کر دیا تھا۔

(۲۱۸) غالب پر اشتہار ماہنامہ نیرنگ خیال کے سالنامہ ۱۹۳۷ء میں چھپا تھا جس کا عکس خواجہ صاحب نے بھیج دیا تھا۔ اس عکس کے حاشیہ پر خواجہ صاحب نے لکھا ہے ''آخر میں اشتہارات کے صفحات پر نمبر شمار درج نہیں ہیں''۔

(۲۱۹) ''خامہ بگوش کے قلم سے'' مرتبہ: مظفر علی سید۔ پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی لاہور ۱۹۹۵ء۔

(۲۲۰) مذکورہ پمفلٹ کے چند نسخے ارسال کر دیے گئے تھے۔

(۲۲۱) ''مالک رام کا مذہب'' کے عنوان سے گیان چند کا مضمون انھی کے قلم سے فل سکیپ کے ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کسی قاری کو اس موضوع سے دلچسپی ہو تو مطالعہ کے لیے مضمون پیش کیا جا سکتا ہے۔ حق بجانب مضمون نگار ہی لگتا ہے۔ میرے علم کی حد تک ''غالب'' میں مالک رام پر گوشہ شائع نہیں ہوا۔

(۲۲۲) ''بہار شریعت''۔ اردو زبان میں فقہ حنفی پر مشتمل مسائل و احکام فقہیہ کی جامع تالیف ہے جو حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی کی سترہ حصوں پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس کا ایک انتقادی ایڈیشن راقم نے ضیاء القرآن

پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور کے لیے مرتب کیا تھا جو ۱۹۹۵ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ اسی سلسلے میں لفظ ''روکھ'' کی تشریح طلب کی تھی۔

(۲۲۳) خریطۂ جواہر۔ فارسی اشعار کا نہایت عمدہ انتخاب ہے جو میرزا مظہر جانجاناں کے انتخاب لاجواب کا مظہر ہے۔ یہ انتخاب موصوف کے دیوان غزلیات کے ہمرشتہ مطبع احمدی کانپور سے ۱۲۲۱ھ میں اشاعت پذیر ہوا۔ اس کی عکسی طباعت المصطفیٰ اکادمی لطیف آباد حیدرآباد سندھ سے ۱۴۰۸ھ میں ہوئی جس میں عرض حال از قلم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں شامل ہے۔ یہ ایڈیشن اس لحاظ سے بھی قابل قدر ہے کہ اس میں ادارہ کی طرف سے میرزا مظہر کا دستیاب اردو کلام بھی آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ راقم کو خواجہ صاحب کے حوالے سے نجم الاسلام صاحب نے ارسال کر دیا تھا جس پر تحریر کیا: ''تحفۃً ایک نسخہ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی طرف سے جناب محمد عالم مختار حق صاحب کے لیے''۔

(۲۲۴) خواجہ صاحب ۳۱ دسمبر کو غریب خانے پر تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ تھے پروفیسر اورنگ زیب اور محترم ڈاکٹر وحید قریشی صاحب۔ ڈاکٹر صاحب نے تو خطاطی کی بعض چیزیں دیکھیں جب کہ خواجہ صاحب تذکروں میں دلچسپی لیتے رہے۔ خواجہ صاحب نے میرے ذخیرہ میں سے تین تذکرے منتخب کیے اور کہا کہ ان کا انھیں قطعاً علم نہ تھا۔ ایسا ہی اظہار ڈاکٹر صاحب نے بھی کیا۔ دونوں صاحبوں کا فرمان ہے کہ انھیں ان تینوں تذکروں کی فوٹوسٹیٹ کی ایک ایک کاپی مہیا کی جائے۔ اور کوئی ہوتا تو ان نسخوں کی کہنگی اور خستگی کے پیش نظر معذرت کر دیتا مگر یہاں تو سر تسلیم خم ہے۔ ان تذکروں کا تعارف:

(۱) تحفۃ القدرت از منشی شیخ قدرت علی قدرت۔ مطبع رحیمی قنوج ۱۸۸۷ء۔

(۲) تذکرۃ النساء از مولوی محمد یحییٰ علی خاں ندرت۔ مطبع نظام المطابع (مدراس) ۱۲۹۹ھ۔

(۳) نشاط افزا (کلام مستورات مہ جبیں)۔ مولوی چند اختر۔ مطبع اختر دہلی ۱۸۹۸ء۔

وزیر نامہ فارسی مصنفہ نواب محمد امیر علی خاں مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۳ھ

کے متعلق خواجہ صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں اس کے دو ہی نسخے ہیں، ایک میرے کتب خانہ میں اور ایک آپ کے۔ علامہ اقبالؔ کی اسرار خودی (طبع اول) کے متعلق فرمایا کہ یہ بالکل نایاب ہے۔ مجھے اس نسخے کا اس وقت علم ہوا جب اس کا عکسی ایڈیشن ہندوستان سے طبع ہوا۔ کم و بیش پونے دو گھنٹے قیام کے بعد اس قافلے نے رختِ سفر باندھا۔ میں نے دونوں صاحبوں کی خدمت میں برادرِ محترم محمد اعظم منور رقم کی خطاطی پر کتاب ''نگارستان'' کا ایک ایک نسخہ پیش کیا۔ برادرِ محترم ہی کے برخوردار محمود احمد (فوٹو میجسٹی) نے یادگاری تصاویر بنائیں۔ خواجہ صاحب نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ تمہارے چچا کا کتب خانہ ایسی نادر کتابوں پر مشتمل ہے کہ اگر ہم یہاں ہوں تو اس سے استفادہ کریں۔ یوں یہ لوگ خوشگوار یادیں چھوڑ کر رخصت ہونے لگے تو ڈاکٹر صاحب کی نظر ایک کتاب پر پڑ گئی: Arabic and Persian in Carnatic-1710-1960. از افضل العلماء محمد یوسف کوکن عمری ایم اے ایم لٹ مطبوعہ مدراس ۱۹۷۴ء۔ فرمانے لگے یہ کتاب میرے پاس نہیں ہے آپ نے کہاں سے لے لی۔ میں نے کہا کہ آپ ہی کے حوالے سے کوکن صاحب نے مدراس سے ارسال کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اس کتاب کی فوٹو سٹیٹ بنوانے کے لیے ہمراہ لے گئے۔ میری درخواست پر خواجہ صاحب نے وزیٹرز بک میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا:

''محترم محمد عالم مختار حق کے کتب خانے کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ صاحب کتب خانہ کے علمی ذوق کا جو اظہار اس کتب خانے کی صورت میں نظر آتا ہے، اس کی مثالیں ہمارے ملک میں کم یاب ہیں۔ اس کتب خانے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ صرف وہی کتابیں محفوظ کی گئی ہیں جو اپنے موضوع کی اہم ترین کتابیں ہیں اور بعض ایسی ہیں

جن کا پاکستان میں کوئی دوسرا نسخہ نہیں ہے۔ میری دعا ہے کہ محمد عالم مختار حق صاحب تا دیر سلامت رہیں اور صحت و شادمانی کے ساتھ اس کتب خانے میں اضافہ کرتے رہیں اور ان کے کتب خانے سے اہل علم استفادہ کرتے رہیں۔''

مشفق خواجہ

۱۹۹۵/۱۲/۳۱ء

(۲۲۵) خواجہ صاحب سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲ جنوری کو اقبال اکیڈمی (ایوانِ اقبال) پہنچا۔ خواجہ صاحب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے پاس تشریف فرما تھے۔ جناب افتخار عارف صاحب مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے صدر بھی موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے میری لائبریری اور پروف ریڈنگ کے حوالے سے افتخار عارف صاحب سے میرا تعارف کرایا۔ میں نے افتخار عارف صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''ڈاکٹر صاحب جب تک مقتدرہ کے صدر نشین رہے، مقتدرہ کی مطبوعات اعزازی طور پر مجھے موصول ہوتی رہتی تھیں۔ کیا اب پالیسی بدل گئی ہے کہ ان کتابوں کی ترسیل معطل ہو گئی ہے؟'' مگر اُدھر سے صدائے برنخاست۔ اس موقع پر ڈاکٹر صاحب نے میری دو تصاویر بھی بنائیں، ایک سادہ اور دوسری دورانِ مطالعہ۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم لوگ رخصت ہو گئے۔

(۲۲۶) مرآۃ خیالی از نادر۔ اب کچھ یاد نہیں۔

(۲۲۷) حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے اپنا کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطیہ کر دیا تھا۔ اس ذخیرہ کتب کی فہرست (جلد اول) مرتبہ سید جمیل احمد رضوی مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کی طرف سے ۱۹۹۶ء میں چھپ گئی تھی۔ اس کا ایک نسخہ خواجہ صاحب کو بھی ارسال کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ حکیم صاحب کے اس خزانۂ عامرہ کی تین مزید جلدیں پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف سے ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۸ء اور ۲۰۰۱ء میں بالترتیب چھپ چکی ہیں اور کتابوں کی ترسیل کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

(۲۲۸) (۱) مزاراتِ اولیائے قصور از احمد بدر اخلاق، شاد باغ لاہور ۱۹۹۶ء اور (۲) روشن راستہ۔ خلیل احمد رانا۔ دار الفیض گنج بخش لاہور ۱۹۹۶ء۔

(۲۲۹) شبیر احمد میواتی: کتاب دوست اور کتاب شناس ہیں۔ ہندوستانی کتابیں اور رسائل مہیا کرنے میں معاونت کرتے ہیں۔ خود بھی ایک رسالہ "نقوشِ میوات" نکالتے ہیں۔

(۲۳۰) "شمع انجمن" از نواب محمد صدیق حسن خاں اور "قاموس المشاہیر" از نظامی بدایونی (جلد دوم)۔ اتفاق سے ان دونوں تذکروں میں بالترتیب صفحات ۴۳۷ تا ۴۴۰ اور صفحہ نمبر ۹ تا ۱۶ غائب تھے جن کے عکس خواجہ صاحب کی مہربانی سے حاصل ہوئے اور یوں دونوں ناقص تذکرے مکمل ہوئے۔

(۲۳۱) ان مرسلہ کتابوں میں سے مندرجہ ذیل پانچ کتابیں میرے کتب خانہ میں اضافے کا سبب بنیں:

(i) قرطاسِ الم (صبا اکبر آبادی کے مرثیے) مرتبہ: مشفق خواجہ۔ گلشن اقبال کراچی ۱۹۹۶ء۔

(ii) نور القلوب (ملفوظات صوفی شاہ آبادانی)۔ دربار عالیہ قادریہ فریدیہ گلستانِ مصطفیٰ کراچی ۱۹۹۶ء۔

(iii) تذکار مطیب۔ مفتی محمد ابراہیم فریدی۔

(iv) میں ہیرا ہوں۔ فصیح الدین عرشی۔ خداداد کالونی کراچی ۱۹۹۵ء۔

(v) اردو میں قلمی خاکے۔ پروفیسر شجاع احمد زیبا۔ اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ کراچی ۱۹۹۳ء

(۲۳۲) خواجہ صاحب ۲۰ رنومبر کو لاہور تشریف لے آئے تھے۔ ان سے باقاعدہ ملاقات ۲۷ رنومبر کو ہوئی۔ ۱۱ بجے ایوانِ اقبال (اقبال اکیڈمی) پہنچا۔ خواجہ صاحب چشم براہ تھے۔ تپاک سے ملے۔ ان کی مجلس میں اہل علم حضرات کا جمگھٹا تھا۔ ان میں "صاحب خانہ" جناب ڈاکٹر وحید قریشی، جناب سہیل عمر، جناب وحید عشرت، جناب احمد جاوید، جناب تحسین فراقی، ڈاکٹر داؤد رہبر اور رفاقت علی شاہد (یہ نوجوان کتابوں کے کاروبار کے ساتھ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ خواجہ صاحب نے ان کی ہر ممکن امداد کرنے کو کہا ہے) شامل ہیں۔ اس محفل میں بھی حضرات ڈاکٹر داؤد رہبر صاحب کی "ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو" پر گوش بر

آواز رہے۔ ان کی باتیں علمی اور ٹھوس معلومات کی حامل تھیں۔ کاش ٹیپ ریکارڈر کا انتظام ہوتا تو بے شمار علمی جواہر پارے، جو ہوا میں تحلیل ہو گئے، محفوظ ہو جاتے۔ ڈاکٹر داؤد رہبر صاحب کی کتاب "سلام و پیام" ابھی ابھی سنگ میل پبلی کیشنز سے چھپ کر آئی ہے۔ یہ رہبر صاحب کے اپنے ہی مکاتیب کا مجموعہ ہے اور موصوف ہی کا مرتب کردہ ہے۔ خواجہ صاحب کی بعض دیگر مصروفیات کے باعث یہ محفل جلد ہی اختتام پذیر ہو گئی۔

(۲۳۳) میں ۲۱ رجون ۱۹۹۷ء کو کراچی کے لیے روانہ ہوا تھا اور ۲۳ رجون کو خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ یہاں معمول یہ رہا کہ رات تو اپنے نہایت ہی عزیز دوست منظور احمد (م=۹۸-۳-۹) کے ہاں قیام ہوتا اور دن کا اکثر و بیشتر حصہ خواجہ صاحب کی باتیں سننے یا کتب خانہ کی سیر میں گزرتا۔ اس دور کے خواجہ صاحب کے فرمودات کو میں اپنے تساہل کے سبب باقاعدہ منضبط نہ کر سکا البتہ منتشر اشارات میرے پاس اس طرح محفوظ ہیں:

خواجہ صاحب نے موضع جنڈ ھیر (میلسی ملتان) کے کتب خانہ کی تعریف کی اور بتایا کہ اس کا صرف ہال ہی میرے مکاں کے برابر وسیع ہے۔ یہ کتاب خانہ نہایت نادر و نایاب کتابوں، قرآن مجید کے خطی نسخوں، دیگر مخطوطات، حوالجاتی کتب اور رسائل پر مشتمل ہے۔ جلد سازی کا شعبہ بھی قائم ہے۔ لائبریرین کی تنخواہ دس ہزار روپیہ ماہانہ ہے۔ سردار صاحب نے کئی مکمل کتب خانے خرید کر اس لائبریری کو باثروت بنایا ہے۔ سردار صاحب نہایت منکسر المزاج، متواضع اور خلیق ہیں۔ ان کا دستر خوان وسیع ہے۔ یہ اس علاقے کے بہت بڑے لینڈ لارڈ ہیں اور ۸۰ مربعوں کے مالک۔ دولت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی ماتھے پہ آنکھیں رکھ لیتا ہے مگر یہ شخص دولت کتابوں پر لٹا رہا ہے۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے کتب خانہ کی انھوں نے ۱۷ لاکھ پیشکش کی ہے مگر قریشی صاحب نہیں مانتے۔ خواجہ صاحب نے مشورہ دیا کہ اگر موقع ملے تو یہ کتب خانہ ضرور دیکھیں۔ سردار صاحب کو پیشگی اطلاع ہو تو ان کی گاڑی آپ کو میلسی سے لے جائے گی۔ خواجہ صاحب نے اپنے کتب خانے کے بارے میں جو معلومات دیں، وہ اس طرح ہیں:

(i) خواجہ صاحب کا کتب خانہ پچیس تیس ہزار کتابوں پر مشتمل ہے۔ رسائل اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(ii) انھوں نے ایک شیعہ دوست سے گزشتہ صدی کی اردو کتب کا ذخیرہ اسّی (۸۰) کتب پر مشتمل ایک ہزار روپیہ میں خریدا جن کی جلد سازی پر ۹ ہزار روپے اٹھ گئے۔

(iii) صفیر بلگرامی کا مشہور تذکرہ "جلوۂ خضر" تین ہزار روپے میں خریدا۔ یہ تذکرہ مطبع نورالانوار آرہ سے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں چھپا۔

(iv) ۴۲ کتابوں کا انتساب خواجہ صاحب کے نام ہے۔

(v) ایک سو پچاس کتب پر ان کے مقدمے چھپ چکے ہیں۔

(vi) صرف لغت پر پانچ سو کتابیں ہیں۔

(vii) مشاہیر کے غیر مطبوعہ مکاتیب ایک لاکھ کے قریب ہیں۔

(viii) ہر تیسری کتاب مصنف کی دستخط شدہ موجود ہے۔

(ix) بعض کتاب دوستوں کے پسماندگان نے اپنے باپ کی وصیت یا اپنے طور پر کتب خانے مجھے عطیہ کر دیے جن کی تعداد پانچ ہے۔

(x) شان الحق حقی صاحب کینیڈا جانے سے پیشتر خطوط مشاہیر میرے سپرد کر گئے۔

(xi) میرزا یگانہ کی "آیات وجدانی" کا صحت کردہ نسخہ بقلم مصنف خواجہ صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

(xii) اکبر الہ آبادی پر جو کچھ لکھا گیا، سب موجود ہے۔

(xiii) دس بارہ مصنفین کے ذاتی کاغذات ان کے پاس محفوظ ہیں۔

(xiv) پچیس سو لفافے تراشوں سے بھرے ہوئے موجود ہیں۔

(xv) مشاہیر اہلِ علم کی تصانیف کے الگ الگ سیکشن کھول رکھے ہیں جیسے غالب، اقبال، سید سلیمان ندوی، شبلی وغیرہم۔ فہرست ہائے مخطوطات، شہروں کی تاریخیں، قبائل کی تاریخیں وغیرہ الگ الگ سیکشن میں محفوظ ہیں۔

(xvi) خواجہ صاحب نے ایک قطعہ کے متعلق بتایا جو قدیم خطاطوں میں سے کسی استاد کا تحریر کردہ ہے کہ مجھے اس کے ایک جاپانی اسکالر نے بیس ہزار روپے کی پیشکش کی مگر میں نے قبول نہیں کی۔ میں اسے کسی قیمت پر الگ کرنا نہیں چاہتا۔

(xvii) خواجہ صاحب نے بتایا کہ میرے کتب خانے میں نواب ارکاٹ سے لے کر سعیدہ بیگم تک کی خودنوشت موجود ہیں۔

(xviii) خواجہ صاحب نے میرے مضمون "قرآن مجید کے اردو میں تراجم و تفاسیر" کے سلسلے میں ایک نہایت نادر الوجود منظوم اردو تفسیر دکھائی مصنفہ مولوی حکیم سید فخرالدین خیالی رائے پوری۔ مطبوعہ جادو پریس جونپور ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء۔ تفسیر کا نام اس طرح ہے:

ترہیب اہل منکرات تفسیر سورۂ مرسلات

(xix) خواجہ صاحب نے خطاطی کے سلسلے میں ایک نہایت ہی نادر الوجود کتاب دکھائی جس کے ابتدائی آٹھ صفحات گر چکے تھے۔ یہ کتاب اردو نظم میں ہے اور تقریباً تین ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ کتاب و مصنف کا نام اس قطعہ سے عیاں ہے:

بتالیفش چو ہمت وا کردم　　مفاتیح الحروفش نام کردم
ولیکن باشد ایں زیبا نگارے　　حسین ابن حسن را یادگارے
ہزارہ مولدش از ملکِ پنجاب　　کہ گردد منتہا زاں فلک پنجاب

(xx) خواجہ صاحب نے ایک موقع پر فرمایا کہ مولانا شبلی کے پنجابیوں کو برا بھلا کہنے پر ملک الشعراء شیخ غلام قادر گرامی نے اس طرح جواب دیا:

شبلی ہندو شبلی بغداد　　ایں ہمہ فتنہ وآں ہمہ ارشاد

(xxi) واپسی کے وقت بازار میں کھلنے والے دروازے پر نظر پڑی۔ لکھا تھا: "کاشانۂ رحمت"۔ خواجہ صاحب کی رگِ ظرافت پھڑکی۔ جھٹ کہا رحمت نہیں زحمت۔ ز کا نقطہ اڑ گیا ہے۔

(۲۳۳) تحفۃ الصغر: یہ امیر خسرو کے پانچ دیوانوں میں سے پہلا دیوان ہے جو ان کے

سولہ سے انیس برس کی عمر تک کے کہے ہوئے کلام پر مشتمل ہے۔ یہ دیوان اکثر کتب خانوں میں غیر مطبوعہ صورت میں موجود رہا ہے۔ اسے پہلی بار غالباً کتب خانہ نذیریہ جامعہ مسجد دہلی کو ۱۹۷۷ء میں چھاپنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے حصول کے لیے خواجہ صاحب سے گزارش کی گئی تھی۔

(۲۳۵) کسری منہاس کی تاریخ وفات ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء۔

(۲۳۶) ''وہب الجمال فی سلک اللقال'' مطبع انوری آگرہ ۱۳۱۹ھ۔ یہ رسالہ سلوک و روش حضرات خواجگان نقشبندیہ کے متعلق فارسی میں ہے جو حضرت شاہ جمال اللہ کے کسی مرید کی تصنیف ہے جس نے ازرہ کسر نفس اپنا نام ''فقیر حقیر'' تک محصر رکھا ہے۔ یہ رسالہ خواجہ صاحب نے عنایت فرمایا تھا جو ناقص الاول تھا۔ خواجہ صاحب نے ان صفحات کے عکس بعد میں بھیج کر رسالہ مکمل کرادیا۔

(۲۳۷) یہ مضامین ہیں:

(۱) مثنوی کدم راؤ پدم راؤ۔ (۲) قدیم اردو کی لغت (۳) اردو ادب کی پہلی تاریخ۔ (۴) ''ایک مطالعہ''۔

(۲۳۸) ڈاکٹر محمد حمید اللہ اسلام کے بطلِ جلیل، عالمِ بے عدیل اور محقق بے مثیل (م ۲۰۰۲-۱۲-۱۷) کے مکاتیب گرامی بنام راقم الحروف اس وقت تو مرتب نہ ہوسکے البتہ ڈاکٹر صاحب کے سانحۂ ارتحال کے بعد انھیں مفید حواشی کے ساتھ ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بہترین تحریریں'' مرتبہ: ڈاکٹر قاسم محمود میں شامل کردیا تھا۔ یہ کتاب بیکن بکس لاہور/ملتان سے ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔

(۲۳۹) ڈاکٹر وحید قریشی صاحب نے اطلاع دی تھی کہ مشفق خواجہ صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں چنانچہ میں ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء کو برخوردار محبوب احمد کے ہمراہ ''ادبستانِ صوفیہ'' پہنچا جہاں خواجہ صاحب ٹھہرے ہوئے تھے۔ یہ سکول ان کی تایا زاد بہن مس طوری چلا رہی ہیں اور جس کمرہ میں خواجہ صاحب فروکش تھے، یہ ان کے تایا خواجہ عبدالمجید مصنف ''جامع اللغات'' کا مکان ہے۔ محمد احسن خاں صاحب (بی ایس سی۔ ریٹائرڈ ڈائریکٹر واپڈا۔ ان کا تعلق ریاست کپورتھلہ سے ہے۔ مسائل و معاملاتِ لغت پر ان کی گہری نظر ہے۔ ''علمی اردو لغت'' پر نظرِ ثانی کا اعزاز حاصل

ہے۔ تاریخی اصول پر مرتب ہونے والے اردو ڈکشنری بورڈ کے مدیروں میں سے ہیں) بھی موجود تھے۔ بعد میں رفاقت علی شاہد بھی آ گئے۔ ظاہر ہے کہ باتیں کتابوں ہی کے بارے میں ہونا تھیں۔ کبھی کسی کتاب یا رسالے کی نایابی کا ذکر، کبھی کسی کتب خانے کی بربادی کا تذکرہ جیسے ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کا کتب خانہ۔ بعض الفاظ پر بحث بھی ہوئی مثلاً خلفشار۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ''فرہنگِ عامرہ'' میں اور تو کوئی خوبی نہیں البتہ یہ لفظ اس فرہنگ میں موجود ہے۔ احسن صاحب نے کہا، اس لفظ کا استعمال ۱۸۹۰ء میں سرسید احمد خاں کے ہاں ملتا ہے۔ خواجہ صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ یہ ۱۸۵۷ء میں ایجاد ہوا اور درست ''خلل فشار'' ہے جو کثرت استعمال سے خلفشار رہ گیا۔ خواجہ صاحب نے بتایا کہ دیمک سے کتاب میں جو گول سا دائرہ بن جاتا ہے اسے خرم؟ کہا جاتا ہے اور صفحہ کے حاشیہ کو باریکہ یا باریکا۔ کمرہ میں ایک ہلکے سیاہ رنگ کی بلی آدبکی جس کے متعلق خواجہ صاحب نے بتایا کہ یہ سیامی (تھائی لینڈ) کی ہے۔ بڑی سمجھ دار اور اشاروں کو سمجھتی ہے۔ اس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے اور اس کا بچہ پانچ ہزار میں ملتا ہے۔ خواجہ صاحب کو میں نے فہرست کتب خانہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم) پیش کی۔ خواجہ صاحب کا تبصرہ تھا کہ حکیم صاحب کے کتب خانے میں نادر کتابیں نہ ہونے کے برابر ہیں اگرچہ شہرہ بہت ہے۔ خواجہ صاحب کو رسالہ ''طور'' امرتسر اور ''خیال'' ہاپوڑ کی تلاش ہے۔ پروفیسر محمد اسلم کے بارے میں خواجہ صاحب نے کہا کہ انھیں زندوں سے زیادہ مرے ہوئے لوگوں میں دلچسپی ہے۔ احسن خاں صاحب لغت کے آدمی ہیں مگر خود کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر شادی شدہ نوجوان قوت باہ کے انجکشن لگوائے۔ غرض یہ محفل خاصی دیر بعد اسی قسم کی پھبتیوں میں اختتام پذیر ہوئی۔

(۲۴۰) پروفیسر محمد اسلم (م ۱۹۹۸-۱۰-۶) پر راقم کا ایک مضمون ماہنامہ ''جہانِ رضا'' لاہور برائے دسمبر ۱۹۹۸ء میں چھپا۔ پھر یہی مضمون ماہنامہ ''تہذیب الاخلاق'' لاہور اور ماہنامہ ''قومی زبان'' کراچی کے جنوری ۱۹۹۹ء کے شماروں میں شائع ہوا۔ آخر میں یہی مضمون پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کی نظرِ ثانی کے بعد علی گڑھ

یونیورسٹی علی گڑھ کے مجلّہ "فکر و نظر" برائے ۱۹۹۸ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۲۴۱) نقوش کا رسول نمبر کے بعد دوسرا اہتمام بالشان کارنامہ قرآن نمبر کا ہے، جس کی پہلی دو جلدیں ۱۹۹۸ء میں اور تیسری و چوتھی جلدیں ۲۰۰۱ء میں اشاعت پذیر ہوئیں۔ مدیر کا ارادہ اسے بیس پچیس جلدوں میں انسائیکلوپیڈیائی حیثیت دینے کا ہے۔ خدا انھیں اپنے ارادے میں ثابت قدمی سے ہمکنار فرمائے۔

(۲۴۲) تحفۂ امانیہ: میرے کتب خانے میں موجود تھی اس لیے خواجہ صاحب کو زحمت نہیں دی گئی۔

(۲۴۳) راشد شیخ: ان کا تعلق انجینئرنگ سے ہے مگر طبعی رجحان فنون لطیفہ بالخصوص خطاطی کی طرف ہے۔ ان کا پہلا علمی اور تحقیقی کام "تذکرہ خطاطین" ہے جس کے متعلق خواجہ صاحب یوں داد دیتے ہیں۔ "یہ کتاب نہیں، عشق و جنون اور محنت و مشقت کے سفر کا حاصل ہے۔ کتاب کی معنوی و صوری خوبیاں مصنف کے علمی ذوق اور ذوقِ جمال کی آئینہ دار ہیں"۔

(۲۴۴) ۱۹۹۶ء کی وفیات ماہنامہ "الرشید" لاہور شمارہ اپریل ۱۹۹۷ء میں چھپی تھیں جب کہ ۱۹۹۷ء کی وفیات کسی جریدہ میں نہ چھپ سکیں۔ تاہم سلسلۂ وفیات نویسی تا حال جاری ہے۔

(۲۴۵) اس مکتوب میں مطلوبہ اطلاعات کسی دوست کی فرمائش تھی جس میں الیاس برنی کے حالات بھی طلب کیے گئے تھے۔ خواجہ صاحب کو خاص تگ و دو کے بعد حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست کتب مل گئی جس میں برنی صاحب پر حالات بھی درج ہیں۔ خواجہ صاحب نے متعلقہ صفحے کا عکس مع اپنے تبصرہ کے ارسال کیا ہے۔ یہ دونوں تحریریں قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کی خاطر پیش کی جا رہی ہیں:

"محمد الیاس صاحب برنی (ناظم دارالترجمہ عثمانیہ)۔ مولانا محمد الیاس برنی ایم اے ملک کے ان قابل قدر فرزندوں میں سے ہیں جن پر کسی قوم کو بجا طور پر ناز ہو سکتا ہے۔ معاشیات کے متعلق جتنی کتابیں آپ نے لکھی ہیں، ہندوستان میں کسی اور نے نہیں لکھیں۔ خاموشی کے ساتھ نہایت ٹھوس خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لٹریچر اور ادب کے ایسے ہی لوگ محسن ہوتے ہیں اور ایسے ہی اصحاب کا زور

قلم کسی زبان کو بام عروج پر پہنچا سکتا ہے۔ ملک کو ان کی ذات سے بڑے علمی فوائد پہنچنے کی امید ہے۔"

اب مطالعہ فرمائیں خواجہ صاحب کا تبصرہ: یہ عکس مندرجہ ذیل کتاب کے صفحہ ۲۲۶ کا ہے۔

مصنفین اردو

مرتبہ

سید زوار حسین

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

۱۹۳۹ء

یہ دراصل حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست کتب ہے لیکن ایسے عمدہ علمی انداز میں مرتب کی گئی ہے کہ ایک نادر کتاب حوالہ بن گئی ہے اس میں پہلے ہر مصنف کے حالات ہیں، پھر اس کی تصانیف کی فہرست ہے، پھر ان تصانیف کی فہرست مع قیمت ہے جو حالی پبلشنگ ہاؤس میں برائے فروخت دستیاب ہیں۔ تصویریں بھی ہیں۔ افسوس کہ الیاس برنی کی تصویر والا صفحہ میرے نسخے میں نہیں۔ صفحات ۲۳۲ سائز فوٹو اسٹیٹ کے مطابق۔ تقریباً سوا سو مصنفین کے حالات ہیں جن میں سے تقریباً نصف کے حالات عام طور پر دستیاب نہیں ہیں۔

مشفق خواجہ

۹۸/۷/۸

(۲۴۶) ڈھاکا (بنگلہ دیش) سے ایک ریسرچ اسکالر محمد عبدالواحد "برصغیر میں علم تفسیر" کے موضوع کے سلسلے میں پاکستان آئے اور اسی سلسلے میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات کی۔ انھوں نے میری طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا کیوں کہ میں "اردو میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر" پر کام کر چکا تھا اور اس موضوع پر میرا مضمون "سیارہ ڈائجسٹ" لاہور کے قرآن نمبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہو چکا تھا۔ یہ صاحب ۳۰ رجنوری ۱۹۹۵ء کو میرے ہاں تشریف لائے اور ضروری معلومات کتابوں اور رسالوں سے اخذ کیں۔ جب یہ صاحب اپنا کام مکمل کر کے واپس چلے

گئے تو خاصے طویل وقفہ کے بعد انھوں نے ڈھاکا کے روزنامہ ''الجدد'' مورخہ ۸/اکتوبر ۱۹۹۷ء میں راقم پر ایک مضمون لکھا اور اس کا تراشا راقم کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا۔ چونکہ یہ مضمون بنگلہ زبان میں تھا اور ''زبان یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم'' والا معاملہ تھا لہٰذا میں نے اس کے اردو ترجمہ کے لیے خواجہ صاحب کی طرف رجوع کیا اور انھوں نے کسی بنگالی سے اس کا اردو ترجمہ کرا کے بھیج دیا۔ عبدالواحد صاحب ۲۳/نومبر ۱۹۹۸ء کو دوبارہ راقم کے ہاں تشریف لائے تو میں نے اردو ترجمہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انھوں نے پڑھ کر اس پر صاد کیا اور اپنے دستخط بھی ثبت کر دیے۔ یہ تھا قصہ اس ترجمے کا۔

(۲۴۷) حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے کتب خانہ مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی فہرست کی تیسری جلد مولفہ سید جمیل احمد رضوی ۱۹۹۸ء انھیں بھیج دی گئی۔ پہلی اور دوسری جلد پیشتر ازیں انھیں مہیا کر چکا ہوں۔

(۲۴۸) کتابیں یہ ہیں:

(i) نذر نظیر (نظیر صدیقی)۔ جاوید وارثی و ڈاکٹر محمد محسن۔ بساطِ ادب کراچی ۱۹۹۸ء۔

(ii) مجلہ نذر تابش (مسعود الحسن)۔ ہوش امروہوی، نعیم میرٹھی، مرزا اثر لکھنوی۔ کل پاکستان حلقۂ ادب کراچی ۱۹۹۹ء۔

(iii) ارمغانِ عالی (جمیل الدین)۔ فن اور شخصیت۔ پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی کراچی/لاہور ۱۹۹۸ء۔

(iv) ادا جعفری۔ فن و شخصیت۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری و امراؤ طارق۔ حلقۂ نیاز و نگار کراچی۔ ۱۹۹۸ء۔

(۲۴۹) میرے کتب خانے میں موجود فنِ خطاطی پر کتابوں، رسالوں اور بالخصوص خطاطی پر مضامین کا اشاریہ۔

(۲۵۰) خواجہ صاحب سے اب کے ملاقات ۱۶/اکتوبر کو اقبال اکیڈمی (ایوانِ اقبال) میں ہوئی۔ خواجہ صاحب، سہیل عمر صاحب (ناظم اقبال اکادمی) کے ہمراہ اسی وقت تشریف لائے۔ بعد میں اس محفل میں شامل ہونے والوں میں پروفیسر سلیم

اختر، خواجہ حمید یزدانی، اکرام چغتائی شامل ہیں۔ اکرام چغتائی صاحب نے اپنی مرتبہ کتاب ''حزنِ اختر'' (واجد علی شاہ اختر کی منظوم خودنوشت) مطبوعہ القمر انٹرپرائزز اردو بازار لاہور ۱۹۹۹ء کا ایک نسخہ خواجہ صاحب کی نذر گزرانا۔ کچھ باتیں ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے بارے میں بالخصوص مشہور کالم نگار نذیر ناجی کے کردار کے بارے میں ہوئیں۔ سہیل عمر صاحب کان سے ٹیلی فون لگائے، گردن سے دبوچے اپنا کام بھی کرتے جا رہے تھے۔ اس پر حمید یزدانی صاحب نے فقرہ چست کیا کہ سہیل صاحب! یہ ٹیلیفون ہے یا آلۂ سماعت؟ ان کی اس ''چونڈی'' نے محفل کو زعفران زار بنا دیا۔ پروفیسر معین الرحمٰن کا ذکر چھڑا تو چغتائی صاحب گویا ہوئے ''انھیں دوسروں کا کام اپنے نام لگانے کا خوب ڈھنگ آتا ہے۔'' معین صاحب نے دیوان غالب کا خطی نسخہ ''نسخۂ خواجہ (خواجہ منظور حسین) کے نام سے (مکتبہ اعجاز سمن آباد لاہور سے ۱۹۹۸ء میں شائع کیا ہے۔ خواجہ صاحب نے بتایا کہ یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی کی ملکیت تھا جسے شیخ اکرام نے اپنے نام جاری کرایا تھا۔ لیکن بقول ڈاکٹر وحید قریشی صاحب صحیح یہ ہے کہ نسخہ حمید احمد خاں صاحب نے جاری کرایا تھا۔ ان کی وفات کے بعد معین صاحب ان کی کتابوں کی قیمتیں لگانے گئے تو غالب کے متعلق کتابیں اس کتب خانہ سے لے آئے ان میں یہ دیوان بھی شامل تھا۔ لطف یہ ہے کہ دیوان ہذا کی فوٹو کاپی اشاعت سے پہلے ہی موجود تھی جس میں کتابت کی غلطیاں جوں کی توں موجود ہیں۔ آخر میں یونیورسٹی کی ثبت شدہ مہر پر فتے دین (فتح دین) کی چیپی لگا دی گئی ہے۔ چغتائی صاحب نے رشید حسن خاں کے بارے میں بتایا کہ انھوں نے علمی و تحقیقی کاموں کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ گھر سے ہفتہ میں ایک آدھ مرتبہ ہی باہر آتے ہیں۔ کھانا ہوٹل سے آتا ہے اور یہ الگ تھلگ اپنے کام میں جُتے رہتے ہیں اور بہت کم لوگ ان کے ہاں بار پا سکتے ہیں۔ غرض یہ پُر بہار محفل کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہی۔ میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں ماہ نامہ ''مہرِ ماہ'' کا تذکار فدا نمبر اور ''مخزنِ احمدی'' کا ایک ایک نسخہ پیش کیا۔ مخزنِ احمدی کے دو نسخے سہیل عمر صاحب کی خدمت میں۔ جب کہ انھوں نے مطبوعات اقبال

اکادمی کی دس کتابیں اور چار رسالے سہ ماہی "اقبال" کے عنایت فرمائے۔

(۲۵۱) اقبال شیدائی (م ۱۳-۱-۱۹۷۴) ۔انقلابی حریت پسند۔ برصغیر کی آزادی کی تحریکوں میں سرگرم حصہ لیا اور متعدد بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۱۹۱۹ء میں وطن چھوڑ کر پہلے افغانستان میں رہے۔ پھر روس جاتے ہوئے یورپ چلے گئے۔ سیاسی سرگرمیوں کا بیشتر وقت فرانس اور اٹلی میں گزارا۔ حصول آزادی کے بعد سیالکوٹ (پاکستان) لوٹ آئے۔ بعد ازاں ٹیورن یونیورسٹی (اٹلی) میں اردو کے استاد مقرر ہوئے۔

(۲۵۲) ماہ نامہ "مہر و ماہ" لاہور (مدیر ابوالطاہر فدا حسین فدا) کا حکیم موسیٰ یادگار نمبر جنوری فروری ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا اور حکیم صاحب پر سب سے پہلے یادگاری نمبر چھاپنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس نمبر میں راقم کے حکیم صاحب کے متعلق دو مضمون شامل ہیں: (۱) مکتوبات حکیم بنام راقم (۲) قران السعدین (فدا و موسیٰ)۔

(۲۵۳) امتناع النظیر علامہ فضل حق خیر آبادی کی فارسی میں بے مثل کتاب ہے جس کا عکسی ایڈیشن مرکز تحقیقات اسلامیہ شادمان لاہور سے ۱۴۲۰ھ میں چھپ کر بلا معاوضہ تقسیم ہوا۔

(۲۵۴) جی ہاں سردار علی احمد خاں کو خواجہ صاحب نے درست پہچانا۔ ان کی کتاب "میر درد دہلوی۔ اذکار و افکار" انجمن بہبود زائرین پاکستان (رجسٹرڈ) لٹن روڈ لاہور سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی۔ خواجہ صاحب کو ایک نسخہ بھیج دیا گیا تھا۔ مالک رام کے خطوط دستیاب نہ ہو سکے۔ سردار صاحب معروف اسکالر، شاعر، ادیب کہنہ مشق صحافی، متعدد کتابوں کے مصنف، مرتب اور مترجم ہیں۔ ادب اسلامی اور تصوف پر مکمل دسترس حاصل ہے۔ کم و بیش چھے زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ فلسفہ، حکمت اور منطق پر بھی انھیں عبور حاصل ہے۔ آپ کو ۲۰۰۰ء میں تحریک پاکستان میں متحرک کردار ادا کرنے کے سلسلے میں گولڈ میڈل سے بھی نوازا گیا۔

(۲۵۵) مکتوب کا پس منظر:

مشہور قلم کار اور ماہر غالبیات کالیداس گپتا رضا (متوفی ۲۱-۳-۲۰۰۱) نے مولانا غلام رسول مہر کی کتاب "غالب" (طبع چہارم ۱۹۴۶ء) پر ایک تنقیدی مضمون

بعنوان "غالب از مہر" لکھا۔ جو نیا دور لکھنؤ کے مشترک شمارہ برائے مارچ۔ اپریل، مئی ۱۹۹۵ء کے "نصف صدی نمبر" میں اشاعت پذیر ہوا۔ میں نے اس کا جواب "جوابِ آں غزل" کے عنوان سے لکھا اور اس کی ایک نقل اشاعت کے لیے پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کو علی گڑھ بھیج دی جب کہ دوسری نقل مشفق خواجہ صاحب کے مطالعہ کے لیے بھیج دی۔ خواجہ صاحب کی کالیداس گپتا سے خاصی رسم و راہ تھی۔ اس لیے انھوں نے اس کے دفاع میں از خود جواب لکھ کر بھیج دیا۔ جس کے مطالعہ سے واقعی مجھے اپنی کوتاہ علمی پر ندامت ہوئی اور خواجہ صاحب کے جواب کو چیلنج کرنے کا میرے پاس کوئی جواز نہ تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب اس نہج پر لکھا ہے کہ مجھے اپنے اعتراضات نقل کرنے کی حاجت نہیں۔ خواجہ صاحب کے مکتوب مورخہ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۴ء سے معلوم ہوا کہ راقم کا مضمون ان کوتاہیوں کے باوجود ہندوستان کے کسی رسالے میں چھپ گیا مگر خواجہ صاحب حوالہ نوٹ کرنا بھول گئے۔ گپتا رضا کا مذکورہ مضمون اب ان کے مجموعہ مضامین "غالب اور غالبیات کے بارے میں کچھ اور" میں شامل ہے جو ساکار پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ بمبئی سے جنوری ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

(۲۵۶) اس خط کی طرف اشارہ ہے جو بشکل مضمون اس سے پہلے نقل کیا جا چکا ہے۔

(۲۵۷) اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ، علامہ: فاضل فارسی، کتاب دوست، کتاب شناس، کتاب فروش، ایک باغ و بہار شخصیت، تلمیذ مولانا نبی بخش حلوائی، مالک و مہتمم مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، مرکزی مجلس رضا کے سرپرست اور اس کے ترجمان ماہوار رسالہ "جہانِ رضا" لاہور کے مدیر۔ کم و بیش ساٹھ کتابوں کے مصنف و مترجم۔ مختار الدین احمد کے ہم دونوں خواجہ تاش۔

(۲۵۸) دیوان غالب کا قضیہ وہی — دیوان غالب (نسخۂ خواجہ) از معین الرحمٰن — سید قدرت نقوی کے کتابچے کا نام "نسخۂ خواجہ یا نسخۂ مسروقہ — ایک جائزہ" مکتبۂ تخلیق ادب کراچی سے اگست ۲۰۰۰ء میں چھپا۔ اس سلسلے میں اور تحریریں بھی وجود پذیر ہوئیں جیسے:

(۱) ایک تقابلی جائزہ از ڈاکٹر عارف ثاقب۔ اظہار سنز اردو بازار

لاہور۔ ستمبر ۲۰۰۱ء۔

(۲) دیوانِ غالب (نسخۂ خواجہ) ----اصل حقائق۔از ڈاکٹر تحسین فراقی۔بک وائز اردو بازار لاہور۔ ۲۰۰۰ء۔

(۳) محاکمہ دیوانِ غالب نسخۂ لاہور---- مسروقہ از پروفیسر جعفر بلوچ ورفاقت علی شاہد۔علم و عرفان پبلشرز اردو بازار لاہور۔ مارچ ۲۰۰۱ء۔

(۴) ایضاً۔طبع دوم (شواہد و دستاویزات کے ساتھ)۔سورج پبلشنگ بیورو اسلام پورہ لاہور۔ مارچ ۲۰۰۱ء۔

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے بھی اپنے دفاع میں ایک کتاب لکھی ہے۔" دیوانِ غالب (نسخۂ خواجہ)۔صحیح صورتِ حال"۔الوقار پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۱ء۔

(۲۵۹) ان تیرہ کتابوں کے کوائف۔

(۱) اخبارِ مخبرِ عالم،مراد آباد اور تحریکِ آزادی۔امداد صابری۔حیدر جمیل رضوی ڈیفنس سوسائٹی۔کراچی ۲۰۰۱ء۔

(۲) تصحیح و تحقیق متن از پروفیسر نذیر احمد۔ادارہ یادگارِ غالب کراچی۔ ۲۰۰۰ء۔

(۳) مآثرِ غالب۔ قاضی عبدالودود۔تصحیح وتہذیب جدید از ڈاکٹر حنیف نقوی۔ادارہ یادگارِ غالب کراچی۔ ۲۰۰۰ء۔

(۴) املائے غالب۔رشید حسن خاں۔ادارہ یادگار غالب کراچی ۲۰۰۰ء۔

(۵) خطوط قادری (پروفیسر حامد حسن) مرتبہ: خالد حسن قادری۔"بکس انٹرنیشنل لندن" برطانیہ ۱۹۹۹ء۔

(۶) سفینۂ تواریخ۔مولوی حامد حسن قادری۔ " " ۲۰۰۰ء۔

(۷) مثنوی نمونۂ عبرت۔ " قادری اکادمی انٹرنیشنل کراچی رشارجہ رلندن ۱۹۹۰ء۔

(۸) گلِ صد برگ۔ " ۱۹۹۵ء۔

(۹) بیاضِ نعتیہ۔مولوی حامد حسن قادری۔قادری اکادمی انٹرنیشنل کراچی رشارجہ رلندن (س۔ن)۔بقیہ چار کتابیں مکررات میں شامل ہونے کے سبب درج نہ ہوسکیں۔

(۲۶۰) حضرت نوح علیہ السلام مشہور پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کی دسویں پشت میں ہیں جن کی عمر ۹۵۰ سال ہوئی۔جس ناخلف بیٹے کی طرف اشارہ ہے اس کا نام یام تھا جو طوفان میں غرق ہوا۔

(۲۶۱) حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کی تاریخ گوئی پر ایک کتابچہ راقم کے زیر تدوین ہے۔خیال تھا کہ اس کے آخر میں تاریخ گوئی کے موضوع پر جو کتابیں اردو میں لکھی گئی ہیں،انھیں بطور ضمیمہ شامل کر دیا جائے۔اسی سلسلے میں خواجہ صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔میں نے جو فہرست مرتب کی تھی،وہ انھیں بھیج دی گئی تھی اور آپ نے انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں موجود تاریخ گوئی پر کتابوں کی فہرست بھی تیار کرا کے ارسال کر دی تھی۔

(۲۶۲) یہ مضمون وفیاتِ مشاہیر ۲۰۰۰ء کے متعلق تھا جو ماہنامہ قومی زبان کراچی کے اکتوبر،نومبر،دسمبر ۲۰۰۱ء کے پرچوں میں تین قسطوں میں شائع ہوا۔

(۲۶۳) خواجہ صاحب کی مرسلہ کتابوں کی فہرست:

(۱) ایران کی چند اہم فارسی تفسیریں (جلد دوم)۔ڈاکٹر کبیر احمد جائسی۔ناشر قرطاس کراچی ۲۰۰۱ء۔

(۲) خواجۂ پنجاب (حیاتِ حضرت اللہ بچایا)۔خلیفہ مرزا امجد بیگ۔بیگم آفتاب اقبال ماڈرن ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۰۰۱ء۔

(۳) اذکارِ دکن۔پروفیسر شوکت رضوی۔بہادر یار جنگ اکادمی کراچی ۱۹۹۸ء۔

(۴) آئینۂ حقیقت۔سید امان نقوی شجر۔ادارہ تحقیق شاہ ولایت اکیڈمی کراچی ۲۰۰۰ء۔

(۵) تاریخ گوئی کی تاریخ۔سید تقی رضا بلگرامی۔ادبی اکیڈمی کراچی

۱۹۹۹ء۔

(۲۶۴) جن کتابوں پر خواجہ صاحب نے اعتراض کیا ہے انھیں اس نقطہ نظر سے فہرست میں شامل کیا گیا تھا کہ ان میں خاصا بڑا حصہ تاریخی قطعات کا تھا جو خواجہ صاحب کے اعتراض کے سبب خارج کر دیا گیا۔

(۲۶۵) خواجہ صاحب نے کرم فرمایا۔ یکم نومبر کو جناب اکرام چغتائی صاحب کی معیت میں تشریف لائے۔ کہنے لگے کہ اس مرتبہ میں سوائے آپ کے کسی سے ملنے نہیں گیا۔ کل واپسی ہے۔ اعزہ واقارب سے ایک جگہ ملاقات طے پائی ہے۔ بات بڑھاتے ہوئے کہا کہ میں لاہور آؤں اور آپ سے نہ ملوں تو سفر بے معنی ہو جاتا ہے۔ خواجہ صاحب نے آج کتابوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ باتیں ہی کرتے رہے یا پھر سگریٹ نوشی۔ سگریٹ والی خالی ڈبیا کو بطور ایش ٹرے استعمال کیا۔ چغتائی صاحب کے دخل دینے پر کہا کہ آپ تو لاہور رہتے ہیں، جب چاہیں آ سکتے ہیں، ہمیں باتیں کرنے دیں۔ باتیں کیا تھیں کہ مہر صاحب کی ڈائری جو موصوف نے مجھے متنوع واقعات تحریر کر کے بطور یادگار عنایت کی اور خود ہی اس کا نام تجویز کیا "دستۂ گل" اسے چھپوانے کے لیے تیار کردوں۔ مہر صاحب کے برخوردار سلیم امجد علوی کے پاس غالبیاتِ مہر والی کتاب حاصل کر کے مجھے دیں تاکہ انجمن ترقی اردو کی طرف سے چھپوا دوں اور "نوائے سروش" کے آپ کے انٹرلیف شدہ نسخے میں جو اضافے ہیں، انھیں الگ نقل کر دوں تاکہ انھیں بھی ایک مضمون کی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ انھوں نے بتایا کہ میں انجمن ترقی اردو سے مستعفی ہو گیا ہوں۔ اب یکسو ہو کر اپنے کام نپٹاؤں گا۔ خواجہ صاحب ایک گھنٹہ قیام کے بعد تشریف لے گئے۔

اب تیری خوشبوؤں سے معطر ہے رہگزار

(۲۶۶) ڈاکٹر صاحب سمن آباد والی رہائش ترک کر کے ای ایم ای ہاؤسنگ سوسائٹی ملتان روڈ لاہور پر منتقل ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اس سلسلے میں اپنا ہی شعر ہے۔

چکر تھا ایک پاؤں میں بھاگے چلے گئے
ٹھوکر نیاز بیگ سے آگے چلے گئے

(۲۶۷) پیرزادہ سے مراد علامہ اقبال احمد فاروقی مدیر ماہنامہ "جہانِ رضا" لاہور ہیں۔ جن کا ذکر حاشیہ نمبر ۲۵۷ میں گزر چکا ہے۔

(۲۶۸) شاکر کنڈان: شاعر، محقق، ادیب، مصنف، سفرنامہ نگار۔ بیس کتابوں کے مصنف ومرتب۔ تین شعری مجموعے (۱) آشوبِ زیست (۲) رفاقتوں کی فصلیں (۳) ہتھیلی پہ سورج چھپ چکے ہیں۔ انھوں نے اردو ادب اور عساکرِ پاکستان کا جائزہ
بھی دو جلدوں میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ سرگودھا، کراچی، سندھ، راولپنڈی اور اسلام آباد کے نعت گو شعراء کے الگ الگ تذکرے بھی مرتب کیے ہیں۔ سہ ماہی "عقیدت" سرگودھا کے مدیر بھی ہیں۔

(۲۶۹) "تذکرہ عثمانیہ" اردو اکیڈمی سندھ کراچی سے اگست ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ فلیپ خواجہ صاحب کا لکھا ہوا ہے اور آپ نے اس تذکرہ کا یوں تعارف کروایا ہے: "آبِ حیات" کے بعد یہ پہلا تذکرہ ہے جو شخصی مرقع نگاری اور سوانحی کوائف کے امتزاج سے وجود میں آیا ہے۔"

(۲۷۰) "ارمغان" سہ ماہی رسالہ ہے جو کراچی سے نکلتا ہے۔ جولائی تا دسمبر ۱۹۹۶ء کے مشترک شمارہ میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ۱۳۰ خطوط بنام مظہر ممتاز قریشی شائع ہوئے۔

(۲۷۱) اشاعۃ السنۃ النبویہ: برعظیم پاک وہند کے ممتاز اہل حدیث عالم، مدرس، واعظ اور مصنف محمد حسین بٹالوی رلاہوری (م ۱۹۲۰۔۱۔۲۷) کی زیر ادارت یہ رسالہ ۱۸۷۸ء سے ۱۹۱۰ء تک پہلے امرتسر سے اور پھر لاہور سے باقاعدگی سے نکلتا رہا۔

(۲۷۲) غالبیاتِ مہر کی طباعت کے سلسلے میں عدم تعاون کے سبب خواجہ صاحب نے یہ الفاظ غالباً ردعمل کے طور پر کہے ورنہ مہر صاحب کے سارے بچے ہی ان کے فرمانبردار رہے۔ تاہم راقم مولانا مہر کے فرزندوں سے ان ریمارکس پر معذرت خواہ ہے۔

(۲۷۳) اس کا موزوں نام "نقدِ مہر" ہے۔ یہ مضمون مولانا مہر کی ان اصلاحات پر مبنی ہے جو موصوف نے غالب سے متعلق میری کتابوں اور رسالوں کے حاشیوں پر تحریر

فرمائیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سید محمد عبداللہ کی علمی خدمات کے اعتراف میں انھیں کتابی صورت میں جو نذرانہ پیش کرنا چاہتی ہے، یہ مضمون اسی سلسلے میں قلمبند کیا گیا۔ خواجہ صاحب کو یہ مضمون نظرِ ثانی کے لیے ارسال کیا گیا تھا۔

(۲۷۴) جعفر بلوچ: پروفیسر، شاعر، ادیب، نقاد، استاد ادب اردو، محقق بالغ نظر تقریباً درجن بھر کتابوں کے مصنف جن میں سے خصوصی طور پر یہ کتابیں قابل ذکر ہیں:
(۱) بیعت (مجموعۂ نعت) (۲) اقلیم (مجموعۂ کلام) (۳) اقبالیات اسد ملتانی (۴) نشید شیراز (فارسی کلام مولانا ظفر علی خان) (۵) علامہ اقبال اور ظفر علی خاں (۶) یاد نامۂ داؤدی (خلیل الرحمٰن داؤدی) باشتراک پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی۔ ان کی علمی، ادبی اور قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر عمر شیخ فاؤنڈیشن (یو کے) نے ۹۷-۱۹۹۶ء میں عمر شیخ ایوارڈ (مالیتی پچاس ہزار روپے) سے نوازا۔

(۲۷۵) میں نے خواجہ صاحب کے سبب پروف ریڈنگ کی حامی بھر لی تھی اور صرف پروف ریڈنگ ہی نہیں کی بلکہ فنی تدوین بھی۔ دونوں شرحیں صدیق بکڈپو لکھنؤ کی مطبوعہ ہیں۔ (۱) مکمل شرح دیوانِ غالب (۲) مکمل شرح کلامِ غالب (غیر مطبوعہ کلام)۔ خواجہ صاحب کی ہدایت کے مطابق مکمل کلامِ غالب کا مجلسِ ترقی اردو ادب لاہور کے مطبوعہ دیوانِ غالب (طبع ثانی) مرتبہ: امتیاز علی خاں عرشی ۱۹۹۲ء سے موازنہ کیا گیا اور اختلافاتِ متن و تعلیقات حواشی میں درج کر دیے گئے۔

(۲۷۶) ہمارے دور میں بھی دیوانِ غالب نسخہ حمیدیہ چھپا ہے جسے پروفیسر حمید احمد خاں (م ۱۹۷۴-۳-۲۳) نے مرتب کیا اور مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور سے ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے ساتھ صرف ۱۵ صفحات کا غلط نامہ بھی ملحق ہے۔ اصل نسخہ حمیدیہ کتب خانہ حمیدیہ بھوپال سے غالب کی وفات کے پچاس سال بعد دریافت ہوا۔ دیوانِ غالب کا یہ مخطوطہ والیٔ بھوپال محمد حمید اللہ خاں کے اعزاز میں ''نسخۂ حمیدیہ'' کہلایا۔ یہ نسخہ ڈائریکٹر تعلیمات بھوپال مفتی محمد انوار الحق نے مرتب کر کے مفید عام اسٹیم پریس آگرہ سے ۱۹۲۱ء میں چھپوایا۔ ماہنامہ افکار کراچی نے مئی ۱۹۷۴ء میں حمید احمد خاں پر یادگار نمبر شائع کیا۔

(۲۷۷) تحفۃ الکرام از میر علی شیر قانع تھوی۔ میرے کتب خانے میں مطبع ناصری کا ۱۳۰۴ھ کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے جس کا سرورق غائب ہے اس کے عکس کے لیے خواجہ صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ اس نسخہ کی بخشِ اول از مجلد سوم سید حسام الدین راشدی کی تصحیح و تحشیہ کے ساتھ سندی ادبی بورڈ حیدر آباد سے اکتوبر ۱۹۷۱ء میں بمناسبت جشن دو ہزار و پانصد سالہ شہنشاہِ ایران شائع ہوئی۔

(۲۷۸) مختار نامہ کا ایک نسخہ محترم جناب مختار الدین احمد صاحب نے مجھے ارسال کر دیا تھا۔ اس لیے خواجہ صاحب کو تکلیف نہیں دی گئی۔

(۲۷۹) مختار الدین احمد صاحب کے اس مضمون کا عنوان ہے: ''وفیات مشاہیر پر کچھ اہم تصانیف''۔ یہ مضمون رضا لائبریری جرنل رامپور کے شمارہ نمبر ۹-۸ میں طبع ہوا تھا۔

(۲۸۰) یہ صرف حج سفرناموں کی فہرست تھی جسے آپ کی طلب پر بھیجا گیا تھا۔

(۲۸۱) ''پروین شاکر — احوال و آثار'' آؤٹ آف پرنٹ ہونے کے سبب ارسال نہ کر سکا البتہ ''لمحوں کا سفر'' دستیاب ہوگئی تھی جسے بھیج دیا گیا۔ موصوفہ کا انتقال ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ہوا۔

(۲۸۲) پروفیسر سید محمد سلیم اکیڈمی کراچی نے سید محمد سلیم (م ۲۰۰۰-۱۰-۲۷) کی یاد میں شائع کیا، اسے قبول کر لیا گیا جب کہ ''عربی تذکرہ نگاری کا ارتقاء'' جناب مختار الدین احمد پہلے ہی ارسال کر چکے تھے۔ یہ ان کے صاحبزادے طارق مختار کی مصنفہ ہے جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (شعبہ عربی) نے ۲۰۰۳ء میں شائع کی۔ اس کے لیے خواجہ صاحب کا شکریہ۔

(۲۸۳) ادارہ یادگارِ غالب کراچی کی ان موصولہ کتب کی فہرست درج ذیل ہے:
(۱) تذکرۃ الشعراء از حسرت موہانی (۲) چراغ حسن حسرت۔ احوال و آثار از ڈاکٹر طیب منیر (۳) حسین بن منصور حلاج از پروفیسر لطیف اللہ (۴) اردو کے ضرب الامثل اشعار از محمد شمس الحق (۵) غالب کی اردو نثر اور دوسرے مضامین از مولانا محمد حسن قادری (۶) جہاتِ غالب از ممتاز حسن (۷) نوادرِ غالب از ڈاکٹر اکبر حیدری (۸) غالب۔ شخصیت و کردار از پروفیسر لطیف اللہ (۹) نامہ ہائے فارسی

غالب مرتبہ: سید اکبر علی ترمذی۔ اردو ترجمہ از پرتو روہیلہ (۱۰) غالب شناس۔ مالک رام از ڈاکٹر گیان چند (۱۱) رموزِ غالب از ڈاکٹر گیان چند (۱۲) آئینہ افکارِ غالب از شان الحق حقی (۱۳) غالب نظر اور نظارہ از ڈاکٹر حنیف فوق (۱۴) غالب صد رنگ از سید قدرت نقوی (۱۵) غالب کے سات رنگ از ڈاکٹر سہیل بخاری (۱۶) انشائے غالب از رشید حسن خاں (۱۷) تعبیراتِ غالب از ڈاکٹر فرمان فتحپوری (۱۸) غالبیات (فراموش شدہ گوشے) از ڈاکٹر اکبر حیدری۔

(۲۸۴) میں ''اردو میں اربعینات'' کے موضوع پر ایک عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ اس سلسلے میں اربعین عندلیب (منظوم اردو) کے مصنف محمد عبدالوہاب عندلیب کے کوائف طلب کیے گئے تھے۔

(۲۸۵) میں بھی ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مضامین مرتب کرنے کی فکر میں تھا۔ اسی سلسلے میں خواجہ صاحب سے مدد کی درخواست کی تھی۔ میرے جمع کردہ مضامین کی پہلی جلد ''نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' کے نام سے بیکن بکس لاہور رملتان سے بجمد اللہ ۲۰۰۴ء میں شائع ہوگئی۔ دوسری جلد کمپوزنگ کے مرحلہ میں ہے۔ تحسین فراقی صاحب نے ان میں سے دو مضامین (۱) آٹھویں صدی ہجری میں مصر و شام کی ڈاک کا انتظام اور (۲) ادیبوں سے دہائی عنایت کر دیے تھے جو مذکورہ مجموعہ میں شریکِ اشاعت ہیں۔

(۲۸۶) ان مطلوبہ سفر ناموں میں سے سفر نامہ مدینہ منورہ از محمد حمید اللہ کا عکس جب کہ ایک کراچی کا مطبوعہ تھا، چار سفر نامے انھیں مہیا کر دیے گئے تھے جن میں سے دو سفر نامے میرے ذاتی کتب خانے کے شامل ہیں جو بازار میں دستیاب نہ تھے۔

(۲۸۷) یہ تبصرہ روزنامہ ''منصف'' حیدر آباد دکن کے ۷ ستمبر ۲۰۰۳ء کے شمارہ میں چھپا جس کا عکس خواجہ صاحب نے مرحمت فرمایا۔

(۲۸۸) ''یادِ ایام'' پڑھ کر بھیج دی گئی تھی۔

(۲۸۹) مضمون مذکور ''نگارشات پروفیسر محمد اسلم'' کے عنوان سے قائداعظم لائبریری لاہور کے ششماہی مجلہ ''مخزن'' (شمارہ نمبر ۷) برائے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا۔

(۲۹۰) مقالات کی یکجائی کے سلسلے میں مرحوم کی صاحبزادی تنویر انجم سے ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی۔ اس نے جواباً کہا کہ لاہور کے کسی ناشر سے اباجی کی تصانیف کی اشاعتِ جدید کی بات چل رہی ہے۔ لہٰذا بات ختم ہوگئی اور خواجہ صاحب کو مطلع کر دیا گیا۔

(۲۹۱) روزنامچے میں میاں عبدالغنی (متوفی ۱۹۷۹-۴-۲۶) کے حوالے بھی تھے جنھیں میں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ ان کے حالات میں نے تفصیلاً لکھ بھیجے تھے۔ یہ ہمارے گاؤں سے متصل قدیمی قصبہ ڈھولنوال کے ذیلدار تھے اور اے جی آفس میں ملازم۔ خواجہ صاحب کے والد گرامی خواجہ عبدالوحید بھی اسی دفتر میں ملازم تھے اور دونوں صاحبوں کے آپس میں گہرے مراسم تھے۔ میں نے ان کے صاحبزادوں میاں نسیم احمد اور میاں عبدالقادر سے ان کے کوائف لے کر خواجہ صاحب کو ارسال کر دیے تھے۔ میاں عبدالغنی کی رحلت پر خواجہ عبدالوحید صاحب نے جو تعزیتی خط میاں نسیم احمد لکھا، اس کے مطالعہ سے دونوں بزرگوں میں جو باہمی ارتباط تھا، اس پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ یہ خط تعزیت ناموں میں ایک مثالی مقام رکھتا ہے۔ اس لیے اسے تبرکاً یہاں محفوظ کیا جاتا ہے:۔

C/0. Lt.Col Azhar H.Rathore
9/6, River View Road
Jhelum Cantt
5-5-1979

برادر عزیز
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا ۲۸ اپریل کا خط کراچی سے ہوتا ہوا آج مجھے یہاں ملا۔ چوہدری عبدالغنی صاحب کی وفات حسرت آیات کی اطلاع پا کر انتہائی رنج و قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور اس بنا پر رنج اور بھی زیادہ ہوا کہ مئی اپریل کے آخری پورے عشرہ میں لاہور ہی میں تھا۔ اور یکم مئی کو جہلم آیا۔ اگر مجھے بروقت اطلاع ہوتی تو میں ان کی نماز جنازہ میں ضرور شامل ہوتا۔ میں تو حسب سابق آج صبح تک ان کی صحت وعافیت کی دعا کرتا رہا۔

آپ کو جس قدر صدمہ اس سانحۂ ہائلہ پر ہوا ہوگا وہ ظاہر و باہر ہے۔ لیکن یقین جانیے کہ میرے لیے بھی مرحوم کی وفات ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ میرے ان کے تعلقات کم و بیش پچاس برس کے طویل عرصہ تک ممتد تھے اور میرے ساتھ انھوں نے ہمیشہ بڑے بھائیوں ایسا سلوک کیا۔ ان کی محبت اور شفقت کی یاد ہمیشہ خون کے آنسو رلاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علّیین میں مقامات عالیہ عطا فرمائے اور ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ کے لیے صبر کی تلقین کے الفاظ کافی نہیں ہو سکتے۔ یہ نقصان ناقابلِ تلافی ہے۔ لیکن موت و حیات کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم کمزور انسان سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں رکھتے۔ آپ لوگوں نے ان کی آخری بیماری میں ان کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اللہ العالمین آپ سب اہلِ خاندان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میری طرف سے برادرم شمیم احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان سے اظہار تعزیت کریں۔ میں مئی کے نصف آخر میں کراچی جاتا ہوا لاہور پھر رُکوں گا اور آپ لوگوں کے پاس ان شاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا۔

والسلام

عبدالوحید

(۲۹۲) میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ کی فہرست ذخیرۂ کتب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی جلد دوم کا ذکر ہے جو اس ادارہ سے اسی سال طبع ہوئی۔ خواجہ صاحب کے لیے یہ نسخہ میاں صاحب نے عنایت فرمایا تھا۔

(۲۹۳) جوابی عریضہ میں اعتراضات دور کر دیے گئے تھے۔

(۲۹۴) پروفیسر محمد اسلم مرحوم کے میرے پاس گنتی کے ہی خطوط ہیں البتہ موصوف کے نام مشاہیر کے خطوط خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ خطوط ان کے صاحبزادہ محمد نافع نے عنایت کیے تھے۔ انھیں کتابی شکل میں چھاپا جا سکتا ہے۔

(۲۹۵) سید ظل الرحمٰن۔ سابقہ پرنسپل مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ مصنف، دانشور، اپنے

دولت کدے کا نام ''تجارہ ہاؤس'' رکھا ہوا ہے۔ بیش قیمت کتب خانے کے مالک ہیں جس میں علی گڑھ اور غالب سے متعلق وسیع ذخیرہ شامل ہے۔ خاص بات یہ کہ انھوں نے گھر میں مسلم تہذیب کا عجائب گھر قائم کر رکھا ہے۔ ایک درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف بھی ہیں جن میں تذکرہ خاندانِ عزیزیہ، سفرنامہ ایران، دلی اور طبِ یونانی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ اردو ادب کے انسائیکلوپیڈیا ہیں۔

(۲۹۶) سفیر اختر کے لیے دیکھیے حاشیہ نمبر ۲۹۔

(۲۹۷) ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' سید جمیل احمد رضوی کی مرتب کردہ ہے جسے دارالفیض گنج بخش روڈ لاہور نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ ''صحبتے با حکیم'' کے عنوان سے حکیم صاحب کی یادداشتیں راقم کے زیرِ تسوید ہیں۔

(۲۹۸) مختار الدین احمد کے خطوط ماہنامہ ''جہانِ رضا'' لاہور میں علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدیرِ رسالہ کے نام بالاقساط ستمبر ۲۰۰۴ء سے راقم کی ترتیب سے چھپ رہے ہیں۔

(۲۹۹) آپ نے اے جی آفس کے ۲۱ حضرات کے نام لکھے ہیں جن میں سے ۱۱۳ صحاب مندرجہ نمبر ۱، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱ کے سوانحی خاکے میاں عبدالغنی مرحوم کے صاحبزادہ میاں محمد نسیم سے مل گئے اور خواجہ صاحب کو ارسال کروا دیے گئے۔

(۳۰۰) دونوں کتابیں (۱) مولانا محمد بخش مسلم از سید محمد عبداللہ قادری رضا اکیڈمی لاہور ۲۰۰۳ء اور (۲) سید احمد شہید کی صحیح تصویر از وحید احمد مسعود، رضا پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۳ء خواجہ صاحب کو ارسال کروا دی گئیں۔ خواجہ صاحب کے حسنِ طلب کا جواب نہیں۔

(۳۰۱) میں نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ (پیرس) کے مضامین جمع کیے تھے جو ''نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' (جلد اول) کے عنوان سے کتابی صورت میں بیکن بکس لاہور، ملتان سے ۲۰۰۴ء میں چھپ گئے۔ ان پر دیباچہ کے لیے خواجہ صاحب سے گزارش کی تھی مگر وہ اپنی بے بضاعتی کا اظہار کر کے طرح دے گئے۔

(۳۰۲) یہ تبصرہ "سید احمد شہید کی صحیح تصویر" پر لکھے گئے تعارف از پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری میں موجود ہے۔

(۳۰۳) یہ ہے آخری تحریر جو خواجہ صاحب نے جریدہ نمبر ۲۹ (غیر مطبوعہ کتابیں نمبر) جامعہ کراچی ارسال کرتے وقت اس کے سرورق پر لکھی۔

قلم ایں جا رسید و سر بشکست

❖❖❖